كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

(آل عمران: ۱۸۵)

أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِي تَوْضِيحِ الْعَقَائِدِ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

قیامت

مؤلف
حضرت مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی غفرلہ
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

دار النعیم
عمر ٹاور حق سٹریٹ چیٹرجی روڈ اردو بازار لاہور
فون: ۰۳۰۱-۴۴۴۸۰۵

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

(آل عمران : ۱۸۵)

أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ

عقائدِ اہلِ السنّت والجماعت

قِیامت

مؤلف

حضرت مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی غفرلہ

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

دارالنعیم

نور حق شریف حیدری روڈ اردو بازار لاہور - فون ۰۳۰۱-۳۳۳۸۰۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (5) قیامت
مصنف	مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی ﷾
صفحات	544
طبع اول	ربیع الاول 1442ھ / نومبر 2020ء
باہتمام	اعجاز احمد اشرفی ﷾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، امامِ اہل سنت، مُحیِ السُّنَّۃِ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۴۳۰ھ)

کے نام

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے بلندیٔ درجات کا باعث بنائے۔ آمین!

اعجاز احمد اشرفی

1 صفاتِ باری تعالیٰ اور عقائد کے بارے میں مفید کتابیں

1:۔اِیْضَاحُ الدَّلِیْلِ فِیْ بَیَانِ صِفَاتِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ
(صفاتِ باری تعالیٰ اور مسلکِ اہلِ السنت والجماعت)

2:۔صفاتِ باری تعالیٰ اور اکابر علمائے اُمت کے عقائد

3:۔اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی أَهْلِ التَّشْبِیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی
''استواء علی العرش''

4:۔أَحْسَنُ الْبَیَانِ فِیْ تَنْزِیْهِ اللهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَکَانِ
''اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں''

5:۔اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی عَقَائِدِ أَهْلِ التَّجْسِیْمِ وَالتَّشْبِیْهِ
(صفاتِ متشابہات اور صحیح اسلامی عقیدہ)

6:۔روشن حقائق اردو ترجمہ: اَلْحَقَائِقُ الْجَلِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی ابْنِ تَیْمِیَّةَ فِیْ مَا أَوْرَدَهٗ فِی الْفَتْوَی الْحَمَوِیَّةِ (مصنف علامہ ابن جہبلؒ)

7:۔عِقْدُ الْجِیْدِ فِیْ عَقِیْدَةِ التَّوْحِیْدِ (''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ'' کا مفہوم و مطلب)

8:۔أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (1): توحید وصفاتِ باری تعالیٰ

9:۔أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (2): رسالت

10:۔أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (3): علاماتِ قیامت

11:۔أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (4): عالمِ برزخ

12:۔أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (5): قیامت

13:۔أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائدِ اہلِ السنت والجماعت (6): مسئلہ تقدیر

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْأَوَّلِ الْآخِرِ، الْبَاطِنِ الظَّاهِرِ، الَّذِي هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ، الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَهُ شَيْءٌ، الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ، الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَهُ شَيْءٌ، الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَهُ شَيْءٌ، الْأَزَلِيُّ الْقَدِيمُ الَّذِي لَمْ يَزَلْ مَوْجُودًا مَوْصُوفًا بِصِفَاتِ الْكَمَالِ، وَلَا يَزَالُ دَائِمًا مُسْتَمِرًّا بَاقِيًا سَرْمَدِيًّا بِلَا انْقِضَاءٍ وَلَا انْفِصَالٍ وَلَا زَوَالٍ، يَعْلَمُ دَبِيبَ النَّمْلَةِ السَّوْدَاءِ عَلَى الصَّخْرَةِ الصَّمَّاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، وَعَدَدَ الرِّمَالِ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ، الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الَّذِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا، وَرَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ، وَزَيَّنَهَا بِالْكَوَاكِبِ الزَّاهِرَاتِ، وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا، وَسَوَّى فَوْقَهُنَّ سَرِيرًا شَرْجَعًا عَالِيًا مُنِيفًا مُتَّسِعًا مُقَبَّبًا مُسْتَدِيرًا، هُوَ الْعَرْشُ الْعَظِيمُ لَهُ قَوَائِمُ عِظَامٌ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ الْكِرَامُ، وَتَحُفُّهُ الْكَرُوبِيُّونَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّقْدِيسِ وَالتَّعْظِيمِ وَكَذَا أَرْجَاءُ السَّمَاوَاتِ مَشْحُونَةٌ بِالْمَلَائِكَةِ، وَيَفِدُ مِنْهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ بِالسَّمَاءِ السَّابِعَةِ، لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ فِي تَهْلِيلٍ وَتَحْمِيدٍ وَتَكْبِيرٍ وَصَلَاةٍ وَتَسْلِيمٍ. وَوَضَعَ الْأَرْضَ لِلْأَنَامِ عَلَى تَيَّارِ الْمَاءِ، وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا. فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاءِ، وَأَنْبَتَ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ دَلَالَةً

لِلْأَلِبَّاءِ مِنْ جَمِيعِ مَا يَحْتَاجُ الْعِبَادُ إِلَيْهِ فِي شِتَائِهِمْ وَصَيْفِهِمْ وَلِكُلِّ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ وَيَمْلِكُونَهُ مِنْ حَيَوَانٍ بَهِيمٍ.

وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ، وَجَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ، فَجَعَلَهُ سَمِيعًا بَصِيرًا بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا، وَشَرَّفَهُ بِالْعِلْمِ وَالتَّعْلِيمِ. خَلَقَ بِيَدِهِ الْكَرِيمَةِ آدَمَ أَبَا الْبَشَرِ وَصَوَّرَ جُثَّتَهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَهُ مَلَائِكَتَهُ وَخَلَقَ مِنْهُ زَوْجَهُ حَوَّاءَ أُمَّ الْبَشَرِ، فَآنَسَ بِهَا وَحْدَتَهُ وَأَسْكَنَهَا جَنَّتَهُ وَأَسْبَغَ عَلَيْهِمَا نِعْمَتَهُ. ثُمَّ أَهْبَطَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ، لِمَا سَبَقَ فِي ذٰلِكَ مِنْ حِكْمَةِ الْحَكِيمِ. وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَقَسَّمَهُمْ بِقَدَرِهِ الْعَظِيمِ: مُلُوكًا وَرُعَاةً، وَفُقَرَاءَ وَأَغْنِيَاءَ، وَأَحْرَارًا وَعَبِيدًا، وَحَرَائِرَ وَإِمَاءً، وَأَسْكَنَهُمْ أَرْجَاءَ الْأَرْضِ طُولَهَا وَالْعَرْضَ، وَجَعَلَهُمْ خَلَائِفَ فِيهَا يَخْلُفُ الْبَعْضُ مِنْهُمُ الْبَعْضَ إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْعَلِيمِ الْحَكِيمِ، وَسَخَّرَ الصَّمِيمِ. خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَصَاحِبُ الْحَوْضِ الْأَكْبَرِ الرَّوَاءِ صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَحَامِلُ اللِّوَاءِ الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي يَرْغَبُ إِلَيْهِ فِيهِ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى الْخَلِيلُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَسَلَّمَ. وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ أَزْكٰى صَلَاةٍ وَتَسْلِيمٍ وَأَعْلٰى تَشْرِيفٍ وَتَكْرِيمٍ وَرَضِيَ اللهُ عَنْ جَمِيعِ أَصْحَابِهِ الْغُرِّ الْكِرَامِ السَّادَةِ النُّجَبَاءِ الْأَعْلَامِ خُلَاصَةِ الْعَالَمِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ مَا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ بِالضِّيَاءِ وَأَعْلَنَ الدَّاعِي بِالنِّدَاءِ وَمَا نَسَخَ النَّهَارُ ظَلَامَ اللَّيْلِ الْبَهِيمِ. أَمَّا بَعْدُ! فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. (آل عمران: ١٨٥) صدق الله العظيم

ترجمہ　آخر کار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔ رہی یہ دنیا، تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔

دین کے بنیادی اصول تین ہیں، جن کو لے کر تمام پیغمبر آئے، اور جن پر انسان کی سعادت کا مدار ہے، یعنی توحید و رسالت اور قیامت۔ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے تمام عالم گمراہی میں مبتلا تھا۔ قرآن مجید آپ ﷺ پر نازل ہوا، اور من جانب اللہ ہدایات اور اصلاحات کو لے کر اُترا۔ اصول اور فروع کی تمام گمراہیوں کی اصلاح کی، اور سب سے پہلے دین کی ان تین بنیادی اصولوں میں جو گمراہیاں پھیل گئی تھیں، ان کی اصلاح کی۔

انہی تین اصولوں کے بارے میں عقائد کو اس کتاب کا موضوع بنایا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام:

"أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ (عقائدِ اہلِ سنت والجماعت)"

تجویز کیا گیا ہے۔ س کتاب کو چھ (6) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں توحید و صفاتِ باری تعالیٰ، دوسرے میں رسالت، تیسرے میں علامات قیامت، چوتھے میں برزخ، پانچویں میں قیامت اور چھٹے حصہ میں مسئلۂ تقدیر کا بیان ہے۔

0.1:۔ وقوعِ قیامت برحق ہے

اس چوتھے حصہ میں دین کی تیسری اصل: عقیدۂ قیامت ہے، یعنی یومِ آخرت پر ایمان لانا، اور اعمال پر جزا و سزا اور حساب ہونے کا یقین کرنا ہے۔

اسلام کے سلسلۂ ایمانیات کی سب سے اہم کڑی ایک پچھلے دن اور پچھلی زندگی یا پچھلی دنیا پر ایمان لانا ہے۔ سورت بقرہ کے پہلے ہی رکوع میں ہدایت یاب اور کامیاب انسانوں کے ایمانیات کی آخری دفعہ یہ بیان کی گئی ہے:

آیت 1:۔ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ (البقرۃ: ۴)

ترجمہ　اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

آیت 2:۔وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ
(البقرۃ:۱۷۷)

ترجمہ بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔

آیت 3:۔ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرۃ:۲۳۲)

ترجمہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا، اگر تم اللہ اور روزِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔

آیت 4:۔اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرۃ:۶۲)

ترجمہ یقین جانو کہ نبی عربی کو ماننے والے ہوں یا یہودی، عیسائی ہوں یا صابی، جو بھی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، اُس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔

آیت 5:۔يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (آل عمران:۱۱۴)

ترجمہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ یہ صالح لوگ ہیں۔

آیت 6:۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○ (النساء:۵۹)

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔

آیت 7:۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ○ (النساء:۱۳۶)

ترجمہ جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روزِ آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔

آیت 8:۔ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (النساء:۱۶۲)

ترجمہ مگر ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں اور ایمان دار ہیں وہ سب اُس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی۔ اس طرح کے ایمان لانے والے اور نماز و زکوٰۃ کی پابندی کرنے والے اور روزِ آخر پر سچا عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو ہم ضرور اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

آیت 9:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(المائدۃ:۶۹)

ترجمہ مسلمان ہوں یا یہودی، صابی ہوں یا عیسائی، جو بھی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا بے شک اس کے لیے نہ کسی خوف کا مقام ہے نہ رنج کا۔

آیت 10:۔ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبۃ:۹۹)

ترجمہ اور انہی بدویوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے ہاں تقرب کا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رحمت کی دعائیں لینے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ہاں! وہ ضرور ان کے لیے تقرب کا ذریعہ ہے اور اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا، یقیناً اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آیت 11:- اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ (التوبۃ:۱۸)

ترجمہ اللہ کی مسجدوں کے آباد کار (مجاور خادم) تو وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخر کو مانیں اور نماز قائم کریں، زکوۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ انہی سے یہ توقع ہے کہ سیدھی راہ چلیں گے۔

آیت 12:- اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (التوبۃ:۱۹)

ترجمہ کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کی مجاوری کرنے کو اُس شخص کے کام کے برابر ٹھہرالیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور روزِ آخر پر اور جس نے جانفشانی کی اللہ کی راہ میں؟ اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

آیت 13:- لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (المجادلۃ:۲۲)

ترجمہ تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا اُن کے بیٹے، یا اُن کے بھائی یا ان کے اہلِ خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک رُوح عطا کر کے اُن کو قوت بخشی ہے۔ وہ اُن کو ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اِن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا،

اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔

آیت 14:۔ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ (الطلاق:۲)

ترجمہ یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے، ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا۔

آیت 15:۔ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ○ (الرعد:۲۲)

ترجمہ ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں، اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں آخرت کا گھر انہیں لوگوں کے لیے ہے۔

''آخِرَة'' کے معنی پچھلی کے ہیں، اور یہ لفظاً صفت ہے۔ عربی میں صفت کو موصوف کا قائم مقام کر کے اکثر موصوف کو حذف کر دیتے ہیں۔ مثلاً ''دنیا'' کے لفظی معنی ''قریب ترین'' کے ہیں۔ اور یہ صفت ہے۔ اس کا موصوف ''الحیاۃ'' (زندگی) یا ''الدار'' (گھر) ہے۔ اس لیے ''الدنیا'' کا مفہوم ''الحیاۃ الدنیا'' قریب ترین زندگی یعنی اس عالم کی موجودہ زندگی، یا ''اَلدَّارُ الدُّنْيَا'' قریب ترین گھر یعنی موجودہ عالم ہے۔ اسی طرح ''الآخِر'' اور ''الآخِرَة'' کا مفہوم ''الیوم الآخِر، الحیوۃ الآخِرَة، الدار الآخِرَة'' (پچھلا دن، پچھلی زندگی، پچھلا آنے والا گھر) ہے، یعنی موجودہ زندگی کے بعد آنے والی دوسری دنیا کی زندگی اور گھر۔ قرآن پاک میں یہ لفظ اسی معنوں میں ایک سو تیرہ (۱۱۳) مقام پر آیا ہے، اور ہر جگہ اس کا محذوف موصوف ''حیاۃ'' (زندگی)، یا ''دار'' (گھر) ہے۔

چنانچہ حسبِ ذیل آیتوں کے پڑھنے سے یہ حقیقت منکشف ہوگی۔

آیت 16:۔وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ (العنکبوت: ۶۴)

ترجمہ اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی کا گھر تو دارِ آخرت ہے، کاش یہ لوگ جانتے۔

آیت 17:۔وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (الانعام: ۳۲)

ترجمہ دُنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے۔ حقیقت میں آخرت ہی کا مقام اُن لوگوں کے لیے بہتر ہے جو زیاں کاری سے بچنا چاہتے ہیں۔ پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لو گے؟

ان دونوں آیتوں میں ''دار'' یعنی گھر کا لفظ موجود ہے۔

آیت 18:۔اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ○ (التوبۃ: ۳۸)

ترجمہ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیوی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا۔

آیت 19:۔وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ (المومنون: ۳۳)

ترجمہ اس کی قوم کے جن سرداروں نے ماننے سے انکار کیا اور آخرت کی پیشی کو جھٹلایا، جن کو ہم نے دنیا کی زندگی میں آسودہ کر رکھا تھا۔

ان آیتوں میں ''الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا'' یعنی موجود دنیا کے تقابل سے ظاہر ہے کہ ''الآخرۃ'' سے مراد ''الْحَيٰوةُ الآخِرَةُ'' یعنی پچھلی زندگی ہے۔ اس لفظ کے عموم میں وہ تمام منازل و مقامات داخل ہیں جو ابتدائے موت سے لے کر حشر و نشر اور اس کے بعد پیش آتے ہیں، یا آئیں گے۔ چنانچہ احادیث سے ثابت ہے کہ اس آیت میں:

آیت 20:۔يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ (ابراہیم: ۲۷)

ترجمہ ایمان لانے والوں کو اللہ ایک قولِ ثابت کی بنیاد پر دنیا اور آخرت، دونوں میں ثبات عطا کرتا ہے۔

اس آیت میں ''آخرت'' سے مراد ''عالمِ برزخ'' ہے اور قرائن بھی اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ قیامت میں قولِ ثابت پر قائم رہنا کون سی بڑی بات ہوگی، جب کہ ہر چیز اس وقت واضح اور نمایاں ہوگی۔ اس لیے اس آیت میں ''آخرۃ'' سے مراد عالمِ برزخ کے سوا کچھ اور نہیں ہوسکتا۔ ایک حدیث میں تصریحاً بیان ہے:

حدیث 1:۔ اَلْقَبْرُ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ.

(مسند احمد رقم 454؛ سنن ابن ماجہ رقم 4267؛ ترمذی رقم 2308)

ترجمہ قبر (یعنی برزخ) آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے۔

یومِ آخر اور حیات آخر ایمان، اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے۔ قرآن پاک میں ایمان باللہ کے بعد اسی اہمیت پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے، کیونکہ موجودہ دنیا کے تمام اعمال اور اُن کے نتائج کی اصلی اور دائمی بنیاد اسی آئندہ دنیا کے گھر کی بنیاد پر قائم ہے۔ اگر یہ بنیاد متزلزل ہو جائے تو اعمالِ انسانی کے نتائج کا ریشہ ریشہ بیخ و بن سے اکھڑ جائے۔ اسی لیے تمام مذاہب نے کسی نہ کسی رنگ اور کسی نہ کسی اصطلاح میں دوسری زندگی کو متفقاً تسلیم کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی تعلیم نے اس آئندہ زندگی کو دو (۲) دوروں میں تقسیم کیا ہے: ایک موت سے لے کر قیامت تک، اور دوسرا دور قیامت سے لے کر ابد (ہمیشہ) تک، جس میں پھر موت و فنا نہیں۔ پہلے دور کا نام ''برزخ'' اور دوسرے کا نام ''بعث'' یا ''حشر و نشر'' اور قیامت ہے، اور اب کے معنی جی اُٹھنے، اکٹھے کیے جانے اور کھڑے ہونے کے ہیں۔ لیکن ان سب سے مقصود ایک ہی حقیقت کی طرف اشارہ ہے، اور وہ موجودہ دنیا کے خاتمہ کے بعد دوسری دنیا کی زندگی ہے۔ اور اسی لیے اس دوسری زندگی یا اس عالم کا نام قرآن مجید میں ''اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ'' اور ''عُقْبَی الدَّارِ'' وغیرہ ہے، جس کے دوسرے معنی دوسرے یا پچھلے گھر کے ہیں۔

تورات و انجیل میں برزخ و قیامت کی تفصیل، نیز یہ کہ مرنے کے بعد اور قیامت سے

پہلے انسان کی روح کس حالت اور کیفیت میں رہے گی، مذکور نہیں ہے، لیکن اسلام میں یہاں گنجلک اور ابہام نہیں، بلکہ اس نے اس کی پوری تفصیل کی ہے اور بتایا ہے کہ موجودہ عالم کے علاوہ برزخ اور میدانِ قیامت ہمارے جزاوسزا کے دو مقام ہیں۔ شخصی موت کے بعد ہر شخص عالمِ برزخ میں داخل ہو جاتا ہے، اور وہاں اس کے معالات شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے مقررہ وقت پر جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحتوں اور حکمتوں کے لحاظ سے طے کرلیا ہے، سلسلۂ خلق کے خاتمہ پر جب موجودہ دنیا پر عام موت اور فنا طاری ہوگی، دوسری زندگی کی دنیا شروع ہوجائے گی، جو تمام تر ہماری پہلی دنیا میں ہمارے اچھے یا برے اعمال کا سراپا عکس اور ظل ہوگی۔ چنانچہ سورت توبہ کی حسب ذیل آیت میں ہمارے ان تینوں دوہائے حیات کا ذکر ہے:

آیت 21:۔سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ○(التوبۃ:۱۰۱)

ترجمہ قریب ہے وہ وقت جب ہم ان کو دوہری سزا دیں گے پھر وہ زیادہ بڑی سزا کے لیے واپس لائے جائیں گے۔

عذاب کی یہ تین منزلیں: دنیا، برزخ اور قیامت ہیں۔

0.2:۔آخرت کی منزلیں

موت حقیقت میں اس دنیا سے عالمِ آخرت کی طرف انتقال ہی کا نام ہے، اور اس لحاظ سے آخرت کا سفر گویا موت ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن مرنے کے دن سے لے کر قیامت تک کے زمانے کو برزخ کہا جاتا ہے۔ برزخ کا ذکر بہت کم اور اجمال کے ساتھ ہے۔ البتہ قیامت، حشر نشر، حساب کتاب اور جنت ودوزخ کے ثواب وعذاب کا ذکر بلا مبالغہ سینکڑوں جگہ اور ایسے تفصیلی انداز میں کیا گیا ہے جو انسانوں کے دلوں میں آخرت کی فکر اور اللہ کا خوف پیدا کرنے کے لیے بالکل کافی، بلکہ کافی سے بھی بہت زیادہ ہے۔ بلاشبہ اس خصوصیت میں وہ آپ ہی اپنی نظیر ہے۔

سورت مؤمنون میں ایک جگہ عالمِ آخرت کی ان تمام منزلوں کا ذکر کسی قدر اجمال کے ساتھ اس طرح فرمایا گیا ہے:

آیت 22:۔ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ○ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ○ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ○ (المؤمنون:۹۹ تا ۱۰۴)

ترجمہ (یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجائے گی تو کہنا شروع کرے گا کہ: ”اے میرے رب! مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دیجیے۔ جسے میں چھوڑ آیا ہوں، امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا“ ہرگز نہیں، یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ بک رہا ہے اب ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک۔ پھر جونہی کہ صور پھونک دیا گیا، اُن کے درمیان پھر کوئی رشتہ نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ اُس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ آگ اُن کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور اُن کے جبڑے باہر نکل آئیں گے (ان کے چہروں کو آگ جھلسے گی اور ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے)۔

سورت ق میں موت اور پھر قیامت کا ذکر اس طرح فرمایا گیا ہے:

آیت 23:۔ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ○ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ ○ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِیْدٌ ○ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ○ (ق:۱۹ تا ۲۲)

ترجمہ پھر دیکھو، وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ اور پھر صُور پھونکا گیا یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔ ہر شخص اِس حال میں آ گیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔ اس

چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے۔

سورت نمل میں قیامت اور اس کی ہولنا کیوں کو اس طرح بیان فرمایا گیا ہے:

آیت 24:۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ○ (النمل:۸۷)

ترجمہ اور کیا گزرے گی اس روز جبکہ صور پھونکا جائے گا اور ہول کھا جائیں گے وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سوائے اُن لوگوں کے جنہیں اللہ اس ہَول سے بچانا چاہے گا۔ اور سب کان دبائے اس کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

سورت حج میں قیامت کے ہوش رُبا شدائد کا نقشہ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

آیت 25:۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ○

(الحج:۱،۲)

ترجمہ لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔

سورت کہف میں قیامت اور حشر نشر کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیشی اور مجرمین کی اس وقت کی حالت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

آیت 26:۔ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا○ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا○ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا

يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○ (الکہف: ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ فکر اس دن کی ہونی چاہیے جبکہ ہم پہاڑوں کو چلائیں گے، اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے، اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے (اگلوں پچھلوں میں سے) ایک بھی نہ چھوٹے گا، اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کیے جائیں گے۔ لو دیکھ لو! آ گئے نا تم ہمارے پاس! اسی طرح جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے۔ اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتابِ زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے کہ "ہائے ہماری کم بختی! یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو گئی ہو۔" جو جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ذرا ظلم نہ کرے گا۔

سورت مؤمن میں قیامت کے دن کا ایک منظر اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے:

آیت 27:۔ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ○ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ○ (المؤمن: ۱۸، ۱۹)

ترجمہ اے نبیؐ! ڈرا دو اِن لوگوں کو اُس دن سے جو قریب آ لگا ہے۔ جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔ اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں۔

سورت یٰس میں قیامت کے دن مجرموں کی ذلت و رسوائی اور بے بسی کا ایک لرزہ خیز اور عبرت ناک منظر اس طرح بیان کیا گیا ہے:

آیت 28:۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ (یٰس: ۶۵)

ترجمہ آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، اِن کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے

پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔

قرآن مجید میں بے شمار مقامات میں بیان کیا گیا کہ قیامت کے شدائد اور ہولناکیوں کا ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک کو صرف اپنی اپنی پڑی ہوگی اور قریب ترین عزیز بھی اس دن کسی کے کام نہ آئیں گے۔ بس نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔

سورت عبس میں کس قدر موثر اور لرزہ خیز نقشہ کھینچا گیا ہے:

آیت 29:۔ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ○ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ○ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○ وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ (عبس: ۴۲)

ترجمہ آخر کار! جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی۔ (تب قیامت واقع ہو جائے گی)، اُس روز آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ اُسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔ کچھ چہرے اس روز دمک رہے ہوں گے، (روشن ہوں گے) ہشاش بشاش اور خوش وخرم ہوں گے۔ اور کچھ چہروں پر اُس روز خاک اڑ رہی ہوگی، اور سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔

قرآن مجید کا بہت زیادہ حصہ قیامت اور حشر نشر کے متعلق بعض پوری پوری سورتیں بھری ہوئی ہیں۔ سورت واقعہ، سورت حاقہ، سورت تکویر، سورت انفطار، سورت انشقاق، سورت غاشیہ میں قیامت اور آخرت ہی کے احوال اور مناظر کا بیان ہے۔

سورت زلزال میں بھی صرف قیامت کا بیان ہے:

آیت 30:۔ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ○ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ○ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ○ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ○ (الزلزال: ۱ تا ۸)

ترجمہ جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی، اور زمین اپنے اندر کے

سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی، اور انسان کہے گا (پکار اٹھے گا) کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے؟ اُس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی، کیونکہ تیرے رب نے اسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا (تیرے خداوند کے ایماء سے)۔ اُس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تا کہ اُن کے اعمال اُن کو دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرّہ برابر بھی نیکی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جس نے ذرّہ برابر بھی بدی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا۔

0.3:۔سرکش مجرموں کو سخت انتباہ اور قیامت میں ان کا انجام

آیت 31:۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ
طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ○ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ
اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ○ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ
مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا
لَكُمُ الْاَمْثَالَ ○ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ
مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ○ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○
سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ○ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ
وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ابراہیم: ۴۲ تا ۵۲)

ترجمہ اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو۔ اللہ تو انہیں ٹال رہا ہے۔ اس دن کے لیے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں، سر اٹھائے

بھاگے چلے جارہے ہیں، نظریں اوپر جمی ہیں، اور دل اڑے جاتے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اُس دن سے تم انہیں ڈرادو جب کہ عذاب انہیں آلے گا۔ اس وقت یہ ظالم کہیں گے کہ: ''اے ہمارے ربّ! ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے، ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے''۔ (مگر انہیں صاف جواب دیا جائے گا) کہ: ''کیا تم وہی لوگ نہیں ہو، جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے؟ حالانکہ تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ بس چکے تھے جنہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تھا اور دیکھ چکے تھے کہ ہم نے اُن سے کیا سلوک کیا اور اُن کی مثالیں دے دے کر ہم تمہیں سمجھا بھی چکے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری ہی چالیں چل دیکھیں، مگر اُن کی ہر چال کا توڑ اللہ کے پاس تھا، اگرچہ اُن کی چالیں ایسی غضب کی تھیں کہ پہاڑ ان سے ٹل جائیں''۔ پس اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ اللہ کبھی اپنے رسولوں سے کیے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے گا۔ اللہ زبردست ہے اور انتقام لینے والا ہے۔ ڈراؤ انہیں اس دن سے جب کہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے۔ اُس روز تم مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہوں گے، تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے، اور آگ کے شعلے اُن کے چہروں پر چھائے جارہے ہوں گے۔ یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ہر متنفس کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے، اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں معبود بس ایک ہی ہے اور وہ جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آجائیں۔

عقائدِ اہل السنت والجماعت کے پانچویں حصہ میں سات (7) ابواب ہیں:

باب1 وقوعِ قیامت

باب2 قیامت: میدان محشر

باب3 قیامت: حساب کتاب اور میزان

باب4 قیامت: پل صراط، حوضِ کوثر

باب5 قیامت: شفاعت

باب6 جنت

باب7 جہنم

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اسے ذریعۂ نجاتِ اُخروی بنائے۔

آمین ثم آمین!

اعجاز احمد اشرفی عفی عنہ

جمعہ-16 جمادی الثانی 1440ھ/22 فروری 2019ء

نظر ثانی جمعۃ المبارک 25 ذو القعدۃ 1441ھ/17 جولائی 2020ء

باب 1

وقوعِ قیامت

1.1:۔ قیامت کیوں ضروری ہے؟

1 قرآن مجید جن حقیقتوں کو ماننے، قبول کرنے اور ان پر ایمان لانے کی پورے زور سے دعوت دیتا ہے اور ان کو زندگی کی بنیاد بنانے پر پوری شدت کے ساتھ اصرار کرتا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات اور توحید کے بعد آخرت کا مسئلہ ہے۔

قرآن مجید بتلاتا ہے کہ اگر زندگی اسی دنیا پر ختم ہو جائے اور اس کے بعد کوئی زندگی نہ ہو، تو پھر یہ سارا کارخانۂ عالم بالکل بے مقصد، ہنگامہ اور بے معنی تماشا اور اپنے پیدا کرنے والے کا ایک عبث فعل ٹھہرتا ہے اور پھر اس کی تخلیق کی کوئی ایسی توجیہ نہیں کی جاسکتی، جو اس علیم وحکیم خالق کے شایانِ شان ہو۔

آیت 1:۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ (المؤمنون: ۱۱۵، ۱۱۶)

ترجمہ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول (بے مقصد) ہی پیدا کیا ہے اور (کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ) تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟"۔ پس بالا وبرتر ہے اللہ، پادشاہِ حقیقی، کوئی معبود اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرشِ بزرگ کا۔

آیت 2:۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○ (الدخان: ۳۸)

ترجمہ یہ آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی چیزیں ہم نے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنا دی ہیں۔

آیت3:۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ○ (القیامۃ:۳۶)

ترجمہ کیا انسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ یونہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟

2 قرآن مجید اپنے خاص انداز میں انسانوں کی فطرتِ سلیم اور عقلِ سلیم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ اس دنیا میں برائی اور بھلائی موجود ہے، لیکن اس کی سزا اور جزا (جو اللہ تعالیٰ کی صفتِ عدل کا تقاضا ہے) یہاں نہیں ملتی۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس دنیوی زندگی کے بعد کوئی اور زندگی ہو، جس میں نیک بختوں کو ان کی نیکوکاریوں کی جزا اور مجرموں کو ان کی بدکاریوں کی سزا ملے۔ اگر ایسا نہ ہو، تو اس دنیا کے خالق اور پروردگار پر اس سے بڑا الزام آئے گا۔

آیت4:۔ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ○ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ○ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ○ (القلم:۳۵تا۳۸)

ترجمہ کیا ہم فرماں برداروں کا حال مجرموں کا سا کر دیں؟ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، تم کیسے حکم لگاتے ہو؟ (کیسا فیصلہ کرتے ہو؟)۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟ تمہارے لیے ضرور وہاں وہی کچھ ہے جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو؟

آیت5:۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ○ (ص:۲۸)

ترجمہ کیا ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے اور نیک اعمال کرتے ہیں اور اُن کو جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں یکساں کر دیں؟ کیا متقیوں کو ہم فاجروں جیسا کر دیں؟۔

آیت6:۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ (الجاثیۃ:۲۱،۲۲)

ترجمہ کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم اُنہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایک جیسا کر دیں گے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے؟ بہت برے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں۔ اللہ نے تو آسمانوں

اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور اس لیے کیا ہے کہ ہر متنفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے۔لوگوں پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا۔

حدیث 1:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُرَاجِمٍ، مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْجَمَّاءَ لَتُقَصُّ مِنَ الْقَرْنَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(حسن لغيره: مسند أحمد ج١ ص٧٢ رقم520؛ البزار رقم387؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْبَزَّارُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، وَفِيهِ الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، وَقَدْ وُثِّقَ عَلَى ضَعْفِهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِ الْبَزَّارِ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ الْعَوَّامِ بْنِ مُرَاجِمٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد رقم 18405؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم 1588)

"يُقْتَصُّ لِلْجَمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".... عن سلمان۔

(جمع الجوامع المعروف بـ"الجامع الكبير" رقم 1460 / 28087)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بغیر سینگ والے جانور قیامت کے دن سینگ والے جانوروں سے بدلہ لیں گے"۔

1.2:۔قیامت کے بارے میں جاہلانہ اور احمقانہ شبہات اور شیطانی وساوس

قرآن مجید نے ایک طرف تو آخرت کے ضروری اور یقینی ہونے پر روشنی ڈالی ہے اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے اور دوسری طرف ان جاہلانہ اور احمقانہ شبہات اور وساوس کو صاف کیا جو کم غور وفکر کرنے والے عام ذہنوں میں آخرت کے بارے میں پیدا ہوتے ہیں، یا ایمان اور حق کی راہ سے لوگوں کو روکنے والے شیاطین ان کو پھیلاتے ہیں اور ان کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔

قرآن مجید نے جابجا منکرین کے ان شبہات ووساوس کو نقل بھی کیا ہے اور پھر اپنے

خاص اطمینان آفرین انداز میں ان کے ایسے جوابات دیئے ہیں ، اور آخرت کو سمجھانے کے لیے ایسے شواہد ونظائر پیش کیے ہیں کہ دل بالکل مطمئن ہو جاتا ہے اور کسی بھی صاحبِ عقل کے لیے انکار یا استبعاد کی گنجائش نہیں رہتی۔

آخرت کے بارے میں سب سے زیادہ مشہور اور پرانا شبہ وہی استبعاد (یعنی سمجھ میں نہ آنے) کا اور کسی مُردے کو اس دنیا میں زندہ ہوتے ہوئے نہ دیکھنے کا شبہ ہے جس کو زمانۂ نزول قرآن میں عرب کے منکرین آخرت بھی بار بار دہراتے تھے اور ان سے پہلے اور ان کے بعد کے منکرین بھی زیادہ تر اسی کو پیش کرتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید اپنے زمانے کے منکرین کے متعلق کہتا ہے:

آیت 7:۔ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ○ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ○ (ق:۳،۴)

ترجمہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟ یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔ (حالانکہ) زمین اِن کے جسم میں جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے، اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے، جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔

آیت 8:۔ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (المؤمنون:۳۵ تا ۳۸)

ترجمہ یہ تمہیں اطلاع دیتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جاؤ گے، اس وقت تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے؟ بعید، بالکل بعید ہے یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ زندگی کچھ نہیں ہے مگر بس یہی دنیا کی زندگی، یہیں ہم کو مرنا اور جینا ہے، اور ہم ہرگز اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔ یہ شخص اللہ کے نام پر محض جھوٹ گھڑ رہا ہے اور ہم کبھی اس کے ماننے والے نہیں ہیں''۔

آیت9:۔بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ○ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ (المؤمنون:۸۱،۸۲)

ترجمہ مگر یہ لوگ وہی کچھ کہتے ہیں جو ان کے پیش رو کہہ چکے ہیں۔ یہ کہتے ہیں ''کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہم کو پھر زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟

ایک دوسرے موقع پر قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

آیت10:۔وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ (النمل:٦٧)

ترجمہ یہ منکرین کہتے ہیں: ''کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو چکے ہوں گے، تو ہمیں واقعی قبروں سے نکالا جائے گا؟ یہ خبریں ہم کو بھی بہت دی گئی ہیں اور پہلے ہمارے آباؤ اجداد کو بھی دی جاتی رہی ہیں، مگر یہ بس افسانے ہی افسانے ہیں جو اگلے وقتوں سے سنتے چلے آرہے ہیں''۔

کئی مواقع پر ان ہی کا قول نقل کر کے جواب دیا ہے:

آیت11:۔ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:١٦ تا ١٨)

ترجمہ بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر چکے ہوں اور مٹی بن جائیں اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں اُس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں؟ اور کیا ہمارے اگلے وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟ ان سے کہو: ''ہاں، اور تم (اللہ کے مقابلے میں) بے بس ہو''۔

آیت12:۔ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:٥٣)

ترجمہ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟

آیت13:۔ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ○ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ
يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ○ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ
مِّنْ زَقُّوْمٍ ○ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ○
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ○ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ○ (الواقعۃ: ۴۷ تا ۵۶)

ترجمہ: کہتے تھے: ’’کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں گے، تو پھر اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے باپ دادا بھی اُٹھائے جائیں گے جو پہلے گزر چکے ہیں؟‘‘۔ اے نبی ﷺ! ان لوگوں سے کہو: ’’یقیناً اگلے اور پچھلے سب، ایک دن ضرور جمع کیے جانے والے ہیں۔ جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے۔ پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو! تم زقوم کے درخت کی غذا کھانے والے ہو۔ اُسی سے تم پیٹ بھرو گے، اور اُوپر سے کھولتا ہوا پانی، تونس لگے ہوئے اُونٹ کی طرح پیو گے۔ یہ ہے ان کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں۔

حقیقت یہ ہے کہ آخرت کا انکار کرنے والوں کے پاس اس انکار کی کوئی دلیل نہیں ہے، یعنی کسی دلیل اور برہان سے وہ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ آخرت (جس کی اطلاع اللہ کے پیغمبروں نے اور اس کی کتابوں نے دی ہے) ناممکن اور محال ہے۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں، وہ بس یہی ہے کہ مرنے اور مٹی ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا بہت مستبعد ہے اور ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ ہم نے کبھی ایسا ہوتے نہیں دیکھا، لیکن جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اور اس کی صفات اور خاص کر اس کی وسیع قدرت کو کچھ جان لیا ہو، اور اس کارخانۂ ہستی میں کچھ غور و فکر کیا ہو، اس کے نزدیک یہ بات سراسر جاہلانہ اور احمقانہ ہے۔

قرآن مجید نے بھی ان منکرین کو سمجھانے کے لیے یہی آسان طریقہ اختیار کیا ہے کہ ان کو بتلایا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو بہت بڑی اور بہت مشکل بات سمجھتے ہو، اور صرف اسی لیے تم اس سے انکار کرتے ہو۔ بیشک وہ بہت بڑی بات ہے، لیکن جس علیم و حکیم اور قدیر و خبیر اللہ تعالیٰ نے یہ سارا عالم پیدا کیا ہے اور اس کو چلا رہا ہے،

اس کی عالی شان اور اس کی بے انتہا قدرت کے سامنے نہ یہ مشکل ہے، نہ کوئی بڑی بات ہے۔ پھر اس دنیوی زندگی میں حیات بعد الموت کے جو خاص نظائر اور شواہد ہیں، قرآن مجید ان کی طرف بھی ان منکرین کی راہنمائی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم ان میں غور کرو۔ مثلاً اس دنیا میں خود تم جو پیدا کیے گئے ہو، اس اپنی پیدائش ہی پر غور کرو۔ جنگل کی سوکھی بے جان زمین پر رحمت کا پانی برسا کر اللہ تعالیٰ جس طرح جان ڈالتا ہے اور اس کے نتیجہ میں چٹیل میدان جس طرح سبزہ زاروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، ان میں غور وفکر کرو، تو حیات بعد الموت کے مسئلہ کو بڑی آسانی سے سمجھ لو گے اور پھر اس میں تمہارے لیے کوئی استبعاد اور استعجاب نہیں رہے گا۔

1.3:۔منکرینِ قیامت کے بے بنیاد شبہات کا جواب

قرآن مجید نے اس مسئلہ پر بلا مبالغہ سینکڑوں جگہ روشنی ڈالی ہے، اور منکرین آخرت کے ان بے بنیاد استبعادات اور بے دلیل وہمی اشکالات کو جا بجا رفع کیا ہے۔

آیت 14:۔اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ٭ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○(یٰس:۸۱،۸۲)

ترجمہ کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اِس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کر سکے؟ کیوں نہیں، جبکہ وہ ماہر خلاق ہے۔ وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

یعنی کسی چیز کو وجود بخشنے اور پیدا کرنے میں صرف اس کا ارادہ اور اس کی مشیت کا اشارہ کافی ہے۔ تو اس کے لیے اپنی کسی مخلوق کو ایک دفعہ موت دے کر پھر اُسے زندہ کر دینا کیا مشکل ہے۔

آیت 15:۔وَهُوَ الَّذِىْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○(الروم:۲۷)

ترجمہ وہی ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا اور یہ اس کے لیے

آسان تر ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اس کی صفت سب سے برتر ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔

آیت 16:۔ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَّأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝ (الحج:۵ تا ۷)

ترجمہ لوگو! اگر تمہیں زندگی بعد موت کے بارے میں کچھ شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر نطفے سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی (یہ ہم اس لیے بتا رہے ہیں) تاکہ تم پر حقیقت واضح کریں۔ ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں ایک وقتِ خاص تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تم کو ایک بچے کی صورت میں نکال لاتے ہیں (پھر تمہیں پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے اور کوئی بدترین عمر کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے، پھر جہاں ہم نے اُس پر مینہ برسایا کہ یکایک وہ پھبک اٹھی اور پھول گئی اور اس نے ہر قسم کی خوش منظر نباتات اگلنی شروع کر دی۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے، اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور یہ (اس بات کی دلیل ہے) کہ قیامت کی گھڑی آ کر رہے گی، اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، اور اللہ ضرور اُن لوگوں کو اٹھائے گا جو قبروں میں جا چکے ہیں۔

قرآن مجید کی ان آیات کا حاصل یہی ہے کہ بعث بعد الموت کے مسئلہ میں شک کرنے والا، مگر اس کو سمجھنے کا ارادہ رکھنے والا انسان، اگر خود اپنی آفرینش اور پیدائش

میں اور بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کی اپنی اس زندگی کی ان مسلسل تبدیلیوں میں غور کرے، جن میں اس کا کوئی اختیار نہیں چلتا، اور جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر وہ زمین کی حالت کے اس تغیر وتبدل میں غور کرے کہ ایک موسم میں وہ بالکل خشک و بے جان اور مردہ پڑی ہوتی ہے اور اس میں زندگی کی کوئی رمق اور کوئی لہر نہیں دیکھی جاتی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا پانی اس پر برسا دیتا ہے، تو اسی مردہ زمین میں سے زندگی اور شادابی سبزہ کی شکل میں ابل پڑتی ہے۔

الغرض! انسان اگر خود اپنی ہستی اور اپنے پاؤں کے نیچے والی زمین ان انقلابات پر ایک طالبِ صادق کی طرح غور کرے، تو بعث بعد الموت اور قیامت کے بارے میں اسے کوئی اشتباہ اور استبعاد نہیں رہ سکتا۔

آیت 17:۔ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ (الروم:۱۹)

ترجمہ وہ زندہ کو مردے میں سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ میں سے نکال لاتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ اِسی طرح تم لوگ بھی (حالتِ موت سے) نکال لیے جاؤ گے۔

آیت 18:۔ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (الروم:۵۰)

ترجمہ دیکھو! اللہ کی رحمت کے اثرات کہ مردہ پڑی ہوئی زمین کو وہ کس طرح جلا اٹھاتا ہے۔ یقیناً وہ مُردوں کو زندگی بخشنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت 19:۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(حم سجدۃ:۳۹)

ترجمہ اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو زمین سُونی پڑی ہوئی ہے، پھر جونہی کہ ہم نے اس پر پانی برسایا، یکایک وہ پھبک اُٹھتی ہے اور پھول جاتی ہے۔ یقیناً جو اللہ اِس مری ہوئی زمین کو جلا اُٹھاتا ہے وہ مُردوں کو بھی زندگی بخشنے والا ہے۔

یقیناوہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

آیت 20:۔وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○ (الزخرف:١١)

ترجمہ جس نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی اُتارا۔ اور اُس کے ذریعہ سے مُردہ زمین کو جلا اُٹھایا، اِسی طرح ایک روز تم زمین سے برآمد کیے جاؤ گے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان آیات اور ان جیسی سینکڑوں آیات میں حیات بعد الموت اور حشر ونشر کے اس مسئلہ کو ایسا آسان کر کے سمجھایا ہے اور کم عقلوں کے احمقانہ شبہات اور وہمی استبعادات کو رفع کرنے کے لیے ایسے عام فہم اور دلنشین دلائل پیش کیے ہیں جن کے بعد کسی استبعاد واشکال اور کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ مسئلہ ایسا روشن اور بدیہی ہو جاتا ہے کہ بجائے اس کے کہ اس پر کسی کو تعجب ہو، اس کے انکار اور اس کے بارے میں شک وشبہ کے اظہار پر لوگوں کو تعجب ہونا چاہیے۔ یہی بات قرآن مجید میں کیسے بلیغ انداز میں فرمائی گئی ہے:

آیت 21:۔وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (الرعد:۵)

ترجمہ اب اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل لوگوں کا یہ قول ہے کہ ”جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے“؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں۔ یہ جہنمی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

گویا کہ حیات بعد الموت اور حشر ونشر کے مسئلہ پر قرآن مجید نے جو روشن دلائل پیش کیے ہیں، ان کے سامنے آجانے کے بعد کسی منکر کا یہ کہنا:

”مر کر ہمارے جسموں کے مٹی ہونے کے بعد ہم دوبارہ نئے سرے سے کیسے پیدا کیے جائیں گے؟“۔

ایسی قابل تعجب حماقت اور سفاہت ہے جس پہ جس قدر بھی تعجب کیا جائے، کم ہے۔

1.4:۔منکرین قیامت کی خوش فہمیاں

1 دوبارہ پیدا ہونا ناممکن سی بات ہے

آیت22:۔بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ○ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيْدٌ○(ق:۲،۳)

ترجمہ بلکہ ان لوگوں کو تعجب اس بات پر ہوا کہ ایک خبر دار کرنے والا انہی میں سے ان کے پاس آ گیا پھر منکرین کہنے لگے:"یہ تو عجیب بات ہے! کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟ یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے"۔

2 اگر قیامت آ ہی گئی تو ہمارے وہاں بھی مزے ہوں گے۔

آیت23:۔وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا○ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا○(الکہف:۳۵،۳۶)

ترجمہ پھر وہ اپنی جنت (باغ) میں داخل ہوا، اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے لگا: "میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو جائے گی، اور مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی کبھی آئے گی۔ تاہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا"۔

3 ہم کھاتے پیتے لوگ ہیں، اللہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔

آیت24:۔وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ○وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ○

(سبا:۳۴،۳۵)

ترجمہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں ایک خبر دار کرنے والا بھیجا ہو اور اس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہ نہ کہا ہو: "جو پیغام تم لے کر آئے ہو، اس کو ہم نہیں مانتے" ۔انہوں نے ہمیشہ یہی کہا:" ہم تم سے زیادہ مال، اولاد رکھتے ہیں اور ہم ہرگز سزا پانے والے نہیں ہیں"۔

1.5:۔منکرین قیامت کی غلط فہمیاں

منکرینِ قیامت دنیا کی زندگی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ دس دن یا ایک دن یا ایک گھڑی بھر کا اندازہ لگائیں گے۔

آیت25:۔یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ○ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ○ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ○ (طٰہٰ:۱۰۲تا۱۰۴)

ترجمہ اُس دن جب کہ صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اِس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (دہشت کے مارے) پتھرائی ہوئی ہوں گی، آپس میں چپکے چپکے کہیں گے: ''دنیا میں مشکل ہی سے تم نے کوئی دس دن گزارے ہوں گے''۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہوں گے (ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ) اُس وقت ان میں سے جو زیادہ سے زیادہ محتاط اندازہ لگانے والا ہوگا وہ کہے گا: ''نہیں، تمہاری دنیا کی زندگی بس ایک دن کی زندگی تھی''۔

آیت26:۔وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ کَذٰلِكَ کَانُوْا یُؤْفَکُوْنَ ○ (الروم:۵۵)

ترجمہ اور جب وہ ساعت برپا ہوگی تو مُجرم قسمیں کھا کھا کر کہیں گے: ''ہم ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھیرے ہیں''۔ اسی طرح وہ دنیا کی زندگی میں دھوکا کھایا کرتے تھے۔

1.6:۔قیامت کا تمسخر اور استہزاء

1 مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے والی بات عقل میں آنے والی بات ہی نہیں۔

آیت27:۔اَیَعِدُکُمْ اَنَّکُمْ اِذَا مِتُّمْ وَکُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّکُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ○ (المؤمنون:۳۵تا۳۸)

ترجمہ یہ تمہیں اطلاع دیتا ہے: ''جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جاؤ گے، اس وقت تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے؟''۔ بعید، بالکل بعید ہے یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے۔ زندگی کچھ نہیں ہے مگر بس یہی دنیا کی زندگی یہیں ہم کو مرنا اور جینا ہے اور ہم ہرگز اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔ یہ شخص خدا کے نام پر محض جھوٹ گھڑ رہا ہے اور ہم کبھی اس کے ماننے والے نہیں ہیں''۔

2 مرنے کے بعد اگر ہم واقعی دوبارہ زندہ ہو گئے، تو یہ جادو کا کھیل ہی ہوگا

آیت 28:۔ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ (ہود:۷)

ترجمہ اب اگر اے نبی ﷺ، تم کہتے ہو: ''لوگو! مرنے کے بعد تم دوبارہ اُٹھائے جاؤ گے''۔ تو منکرین فوراً بول اُٹھتے ہیں: ''یہ تو صریح جادوگری ہے''۔

آیت 29:۔ وَقَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:۱۵ تا ۱۷)

ترجمہ اور کہتے ہیں ''یہ تو صریح جادو ہے۔ بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر چکے ہوں اور مٹی بن جائیں اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں اُس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں؟ اور کیا ہمارے اگلے وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟''۔

3 دوبارہ زندہ ہونا تو بڑا گھاٹے کا سودا ہوگا

آیت 30:۔ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ○ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ○ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ○ (النازعات:۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ یہ لوگ پوچھتے ہیں: ''کیا واقعی ہم پلٹا کر پھر واپس لائے جائیں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟ (کھنکھناتی ہڈیاں)''۔ کہنے لگے: ''یہ واپسی تو پھر بڑے گھاٹے کی ہوگی''۔

4 اگر دوبارہ زندہ ہونے کی بات سچی ہے تو پھر ہزاروں برس پہلے فوت ہونے والے ہمارے آباؤ اجداد زندہ کیوں نہیں ہوتے؟

آیت 31:۔ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ لَيَقُوْلُوْنَ ○ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ○ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (الدخان:۳۴ تا ۳۶)

ترجمہ یہ لوگ کہتے ہیں: ''ہماری پہلی موت کے سوا اور کچھ نہیں، اُس کے بعد ہم دوبارہ اُٹھانے جانے والے نہیں ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو اٹھالاؤ ہمارے باپ دادا کو''۔

5 مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی باتیں تو پاگلوں کی باتیں ہیں۔

آیت 32:۔وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○ (سبا:۷،۸)

ترجمہ منکرین لوگوں سے کہتے ہیں ''ہم بتائیں تمہیں ایسا شخص جو خبر دیتا ہے کہ جب تمہارے جسم کا ذرّہ ذرّہ منتشر ہو چکا ہوگا اس وقت تم نئے سرے سے پیدا کردیے جاؤ گے؟ نہ معلوم یہ شخص اللہ کے نام سے جھوٹ گھڑتا ہے یا اسے جنون لاحق ہے؟۔ نہیں، بلکہ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں اور وہی بُری طرح بہکے ہوئے ہیں۔

6 مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی باتیں تو محض گمان ہیں، یقینی نہیں

آیت 33:۔وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○

(الجاثیہ:۳۲تا۳۴)

ترجمہ اور جب کہا جاتا تھا: ''اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں''۔ تو تم کہتے تھے: ''ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہوتی ہے؟ ہم تو بس ایک گمان سا رکھتے ہیں، یقین ہم کو نہیں ہے''۔ اس وقت ان پر ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور وہ اسی چیز کے پھیر میں آجائیں گے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور ان سے کہہ دیا جائے گا: ''آج ہم بھی اسی طرح تمہیں بھلائے دیتے ہیں جس طرح تم اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ تمہارا ٹھکانا اب دوزخ ہے اور کوئی تمہاری مدد کرنے والا نہیں ہے''۔

1.7:۔ قیامت کے دلائل

1 جس طرح اللہ تعالیٰ بارش نازل فرما کر مردہ زمین (بنجر) کو زندہ (زرخیز) کر دیتا ہے؛ اسی طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا

آیت 34:۔ وَاللّٰهُ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ○ (الفاطر:۹)

ترجمہ وہ اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، پھر وہ بادل اُٹھاتی ہیں، پھر ہم اسے ایک اُجاڑ علاقے کی طرف لے جاتے ہیں اور اُس کے ذریعہ سے اُسی زمین کو جلا اُٹھاتے ہیں جو مری پڑی تھی۔ مرے ہوئے انسانوں کا جی اُٹھنا بھی اسی طرح ہوگا۔

2 انسان کو پہلی مرتبہ مٹی سے پیدا کرنے والا، اس کے بعد نطفہ سے خون کا لوتھڑا بنانے والا، لوتھڑے سے گوشت کی بوٹی اور گوشت کی بوٹی سے بچہ بنانے والا، بچے کو جوان کرنے والا اور جوان کو بوڑھا کرنے والا اللہ ہی انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

آیت 35:۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ وَتَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِیْجٍ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَاَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ (الحج:۵،۶)

ترجمہ لوگو! اگر تمہیں موت کے بعد زندگی کے بارے میں کچھ شک ہے، تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے، پھر نطفے سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی (یہ ہم اس لیئے بتا رہے ہیں) تا کہ تم پر حقیقت واضح کریں۔ ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں ایک وقتِ خاص تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تم کو ایک بچے کی صورت میں نکال لاتے ہیں (پھر

تمھیں پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے اور کوئی بدترین عمر کی طرف پھیر دیا جاتا ہے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد پھر کچھ نہ جانے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی پڑی ہے، پھر جہاں ہم نے اُس پر مینہ برسایا کہ یکایک وہ پھبک اٹھی اور پھول گئی اور اس نے ہر قسم کی خوش منظر نباتات اگلنی شروع کر دی۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے، اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

3 زمین و آسمان کو پیدا کرنے والی ذات انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

آیت 36:۔ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (الاحقاف: ۳۳)

ترجمہ اور کیا اِن لوگوں کو یہ سجھائی نہیں دیتا کہ جس خدا نے یہ زمین اور آسمان پیدا کیے اور اُن کو بناتے ہوئے وہ نہ تھکا، وہ ضرور اس پر قادر ہے کہ مردوں کو جلا اُٹھائے؟ کیوں نہیں، یقیناوہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔

1.8:۔ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی چند قرآنی مثالیں

آیت 37:۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰي وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (البقرہ: ۲۶۰)

ترجمہ اور وہ واقعہ بھی پیش نظر رہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا: "میرے مالک! مجھے دکھا دے تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟"۔ فرمایا: "کیا تو ایمان نہیں رکھتا؟"۔ اُنھوں نے عرض کیا: "ایمان تو رکھتا ہوں، مگر دل کا اطمینان درکار ہے"۔ فرمایا: "اچھا! تو چار پرندے لے اور اُن کو اپنے سے مانوس کر لے۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دے۔ پھر اُن کو پکار، وہ تیرے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔ خوب جان لے کہ اللہ نہایت بااقتدار اور حکیم ہے"۔

آیت 38:۔ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ (البقرہ:۲۵۹)

ترجمہ: یا پھر مثال کے طور پر اُس شخص کو دیکھو، جس کا گزر ایک ایسی بستی پر ہوا جو اپنی چھتوں پر اوندھی گری پڑی تھی۔ اُس نے کہا: ''یہ آبادی جو ہلاک ہو چکی ہے، اِسے اللہ کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا؟''۔ اِس پر اللہ نے اُس کی رُوح قبض کر لی اور وہ سو برس تک مُردہ پڑا رہا۔ پھر اللہ نے اُسے دوبارہ زندگی بخشی اور اُس سے پوچھا: ''بتاؤ، کتنی مدت پڑے رہے ہو؟''۔ اُس نے کہا: ''ایک دن یا چند گھنٹے رہا ہوں گا''۔ فرمایا: ''تم پر سو برس اِسی حالت میں گزر چکے ہیں۔ اب ذرا اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو کہ اس میں ذرا تغیر نہیں آیا ہے۔ دوسری طرف ذرا اپنے گدھے کو بھی دیکھو (کہ اس کا پنجر تک بوسیدہ ہو رہا ہے) اور یہ ہم نے اس لیے کیا ہے کہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دینا چاہتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ ہڈیوں کے اِس پنجر کو ہم کس طرح اُٹھا کر گوشت پوست اس پر چڑھاتے ہیں''۔ اس طرح جب حقیقت اُس کے سامنے بالکل نمایاں ہو گئی، تو اُس نے کہا: ''میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

آیت 39:۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۚ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (البقرہ:۷۲، ۷۳)

ترجمہ: اور تمہیں یاد ہے وہ واقعہ جب تم نے ایک شخص کی جان لی تھی، پھر اس کے بارے میں جھگڑنے اور ایک دوسرے پر قتل کا الزام تھوپنے لگے تھے اور اللہ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جو کچھ تم چھپاتے ہو، اسے کھول کر رکھ دے گا۔ اُس وقت ہم نے حکم دیا: ''مقتول کی

لاش کو اُس کے ایک حصے سے ضرب لگاؤ''۔ دیکھو! اِس طرح اللہ مردوں کو زندگی بخشتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

آیت 40:۔وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (البقرہ:۵۵،۵۶)

ترجمہ یاد کرو جب تم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ''ہم تمہارے کہنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، جب تک کہ اپنی آنکھوں سے علانیہ اللہ تعالیٰ کو (تم سے کلام کرتے) نہ دیکھ لیں''۔ اس وقت تمہارے دیکھتے دیکھتے ایک زبردست بجلی کی کڑک نے تم کو آلیا۔ تم بے جان ہو کر گر چکے تھے، مگر پھر ہم نے تم کو جِلا اُٹھایا، شاید کہ اس احسان کے بعد تم شکر گزار بن جاؤ۔

1.9:۔قیامت کی ہولناکیاں

1 قیامت کا دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا

آیت 41:۔فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا○ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا○ (المزمل:۱۷،۱۸)

ترجمہ اگر تم ماننے سے انکار کرو گے تو اُس دن کیسے بچ جاؤ گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور جس کی سختی سے آسمان پھٹا جا رہا ہو گا؟ اللہ کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہنا ہے۔

2 لوگوں کے دل پلٹ جائیں گے۔

آیت 42:۔رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ○ (النور:۳۷)

ترجمہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور اقامتِ نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی۔ وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل الٹنے اور آنکھیں پتھرا جانے کی نوبت آ جائے گی۔

3 آنکھیں پھٹ جائیں گی۔

آیت 43:۔وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ (الانبیاء:۹۷)

ترجمہ تو یکا یک اُن لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا کہیں گے:''ہائے ہماری کم بختی! ہم اِس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے، بلکہ ہم خطا کار تھے''۔

4 کلیجے منہ کو آئیں گے۔

آیت 44:۔وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (المؤمن:۱۸ تا ۲۰)

ترجمہ اے نبی! ڈرادو، اِن لوگوں کو اُس دن سے جو قریب آ لگا ہے۔ جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔ اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں۔ اور اللہ ٹھیک ٹھیک بے لاگ فیصلہ کرے گا۔ رہے وہ جن کو (یہ مشرکین) اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں۔ بلاشبہ اللہ ہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

5 دل کانپ رہے ہوں گے۔

آیت 45:۔يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ (النازعات:۶ تا ۹)

ترجمہ جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا (اس دن سے ڈرو!)، اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا، کچھ دل ہوں گے جو اس روز کانپ رہے ہوں گے، (دھڑکتے ہوں گے)۔ نگاہیں ان کی سہمی ہوئی ہوں گی (پست ہوں گی)۔

6 آنکھیں خوف زدہ ہوں گی۔

آیت46:۔يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○ (القمر:٦ تا ٨)

ترجمہ جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔پکارنے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے،اور وہی منکرین (جو دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے)،اس وقت کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا کٹھن ہے۔

7 لوگ گھٹنوں کے بل گرے ہوں گے۔

آیت47:۔وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ (الجاثیہ:۲۸)

ترجمہ اُس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے۔ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامۂ اعمال دیکھے۔اُن سے کہا جائے گا:"آج تم لوگوں کو اُن اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے"۔

8 وہ ہلاکت اور بربادی کا دن ہوگا۔

آیت48:۔هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ○ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ (المرسلات:۳۵ تا ۳۷)

ترجمہ یہ وہ دن ہے جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے،اور نہ اُنہیں موقع دیا جائے گا کہ کوئی عذر پیش کریں۔تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

9 وہ دن بڑا سخت ہوگا۔

آیت49:۔فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ○ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ○ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ○ (المدثر:۸ تا ۱۰)

ترجمہ اچھا،جب صور میں پھونک ماری جائے گی،وہ دن بڑا ہی سخت دن ہوگا،کافروں کے لیے ہلکا نہ ہوگا۔

10 اس روز کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی۔

آیت 50:۔ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ○ (الشوریٰ:۴۷)

ترجمہ مان لو اپنے رب کی بات قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس کے ٹلنے کی کوئی صورت اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس دن تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہو گی، نہ کوئی تمہارے حال کو بدلنے کی کوشش کرنے والا ہو گا۔

آیت 51:۔ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ○ كَلَّا لَا وَزَرَ ○ (القیامہ:۱۰،۱۱)

ترجمہ اُس وقت یہی انسان کہے گا: ''کہاں بھاگ کر جاؤں؟''۔ ہرگز نہیں! وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔

11 اس روز کوئی چالاکی، ہوشیاری، چرب زبانی اور مکر وفریب کام نہیں آئے گا۔

آیت 52:۔ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (الطور:۴۶)

ترجمہ جس دن نہ اِن کی اپنی کوئی چال ان کے کسی کام آئے گی نہ کوئی اِن کی مدد کو آئے گا۔

12 حکومت، اعلیٰ عہدے اور اونچے مناصب بھی کام نہیں آئیں گے

آیت 53:۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ مَا اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ○ (الحاقہ:۲۵ تا ۲۹)

ترجمہ اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: ''کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا، اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کُن ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا''۔

13 اس روز بیوی، بچے، جگری دوست اور مال و دولت کچھ کام نہیں آئے گا۔

آیت 54:۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (البقرہ:۴۸)

ترجمہ اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش

قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔

آیت 55:۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ (البقرہ: ۱۲۳)

ترجمہ اور ڈرو اُس دن سے، جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا، نہ کوئی سفارش ہی آدمی کو فائدہ دے گی، اور نہ مجرموں کو کہیں سے کوئی مدد پہنچ سکے گی۔

آیت 56:۔ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ○ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ○

(عبس: ۳۳ تا ۳۷)

ترجمہ آخر کار! جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی۔ (تب قیامت واقع ہو جائے گی)۔ اُس روز آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ اِن میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آ پڑے گا کہ اُسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔

آیت 57:۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○

(الشعراء: ۸۸، ۸۹)

ترجمہ اس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا نہ اولاد، بجز اِس کے کہ کوئی شخص قلب سلیم لیے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔

14 عزیز ترین دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔

آیت 58:۔ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○

(الزخرف: ٦٧)

ترجمہ وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔

15 اس روز انسان اپنے محبوب ترین رشتہ داروں کو جہنم میں ڈال کر خود بچنے کی خواہش کرے گا۔

آیت 59:۔يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ○ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ○ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ○ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ○ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ○ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○ (المعارج: ۸ تا ۱۶)

ترجمہ (وہ عذاب اُس روز ہوگا) جس روز آسمان، پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ رنگ برنگ کے دُھنکے ہوئے اُون جیسے ہو جائیں گے۔اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے پناہ دینے والا تھا، اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور یہ تدبیر اسے نجات دلا دے۔ ہرگز نہیں۔وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی، جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی۔

16 قیامت بڑی دہشت ناک اور تلخ چیز ہوگی۔

آیت 60:۔بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ○ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ○ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ○ (القمر: ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ بلکہ ان سے نمٹنے کے لیے اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور وہ بڑی آفت اور زیادہ تلخ ساعت ہے۔یہ مجرم لوگ درحقیقت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے۔جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اس روز ان سے کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنم کی لپٹ کا مزا۔

17 قیامت کے مضامین پر مشتمل سورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوڑھا کر دیا۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: "يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ شِبْتَ". قَالَ: "شَيَّبَتْنِي هُودُ، وَالْوَاقِعَةُ، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

(صحیح: ترمذی رقم 3297؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 30268؛ مصنف عبد الرزاق رقم 5997 مرسلاً؛ مسند أبی یعلی رقم 107؛ مستدرک حاکم رقم 3314: قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. ووافقه الذهبی؛ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، ج ۴ ص ۳۵۰؛ البعث والنشور رقم 312؛ شرح السنۃ رقم 4176؛ الاحادیث المختارۃ رقم 219؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 11072؛ صَحِيحُ الْجَامِعِ: 3723؛ الصَّحِيحَة: 955؛ مشکوۃ رقم 5354؛ صحیح الجامع الصغیر وزیاداته رقم 3723)

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ السَّرِيَّ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! رُوِيَ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: "شَيَّبَتْنِي هُودٌ". قَالَ: "نَعَمْ". فَقُلْتُ: "مَا الَّذِي شَيَّبَكَ مِنْهُ قَصَصُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَلَاكُ الْأُمَمِ؟". قَالَ: "لَا، وَلٰكِنْ قَوْلُهُ {فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ} [هود: 112]". (شعب الایمان رقم 2215؛ الدر المنثور للسیوطی، ج ۴ ص ۳۹۸)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو بوڑھے ہو گئے ہیں؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے سورت هُودٌ، سورت الْوَاقِعَةُ، سورت الْمُرْسَلَاتُ، سورت عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ، سورت إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کر دیا ہے“۔

حضرت ابو علی السری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”مجھے سورت ہود نے بوڑھا کر دیا ہے“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں“۔ میں نے عرض کیا: ”کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوڑھا کر دیا ہے: انبیائے کرام اور پہلی اُمتوں کی ہلاکت کے واقعات نے؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے اس فرمان نے:

آیت 61:۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ [هود: 112]

ترجمہ پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تم، اور تمہارے وہ ساتھی جو (کفر و بغاوت سے ایمان و

اطاعت کی طرف) پلٹ آئے ہیں، ٹھیک ٹھیک راہِ راست پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اور بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس پر تمہارا رب نگاہ رکھتا ہے۔

حدیث 3:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "يَا آدَمُ! قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ". فَيَقُولُ: "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟". قَالَ: "مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ". قَالَ: فَحِينَئِذٍ يَشِيبُ الْمَوْلُودُ، "وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ". [الحج: 2]. قَالَ: فَيَقُولُونَ: "فَأَيُّنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟". قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ". قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: "اللهُ أَكْبَرُ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ". قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ- أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ-".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 11284؛ مسلم رقم 379 - 222، 380 - 222؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 253؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم لأبی نعیم رقم 533؛ السنن الواردة فی الفتن لأبی عمرو الدانی رقم 725؛ الإیمان لابن منده رقم 988، 989، 990، 991؛ الاعتقاد والهدایة إلی سبیل الرشاد للبیهقی ص 213؛ البعث والنشور رقم 333؛ البیهقی فی "الشعب" رقم 361؛ "الأسماء والصفات" ص 219؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 917؛ البخاری فی "صحیحه" رقم 3348، 4741، 6530، 7483؛ "خلق أفعال العباد" ص 92؛ النسائی فی "الکبری"

رقم 11276؛ حدیث السراج رقم 2667، 2668؛ الطبری فی "تفسیرہ" 112/17)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: ''اے آدم! اٹھو، جہنم کے گروہ کو جہنم میں بھیج دو''۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: ''اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیری اطاعت پر قائم ہوں اور ساری بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے! اے رب! جہنمیوں کا گروہ کتنا ہے؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''ہر ہزار (۱۰۰۰) میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹)''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ وقت ہوگا کہ (خوف وغم کی وجہ سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش ہیں، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے''۔

آیت 62:۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○ (الحج: ۲)

ترجمہ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! وہ ہم میں سے ایک کون ہوگا؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نوسو ننانوے (۹۹۹) لوگ یاجوج و ماجوج میں سے ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا''۔ یہ سن کر لوگوں نے بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ''۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ایک چوتھائی (1/4) ہو گے۔ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ایک تہائی (1/3) ہو گے۔ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اُمید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت میں سے ایک نصف (1/2) ہو گے''۔ یہ سن کر لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے ایک سیاہ بیل کے بدن میں سفید بال ہوتا

ہے، یا ایک سفید بیل کے جسم میں سیاہ بال ہوتا ہے"۔

1.10:۔قیامت کے دن آسمان کی تباہی

1 آسمان پھٹ کر سرخ چمڑے کی طرح کا ہو جائے گا

آیت 63:۔فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ○(الرحمٰن:۳۷)

ترجمہ پھر (کیا بنے گی اُس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سُرخ ہو جائے گا؟

2 آسمان پھٹ جائے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔

آیت 64:۔وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○(الحاقۃ:۱۶)

ترجمہ اُس دن آسمان پھٹے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔

3 آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح سرخ ہو جائے گا۔

آیت 65:۔يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ○(المعارج:۸)

ترجمہ (وہ عذاب اُس روز ہوگا) جس روز آسمان، پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔

4 آسمان بری طرح ڈگمگانے اور لرزنے لگے گا۔

آیت 66:۔يَوْمَ تَمُورُ السَّمَآءُ مَوْرًا ○(الطور:۹)

ترجمہ وہ اُس روز واقع ہوگا جب آسمان بُری طرح ڈگمگائے گا۔

5 سورج بے نور ہو جائے گا

آیت 67:۔إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○(التکویر:۱)

ترجمہ جب سورج بے نور ہو جائے گا۔

6 چاند بے نور ہو جائے گا۔

آیت 68:۔وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○(القیامۃ:۸)

ترجمہ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔

7 سورج اور چاند دونوں بے نور کر کے اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

آیت 69:۔وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○(القیامۃ:۹)

ترجمہ اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے۔

8 ستارے بے نور ہو جائیں گے۔

آیت 70:۔فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ○(المرسلات:۸)

ترجمہ پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

آیت 71:۔وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ○(التکویر:۲)

ترجمہ جب ستارے بکھر جائیں گے، (بے نور ہو جائیں گے)۔

9 ستارے بکھر جائیں گے۔

آیت 72:۔وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ○(الانفطار:۲)

ترجمہ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔

1.11:۔قیامت کے دن زمین کی تباہی

1 زمین بری طرح ہچکولے کھانے لگے گی

آیت 73:۔اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا○(الواقعہ:۴)

ترجمہ زمین اُس وقت یکبارگی ہلا ڈالی جائے گی۔

2 زمین اللہ کے ڈر سے کانپنے لگے گی۔

آیت 74:۔يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا○

(المزمل:۱۴)

ترجمہ یہ اُس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ لرز اُٹھیں گے اور پہاڑوں کا حال ایسا ہو جائے گا جیسے ریت کے ڈھیر ہیں جو بکھرے جا رہے ہیں۔

3 زمین اپنے خزانے باہر نکال پھینکے گی۔

آیت 75:۔اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا○وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا○

(الزلزال:۱،۲)

ترجمہ جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی۔اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی۔

4 زمین کو ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا

آیت 76:۔فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ (الحاقۃ: ۱۳، ۱۴)

ترجمہ پھر جب ایک دفعہ صور میں پھونک ماردی جائے گی، اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

5 زمین کھینچ کر اس طرح پھیلا دی جائے گی کہ صاف چٹیل میدان بن جائے گی۔

آیت 77:۔وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ (الانشقاق: ۳)

ترجمہ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔

آیت 78:۔فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَّلَا أَمْتًا ۝ (طٰہٰ: ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمہ اور زمین کو ایسا ہموار چٹیل میدان بنا دے گا کہ اس میں تم کوئی بل اور سلوٹ نہ دیکھو گے۔

آیت 79:۔وَإِنَّا لَجَاعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝ (الکہف: ۸)

ترجمہ آخر کار اس (زمین پر موجود ساری زینت) سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔

6 پہاڑ بادلوں کی طرح اڑنے لگیں گے

آیت 80:۔وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيٓ أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهٗ خَبِيرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (النمل: ۸۸)

ترجمہ آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں۔ مگر اس وقت یہ بادلوں کی طرح اُڑ رہے ہوں گے، یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہوگا جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ اُستوار کیا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔

7 پہاڑ ریت کے ذروں کی طرح بکھر جائیں گے۔

آیت 81:۔وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ (النباء: ۲۰)

ترجمہ اور پہاڑ چلائے جائیں گے یہاں تک کہ وہ سراب ہو جائیں گے۔

8 پہاڑ مٹی کی دھول کی طرح اڑتے نظر آئیں گے۔

آیت 82:۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○ (طٰہٰ:۱۰۵)

ترجمہ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں: ''آخر اُس دن یہ پہاڑ کہاں چلے جائیں گے؟''۔ کہو: ''میرا رب ان کو دھول بنا کر اڑا دے گا''۔

9 پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے

آیت 83:۔ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ○ (الواقعہ:۵،۶)

ترجمہ اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے کہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے۔

10 پہاڑ دھنکی ہوئی اُون کی طرح اڑتے پھر رہے ہوں گے۔

آیت 84:۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○ (القارعہ:۵)

ترجمہ اور پہاڑ رنگ برنگ کے دُھنکے ہوئے اُون کی طرح ہوں گے۔

11 دریاؤں اور سمندروں کا پانی آگ سے بھڑک اُٹھے گا۔

آیت 85:۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○ (التکویر:۶)

ترجمہ جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔

آیت 86:۔ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ (الانفطار:۳)

ترجمہ اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔

1.12:۔ قیامت کی ابتداء نفخِ صور سے ہوگی

1 قیامت کی ابتداء نفخِ صور سے ہوگی۔

آیت 87:۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ○ (ق:۲۰)

ترجمہ اور پھر صُور پھونکا گیا۔ یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا۔

2 صور سینگ کی شکل کا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

حدیث 4:۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا الصُّورُ؟". قَالَ: "قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(صحیح: ترمذی رقم 2430؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 1599؛ الفتن لنعیم بن حماد رقم 1779؛ مسند احمد رقم 6507، 6805؛ سنن دارمی رقم 2840؛ ابوداؤد رقم 4742؛ مسند بزار رقم 2481؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11250، 11317، 11392؛ شرح مشکل الآثار رقم 5349؛ ابن حبان رقم 7312؛ المُعْجَمُ الكَبِير للطبرانی المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 14510، 14511؛ مستدرک حاکم رقم 3631، 3870، 8680؛ السنن الوادة فی الفتن للدانی رقم 716؛ شعب الایمان رقم 344؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2184؛ الصَّحِيحَة: 1080؛ صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 3568؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة، ج ۳ ص ۶۸، ۶۹، رقم 1080)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''صور کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صور ایک سینگ ہے، جس میں پھونکا جاتا ہے''۔

3 فرشتہ، صور منہ میں لیے اپنے کان اللہ تعالیٰ کے حکم پر لگائے ہوئے ہے، جیسے ہی حکم ہو گا فرشتہ فوراً صور پھونکنا شروع کر دے گا۔

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: "فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ" [المدثر: 8] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَسْتَمِعُ مَتَى يُؤْمَرُ، فَيَنْفُخُ؟". فَقَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ: "كَيْفَ نَقُولُ؟". قَالَ: "قُولُوا: حَسْبُنَا اللهُ، وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا".

(حسن لغيره: مسند أحمد، ج ۵ ص ۱۴۴، ۱۴۵ رقم 3008؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 29587؛ معجم ابن الأعرابی رقم 353، 522، 1299؛ معجم کبیر طبرانی رقم 12671؛ مستدرک حاکم رقم 8677؛ الطبری 29/150-151؛ ابن أبي حاتم كما في "تفسير ابن كثير" 8/290)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

آیت 88:۔ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ "[المدثر: 8]

ترجمہ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں چین سے کیسے رہ سکتا ہوں؟ جب کہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور منہ میں لیے ہوئے اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے، اپنے کان (اللہ تعالیٰ کے حکم پر) لگائے ہوئے ہے، اور منتظر ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا کہنا چاہیے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس وقت یہ کہو:

"حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا".

ترجمہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

4 صور پھونکنے کے وقت دائیں طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام اور بائیں طرف حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔

حدیث 6:۔حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ، فَقَالَ: "عَنْ يَمِينِهِ جِبْرِيلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ".

(ضعيف: مسند أحمد، ج١٧ ص١٢٣ رقم 11069؛ أبو داود، رقم 3999؛ ابن أبي داود في "المصاحف" ص95؛ أبو الشيخ في "العظمة" 377؛ مسند ابی یعلیٰ رقم 1305؛ مستدرک حاکم رقم 3048، 3049؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2183؛ البعث والنشور رقم 245)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبِ صور (حضرت اسرافیل علیہ السلام) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''(جب وہ صور پھونکیں گے تو) اُن کے دائیں طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام اور بائیں طرف حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے''۔

5 قیامت اچانک آجائے گی۔

حدیث 7:۔حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ... "وَلَتَقُومَنَّ

السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا"۔ (بخاری رقم 7121)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوں گے کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، اس کو سمیٹ نہ سکیں گے اور نہ ہی خرید وفروخت کر سکیں گے کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر جائے گا اور اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک شخص اپنے پانی والے حوض کی مرمت کر رہا ہوگا اور اس سے پانی پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک شخص نے نوالہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اسے منہ میں ڈال نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی''۔

6 صُور کی آواز اس قدر شدید ہوگی جیسے جیسے لوگ سنتے جائیں گے، ہلاک ہوتے جائیں گے۔

حدیث 8:۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو.... قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: .... "ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا". قَالَ: "وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ". قَالَ: "فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ- أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللهُ- مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ - نُعْمَانُ الشَّاكُّ - فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ". الحدیث (مسلم رقم 116-2940)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وفرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر صُور پھونکا جائے گا جو اس کی آواز سنے گا، اپنی گردن ایک طرف جھکا دے گا، دوسری طرف سے اونچی کر دے گا (یعنی گر پڑے گا)۔ سب سے پہلے صُور کی آواز وہ شخص

سنے گا جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو کہ شبنم کا کام دے گی۔ اس سے لوگوں کے بدن تیار ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ صُور پھونکا جائے گا، تو لوگ فوراً اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا: ''اے لوگو! اپنے رب کے پاس چلو۔ ان کو روک لو، ان سے سوال کیے جائیں گے''۔

7 صور کی آواز سنتے ہی ''حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا'' پڑھنا چاہیے۔

حدیث9:۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْبُخَارِيِّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ أَنْ يَنْفُخَ؟". قَالَ: قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا نَقُولُ يَوْمَئِذٍ؟". قَالَ: "قُولُوا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ".

(صحيح على شرط الشيخين: صحیح ابن حبان رقم823؛ مسند أحمد رقم11039، 11696؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم1597؛ الفتن لنعيم بن حماد رقم1778؛ مسند حمیدی رقم 754؛ أبو يعلى رقم1084؛ عبد بن حميد فى "المنتخب" رقم886؛ سنن ابن ماجہ رقم 4273؛ ترمذی رقم2431؛ الكنى والأسماء، الدولابي، رقم1394؛ شرح مشكل الآثار، رقم 5342، 5343، 5345، 5346؛ معجم اوسط رقم2000؛ معجم صغیر رقم45؛ مستدرک حاکم رقم8678؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج۵ ص۱۰۵؛ البعث والنشور رقم243؛ شرح السنۃ بغوی رقم4298، 4299؛ أبو الشيخ فى "العظمة" رقم398، 399؛ الطبری 29/16؛ الصَّحِيحَة: 1079)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں چین سے کیسے رہ سکتا ہوں؟ جب کہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور منہ میں لیے ہوئے اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے، اپنے کان (اللہ تعالیٰ کے حکم پر) لگائے ہوئے ہے، اور

منتظر ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے“۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”یارسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا کہنا چاہیے؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس وقت یہ کہو:

”حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا“۔

ترجمہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

8 صُور جمعہ کے روز پھونکا جائے گا۔

حدیث 10:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ، خَلَقَ اللهُ فِيهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ، وَلَا سَمَاءٍ، وَلَا أَرْضٍ، وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ، وَلَا بَحْرٍ، إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ“۔

(صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۸۵ رقم 1084؛ مسند ابی شیبہ رقم 814؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 5516؛ مسند احمد رقم 15548؛ معجم کبیر طبرانی رقم 4511، 4512؛ أبو نعیم فی ”الحلیۃ“ 1/ 366؛ شعب الایمان رقم 2712؛ فضائل الأوقات، بیہقی، رقم 250)

ترجمہ حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ سارے دنوں کا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دنوں سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اس دن کی پانچ خاص باتیں یہ ہیں:

1 اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ہے۔

2 اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا۔

3 اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات دی۔
4 اس روز ایک ایسی گھڑی ہے جس میں بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے، تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں، جب تک بندہ حرام کام کا سوال نہ کرے۔
5 جمعہ کے روز قیامت قائم ہوگی۔لہٰذا تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور دریا جمعہ کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں"۔

1.13:۔صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا

قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے سے برپا ہوگی جس کی آواز پہلے ہلکی اور پھر اس قدر ہیبت ناک ہوگی کہ اس سے سب جاندار مرجائیں گے، زمین و آسمان پھٹ جائیں گے، ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہوجائے گی، چالیس سال بعد دوبارہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس سے سب زندہ ہوکر میدان محشر میں جمع ہونا شروع ہوجائیں گے۔

آیت 89:۔وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ. (الزمر:٦٨)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

حدیث 11:۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو.... قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ...."ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا". قَالَ: "وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ". قَالَ: "فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ- أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ- مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ - نُعْمَانُ الشَّاكُّ - فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ

يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَىٰ، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ". الحديث (مسلم رقم 116-2940)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پھر صُور پھونکا جائے گا جو اس کی آواز سنے گا، اپنی گردن ایک طرف جھکا دے گا، دوسری طرف سے اونچی کر دے گا (یعنی گر پڑے گا)۔ سب سے پہلے صُور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا جو کہ شبنم کا کام دے گی۔ اس سے لوگوں کے بدن تیار ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ صُور پھونکا جائے گا، تو لوگ فوراً اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر کہا جائے گا: "اے لوگو! اپنے رب کے پاس چلو۔ ان کو روک لو، ان سے سوال کیے جائیں گے"۔

حدیث12:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ". قَالُوا: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". قَالُوا: "أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". قَالُوا: "أَرْبَعُونَ سَنَةً؟". قَالَ: "أَبَيْتُ". "ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ، كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ". قَالَ: "وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَىٰ، إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(مسلم رقم 141-2955)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دو مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی"۔ لوگوں نے کہا: "اے ابو ہریرہ! کیا چالیس دن کی مدت ہوگی؟"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں: "میں نے نہیں جانتا"۔ لوگوں نے پھر پوچھا: "کیا چالیس ماہ کی مدت ہوگی؟"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں: "میں نے نہیں جانتا"۔ لوگوں نے پھر پوچھا: "کیا چالیس سال کی مدت ہوگی؟"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نہیں جانتا"۔

(اتنی مدت گزر جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم اس طرح (زمین سے) اُگ پڑیں گے جس طرح سبزی اُگتی ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''انسان کے جسم میں ایک ہڈی کے علاوہ باقی سارا جسم ختم ہو جاتا ہے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا کیے جائیں گے''۔

1.14:۔ نفخِ اوّل کے بعد کیا ہوگا؟

1 پہلے صور کی آواز سنتے ہی لوگوں پر شدید گھبراہٹ طاری ہو جائے گی۔ جیسے جیسے صور کی آواز اونچی اور کرخت ہوتی جائے گی، لوگ ہلاک ہونا شروع ہو جائیں گے۔

آیت 90:۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ. (الزمر:٦٨)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکایک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

2 پہلے صور کے بعد اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام ذی روح ہلاک ہو جائیں گے۔

آیت 91:۔ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (القصص:٨٨)

ترجمہ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اُس ذات کے۔ فرمانروائی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔

آیت 92:۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○ (الرحمٰن:٢٦،٢٧)

ترجمہ ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے۔ اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم

ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔

3 اللہ تعالیٰ نفخِ اوّل کے بعد پوچھیں گے: ''آج جبار اور متکبر کہاں ہیں؟''۔

حدیث 13: ۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَطْوِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: "أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ". ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ: "أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟"۔ (مسلم رقم 24-2788)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیں گے، پھر پوچھیں گے: ''میں بادشاہ ہوں (دنیا میں) جبار بننے والے (آج) کہاں ہیں؟ متکبر بننے والے کہاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیں گے اور پوچھیں گے: ''میں بادشاہ ہوں۔ (دنیا میں) جبار بننے والے (آج) کہاں ہیں؟ متکبر بننے والے کہاں ہیں؟''۔

4 اللہ تعالیٰ نفخِ اوّل کے بعد ارشاد فرمائیں گے: ''آج کے روز بادشاہی کس کی ہے؟''۔

حدیث 14: ۔وَفِي حَدِيثِ الصُّورِ: أَنَّهُ تَعَالَى إِذَا قَبَضَ أَرْوَاحَ جَمِيعِ خَلْقِهِ، فَلَمْ يَبْقَ سِوَاهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، حِينَئِذٍ يَقُولُ: "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟"۔ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُجِيبُ نَفْسَهُ قَائِلًا: "لِلهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ"۔ أَيِ: الَّذِي هُوَ وَحْدَهُ قَدْ قَهَرَ كُلَّ شَيْءٍ وَغَلَبَهُ.

(تفسیر القرآن العظیم، لابن کثیر، ج ۷ ص ۱۳۶)

ترجمہ حدیث صور میں ہے: ''اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کی روح قبض فرمالیں گے۔ اللہ وحدہٗ لاشریک لہ کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہے گا۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ تین مرتبہ ارشاد فرمائیں گے: '' آج کے روز بادشاہی کس کی ہے؟''۔ پھر اللہ تعالیٰ خود ہی جواب دیں گے: ''ایک اللہ قہار کی''۔

1.15:۔نفخِ ثانی کے بعد کیا ہوگا؟

1 نفخِ ثانی کے بعد تمام اجسام زندہ انسانوں کی شکل میں کھڑے ہوں گے۔

آیت93:۔فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ○فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ○(النازعات:۱۳،۱۴)

ترجمہ حالانکہ یہ بس اتنا کام ہے کہ ایک زور کی ڈانٹ پڑے گی، اور یکا یک یہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔

آیت94:۔وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ○

(یٰسٓ:۵۱)

ترجمہ پھر ایک صُور پھُونکا جائے گا اور یکا یک یہ اپنے ربّ کے حضور پیش ہونے کے لیے اپنی اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔

2 نفخِ ثانی کے بعد لوگ قبروں سے اُٹھ کر گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں گے۔

آیت95:۔يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ۔خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ○(المعارج:۴۳،۴۴)

ترجمہ جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں، اِن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذِلت اِن پر چھا رہی ہوگی۔وہ دن ہے جس کا اِن سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

آیت96:۔يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا○(النبأ:۱۸)

ترجمہ جس روز صور میں پھُونک ماردی جائے گی، تم فوج در فوج نکل آ ؤ گے۔

3 نفخِ ثانی کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ اپنی قبر سے اُٹھیں گے۔آپ ﷺ کے بعد باقی لوگ اُٹھیں گے۔

حدیث15:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ...فَقَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ" [الزمر: 68] فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا مُوسَىٰ آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي، أَمْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللهُ؟"...... هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (حسن صحیح: ترمذی رقم 3245)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آیت 97:۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ (الزمر: ٦٨)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

سب سے پہلے (قبر سے) میں سَر اُٹھاؤں گا۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے قبر سے اُٹھے، یا وہ ان میں سے ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ نے گھبراہٹ سے محفوظ رکھا ہوگا"۔

1.16:۔ نفخِ ثانی کے بعد قبروں سے اُٹھنے کا بیان

1 لوگ اپنی قبروں سے شدید گھبراہٹ کی کیفیت میں اُٹھیں گے۔

آیت 98:۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○ (النمل: ٨٧)

ترجمہ اور کیا گزرے گی اس روز جبکہ صور پھونکا جائے گا اور ہول کھا جائیں گے وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سوائے اُن لوگوں کے جنہیں اللہ اس ہَول سے بچانا چاہے گا۔ اور سب کان دبائے اس کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

2 لوگ اپنی قبروں سے اس تیزی کے ساتھ اُٹھیں گے جس تیزی سے ٹڈیاں فضا میں بکھرتی ہیں۔

آیت99:۔ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُّكُرٍ ○ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ○ (القمر:٦ تا ٨)

ترجمہ جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔پکارنے والے کی طرف دوڑے جارہے ہوں گے،اور وہی منکرین (جو دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے) اس وقت کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا کٹھن ہے۔

3 بعض لوگ اپنی قبروں سے اندھے بنا کر اُٹھائے جائیں گے۔

آیت100:۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ○ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ ○ (طٰہٰ:۱۲۴ تا ۱۲۶)

ترجمہ اور جو میرے ''ذکر'' (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے''۔وہ کہے گا،''پروردگار، دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا،یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا''؟۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا'' ہاں،اسی طرح تو ہماری آیات کو،جب کہ وہ تیرے پاس آئی تھیں،تو نے بھلا دیا تھا۔اُسی طرح آج تو بھلایا جارہا ہے''۔

4 قبر سے نکلتے ہی دو فرشتے انسان کو دبوچ کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں لے آئیں گے۔

آیت101:۔ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ○ (سبا:۵۱)

ترجمہ کاش تم دیکھو انہیں اُس وقت جب یہ لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے اور کہیں بچ کر نہ جاسکیں گے، بلکہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔

آیت102:۔ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ○ (ق:۲۱)

ترجمہ ہر شخص اِس حال میں آگیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔

5 کافر اپنی قبروں سے اُٹھنے کے بعد بڑی ذلّت اور رسوائی کے ساتھ اپنے اپنے مقامِ حساب تک پہنچیں گے۔

آیت 103:۔يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۗ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

(المعارج: ۴۳،۴۴)

ترجمہ جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑے جارہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں، ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

آیت 104:۔وَإِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝(التکویر: ۵)

ترجمہ جب جنگلی (وحشی) جانور سمیٹ کر اکٹھے کردیے جائیں گے۔

6 جس آدمی کو جانور نے کھایا ہوگا، وہ جانور کے پیٹ سے اُٹھے گا۔

حدیث 16:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: "لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا، لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ، حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا". الحديث. (صحیح: ترمذی رقم 1016)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (غزوۂ) احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لائے اور دیکھا کہ ان کا مُثلہ کیا گیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی) اپنے دل میں ناگواری محسوس نہ کرتیں، تو میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں رہنے دیتا تاکہ اسے جانور کھالیں، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اُن جانوروں کے پیٹ سے ہی اُٹھیں"۔

7 لوگ اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بے ختنہ اُٹھیں گے۔

حدیث 17:۔حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِيْ صَغِيْرَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا". قُلْتُ: "يَا رَسُوْلَ اللهِ! النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيْعًا

يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ". قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ". (مسلم رقم 56-2859)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنہ کے بغیر اکٹھے کیے جائیں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا سب مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہ دن اس قدر سخت ہوگا کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا''۔

8 میت پر نوحہ اور بین کرنے والی عورت اپنی قبر سے اس حال میں اُٹھے گی کہ اپنے جسم کو کھجلی (خارش) کی وجہ سے زخمی کر رہی ہوگی۔

حدیث 18:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، أَنَّ زَيْدًا، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: .... وَقَالَ: "النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ". (مسلم رقم 29-934)

ترجمہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''(میت پر) بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو (اپنی قبر سے) اس حال میں اُٹھائی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا لباس اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی''۔

حدیث 19:۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا، مُرْدًا، مُكَحَّلِينَ، بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً".

وَفِي رِوَايَةٍ: "يُبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً". رَوَاهُ كُلَّهُ أَحْمَدُ، وَإِسْنَادُ الرِّوَايَةِ الْأُولَى حَسَنٌ مُتَّصِلٌ.

حدیث 20:۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا، مُرْدًا، مُكَحَّلِينَ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

حدیث 21:۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا، مُرْدًا، بِيضًا، جُعْدًا، مُكَحَّلِينَ، أَبْنَاءَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ، وَهُمْ عَلَى خَلْقِ آدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعَةِ أَذْرُعٍ". قُلْتُ: فِي الصَّحِيحِ بَعْضُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(مجمع الزوائد، ج ۱۰ ص ۳۹۸، ۳۹۹ رقم 18655، 18656، 18657، 18658)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز مؤمن بے ریش، بے مونچھ اور سرمگیں آنکھوں کے ساتھ تیس سال کی عمر کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے''۔

9 قبر سے اُٹھنے کے بعد سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ آپ علیہ السلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، پھر دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اور اہل ایمان کو باری باری کپڑے پہنائے جائیں گے۔

حدیث 22:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا. فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ". ثُمَّ قَرَأَ: "كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ". [الأنبياء: 104]

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد، رقم 1950، 2027، 2096؛ النسائی رقم 2082، 2082؛ الطيالسی رقم 2638؛ ابن أبي شيبة رقم 35937؛ بخاری رقم 3349، 3447، 4626؛ ترمذی رقم 2423؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11160؛ البيهقی فی "الأسماء والصفات" رقم 1067؛ مسند ابی یعلی رقم 2578؛ معجم کبیر طبرانی رقم 12312؛ صحیح ابن حبان رقم 7318، 7321)

حدیث 23:۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلَائِقِ إِبْرَاهِيمُ قُبْطِيَّتَيْنِ، وَيُكْسَى مُحَمَّدٌ بُرْدَةً حِبَرَةً" - قَالَ: "وَهُوَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ"۔

(رجاله ثقات: مسند أبي يعلى، ج١ص ٤٢٧رقم566؛ الأسماء والصفات للبيهقي، ج٢ص٢٧٦رقم839؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم35936)

حدیث24:- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، أنا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، وَحَبَّانُ قَالَا: ثنا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً، وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، يُكْسَى حُلَّةً مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُؤْتَى بِكُرْسِيٍّ فَيُطْرَحُ لَهُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِي فَأُكْسَى حُلَّةً مِنَ الْجَنَّةِ لَا يَقُومُ لَهَا الْبَشَرُ، ثُمَّ أُوتَى بِكُرْسِيٍّ فَيُطْرَحُ لِي عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ"۔

(الأسماء والصفات للبيهقي، ج٢ص٢٧٦رقم839)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن اکٹھے کیے جاؤ گے۔ سب سے پہلے جسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ انھیں جنت کا لباس پہنایا جائے گا، اُن کے لیے ایک کرسی لا کر عرش کے دائیں جانب رکھ دی جائے گی۔ پھر میرے لیے جنت سے لباس لایا جائے گا اور مجھے پہنایا جائے گا، جو کسی دوسرے کو نہیں پہنایا جائے گا۔ پھر میرے لیے ایک کرسی لائی جائے گی اور عرش کے پائے کے پاس رکھ دی جائے گی"۔

10 ہر آدمی قیامت کے دن اپنی قبر سے موت والی حالت اور نیت پر اُٹھے گا۔

حدیث25:- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ"۔

(مسلم رقم83-2878)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ہر آدمی اُٹھایا جائے گا (اسی عقیدہ پر) جس پر وہ مرا''۔

حدیث 26:۔حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُبْعَثُ النَّاسُ- وَرُبَّمَا قَالَ شَرِيكٌ: يُحْشَرُ النَّاسُ- عَلَى نِيَّاتِهِمْ"۔

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد ج ۱۵ ص ۴۴ رقم 9090؛ ابن ماجہ رقم 4229؛ أبو یعلی رقم 6247)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے روز) لوگ اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اُٹھائے جائیں گے''۔

حدیث 27:۔حَدَّثَنَا عَتَّابٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ"۔ وَقَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ۔

(صحیح: مسند أحمد رقم 4985، 5890، 6207؛ البخاری رقم 7108؛ البغوی رقم 4204؛ الخطیب فی "تاریخ بغداد" 6/88-89)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے، تو ساری قوم کے لوگوں پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ پھر (قیامت کے روز) لوگ اپنے اپنے (نیک یا برے) اعمال کے مطابق (قبروں سے) اُٹھائے جائیں گے (اور ان کو الگ الگ جزا اور سزا ملے گی)''۔

1.17:۔اللہ کی راہ میں مرنے والوں کا قیامت میں اُٹھایا جانا

1 شہید اپنی قبر سے شہادت کی حالت میں بہتے ہوئے خون کے ساتھ اُٹھے گا

حدیث 28:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ". (بخاری رقم 2803)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا، اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا، لیکن اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی''۔

2 حالتِ احرام میں فوت ہونے والا حاجی اپنی قبر سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھے گا۔

حدیث 29:۔حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا".

(صحیح علی شرطهما: مسند أحمد رقم 1850، (1914) و (1915) و (2394) و (2395) و (2591) و (2600) و (3030) و (3076) و (3077) و (3230)؛ مسند ابی داود طیالسی رقم 2745؛ مسند الإمام الشافعي (ترتيب سنجر) رقم 568؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 14429؛ بخاری رقم 1265، 1851؛ مسلم رقم 97-1206، 98-1206، 99-1206؛ ابن ماجہ رقم 3084؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 3822، 3823؛ سنن نسائی رقم 2713، 2714، 2853، 2854؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 3106، 3113؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 6639، 6649، 9083؛ أبو يعلى رقم 2473؛ معجم کبیر طبرانی رقم 12239، 12361، 12523، 12525، 12526، 12532، 12534، 12541، 12542؛ دارقطنی رقم 2765، 2769؛ ابن حبان رقم 3959؛ شرح السنۃ بغوی رقم 1480)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (حجۃ الوداع کے موقع پر) ایک آدمی حالتِ احرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ اس کی اونٹنی نے اسے (گرا کر) اس کی گردن توڑ دی، اور وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور (احرام کے) دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھے گا''۔

باب 2

قیامت: محشر

قیامت قائم ہونے کے چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، پہلے صور پھونکنے سے تمام مخلوق تباہ و برباد ہو جائے گی، تمام فرشتے مر جائیں گے، حتی کہ اسرافیل علیہ السلام پر بھی موت طاری کر دی جائے گی، اللہ تبارک وتعالی اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دیں گے، اس دوسرے صور کی آواز سے تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہو جائے گی، یہ زمین کسی دوسری زمین سے تبدیل کر دی جائے گی، مردے قبروں سے نکل نکل کر میدان محشر میں جمع ہونا شروع ہو جائیں گے، بعض عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار ہو کر میدان محشر میں پہنچیں گے، بعض دوڑتے بھاگتے پہنچ جائیں گے، اور بعض چہروں کے بل گھسٹ گھسٹ کر میدان محشر میں جمع ہوں گے، تمام لوگ برہنہ حالت میں اللہ کے حضور پیش ہوں گے، ہر شخص تنہا اور اکیلا ہوگا، اولین و آخرین تمام کو جمع کیا جائے گا، اور کوئی اس دن کی حاضری سے مستثنی نہیں ہوگا۔ سب اللہ کے حضور صفوں میں کھڑے ہوں گے، قیامت کا وہ ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، اس دن سورج سروں کے بہت قریب ہوگا، جس کی تپش اور گرمی سے لوگوں کے دماغ کھولنے لگیں گے، ہر گناہ گار اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوگا۔ لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے ہوں گے۔

2.1:۔حشر کا بیان

1 کچھ لوگ اپنی قبروں سے اُٹھ کر پیدل میدانِ حشر میں پہنچیں گے۔

حدیث 1:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: "إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 1913، 1950، 2027، 2096، 2281، 2282؛ مسلم رقم 57-2860؛ البخاری رقم 6524، 6525؛ أبو یعلی رقم 2396؛ مسند حمیدی رقم 489؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34395؛ نسائی رقم 2081، ؛ ؛)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں: ”تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ پیدل چلتے ہوئے ملو گے“۔

2 کچھ لوگ اندھے اور بہرے ہونے کے باوجود منہ کے بل چل کر میدانِ حشر میں پہنچیں گے۔

آیت 1:۔وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۹۷)

ترجمہ اِن لوگوں کو ہم قیامت کے روز اوندھے منہ کھینچ لائیں گے، اندھے، گونگے اور بہرے۔ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔جب کبھی اس (دوزخ) کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: "يَا نَبِيَّ اللهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟"۔ قَالَ: "أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔ قَالَ قَتَادَةُ: "بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا"۔ (بخاری رقم 6523)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا: "اے اللہ کے نبی! کافر اپنے منہ کے بل کیسے چلایا جائے گا؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ ذات جو دو پاؤں پر چلا سکتی ہے، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے؟"۔

3 کچھ لوگوں کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ کر میدانِ حشر میں لائیں گے۔

آیت 2:۔ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (الفرقان: ۳۴)

ترجمہ جو لوگ اوندھے منہ جہنم کی طرف دھکیلے جانے والے ہیں، ان کا موقف بہت بُرا ہے اور ان کی راہ حد درجہ غلط۔

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا، وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ"۔ وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. (صحیح: ترمذی رقم 2424)

ترجمہ حضرت بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ، اپنے باپ (حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَهْزِيِّ رحمۃ اللہ علیہ)، اور وہ اپنے دادا (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: حضرت مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "تم لوگ پیدل اور سوار میدانِ حشر میں لائے جاؤ گے۔ کچھ لوگ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر میدانِ حشر میں لائیں جائیں گے"۔

4 اللہ تعالیٰ میدانِ حشر میں اس طرح ساری مخلوق اکٹھی کرے گا کہ ایک فرد بھی باقی نہیں بچے گا۔

آیت 3:۔ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ (الکہف: ۴۷)

ترجمہ فکر اس دن کی ہونی چاہیے جبکہ ہم پہاڑوں کو چلائیں گے، اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے، اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے (اگلوں پچھلوں میں سے)ایک بھی نہ چھوٹے گا۔

2.2:۔حشر کی زمین

1 میدانِ حشر کے زمین و آسمان، ہمارے موجودہ زمین و آسمان کے علاوہ نئے تخلیق شدہ زمین و آسمان ہوں گے۔

آیت4:۔يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۝ (ابراہیم:۴۸)

ترجمہ ڈراؤ انہیں اس دن سے جب کہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے۔

حدیث4:۔حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الآيَةَ: "يَوْمَ تُبَدَّلُ الأَرْضُ غَيْرَ الأَرْضِ" [إبراهيم: 48] قَالَتْ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ؟". قَالَ: "عَلَى الصِّرَاطِ". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(صحیح: ترمذی رقم 3121)

ترجمہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ۔ (ابراہیم:۴۸)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پل صراط پر"۔

2 میدانِ حشر کی زمین چمک دار، خاکستری رنگ کی صاف ستھری ہموار ٹکیہ کی طرح ہو گی۔

آیت5:۔وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ (الزمر:٦٩)

ترجمہ زمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اٹھے گی، کتابِ اعمال لاکر رکھ دی جائے گی، انبیاء علیہم السلام اور تمام گواہ حاضر کردیے جائیں گے، لوگوں کے درمیان ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا، اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

حدیث5:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ، لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ"۔

(مسلم رقم 28-2790: بخاری رقم 6521)

ترجمہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز لوگ چمک دار، خاکستری رنگ کی صاف ستھری ٹکیہ جیسی زمین پر اکٹھے کیے جائیں گے، جس پر کسی کے لیے کوئی نشانی (نشیب وفراز) نہیں ہوگی''۔

3 نئی زمین ہر طرح کے فسق وفجور اور ظلم سے پاک ہوگی، اس پر تمام فیصلے عدل وانصاف کے مطابق ہوں گے۔

حدیث6:۔أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: "يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ" [إبراهيم: 48] قَالَ: "أَرْضٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ وَلَمْ يُعْمَلْ فِيهَا بِخَطِيئَةٍ يَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ حُفَاةٌ عُرَاةٌ كَمَا خُلِقُوا حَتَّى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ"۔ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۶۱۴ رقم 8700؛ مسند البزار رقم 1859)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ جَرِيرُ بْنُ أَيُّوبَ، وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۱۰ ص ۳۴۵ رقم 18366)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: ''جس روز زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ زمین سفید ہوگی جس پر کوئی خون نہیں بہایا گیا ہوگا اور جس پر کوئی گناہ نہیں کیا گیا ہوگا''۔

حدیث 7:- وَجَدْنَا أَبَا أُمَيَّةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَبِي سَرِيحَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: كُنَّا فِي ظِلِّ حَائِطٍ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَنَحْنُ نَذْكُرُ السَّاعَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَوَاءً، وَقَالَ فِيهِ: "تَسُوقُ النَّاسَ تَرُوحُهُمْ فَإِذَا اسْتَرَاحُوا سَاقَتْهُمْ إِلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ لَمْ يُعْمَلْ عَلَيْهَا خَطِيئَةٌ". (شرح مشکل الآثار، ج ۲ ص ۴۱۸ رقم 961)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانے کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر انھوں نے پہلے بیان کردہ حدیث کے مطابق بیان کیا۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: ''لوگوں کو چلانے والی (آگ) میدانِ محشر کی طرف چلاتی ہوگا۔ پھر جب وہ آرام کریں گے، تو وہ بھی آرام کرے گی۔ ان کو ایک سفید زمین کی طرف ہانک کر لائے گی۔ جس میں کبھی کوئی خطا اور گناہ نہیں ہوا ہوگا''۔

2.3:۔ حشر کے ہولناک احوال

1 حشر کی ہولناکی موت اور قبر کی سختی سے کہیں زیادہ ہوگی

حدیث 8:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْقَطِرَانِيُّ قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: نَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ، قَالَ: ذَكَرَ أَبِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: "لَمْ يَلْقَ ابْنُ آدَمَ شَيْئًا مُنْذُ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ". ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ الْمَوْتَ أَهْوَنُ مِمَّا بَعْدَهُ، وَإِنَّهُمْ لَيَلْقَوْنَ مِنْ هَوْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ شِدَّةً حَتَّى يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ السُّفُنَ أُجْرِيَتْ فِيهِ لَجَرَتْ".

(المعجم الأوسط ج۲ ص۲۷۷ رقم 1976؛ مسند أحمد ج۲۰ ص۳۲ رقم 12566؛ ترتیب الأمالی الخمیسیة للشجری ج۲ ص۴۲۶ رقم 2996؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِاخْتِصَارٍ عَنْهُ وَلَمْ يَشُكَّ فِي رَفْعِهِ، وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۱۰ ص۳۳۴ رقم 18331؛ رَوَاهُ أَحْمد مَرْفُوعا بِاخْتِصَار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط على الشَّك هَكَذَا وَاللَّفْظ لَهُ وإسنادهما جيد: الترغیب والترهیب للمنذری رقم 5436؛ ابن عدی فی "الکامل" 1301/3)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، تب سے اس پر موت سے زیادہ سخت وقت کوئی نہیں آیا۔ پھر موت کے بعد مراحل موت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ بے شک لوگ حشر کے دن کی سختی سے دو چار ہونے والے ہیں، جس سے پسینے کی لگام آئی ہوگی۔ (پسینہ اس قدر بہہ رہا ہوگا کہ) اگر اس پسینہ میں کشتیاں چلائی جائیں، تو وہ چلنے لگیں''۔

2 حشر کی گرمی، پسینہ اور طویل مدت سے تنگ آ کر لوگ دعا کریں گے: ''اے اللہ! ہمیں حشر سے نجات دے، خواہ جہنم میں ہی بھیج دے''۔

حدیث 9:۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الْعِجْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّقَطِيُّ، قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الرَّجُلَ لَيُلْجِمُهُ الْعَرَقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: "رَبِّ! أَرِحْنِي وَلَوْ إِلَى النَّارِ".

(المعجم الكبير، ج۱۰ص۹۹رقم 10083؛ ج۱۰ص۱۰۷رقم 10112؛ ج۹ص۱۵۵ رقم 8779 موقوفاً؛ المعجم الأوسط، ج۵ ص۷۲رقم 4579؛ ج۵ ص۳۳۵ رقم 5476؛ ج۸ ص۳۶۳ رقم 8881؛ وَفِي رِوَايَةٍ مَوْقُوفَةٍ: "إِنَّ الْكَافِرَ" رَوَاهُمَا الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ بِإِسْنَادَيْنِ، وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَطِ. وَرِجَالُ الْكَبِيرِ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَفِي رِجَالِ الْأَوْسَطِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَلَكِنَّهُ مُدَلِّسٌ. وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى مَرْفُوعًا بِنَحْوِ الْكَبِيرِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۱۰ص۳۳۶رقم 18341 تا 18344)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز ایک کافر آدمی کو پسینہ کی (منہ تک) لگام آئی ہوگی، اور وہ دعا مانگے گا: ''اے میرے رب! اس مصیبت سے مجھے نجات دے، خواہ جہنم میں ہی بھیج دے''۔

3 حشر میں سب مرد اور عورتیں ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بے ختنہ ہوں گے، لیکن خوف اور دہشت کی وجہ سے کسی کو کسی دوسرے کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا۔

حدیث 10: ۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا". قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ". قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ". (مسلم رقم 56-2859)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے: ''لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنہ کے بغیر اکٹھے کیے جائیں گے''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا سب مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! وہ دن اس قدر سخت ہوگا کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا''۔

4 کافروں کے خوف اور غم میں اضافہ کے لیے جہنم میدانِ محشر کے پاس لائی جائے گی۔

آیت 6:۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۝ (الشعراء:۹۱)

ترجمہ اور دوزخ گمراہ لوگوں کے سامنے کھول دی جائے گی۔

5 حشر کی ہولناکی دیکھ کر کفار و فجار کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔

آیت 7:۔ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (یونس:۲۷)

ترجمہ اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں، ان کی بُرائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے، ذلت ان پر مسلط ہوگی، کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہوگا، ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں، وہ دوزخ کے مستحق ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت 8:۔ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ (عبس:۴۰ تا ۴۲)

ترجمہ اور کچھ چہروں پر اُس روز خاک اڑ رہی ہوگی۔ اور سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی کافر فاجر (نابکار) لوگ ہوں گے۔

آیت 9:۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ (الزمر:۶۰)

ترجمہ آج جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھے ہیں، قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔کیا جہنم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے؟

آیت 10:۔وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ (القیامۃ: ۲۴، ۲۵)

ترجمہ اور کچھ چہرے اُداس ہوں گے۔اور سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے۔(کمر توڑ دینے والی مصیبت ٹوٹنے والی ہے)۔

6 جس طرح تیر کمان میں بڑی مشکل سے ٹھہرتا ہے، اسی طرح لوگ حشر میں بڑی مشکل سے پچاس ہزار (50,000) سال تک کا عرصہ گزاریں گے۔

حدیث 11:۔حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، قَالَ: ثنا حَرْمَلَةُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ" [المطففين: 6]. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ بِكُمْ إِذَا جَمَعَكُمُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ كَمَا يُجْمَعُ النَّبْلُ فِي الْكِنَانَةِ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ لَا يَنْظُرُ إِلَيْكُمْ".

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ للطبرانی الْمُجَلَّدَانِ الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر، ج ۱۳ ص ۷ ۳رقم 85؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. ووافقه الذهبی: المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۶۱۴ رقم 8707؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۷ ص ۱۳۵ رقم 11476؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج ۶ ص ۶۶ ۷ تا ۷۶۹ رقم 2817)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

آیت 11:۔يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المطففین: ۶)

ترجمہ اس دن جبکہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب اللہ تعالیٰ تمہیں پچاس ہزار سال کے لیے اس طرح اکٹھا کرے گا جس طرح تیر کو کمان میں (شکار کے وقت) ڈالا جاتا ہے، اور تمہاری طرف (اتنا عرصہ) نظر بھی نہیں کرے گا"۔

7 کافروں کو حشر میں موت کی غشی جیسی تکلیف کا سامنا ہو گا، جب کہ اہل ایمان کو زکام جیسی تکلیف پہنچے گی۔

حدیث12:۔حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو الْخَطَّابِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ الصِّرَاطَ، إِذْ جَاءَنِي عِيسَى فَقَالَ: "هٰذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْكَ يَا مُحَمَّدُ! يَسْأَلُونَ - أَوْ قَالَ: يَجْتَمِعُونَ إِلَيْكَ - وَيَدْعُونَ اللهَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ جَمْعِ الْأُمَمِ، إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ اللهُ لِغَمِّ مَا هُمْ فِيهِ فَالْخَلْقُ مُلْجَمُونَ فِي الْعَرَقِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزُّكْمَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ". الحديث

(مسند أحمد ج ۲۰ ص ۲۰۹ رقم 12824؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۱۰ ص ۳۷۳ رقم 18506)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی: "میں اپنی اُمت کے انتظار میں پل صراط پر کھڑا ہوں گا تا کہ وہ پل عبور کرے۔ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور کہیں گے: "اے محمد! یہ انبیاء علیہم السلام آئے ہیں اور کچھ عرض کرتے ہیں"، یا یوں فرمایا: "سارے انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مخلوق کا فیصلہ فرما کر جہاں چاہے اسے بھیج دے تا کہ جس تکلیف میں وہ مبتلا ہیں، اس سے نجات ملے"۔ مخلوق کو پسینے کی لگام آئی ہو گی۔ اہل ایمان کو حشر کی تکلیف زکام کی تکلیف جیسی ہو گی جب کہ کافر کو حشر کی تکلیف موت کی غشی جیسی ہو گی"۔

2.4:۔حشر میں سورج کی گرمی

1 میدانِ حشر میں سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

حدیث13:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ، صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰى تَكُونَ قِيدَ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ"۔ قَالَ: "فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ كَقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ إِلْجَامًا"۔

(صحیح:مسند أحمد رقم23813؛ مسلم رقم62 - 2864؛ ترمذی رقم 2421؛ ابن حبان رقم7330؛ اللالكائی فی "شرح أصول الاعتقاد" رقم2226، 2227؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم4317؛ "تفسير بغوی" فی تفسير قوله تعالی من سورة المطففين: "يوم يقوم الناس لرب العالمين"؛ ابن الأثير فی "أسد الغابة" 5/253-254؛ الطبرانی فی "الكبير" 20/ رقم(602)، (666)؛ "مسند الشاميين" رقم573)

ترجمہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا، تو سورج کو بندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا، تو سورج انھیں جلائے گا۔اس وقت وہ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں غرق ہوں گے، کسی کو ایڑیوں تک پسینہ آرہا ہوگا، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو حلق تک اور کسی کو منہ تک۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کیا، یعنی اُس شخص کو پسینے کی لگام پہنائی جائے گی''۔

2 بعض لوگوں کا پسینہ صرف ایڑیوں تک، بعض کا نصف پنڈلیوں تک، بعض کا گھٹنوں تک، بعض کا پیٹھ تک، بعض کا کمر تک، بعض کا کندھوں تک، بعض کا منہ تک اور بعض پسینے میں غوطے کھا رہے ہوں گے۔

حدیث 14:۔حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عُشَّانَةَ حَيُّ بْنُ يُومِنَ الْمَعَافِرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَعْرَقُ النَّاسُ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرَقُهُ عَقِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَجُزَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ وَسَطَ فِيهِ" - وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَأَلْجَمَهَا فَاهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ هٰكَذَا - "وَمِنْهُمْ مَنْ يُغَطِّيهِ عَرَقُهُ" وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِشَارَةً۔

(صحیح:مسند أحمد، ج ۲۸ ص ۶۴۷ رقم 17439؛ الطبرانی فی "الکبیر" 17/ رقم (834)، (844)؛ ابن حبان رقم 7329؛ مستدرک حاکم رقم 8704: صححه الحاکم، ووافقه الذہبی)

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کے روز سورج زمین کے قریب آجائے گا اور لوگوں کو پسینہ آرہا ہو گا۔ کسی کا پسینہ ایڑی تک ہوگا، کسی کا آدھی پنڈلی تک ہوگا، کسی کا پسینہ گھٹنوں تک ہو گا، کسی کا پسینہ پیٹھ تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ کمر تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ کندھوں تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ اس کی گردن تک ہوگا۔ کسی کا پسینہ منہ کے درمیان تک ہوگا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا جیسے کسی کے منہ میں لگام ہو۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے ہاتھ سے) یوں اشارہ فرمایا: ''اور کوئی اپنے پسنے میں ڈوبا ہوا ہوگا''۔

3 بعض لوگ منہ سے اوپر نصف کانوں تک پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

حدیث 15:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:.... وَقَالَ: "إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ القِيَامَةِ، حَتَّى يَبْلُغَ العَرَقُ نِصْفَ الأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". وَزَادَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: "فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ البَابِ، فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الجَمْعِ كُلُّهُمْ". (بخاری رقم 1475)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سورج قیامت کے دن بہت قریب آجائے گا، (اس کی شدید گرمی سے پسینہ اتنا زیادہ آئے گا) یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا۔ پھر اسی دوران میں لوگ پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارش کے لیے آئیں گے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کے لیے حاضر ہوں گے تاکہ لوگوں کا حساب کتاب شروع ہوجائے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے حلقہ کو پکڑیں گے۔ پس اُس دن اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا۔

حدیث 16:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ" [المطففين: 6]، "يَقُومُ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 4613، 4697، 4862، 5318، 5388، 5823، 5912، 6075، 6086؛ مسلم رقم 60-2862؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11656؛ الطبری فی "تفسیره" 30/92،93،94؛ ابن حبان رقم 7332؛ عبد بن حمید رقم 763؛

بخاری رقم4938؛ ابن عدی 180/1؛البیھقی فی "الشعب" رقم257؛البغوی فی "تفسیرہ" 219/7)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

آیت12:۔ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○(اَلْمُطَفِّفِيْنَ:٦)

ترجمہ اس دن جبکہ سب لوگ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔
لوگوں میں سے کوئی آدھے کانوں تک پسینہ میں ڈوبا ہوگا"۔

4 بعض لوگوں کے جسم سے اتنا پسینہ بہے گا کہ زمین کے اندر ستر باع (140 میٹر) تک چلا جائے گا۔

حدیث17:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ، أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ"، يَشُكُّ ثَوْرٌ أَيَّهُمَا قَالَ۔

(مسلم رقم: 61-2863)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ زمین میں ستر باع (140 میٹر) تک چلا جائے گا۔ بعض لوگوں کے منہ اور بعض لوگوں کے کانوں تک پسینہ ہوگا"۔

حدیث18:۔ حَدَّثَنَا الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُبْعَثُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قَدْ أَلْجَمَهُمُ الْعَرَقُ، وَبَلَغَ شُحُومَ الْآذَانِ"۔ فَقُلْتُ: "يُبْصِرُ بَعْضُنَا بَعْضًا؟"۔ فَقَالَ: "شُغِلَ النَّاسُ لِكُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ"۔ [عبس: 37]۔

(المعجم الکبیر، ج ۲۴ ص ۳۴ رقم91؛ الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم، رقم3066؛قال

الحاکم: "صحیح علی شرط مسلم". ووافقه الذھبی: مستدرک حاکم رقم 3898؛ البعث والنشور، للبیھقی رقم 265؛؛؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد رقم 18322؛ قال المنذری: رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات: وقال الألبانی: حسن لغیرہ: صَحِیحُ التَّرْغِیبِ وَالتَّرْھِیبِ، للألبانی رقم 3579؛ سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، ج ۷ ص ۸۷ ۱۳ تا ۸۲ ۱۳ رقم 3469)

ترجمہ اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اُٹھایا جائے گا، پسینے نے انھیں لگام دے رکھی ہوگی، اوران کی کانوں کی لو تک پہنچ رہا ہوگا"۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! کتنا بُرا منظر ہوگا، لوگ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ اس بات سے بے پرواہ ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 13:۔ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ۔ (عبس: ۳۷)

ترجمہ اِن میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ اُسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہو گا۔

2.5:۔ حشر میں عدالتِ الٰہی کا منظر

1 عدالت قائم ہونے سے پہلے آسمان پھٹ جائے گا۔

آیت 14:۔ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيلًا ○ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ○ (الفرقان: ۲۵، ۲۶)

ترجمہ آسمان کو چیرتا ہوا ایک بادل اُس روز نمودار ہوگا اور فرشتوں کے پرے کے پرے اتار دیے جائیں گے۔ اُس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان کی ہوگی۔ اور وہ منکرین کے لیے بڑا سخت دن ہوگا۔

2 حق تعالیٰ کا عرش اس روز آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔

آیت 15:۔وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآىِٕهَاۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ۝ (الحاقہ:۱۷)

ترجمہ فرشتے اس کے اطراف و جوانب میں ہوں گے، اور آٹھ فرشتے اُس روز تیرے ربّ کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

3 کچھ فرشتے صف در صف حاضر ہوں گے۔

آیت 16:۔وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۝ (الفجر:۲۲)

ترجمہ اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔

2.6:۔حشر میں گروہ بندی

1 حشر میں ساری مخلوق کو ان کے عقیدہ اور اعمال کے مطابق مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

آیت 17:۔وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۝ (یٰس:۵۹)

ترجمہ اور اے مجرمو! آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔

آیت 18:۔وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۝ (النمل:۸۳)

ترجمہ اور (ذرا تصور کرو) اُس دن کا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک فوج کی فوج اُن لوگوں کی گھیر لائیں گے، جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے۔ پھر ان کو (ان کی اقسام کے لحاظ سے درجہ بدرجہ) مرتب کیا جائے گا۔

حدیث 19:۔حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ... قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:.....إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الْأَصْنَامِ

وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: "مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟". قَالُوا: "كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ". فَيُقَالُ: "كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟". قَالُوا: "عَطِشْنَا، يَا رَبَّنَا! فَاسْقِنَا". فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ: "أَلَا تَرِدُونَ؟". فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى، فَيُقَالُ لَهُمْ: "مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟". قَالُوا: "كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ". فَيُقَالُ لَهُمْ: "كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ". فَيُقَالُ لَهُمْ: "مَاذَا تَبْغُونَ؟". فَيَقُولُونَ: "عَطِشْنَا، يَا رَبَّنَا! فَاسْقِنَا". قَالَ: فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ: "أَلَا تَرِدُونَ؟". فَيُحْشَرُونَ إِلٰى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ تَعَالٰى مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فِي أَدْنٰى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، قَالَ: "فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ". قَالُوا: "يَا رَبَّنَا! فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ". فَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ". فَيَقُولُونَ: "نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا" مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ، فَيَقُولُ: "هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا؟". فَيَقُولُونَ: "نَعَمْ". فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ: "أَنَا رَبُّكُمْ". فَيَقُولُونَ: "أَنْتَ رَبُّنَا". الحديث (مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہوگا، تو پکارنے والا (فرشتہ) پکارے گا: ”ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے

پاس چلا جائے''۔ اللہ تعالیٰ کے سوا بتوں اور آستانوں کی عبادت کرنے والے سب آگ میں گر جائیں گے (کیونکہ ان کے معبود وغیرہ آگ میں ہی ہوں گے)۔ کوئی باقی نہیں رہے گا، سوائے نیک اور گنہگار مسلمانوں کے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، اور کچھ اہل کتاب میں سے باقی رہ جائیں گے۔ (پہلے) یہودیوں کو بلایا جائے گا، ان سے پوچھا جائے گا: ''تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟''۔ وہ کہیں گے: ''ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے''۔ ارشاد ہوگا: ''تم جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے، نہ اولاد۔ اچھا! اب تم بتاؤ، کیا چاہتے ہو؟''۔ یہودی کہیں گے: ''اے ہمارے رب! ہمیں سخت پیاس لگی ہے۔ پانی پلا دیں''۔ انھیں اشارے سے کہا جائے گا: ''اچھا، جاؤ، پیو''۔ (درحقیقت) انھیں آگ کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا۔ آگ انھیں سراب کی طرح نظر آئے گی۔ آگ کے شعلے (اس طرح بھڑک رہے ہوں گے، گویا) ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں۔ ادھر لے جا کر انھیں آگ میں گرا دیا جائے گا۔ اس کے بعد نصاریٰ (یعنی عیسائیوں) کو بلایا جائے گا۔ ان سے پوچھا جائے گا: ''تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟''۔ وہ جواب دیں گے: ''ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے''۔ انھیں کہا جائے گا: ''تم جھوٹ کہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے، نہ بیٹا''۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا: ''اب تم کیا چاہتے ہو؟''۔ وہ عرض کریں گے: ''ہمیں سخت پیاس لگی ہے، پانی پلا دیں''۔ انھیں اشارے سے کہا جائے گا: ''اُس طرف جا کر پانی پیو''۔ حالانکہ وہ جہنم کی طرف ہانکے جا رہے ہوں گے۔ آگ انھیں سراب کی طرح نظر آئے گی۔ آگ (اس طرح بھڑک رہی ہوگی گویا) اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ (اس طرف لے جا کر) وہ بھی آگ میں گرا دیئے جائیں گے۔ (اس طرح باقی مشرک، کافر بھی جہنم میں گرا دیئے جائیں گے) یہاں تک کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک اور گنہگار لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئیں گے جسے مسلمان نہیں جانتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے پاس چلا گیا ہے، تم لوگ کس بات کے انتظار میں ہو؟''۔ وہ عرض کریں

گے: ''اے ہمارے رب! ہم نے تو دنیا میں بھی ان (مشرکوں) کا ساتھ کبھی نہیں دیا، جب ہم ان کے بہت محتاج تھے، نہ ہی ان سے راہ ورسم رکھی''۔ (آج کیسے ان کے ساتھ جائیں؟)۔ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''اچھا، میں تمہارا رب ہوں''۔ اہل ایمان عرض کریں گے: ''ہم تجھ سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے''۔ اہل ایمان دو تین بار یہ کلمات کہیں گے یہاں تک کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے کے بالکل قریب ہو جائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''تم اپنے رب کی کوئی نشانی جانتے ہو، جس سے اسے پہچان سکو''۔ مؤمن کہیں گے: ''ہاں!''۔ تب اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کھل جائے گی۔ جو شخص دنیا میں خالص اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا تھا، اسے اللہ تعالیٰ سجدہ کی توفیق عطا فرمائیں گے (اور وہ سجدہ میں گر جائے گا)، لیکن جو شخص اپنی جان بچانے یا لوگوں کو دکھانے کے لیے سجدہ کرتا تھا، اس کی پیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک تختہ بنا دے گا۔ جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا، تو گر پڑے گا۔ پھر اہل ایمان اپنا سر اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس صورت میں ہوں گے جس صورت پر اہل ایمان نے دیکھا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میں تمہارا رب ہوں''۔ مؤمن عرض کریں گے: ''یا اللہ! تُو ہی ہمارا رب ہے''۔

2 سورج، چاند، دیوی، دیوتاؤں، بتوں اور دیگر باطل معبودوں کی پوجا کرنے والے حشر میں اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ اکٹھے ہوں گے۔

حدیث20: ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: ...قَالَ (رسول الله ﷺ):... "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: "مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ"۔ فَيَقُولُونَ: "هٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ"۔ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: "أَنَا رَبُّكُمْ"۔

فَيَقُولُونَ: "أَنْتَ رَبُّنَا". فَيَدْعُوهُمْ. الحديث. (بخاری رقم 806)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''جو جس کی عبادت کرتا تھا، وہ اس کے پاس چلا جائے''۔ لہٰذا ان میں سے بعض سورج کے پاس چلے جائیں گے، بعض چاند کے پاس چلے جائیں گے۔ بعض اپنے اپنے باطل معبودوں کے پاس چلے جائیں گے۔ یہ اُمتِ (محمدیہ) باقی رہ جائے گی۔ ان میں منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس (نئی صورت میں) آئیں گے اور ارشاد فرمائیں گے: ''میں تمہارا رب ہوں''۔ وہ عرض کریں گے: ''جب تک ہمارا رب نہیں آتا، ہم یہیں ٹھہریں گے۔ جب ہمارا رب آ گیا، تو ہم اسے پہچان لیں گے''۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس (پہلی صورت میں جو مسلمانوں نے حشر میں دیکھی ہوگی) آئیں گے اور ارشاد فرمائیں گے: ''میں تمہارا رب ہوں''۔ وہ عرض کریں گے: ''ہاں! آپ ہی ہمارے رب ہیں''۔ تو اللہ تعالیٰ انھیں بلالیں گے''۔

3 بے نماز میدانِ حشر میں قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے گروہ میں شامل ہوں گے۔

حدیث 21:۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ".

(صحیح: مسند أحمد ج ۱۱ ص ۱۴۱ رقم 6576؛ المنتخب من مسند عبد بن حمید رقم 353؛ مسند داری رقم 2763؛ السنة لأبي بكر بن الخلال، رقم 1196؛ الشريعة الآجري رقم 275؛ مسند الشاميين، طبرانی، رقم 245؛ الإبانة الكبرى لابن بطة، رقم 895؛ شعب الايمان

رقم2565؛الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم3181،3180؛ابن حبان رقم 1467؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم1788؛رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم 1611؛قلتُ: سندُهُ جيدٌ ولم يخرجوهُ فِي السُّنَنِ: تنقيح التحقيق فی أحادیث التعلیق للذهبی، رقم253؛ قُلْتُ: رَوَاهُ أحمد بن حنبل بإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْأَوْسَطِ. إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة للبوصیری، رقم766؛سنده حسن: "الثمر المستطاب" ص 52 - 53 : تراجعات الألبانی: رقم37؛صحیح: مشکوٰۃ بتحقیق الالبانی، رقم578)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے نماز کی حفاظت کی، اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی۔ جس نے نماز کی حفاظت نہ کی، اس کے لیے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ نجات۔ نیز قیامت کے روز اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا“۔

4 حشر میں ہر آدمی اپنے اپنے نبی علیہ السلام کے ساتھ ہوگا، سب سے زیادہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔

حدیث22:۔حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: "يَا جِبْرِيلُ! هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟". قَالَ: لَا، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ. فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: "هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ". الحدیث۔ (بخاری رقم6541)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے مختلف اُمتیں پیش کی گئیں۔ کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ پوری اُمت تھی۔ کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ تھوڑے سے لوگ تھے۔ کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ صرف دس آدمی تھے، کسی نبی علیہ السلام کے ساتھ پانچ آدمی تھے۔ اکیلا نبی علیہ السلام بھی گزرا ہے (یعنی اس پر ایک آدمی بھی ایمان نہیں لایا)۔ پھر میں نے ایک بڑی اُمت دیکھی۔ میں نے (حضرت جبرائیل علیہ السلام) سے پوچھا: ''اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمت ہے؟''۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''نہیں، ذرا ادھر آسمان کے کناروں کی طرف دیکھیں''۔ میں نے ادھر دیکھا، تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے''۔

2.7:۔عدالتِ الٰہی کے گواہ

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے۔

آیت 19:۔فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ○ (النساء:۴۱)

ترجمہ پھر سوچو کہ اُس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اِن لوگوں پر تمہیں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے

آیت 20:۔وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ (البقرۃ:۱۴۳)

ترجمہ اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو ایک ''امتِ وسط'' بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

2 قیامت کے روز جو اُمتیں اپنے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلانے کی کوشش کریں

گی، تو انبیائے کرام علیہم السلام کے حق میں یہ اُمت گواہی دے گی۔ ان کی گواہی پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دیں گے۔

حدیث 23:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُدْعَى نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: "هَلْ بَلَّغْتَ". فَيَقُولُ: "نَعَمْ". فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ لَهُمْ: "هَلْ بَلَّغَكُمْ؟". فَيَقُولُونَ: "مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ - أَوْ مَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ -". قَالَ: فَيُقَالُ لِنُوحٍ: "مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟". فَيَقُولُ: "مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ". قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ: "وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا". [البقرة: 143]. قَالَ: الْوَسَطُ الْعَدْلُ، قَالَ: "فَيُدْعَوْنَ فَيَشْهَدُونَ لَهُ بِالْبَلَاغِ". قَالَ: "ثُمَّ أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 11283، 11558؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31684؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 913؛ بخاری فی "صحیحه" رقم 3339، 4487، 7349؛ "خلق أفعال العباد" ص 60؛ الترمذی رقم 2961؛ ابن ماجة رقم 4284؛ أبو یعلی رقم 1173؛ الطبری رقم 2179، 2180؛ ابن حبان رقم 6477؛ البیهقی فی "الشعب" رقم 260؛ "الأسماء والصفات" ص 216؛ البعث والنشور رقم 342؛ التفسیر من سنن سعید بن منصور رقم 222؛ شرح السنة رقم 4325؛ معجم ابن عساکر رقم 206)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو پکارا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا: ''کیا تم نے میرا پیغام لوگوں تک پہنچایا تھا؟''۔ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے: ''ہاں''۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کی اُمت کو بلایا جائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا: ''کیا حضرت نوح علیہ السلام نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا؟''۔ حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے لوگ کہیں گے: ''ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا''۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا: ''تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟''۔ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے:

''حضرت محمد ﷺ اور اُن کی اُمّت میرے گواہ ہیں''۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا:

آیت 21:۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ (البقرۃ: ۱۴۳)

ترجمہ اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو ایک ''امتِ وسط'' بنایا ہے تا کہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔

پھر اُمت محمدیہ کو بلایا جائے گا۔ پھر وہ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ کا پیغام اپنی امت تک پہنچایا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: ''پھر میں ان (اُمت محمدیہ) پر گواہی دوں گا''۔

3 ملائکہ علیہم السلام، انبیاء علیہم السلام، اولیاء، صلحاء اور شہداء رحمہم اللہ بھی عدالتِ الٰہی میں گواہ ہوں گے۔

آیت 22:۔ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ (الزمر: ۶۹)

ترجمہ زمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اٹھے گی، کتابِ اعمال لاکر رکھ دی جائے گی، انبیاء علیہم السلام اور تمام گواہ حاضر کر دیے جائیں گے، لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

4 کراماً کاتبین کا تیار کردہ اعمال نامہ انسان کے اعمال کی گواہی دے گا۔

آیت 23:۔ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ○ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ○ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الانفطار: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ حالانکہ تم پر نگران (فرشتے) مقرر ہیں۔ ایسے مُعزّز کاتب (لکھنے والے فرشتے)۔ جو تمہارے ہر فعل کو جانتے ہیں۔

آیت 24:۔ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ○ مَا يَلْفِظُ مِنْ

قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ○ (ق:۱۷،۱۸)

ترجمہ (اور ہمارے اس براہِ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔

5 انسان کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گواہی دیں گے۔

آیت 25:۔ حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(حم سجدہ:۲۰،۲۱)

ترجمہ پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے: ''تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟''۔ وہ جواب دیں گی: ''ہمیں اُسی اللہ نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے''۔ اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اُسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔

آیت 26:۔ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ (یٰس:۶۵)

ترجمہ آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، اِن کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔

آیت 27:۔ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ (النور:۲۴)

ترجمہ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔

حدیث 24:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ؟". قَالَ: قُلْنَا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ". قَالَ: "مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ، يَقُولُ: "يَا رَبِّ! أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟". قَالَ: يَقُولُ: "بَلَى". قَالَ: فَيَقُولُ: "فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي". قَالَ: فَيَقُولُ: "كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا، وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا. قَالَ: فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: "انْطِقِي". قَالَ: فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ، قَالَ: ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ، قَالَ فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ"۔ (مسلم رقم 17-2969)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور (ہم سے) پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو: میں کیوں ہنسا ہوں؟''۔ ہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے روز) بندے کی اپنے رب سے ہونے والی گفتگو پر مجھے ہنسی آئی ہے''۔ انسان کہے گا: ''اے میرے رب! کیا تُو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی ہے؟ (یعنی تیرا وعدہ ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کروں گا)''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''ہاں کیوں نہیں!''۔ انسان کہے گا: ''میں اپنے خلاف کسی دوسرے کی گواہی جائز نہیں سمجھتا، سوائے اپنی ذات کی گواہی کے''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''اچھا! آج تیری ذات کی گواہی ہی تیرے لیے کافی ہے اور کراماً کاتبین کی گواہی (اس پر زائد ہوگی)''۔ پھر انسان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا: ''بولو''۔ وہ اعضاء انسان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اس کے بعد انسان کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ وہ اپنے اعضاء سے مخاطب ہو کر کہے گا: ''دوری اور ہلاکت ہو تمہارے لیے! میں تو تمہاری خاطر ہی جھگڑا کر رہا تھا (کہ تم

جہنم سے بچ سکو)"۔

6 اعضاء میں سب سے پہلے انسان کی ران گواہی دے گی۔

حدیث 25:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ أَبُو مَسْعُودٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَجِيئُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَ الْآدَمِيِّ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ"۔

(حسن: مسند أحمد ج ۳۳ ص ۲۲۹ رقم 20026؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 36037 عن حكيم بن معاوية؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 1476؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11367؛ مسند الرویانی رقم 930، 936؛ شرح مشکل الآثار رقم 4161؛ معجم اوسط رقم 6239، 6402؛ الطبرانی فی "الكبير" 19/ رقم (1031، 1036، 1037، 1038)؛ مستدرک حاکم رقم 3645، 3646، 8687؛ البعث والنشور رقم 262، 355؛ السنن الكبير، بیهقی، رقم 14841؛ الصَّحِيحَة: 2713)

ترجمہ حضرت معاویہ بن حَیدۃ قُشَیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگ قیامت کے روز اس حالت میں لائے جائیں گے کہ اُن کے منہ (مُہر سے) بند کیے ہوئے ہوں گے۔ اس روز انسانی اعضاء میں سے سب سے پہلے گواہی آدمی کی ران اور ہتھیلی دے گی"۔

حدیث 26:۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَمَّنْ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَوَّلَ عَظْمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ يُخْتَمُ عَلَى الْأَفْوَاهِ، فَخِذُهُ مِنَ الرِّجْلِ الشِّمَالِ"۔

(حسن لغيره دون قوله: "من الرِّجل الشمال": مسند أحمد ج ۲۸ ص ۶۰۲ رقم 17374؛ ابن أبي عاصم في "الأوائل" رقم 53؛ الطبری فی "تفسيره" 23/ 24، 24/ 107؛ الطبرانی فی "الكبير" 17/ رقم (921)؛ مسند الرویانی رقم 275؛ مسند عقبة بن عامر، قاسم بن قطلوبغا، رقم 172؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُمَا جَيِّدٌ: مجمع الزوائد رقم 18399)

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس روز زبانوں پر مہر لگا دی جائے گی، اس روز انسانی اعضاء میں سے پہلے بائیں ران گواہی دے گی''۔

7 اذان دینے والے شخص کی اذان سننے والے جن وانس حجر اور شجر سب اس کی گواہی دیں گے۔

حدیث 27:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: "إِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِي، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْأَذَانِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَسْمَعُهُ جِنٌّ، وَلَا إِنْسٌ، وَلَا شَجَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ"۔

(صحیح: سنن ابن ماجه، ج۱ص ۲۶۴ رقم723؛ بخاری رقم609، 3296، 7548؛ الشافعی فی "السنن المأثورة" رقم143، عبد الرزاق رقم1865؛ الحمیدی رقم 749؛ مسند احمد رقم11031، 11305، 11393؛ ابن خزیمة رقم389؛ ابن عبد البر فی "التمهید" 19/ 224؛ عبد بن حمید رقم997؛ أبو یعلی رقم982؛ حدیث السراج رقم356، 1930؛ صحیح ابن حبان رقم 1661؛ معرفة السنن والآثار رقم2506؛ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه رقم270)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد کو فرمایا: ''جب تو دیہات میں ہو، تو جب تو نماز کے لیے اذان دے، تو اپنی آواز کو بلند کر لے، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مؤذن کی بلند آواز کو سننے والے جن، انسان، شجر اور حجر قیامت کے روز وہ اس (مؤذن) کے حق میں گواہی دیں گے''۔

حدیث 28:۔ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ لَهُ: "إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ

بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ، وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(صحیح علی شرط البخاری: مسند أحمد رقم 11305، 11393؛ موطا امام مالک رقم 222/ 62؛ الشافعی فی "المسند" 59/1 (ترتیب السندی)؛ البخاری فی "صحیحه" رقم 609، 3296، 7548؛ نسائی رقم 644؛ "خلق أفعال العباد" ص 34؛ النسائی فی "الکبری" رقم 1608؛ ابن حبان رقم 1661، والبیهقی فی "المعرفة" رقم 2504، 2505؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 410؛ سنن صغیر بیہقی رقم 293؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 2007؛ شعب الایمان رقم 2793؛ معجم ابن عساکر رقم 1260)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا: ''میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں اور دیہات کو پسند کرتا ہے۔ پھر جب تو اپنی بکریوں یا دیہات میں ہو، تو جب تو نماز کے لیے اذان دے، تو اپنی آواز کو بلند کر لے، اس لیے کہ مؤذن کی بلند آواز کو جن، انسان اور جو جو چیز سنتی ہے، قیامت کے روز وہ اس (مؤذن) کے حق میں گواہی دے گی''۔ میں نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

8 ہاتھ کی جن انگلیوں پر تسبیحات شمار کی جاتی ہیں، وہ انگلیاں قیامت کے دن گواہی دیں گی۔

حدیث 29: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَانِئُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ. وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ. قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ! عَلَيْكُنَّ بِالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ، وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ، وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ".

(حسن: مسند أحمد ج 45 ص 53 رقم 27089؛ مصنف ابن شیبہ رقم 7656، 29414؛ ابن

سعد فی "الطبقات" 310/8؛ عبد بن حمید رقم 1570؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 232/8؛ ترمذی رقم 3583؛ ابن أبی عاصم فی "الآحاد والمثانی" رقم 3285؛ ابنُ حبان رقم 842؛ الطبرانی فی "الکبیر" 25/ رقم (180)، (181)؛ "معجم الأوسط" رقم 5012؛ "الدعاء" طبرانی رقم 1771، 1772؛ ابن الأثیر فی "أسد الغابة" (فی ترجمة یُسیرة)؛ ابن حجر فی "نتائج الأفکار" (تخریج أحادیث الأذکار) 83/1-84، 84/1-85؛ أبو داود رقم 1501؛ الخطیب فی "تاریخه" 384/4، 143/10؛ المِزّی فی "تهذیبه" (فی ترجمة هانیء بن عثمان)؛ مستدرک حاکم رقم 2007؛ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء ج ۲ ص ۶۸؛ الدعوات الکبیر بیہقی رقم 333؛ صَحِیح الجَامِع: رقم 4087؛ المشکاة: رقم 2316؛ هدایة الرواة: رقم 2256)

ترجمہ حضرت یُسَیْرَةُ رضی اللہ عنہا، جو مہاجرہ خاتون تھیں، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس" کہنا اپنے اوپر لازم کرلو، یہ تسبیحات پڑھنے سے غافل نہ ہونا، ورنہ رحمت سے محروم رہ جاؤ گی۔ انگلیوں پر گنا کرو، کیونکہ (قیامت کے دن) وہ سوال کی جائیں اور بلوائی جائیں گی"۔

9 سجدہ کی جگہ قیامت کے روز گواہی دے گی۔

حدیث 30:۔أنا رِشْدِینُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: "مَنْ سَجَدَ فِي مَوْضِعٍ عِنْدَ حَجَرٍ، أَوْ شَجَرَةٍ شَهِدَ لَهُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

(الزهد والرقائق لابن المبارك، ج ۲ ص ۱۱۴)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جس نے کسی حجر یا شجر کے قریب کسی جگہ پر سجدہ کیا۔ قیامت کے روز وہ جگہ اللہ کے حضور گواہی دے گی"۔

10 زمین کا ٹکڑا یا خطہ بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں گواہی دے گا۔

حدیث 31:۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: "يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا"

[الزلزلة: 4]۔ قَالَ: "أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟". قَالُوا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ". قَالَ: "فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا، أَنْ تَقُولَ: عَمِلَتَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا". قَالَ: "فَهُوَ أَخْبَارُهَا".

(مسند أحمد ج ۱۴ ص ۵۵ ۴ رقم 8867؛ حدیث حسن صحیح غریب: ترمذی رقم 2429، 3353؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11629؛ ابن حبان رقم 7360؛ الحاکم 256/2، والبیہقی فی "الشعب" رقم 6915؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 4308؛ "تفسیر بغوی" 15/4؛ قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعلیق -من تلخیص الذہبی]- علی شرط البخاری ومسلم: مستدرک حاکم رقم 3012، 3965؛ البعث والنشور رقم 356؛ مشکوۃ رقم 5544)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت الزلزال کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 28:- يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا○ (الزلزال: ۴)

ترجمہ اُس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو، زمین کی خبریں کیا ہوں گی؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زمین کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر مرد اور ہر عورت کے عمل کے بارے میں گواہی دے گی جو اس نے پشت پر کیا ہوگا اور کہے گی: ''(فلاں مرد اور فلاں عورت نے) فلاں فلاں دن یہ عمل کیا تھا''۔ یہی زمین کی خبریں ہوں گی''۔

11 حجرِ اسود قیامت کے روز استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا

حدیث 32:- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي هٰذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ".

(صحیح:مسند أحمد رقم 2215، 2643، 2796، 3511؛ ابن ماجه رقم 2944؛ ترمذی رقم 961؛ ابن خزیمة رقم 2735؛ ابن حبان رقم 3712؛ أبو نعیم فی "الحلیة" 243/6؛ سنن داری رقم 1881؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 9232؛ شعب الایمان رقم 3746؛ الاحادیث المختارۃ رقم 212؛ صحیح الجامع: رقم 2184؛ صحیح الترغیب والترھیب: رقم 1144)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی: "اللہ کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اُٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے وہ دیکھے گا، اور زبان ہوگی، جس سے بات کرے گا۔ وہ ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے ایمان کے ساتھ اسے چھوا ہوگا"۔

2.8:۔عدالتِ الٰہی میں حاضری

1 عدالتِ الٰہی میں ہر چھوٹے بڑے سے جواب طلبی ہوگی۔

آیت 29:۔ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الحجر: ۹۲، ۹۳)

ترجمہ تو قسم ہے تیرے رب کی! ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

حدیث 33:۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 4495، 5167، 5869، 5901، 6026؛ مسلم رقم 20 - 1829، 1829؛ عبد الرزاق رقم 20649؛ ابن حبان رقم 4489؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 745؛ بخاری رقم 5200؛ الادب المفرد رقم 206؛ ترمذی رقم 1705؛ ابن عدی فی "الکامل" 1081/3، وأبو نعیم فی "أخبار أصبهان" 318/2، والبیهقی فی "الشعب" رقم 4881، 8330؛ ابوداؤد رقم 2928؛ مسند ابی یعلی رقم 5831؛ مستخرج

ابی عوانہ رقم 7031، 7032؛ معجم اوسط رقم 3890؛ مسند الشامیین رقم 2951؛ الاعتقاد والھدایۃ،
بیہقی، ص ۲۴۰؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 14703، 16637؛ معرفۃ السنن والآثار رقم 17706)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے، اور ہر آدمی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جو شخص لوگوں پر حکمران ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے۔ لہٰذا اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی حاکم ہے۔ لہٰذا اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ غلام اپنے مالک کے مال پر حاکم ہے۔ لہٰذا اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ آگاہ رہو! تم میں سے ہر کوئی (اپنے اپنے دائرہ کار میں) حاکم ہے اور ہر ایک اپنی اپنی رعیت کے بارے میں (قیامت کے روز) جواب دِہ ہوگا''۔

2 فرشتوں سے جواب طلبی

آیت 30:۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ○ قَالُوا سُبْحٰنَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ○ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا ۖ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ○
(سبا: ۴۰ تا ۴۲)

ترجمہ اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا: ''کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے؟''۔ تو وہ جواب دیں گے: ''پاک ہے آپ کی ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ اِن لوگوں سے۔ دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے، اِن میں سے اکثر اُنہی پر ایمان لائے ہوئے تھے''۔ (اُس وقت ہم کہیں گے:) آج تم میں سے کوئی نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اور ظالموں سے ہم کہہ دیں گے کہ اب چکھو اس عذاب جہنم کا مزہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

3 رسولوںؑ سے جواب طلبی

آیت 31:۔ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ (المائدہ:۱۰۹)

ترجمہ جس روز اللہ سب رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا: ''تمہیں کیا جواب دیا گیا؟''۔ تو وہ عرض کریں گے: ''ہمیں کچھ علم نہیں، آپ ہی تمام پوشیدہ حقیقتوں کو جانتے ہیں''۔

4 حضرت عیسیٰؑ سے جواب طلبی

آیت 32:۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(المائدہ:۱۱۶ تا ۱۱۸)

ترجمہ غرض جب (یہ احسانات یاد دلا کر) اللہ فرمائے گا: ''اے عیسیٰؑ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا: اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی معبود بنا لو؟''۔ تو وہ جواب میں عرض کریں گے: ''سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا، جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا، اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی، تو آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے، آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں۔ میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا، یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ میں اُسی وقت تک ان کا نگران تھا، جب تک کہ میں اُن کے درمیان تھا۔ جب آپ نے مجھے واپس بلایا، تو آپ اُن پر نگران تھے اور آپ تو ساری ہی چیزوں پر نگران ہیں۔ اب

اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں"۔

5 اولیاءاللہ سے جواب طلبی

آیت33:۔وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۤءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ○ (الفرقان:۱۷،۱۸)

ترجمہ اور وہی دن ہوگا جب کہ (تمہارا رب) اِن لوگوں کو بھی گھیر لائے گا اور ان کے ان معبودوں کو بھی بلائے گا جنہیں آج یہ اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہیں، پھر وہ ان سے پوچھے گا: "کیا تم نے میرے اِن بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود راہِ راست سے بھٹک گئے تھے؟"۔ وہ عرض کریں گے: "پاک ہے آپ کی ذات، ہماری تو یہ بھی مجال نہ تھی کہ آپ کے سوا کسی کو اپنا مولیٰ بنائیں۔ مگر آپ نے اِن کو اور ان کے باپ دادا کو خوب سامانِ زندگی دیا یہاں تک کہ یہ سبق بھول گئے اور شامت زدہ ہو کر رہے"۔

6 جنات سے جواب طلبی

آیت34:۔وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ (الانعام:۱۲۸،۱۲۹)

ترجمہ جس روز اللہ ان سب لوگوں کو گھیر جمع کرے گا، اس روز وہ جنوں سے خطاب کر کے فرمائے گا: "اے گروہ جن! تم نے تو نوعِ انسانی پر خوب ہاتھ صاف کیا"۔ انسانوں میں سے جو اُن کے رفیق تھے، وہ عرض کریں گے: "پروردگار! ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے کو خوب استعمال کیا ہے، اور اب ہم اُس وقت پر آپہنچے ہیں جو تو نے

ہمارے لیے مقرر کر دیا تھا''۔ اللہ فرمائے گا: ''اچھا! اب آگ تمہارا ٹھکانا ہے، اس میں تم ہمیشہ رہو گے''۔ اس سے بچیں گے صرف وہی جنہیں اللہ بچانا چاہے گا، بیشک تمہارا ربّ دانا اور علیم ہے۔ دیکھو! اس طرح ہم (آخرت میں) ظالموں کو ایک دوسرے کا ساتھی بنائیں گے، اُس کمائی کی وجہ سے جو وہ (دُنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر) کرتے تھے۔

7 جنوں اور انسانوں سے جواب طلبی

آیت35:۔ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○ (الانعام:۱۳۰)

ترجمہ (اس موقع پر اللہ ان سے یہ بھی پوچھے گا:) ''اے ہمارے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے؟''۔ وہ کہیں گے: ''ہاں، ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں''۔ آج دُنیا کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے، مگر اُس وقت وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

8 اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھٹلانے والوں سے جواب طلبی

آیت36:۔ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ○

(النمل: ۸۳ تا ۸۵)

ترجمہ اور ذرا تصور کرو اُس دن کا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک فوج کی فوج اُن لوگوں کی گھیر لائیں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے، پھر ان کو (ان کی اقسام کے لحاظ سے درجہ بدرجہ) مرتب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو (ان کا رب ان سے) پوچھے گا: ''تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا حالانکہ تم نے اُن کا علمی احاطہ

نہ کیا تھا؟ اگر یہ نہیں تو اور تم کیا کر رہے تھے''۔ اور ان کے ظلم کی وجہ سے عذاب کا وعدہ ان پر پورا ہو جائے گا، تب وہ کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔

9 مشرکوں سے جواب طلبی

آیت 37:۔ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ○ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ○ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ○ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ○ (القصص: ٦٢ تا ٦٦)

ترجمہ اور (بھول نہ جائیں یہ لوگ) اس دن کو، جب کہ وہ ان کو پکارے گا اور پوچھے گا: ''کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کا تم گمان رکھتے تھے؟''۔ یہ قول جن پر چسپاں ہوگا، وہ کہیں گے: ''اے ہمارے رب! بے شک یہی لوگ ہیں، جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا، انہیں ہم نے اُسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے۔ ہم آپ کے سامنے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہماری تو بندگی نہیں کرتے تھے''۔ پھر ان سے کہا جائے گا: ''پکارو، اب اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو''۔ یہ اُنہیں پکاریں گے مگر وہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے۔ اور یہ لوگ عذاب دیکھ لیں گے۔ کاش! یہ ہدایت اختیار کرنے والے ہوتے۔ اور (فراموش نہ کریں یہ لوگ) وہ دن جب کہ وہ ان کو پکارے گا اور پوچھے گا: ''جو رسول بھیجے گئے تھے انہیں تم نے کیا جواب دیا تھا؟''۔ اُس وقت کوئی جواب ان کو نہ سوجھے گا اور نہ یہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ ہی سکیں گے۔

10 منکرین قیامت سے جوابِ طلبی

حدیث 34:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ أَبُو مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"يُؤْتَى بِالعَبْدِ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: "أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا، وَسَخَّرْتُ لَكَ الأَنْعَامَ وَالحَرْثَ، وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِي يَوْمَكَ هٰذَا؟". فَيَقُولُ: "لَا". فَيَقُولُ لَهُ: "اليَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ: اليَوْمَ أَنْسَاكَ. يَقُولُ: اليَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي العَذَابِ. هٰكَذَا فَسَّرُوهُ. وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ هٰذِهِ الآيَةَ "فَاليَوْمَ نَنْسَاهُمْ". (الأعراف: 51) قَالُوا: "إِنَّمَا مَعْنَاهُ اليَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي العَذَابِ".

(صحیح: ترمذی رقم 2428؛ التوحید لابن خزیمہ ص ۷۵-۳، ۱۸-۴؛ معجم ابن عساکر رقم 860؛ مسند البزار رقم 9212)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے: "کیا میں نے تجھے کان، آنکھ، مال اور اولاد نہیں دی تھی۔ تیرے لیے مویشی اور کھیت مسخر نہیں کیے تھے۔ تجھے سرداری کا موقع بھی عطا کیا تاکہ تو ایک چوتھائی معاوضہ وصول کرے۔ پھر کیا آج کے روز ملاقات کا تجھے یقین تھا؟" آدمی کہے گا: "نہیں"۔ اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائیں گے: "آج ہم تجھے اسی طرح بھلائے دیتے ہیں، جس طرح تُو نے ہمیں بھلا دیا تھا"۔

11 منافقوں سے جواب طلبی

حدیث 35: ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ......قَالَ (رسول الله ﷺ): فَيَلْقَى العَبْدَ فَيَقُولُ: "أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ، وَأُسَوِّدْكَ، وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الخَيْلَ وَالإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟". فَيَقُولُ: "بَلَى". قَالَ: فَيَقُولُ: "أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟". فَيَقُولُ: "لَا". فَيَقُولُ: "فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي". ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ: "أَيْ فُلْ! أَلَمْ أُكْرِمْكَ، وَأُسَوِّدْكَ،

وَأُزَوِّجْكَ، وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ، وَتَرْبَعُ". فَيَقُولُ: "بَلَى، أَيْ رَبِّ!". فَيَقُولُ: "أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟". فَيَقُولُ: "لَا". فَيَقُولُ: "فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي". ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ، فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ، وَبِكِتَابِكَ، وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ، وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ". فَيَقُولُ: "هَاهُنَا إِذًا". قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: "الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟". فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ: "انْطِقِي". فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ". (مسلم رقم 16-2968)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اپنے ایک بندے سے ملاقات کرے گا، تو اس سے پوچھے گا: ”اے فلاں شخص! کیا میں نے (دنیا میں) تجھے عزت عطا نہیں کی تھی؟ تجھے سرداری سے نہیں نوازا تھا؟ تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر نہیں کیے تھے؟ کیا میں نے تجھے اپنی قوم پر حکمرانی کا موقع نہیں دیا تھا، جس سے تو ایک چوتھائی (معاوضہ) وصول کرتا تھا؟“۔ بندہ عرض کرے گا: ”ہاں، میرے رب! میں تیری ذات پر، تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا۔ میں نے تیری نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا“۔ وہ آدمی جہاں تک ہو سکے گا، اپنی تعریف کرے گا اور اپنے بارے میں اچھی باتیں بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ”اچھا، ذرا ٹھہرو، ہم ابھی تمہارے خلاف گواہ لاتے ہیں“۔ بندہ اپنے دل میں سوچے گا، میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟۔ اللہ تعالیٰ بندے کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اس کی ران کو حکم دیں گے: ”گواہی دے“۔ اس پر اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈی بندے کے اعمال کی گواہی دے گی۔ اللہ تعالیٰ یہ گواہی اس لیے مہیا کریں گے تا کہ بندے کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔ یہ شخص منافق ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوں گے“۔

12 مجرم لوگ عدالتِ الٰہی میں ذلّت اور رسوائی کے باعث سر جھکائے کھڑے ہوں گے

آیت 38:۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○ (السجدۃ: ۱۲)

ترجمہ کاش! تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوں گے (اُس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے:) ''اے ہمارے ربّ! ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا، اب ہمیں واپس بھیج دے تا کہ ہم نیک عمل کریں، ہمیں اب یقین آ گیا ہے''۔

13 کافر اور مشرک اپنی جان بچانے کے لیے اللہ کی عدالت میں جھوٹی قسمیں کھائیں گے

آیت 39:۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ (المجادلہ: ۱۸)

ترجمہ جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا، وہ اُس کے سامنے بھی اُسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اِس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا۔ خوب جان لو وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں۔

14 اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کسی پر ذرا برابر ظلم نہیں کیا جائے گا

آیت 40:۔ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ○ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ○ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ (ق: ۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ اُس کے ساتھی (شیطان) نے عرض کیا: ''اے ہمارے ربّ! میں نے اِس کو سرکش نہیں بنایا، بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا''۔ جواب میں ارشاد ہوا: ''میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجامِ بد سے خبردار کر چکا تھا۔ میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں''۔

15 اہلِ ایمان کو عدالتِ الٰہی میں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ مہمانوں کی طرح پیش کیا جائے گا

آیت 41:۔ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ○ (مریم:۸۵)

ترجمہ وہ دن آنے والا ہے جب متقی لوگوں کو ہم مہمانوں کی طرح رحمٰن کے حضور پیش کریں گے۔

16 عدالت میں اعمال نامہ کی پیشی، فردِ جرم اور اللہ تعالیٰ کا پُرجلال فیصلہ

آیت 42:۔ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ○ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ○ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ○ (ق:۲۳ تا ۲۶)

ترجمہ اس کے ساتھی (فرشتے) نے عرض کیا: ''یہ جو میری سپردگی میں تھا، حاضر ہے''۔ حکم دیا گیا: ''پھینک دو جہنم میں ہر کٹے کافر کو، (1) جو حق سے عناد رکھتا تھا۔ (2) خیر کو روکنے والا، اور (3) حد سے تجاوز کرنے والا تھا۔ (4) شک میں پڑا ہوا تھا اور (5) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بنائے بیٹھا تھا۔ ڈال دو اُسے سخت عذاب میں''۔

17 عدالتِ الٰہی کے فیصلوں پر نظر ثانی ممکن نہیں

آیت 43:۔ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ (الرعد:۴۱)

ترجمہ اللہ حکومت کر رہا ہے، کوئی اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے والا نہیں ہے۔ اور اسے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔

آیت 44:۔ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ○ (الانبیاء:۲۳)

ترجمہ وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جواب دِہ نہیں ہے اور سب جواب دہ ہیں۔

آیت 45:۔ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آلِ عمران:۱۲۹)

ترجمہ اور زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اُس کا مالک اللہ ہے، جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے، وہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

باب 3

قیامت: حساب وکتاب اور میزان

3.1:۔ تجلی حق تبارک وتعالیٰ

حساب وکتاب شروع ہونے سے پہلے آسمان سے بہت زیادہ فرشتے اتریں گے اور لوگوں کو چاروں طرف سے گھیر لیں گے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش اتارا جائے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوگی، جس سے تمام مخلوق بے ہوش ہوجائے گی۔ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں گے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ یہ معلوم نہیں ہوگا کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوش آ گیا ہوگا، یا طور کی بے ہوشی کے بدلے میں انہیں میدان محشر کی بے ہوشی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ پھر ساری مخلوق ہوش میں آجائے گی، اور حساب وکتاب شروع ہوجائے گا۔

آیت 1:۔ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۝ (ابراہیم:۴۸)

ترجمہ ڈراؤ انہیں اس دن سے جب کہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہوجائیں گے۔

آیت 2:۔ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا۝ (الفجر:۲۲)

ترجمہ اور تمہارا رب جلوہ فرما (نمودار) ہوگا، اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے۔

آیت 3:۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ○ (الزمر:٦٨)

ترجمہ اور اُس روز صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:.... ثُمَّ قَالَ (رسول الله ﷺ): "لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، قَالَ: "ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ، أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ، فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذٌ بِالْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِي". الحدیث۔ (مسلم رقم 159-2373)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو، اس لیے کہ جب صُور پھونکا جائے گا اور وہ سب لوگ مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، سوائے اُن کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر دُوسرا صُور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب کے سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ سب سے پہلے (قبر سے) میں سَر اُٹھاؤں گا۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ یومِ طور والی بیہوشی ان کے لیے قائم مقام بنادی گئی ہے، یا وہ مجھ سے پہلے قبر سے اُٹھے تھے''۔

وَفِي الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي، أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّورِ؟". وَهٰذَا

صَعِقٌ فِي مَوْقِفِ الْقِيَامَةِ، إِذَا جَاءَ اللهُ لِفَصْلِ الْقَضَاءِ، وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ
بِنُورِهِ، فَحِينَئِذٍ يَصْعَقُ الخلائق كلهم۔
(شرح العقيدة الطحاوية، لابن أبي العز، ص ۴۱۲)

3.2:۔ اعمال ناموں کی تقسیم

حساب وکتاب شروع ہونے سے پہلے ہر ایک کو اس کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا، نامہ اعمال دینے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اعمال ناموں کو اڑایا جائے گا، ہر کسی کا نامہ اعمال اڑ کر خود بخود اس کے ہاتھ میں پہنچ جائے گا، ایمان والوں کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں اور بے ایمانوں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں آجائے گا، پھر ہر ایک کو اپنا نامہ اعمال پڑھنے کا حکم ہوگا، نامہ اعمال کا دائیں ہاتھ میں ملنا، اس دن کامیاب وکامران اور جنتی ہونے کی علامت ہوگا، اور نامہ اعمال کا بائیں ہاتھ میں ملنا، ناکام اور جہنمی ہونے کی علامت ہوگا۔

آیت4:۔ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ○ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ○ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ○ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ○ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ○ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ○ (الحاقہ:۱۹ تا ۲۹)

ترجمہ: اُس وقت جس کا نامۂ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا ''لو دیکھو، پڑھو میرا نامۂ اعمال۔ میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے''۔ پس وہ دل پسند عیش میں ہوگا، عالی مقام جنت میں، جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا:) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔ اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا'' کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا! اور میں

نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے"۔ "کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا"۔

آیت5:۔ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا۝ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ۝ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا۝ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا۝ (الانشقاق: ۷ تا ۱۲)

ترجمہ پھر جس شخص کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ (یعنی اس سے بالکل حساب نہیں لیا جائے گا)۔ اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔ رہا وہ شخص جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے (ہی سے پکڑا) دیا جائے گا۔ تو وہ موت کو پکارے گا (موت کی دھائی دے گا)۔ اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا۔

حدیث2:۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يُبْكِيكِ؟"۔ قَالَتْ: "ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟"۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ: "هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ" حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ"۔

(سنن أبي داود ج۷ ص۱۳۳ رقم4755؛ مسند احمد رقم24696؛ أحمد بنحوه وبسياق مختلف رقم24793؛ إسحاق بن راهويه في "مسنده" رقم1349؛ حسين المروزي في زياداته على "الزهد" لابن المبارك رقم1361؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34406؛ الشريعة الآجُرِّي رقم906؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا إِرْسَالٌ فِيهِ بَيْنَ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ، عَلٰى أَنَّهُ قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَدْخُلُ

وَهُوَ صَبِيٌّ مَنْزِلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأُمِّ سَلَمَةَ. وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة: مستدرک حاکم رقم 8722؛ البعث والنشور، رقم 365، 366؛ الاعتقاد والهداية للبيهقي، ص ۲۱۰؛ مشکوۃ رقم 5565)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ جہنم کے ذکر سے آبدیدہ ہوگئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: "کس چیز نے تجھے رُلادیا ہے؟"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "میں نے دوزخ کی آگ کے منظر کو یاد کیا، جس سے مجھے رونا آ گیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو بھی یاد رکھیں گے؟"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین مواقع میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا:

1 میزان کے وقت، یہاں تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس کے (اعمال کا) وزن ہلکا رہا، یا بھاری۔
2 اعمال ناموں کی تقسیم کے وقت، جب کہا جائے گا: "آؤ، اپنا اعمال نامہ پڑھ لو، یہاں تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس کا اعمال نامہ کہاں سے آیا ہے؟ آیا وہ اس کے دائیں ہاتھ میں، یا بائیں ہاتھ میں، یا اس کی پیٹھ کے پیچھے سے۔
3 پل صراط کے نزدیک جب اس کو جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا، یہاں تک کہ آدمی اسے عبور کرلے"۔

3.3:۔حساب وکتاب کا آغاز

نامہ اعمال کی تقسیم کے بعد انہیں پڑھنے کا حکم ہوگا جب ہر شخص اپنا اپنا نامہ اعمال پڑھ لے گا اور دیکھ لے گا، تب اس کا حساب شروع ہوگا، کراماً کاتبین کو بطور گواہ پیش کیا جائے گا، گواہیوں کا سلسلہ شروع ہوگا، انبیاء کرام علیہم السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو بطور گواہ پیش کیا جائے گا، اعضائے انسانی کی بھی گواہیاں ہوں گی، ہاتھ، پاؤں، اور جسم کے جس حصہ کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے، قوت گویائی عطا فرما کر ان سے بطور اتمام حجت گواہی لیں گے۔

آیت 6:۔ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ (الزمر: ۶۹)

ترجمہ زمین اپنے ربّ کے نُور سے چمک اٹھے گی، کتاب اعمال لاکر رکھ دی جائے گی، انبیاء اور تمام گواہ حاضر کردیے جائیں گے، لوگوں کے درمیان ٹھیک حق کے

ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

آیت 7:۔فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ○ (النساء:۴۱)

ترجمہ پھر سوچو کہ اُس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اِن لوگوں پر تمہیں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔

آیت 8:۔يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (النور:۲۴)

ترجمہ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔

آیت 9:۔اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ (یٰسین:۶۵)

ترجمہ آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، اِن کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔

آیت 10:۔وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ○ (ق:۲۱)

ترجمہ ہر شخص اِس حال میں آ گیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا۔

حدیث 3:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَيْتُهُ .... ثُمَّ إِنَّكُمْ مَدْعُوُّونَ مُفَدَّمَةً أَفْوَاهُكُمْ بِالْفِدَامِ، ثُمَّ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُبِينُ عَنْ أَحَدِكُمْ لَفَخِذُهُ وَكَفُّهُ. الحديث

(حسن: مسند أحمد ج ۳۳ ص ۲۴۲ رقم 20043؛ حسين المروزي في زياداته على "زهد ابن المبارك" (987)؛ عبد الرزاق في "المصنف" رقم 20115؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11405؛ مسند الرویانی رقم 916، 917، 918؛ شرح مشکل الآثار رقم 4160؛ معجم کبیر طبرانی 19/ رقم 969، 973، 975؛ المخلصيات وأجزاء أخرى لأبي طاهر المخلص رقم 3001؛

مستدرک حاکم رقم 8774: قال الحاکم: "صحیح الإسناد" ووافقه الذهبي؛ شعب الایمان رقم 8931؛ شرح السنۃ بغوی رقم 4330؛ ترمذی رقم 2424؛ مسند احمد رقم 20037، 20043؛ وقال ابن عبد البر فی ترجمة حکیم بن معاویة: "الحدیث صحیح، والإسناد ثابت" الصحیحة: 2713)

ترجمہ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم قیامت کے دن بلائے جاؤ گے، تمھارے منہ بند ہوں گے۔ پھر سب سے پہلے جو عضو بات کرے گا، وہ تمھاری ران اور ہتھیلی ہوگی"۔

1 ہر آدمی کو الگ الگ، تنہا حساب دینا ہوگا۔

آیت 11:۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ○ (مریم: ۹۵)

ترجمہ سب قیامت کے روز فرداً فرداً اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔

آیت 12:۔ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ○ (الزلزال: ٦)

ترجمہ اُس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تاکہ اُن کے اعمال اُن کو دکھائے جائیں۔

2 سب سے پہلے اُمّتِ محمدیہ کا حساب ہوگا۔

حدیث 4:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ، يُقَالُ: أَيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ، وَنَبِيُّهَا؛ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ".

(صحیح: سنن ابن ماجه رقم 4290؛ الطیالسی رقم 2711؛ مسند أحمد رقم 2546، 2692، 2693؛ المروزی فی "تعظیم قدر الصلاة" رقم 265، 266؛ أبو یعلی رقم 2328، شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 843، 2189؛ البیهقی فی "دلائل النبوة" 5/481-482)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہم آخری اُمّت ہیں، لیکن ہمارا حساب سب سے پہلے ہوگا۔ پکارا جائے گا: "اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت اور خود اُن کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہے؟"۔ پس ہم سب سے آخر میں

آنے والے اور سب سے پہلے حساب کیے جانے والے ہیں"۔

3 حساب کتاب لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ہر آدمی سے بغیر ترجمان اور بغیر حجاب کے براہِ راست سوال جواب کریں گے۔

حدیث 5:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ:... فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "... ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلاَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: "أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟". فَلَيَقُولَنَّ: "بَلَى". ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: "أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟". فَلَيَقُولَنَّ: "بَلَى". فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ". (بخاری رقم 1413)

ترجمہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے روز تم میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کھڑا ہوگا۔ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب ہوگا، نہ ترجمان۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: "کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا؟"۔ وہ جواب دے گا: "ہاں"۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کریں گے: "کیا میں نے تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟"۔ وہ کہے گا: "ہاں، بھیجا تھا"۔ انسان (اس وقت) اپنے دائیں دیکھے گا، تو آگ پائے گا، بائیں دیکھے گا، تو آگ پائے گا۔ لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہیے، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہی ہو۔ اگر کھجور کا ٹکڑا بھی نہ ملے، تو اچھی بات کر کے آگ سے بچو"۔

4 حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

حدیث 6:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ: إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَوَّلُ شَيْءٍ

مِمَّا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ الْمَكْتُوبَةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ۔ وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً: فَإِنْ أَتَمَّهَا - وَإِلَّا زِيدَ فِيهَا مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ كَذٰلِكَ"۔

(صحیح: مسند أحمد، رقم 7902، 9494؛ ترمذی رقم 413؛ نسائی رقم 465، 466، 467؛ ابوداؤد رقم 864، 865؛ ابن ماجہ رقم 1425؛ إسحاق بن راهويه (506)؛ مسند طیالسی رقم 2590؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 7770، 35968، 36047؛ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ: مسند احمد رقم 16954؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 7771، 30422، 35904؛ ابوداؤد رقم 866؛ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مسند احمد رقم 16614، 16949؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 36008)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کے روز بندے سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا، وہ اس کی فرض نماز ہے۔ پھر اگر نماز (سنت کے مطابق) درست اور کامل ہوئی (تو بندہ کامیاب وکامران ہوگا)، ورنہ اس کے نوافل سے اس کمی کو پورا کیا جائے گا۔ پھر اس کے تمام فرض اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا''۔

5 حقوق العباد میں سے ''قتل'' کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا۔

حدیث 7:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 3674، 4200، 4213، 4214؛ بخاری رقم 6533، 6864؛ مسلم رقم 28 - 1678؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 229، 27948، 27949، 27952، 35867؛ ابن ماجہ رقم 2615، 2617؛ مسند بزار رقم 1678؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 3441، 3442، 3443، 3445؛ سنن نسائی رقم 3993، 3994، 3996؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 6600، 6604؛ ابن حبان رقم 7344؛ معجم کبیر طبرانی رقم 10425؛ فوائد تمام رقم 408؛ السنن الواردۃ فی الفتن، للدانی، رقم 95؛ البعث والنشور رقم 373؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 15860؛ شعب الایمان رقم 4941، 4942، 4954؛ حسین المروزی فی زیاداته علی "زهد" ابن المبارك

رقم1358، الفتن، لنعیم بن حماد 464؛ أبو یعلی رقم5414، 5215؛ الشاشی رقم 564، 568.567.566؛ الطبرانی فی "الأوائل" رقم24؛ أبو نعیم فی "الحلیة" 88.87/7، 127؛ البغوی رقم2520؛ عبد الرزاق رقم19717؛ الدارقطنی فی "العلل" 91/5: حدیث أبی وائل عن عبد اللہ صحیح؛ القضاعی فی "مسندہ" رقم 211، 213.212)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا''۔

6 رائی کے دانہ کے برابر نیکی یا رائی کے برابر بدی کا حساب بھی ہوگا۔

آیت 13:۔ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ○ (الانبیاء:۴۷)

ترجمہ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔

آیت 14:۔ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ○ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ○ (الزلزال:۸،۷)

ترجمہ پھر جس نے ذرّہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جس نے ذرّہ برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

7 بند کمروں میں ہونے والی سازشوں اور رازدارانہ باتوں کا بھی حساب لیا جائے گا۔

آیت 15:۔ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ○ (الطارق:۹)

ترجمہ جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی۔

آیت 16:۔ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ○ (الحاقہ:۱۸)

ترجمہ وہ دن ہوگا، جب تم لوگ پیش کیے جاو گے تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا۔

آیت 17:۔ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ○ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ○ (العادیات:۹،۱۰)

ترجمہ تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے، اسے نکال لیا جائے گا۔ (جب قبریں اگلوائی جائیں گی)۔ اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے اسے برآمد کر

کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی؟ (اور دلوں کے راز نکلوائے جائیں گے)۔

8 مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑی گئی نیکی یا برائی کا حساب بھی لیا جائے گا۔

آیت 18:۔ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ○ (القیامۃ: ۱۳)

ترجمہ اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتادیا جائے گا۔

9 اگر کسی آدمی نے اپنے غلام کو ایک تھپڑ ناجائز مارا ہوگا، تو اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔

حدیث 8:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: بَلَغَنِي حَدِيثٌ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَيْتُ بَعِيرًا، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيْهِ رَحْلِي، فَسِرْتُ إِلَيْهِ شَهْرًا، حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ الشَّامَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ. فَقُلْتُ لِلْبَوَّابِ: قُلْ لَهُ: "جَابِرٌ عَلَى الْبَابِ". فَقَالَ: "ابْنُ عَبْدِ اللهِ؟". قُلْتُ: "نَعَمْ". فَخَرَجَ يَطَأُ ثَوْبَهُ فَاعْتَنَقَنِي، وَاعْتَنَقْتُهُ. فَقُلْتُ: "حَدِيثًا بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِصَاصِ، فَخَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ، أَوْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَهُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - أَوْ قَالَ: الْعِبَادُ - عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا". قَالَ: قُلْنَا: "وَمَا بُهْمًا؟". قَالَ: "لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ". "ثُمَّ يُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مِنْ بُعْدٍ كَمَا يَسْمَعُهُ مِنْ قُرْبٍ: "أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدَّيَّانُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ، وَلَهُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَقٌّ، حَتَّى أُقِصَّهُ مِنْهُ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَلِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عِنْدَهُ حَقٌّ، حَتَّى أُقِصَّهُ مِنْهُ، حَتَّى اللَّطْمَةُ". قَالَ: قُلْنَا: "كَيْفَ وَإِنَّا إِنَّمَا نَأْتِي اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا؟". قَالَ: "بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ".

(حسن: مسند أحمد رقم 16042؛ مسند ابن أبي شيبة رقم 851؛ خلق أفعال العباد، ص 98؛ البخاري في "الأدب المفرد" رقم 970؛ علقه البخاري في "صحيحه" (فوق رقم

78)، وعلقه أيضاً في موضع آخر (فوق رقم 7481)؛ مسند الحارثُ بنُ أبي أسامة رقم 45،44 "زوائد"؛ ابنُ أبي عاصم في "السنة" رقم 514؛ "الآحاد والمثاني" رقم 2034؛ مساوئ الأخلاق ومذمومها للخرائطي رقم 601؛ مستدرک حاکم رقم 3638، 8715: قال الحاكم: صحيح الإسناد ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي؛ البيهقي في "الأسماء والصفات" رقم 131، 600؛ البعث والنشور رقم 384؛ الاحاديث المختارة: 9 /10؛ الخطيب في "الجامع لأخلاق الراوي" رقم 1748؛ "الرحلة" رقم 32،31 ؛ ابنُ عبد البر في "بيان العلم" ص 123،122 ؛ الحافظ في "تغليق التعليق" 355/5؛ الهيثمي في "مجمع الزوائد" 133/1، ونسبه إلى أحمد والطبراني في "الكبير" وضعفه بعبد الله بن محمد بن عقيل؛ "التاريخ" 169/7-170 (مختصراً)، المزي في "تهذيب الكمال" في ترجمة القاسم بن عبد الواحد، وابن حجر في "تغليق التعليق" 355/5؛ وحسّن الحافظ في "الفتح" 174/1 إسناد قسم الارتحال منه؛ الطبراني في "مسند الشاميين" رقم 156 ؛ الطبراني بنحوه في "الأوسط" رقم 8588)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن أُنَیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندوں کو (یا فرمایا لوگوں کو) اکٹھا کرے گا ننگے بدن، ننگے پاؤں اور خالی ہاتھ۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں پکارے گا، جسے دور والا بھی اسی طرح سنے گا جس طرح قریب والا سنے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میں ہوں بدلہ دلانے والا، میں ہوں بادشاہ! سنو! اگر کسی جہنمی کے ذمہ کسی جنتی کا حق ہے، تو وہ اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک میں جنتی آدمی کو اس کا بدلہ نہ دلوا دوں۔ اگر کسی جنتی کے ذمہ کسی جہنمی کا حق ہے، تو وہ اس وقت تک جنت میں نہیں جائے گا جب تک میں جہنمی کو اس کا حق نہ دلوا دوں، یہاں تک کہ اگر کسی نے کسی کو (ناجائز) تھپڑ مارا ہے، تو میں اس کا بدلہ بھی دلواؤں گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو گا جب کہ ہم لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور خالی ہاتھ ہوں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ ہوگا''۔

10 اگر کسی آدمی نے کسی کو ایک کوڑا ناجائز مارا ہوگا، تو اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔

حدیث 9:۔وَبِهِ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ ضَرَبَ سَوْطًا ظُلْمًا اقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(المعجم الأوسط، ج ۲ ص ۱۲۰ رقم 1445؛ مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج ۱۶ ص ۲۶۰ رقم 9446؛ رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۱۰ ص ۳۵۳ رقم 18413)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کو ایک کوڑا بھی ناجائز مارا ہے، تو اس سے قیامت کے دن بدلہ لیا جائے گا''۔

11 اگر کسی آدمی کے ذمہ کسی کا پیلو کی ٹہنی کے برابر حق ہوگا، تو اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔

حدیث 10:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"۔ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: "وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ؟"۔ قَالَ: "وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ"۔ (مسلم رقم 218-137)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے کسی مسلمان کا حق مار لیا، اللہ نے اس کے لیے جہنم واجب کر دی اور جنت حرام کر دی''۔ ایک آدمی نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو''۔

12 دنیا میں اپنا حساب کتاب خود کرنے والوں کے لیے قیامت کے روز حساب دینا آسان ہوگا۔

حدیث 11:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ المَوْتِ، وَالعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ"۔ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ: "مَنْ دَانَ نَفْسَهُ" يَقُولُ: حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسَبَ يَوْمَ القِيَامَةِ۔

(حسن: ترمذی رقم 2459؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 171؛ مسند أبي داود الطيالسي رقم 1218؛ مسند احمد رقم 17123؛ ابن ماجہ رقم 4260؛ مسند البزار رقم 3489؛ معجم صغیر طبرانی رقم 863؛ معجم کبیر طبرانی رقم 7141، 7143؛ مسند الشامیین طبرانی رقم 463، 1485؛ مستدرک حاکم رقم 191، 7639؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج ۱ ص ۲۶۷، ج ۸ ص ۱۷۴؛ مسند الشهاب رقم 185؛ الآداب بیہقی رقم 812؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 6514؛ شعب الایمان رقم 10062؛ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ: شرح السنة: رقم 4116، 4117؛ معجم ابن عساكر رقم 354؛ مشکوٰۃ رقم 5289)

ترجمہ حضرت شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے۔ عاجز (بیوقوف) وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کے پیچھے چلتا رہے، اور اللہ پر اپنی تمناؤں کے مطابق دل کو خوش کرتا رہے“۔

حدیث 12:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: "حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا، وَزِنُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا، فَإِنَّهُ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ فِي الْحِسَابِ غَدًا أَنْ تُحَاسِبُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ {يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ} [الحاقة: 18]"۔

(محاسبة النفس لابن أبي الدنيا. ص ۲۲ رقم 2؛ الزهد والرقائق لابن المبارك ص ۱۰۳ رقم 306؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷ ص ۹۶ رقم 34459 ؛ الزهد لأحمد بن حنبل ص 99 رقم 633؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. ج ۱ ص ۵۲؛ ترمذی تحت رقم 2459 تعلیقا؛ تاريخ دمشق. لابن عساكر . ج ۴۴ ص ۳۱۴؛ صفوة الصفوة 1/ 107؛ الخطب والمواعظ لأبي عبيد رقم 144؛ أسد الغابة في معرفة الصحابة رقم 1242؛ مسند الفاروق أمير المؤمنين أبي حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه وأقواله على أبواب العلم. ج ۲ ص ۶۱۲ رقم 888؛ ابن الجوزی فی "ذم الهوى" ص 40؛ "حفظ العمر" ص 34؛ القصاص والمذكرين. لابن الجوزی رقم 64؛ تخريج أحاديث إحياء علوم الدين. ج ۶ ص ۲۴۳۱، ۲۴۳۲ رقم 3851/ ب؛ وإسناده جيد في "حلية الأولياء" (52/1) من طريق جعفر بن برقان عن ثابت بن حجاج به. وإسناده جيد إن كان ثابت سمعه من عمر، فإن صورته صورة المعلق المنقطع: سلسلة الأحاديث الضعيفة. ج ۳ ص ۳۴۶ رقم 1201؛ حجة الله البالغة ج ۲ ص ۱۴۸)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اپنے آپ کا حساب کرتے رہو، اس سے پہلے کہ تمہارا (قیامت کے روز) حساب لیا جائے۔ اس لیے کہ یہ تمہارے (قیامت کے دن کے) حساب کے لیے آسانی پیدا کرے گا۔ اپنے اعمال کو تولا کرو اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال کو (قیامت کے دن) تولا جائے۔ اپنے آپ کو بڑی پیشی کے لیے تیار رکھو۔

آیت 19:۔ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ۝ (الحاقۃ: ۱۸)

ترجمہ وہ دن ہوگا، جب تم لوگ پیش کیے جاؤ گے، تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا"۔

حدیث 13:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: "اعْلَمْ، أَبَا مَسْعُودٍ! لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ". فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ". فَقَالَ: "أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ

لَلَفَحَتْكَ النَّارُ"، أَوْ "لَمَسَّتْكَ النَّارُ"۔ (مسلم رقم35-1659)

ترجمہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ''ابومسعود! یاد رکھو! جتنی تُو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے، اللہ اس سے کہیں زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے''۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! یہ غلام اللہ کی رضا کے لیے (آج سے) آزاد ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو اسے آزاد نہ کرتا، تو جہنم کی آگ تجھے جلا ڈالتی''۔ یا فرمایا: ''جہنم کی آگ تجھے چمٹ جاتی''۔

13 عدل قائم کرنے کے لیے ایک دفعہ جانوروں کو بھی زندہ کیا جائے گا۔

حدیث 14:۔حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجَمَّاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ نَطَحَتْهَا"۔ وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ - يَعْنِي فِي حَدِيثِهِ -: "يُقَادُ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 7204، 7996، 8288، 8756، 8847، 9333؛ مسلم رقم60-2582؛ الادب المفرد رقم183؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 11269؛ ابن حبان رقم 7363؛ ترمذی رقم 2420؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2228؛ سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم 1966)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حقوق والوں کے حقوق ادا کیے جائیں گے، یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کا بھی بدلہ لیا جائے گا جو اس نے اس کو سینگ مارا ہوگا''۔

14 پکے کافر بلا حساب کتاب جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔

آیت 20:۔فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ○

(الرحمٰن: ۳۹ تا ۴۱)

ترجمہ اُس دِن کسی انسان اور کسی جن سے اس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی، پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو؟ مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

آیت 21:۔ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (القصص:۷۸)

ترجمہ مجرموں سے تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔

3.4:۔ نعمتیں، جن کا حساب ہوگا

1 انسان کو دی گئی نعمتوں کا حساب لیا جائے گا۔

آیت 22:۔ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○ (التکاثر:۸)

ترجمہ پھر ضرور اُس روز تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

2 کان، آنکھ اور دل کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

آیت 23:۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (المؤمنون:۷۸)

ترجمہ وہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں سننے اور دیکھنے کی قوتیں دیں اور سوچنے کو دل دیئے۔ مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔

3 تندرستی اور ٹھنڈے پانی کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

حدیث 15:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ - أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ، وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ" . هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(صحیح: ترمذی رقم 3358)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت

کے روز لوگوں سے نعمتوں کے سلسلہ میں سب سے پہلے جس چیز کا سوال ہوگا، وہ یہ ہو گا: کیا ہم نے تیرے بدن کو صحت نہ دی اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا؟"۔

4 صحت اور وقت کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

حدیث 16 :۔ حَدَّثَنِي مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الصِّحَّةَ وَالْفَرَاغَ نِعْمَتَانِ مِنْ نِعَمِ اللهِ، مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 2340، 3207؛ الدارمی رقم 2749؛ بخاری رقم 6412؛ مستدرک حاکم رقم 7845؛ ابن المبارک فی "الزهد" رقم 1؛ عبد بن حمید رقم 684؛ البخاری تعلیقا رقم 6412؛ ابن ماجه رقم 4170؛ ترمذی رقم 2304؛ الطبرانی رقم 10786؛ أبو نعیم فی "الحلیة" 174/8؛ القضاعی فی "مسند الشهاب" رقم 295؛ البیهقی فی "شعب الإیمان" رقم 4543)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "صحت اور فراغت، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے دو بڑی نعمتیں ہیں، ان دونوں نعمتوں کے بارے میں لوگوں کی اکثریت دھوکے میں پڑی ہوئی ہے"۔

5 پانچ چیزوں کا بھی حساب بھی لیا جائے گا۔

حدیث 17 :۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو مِحْصَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ". هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(حسن: ترمذی رقم 2416)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے روز انسان کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹنے دیئے جائیں گے، جب تک وہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے لے:

١ عمر کس کام میں کھپائی؟
٢ جوانی کس کام میں بسر کی؟
٣ مال کہاں سے کمایا؟
٤ مال کہاں پر خرچ کیا؟
٥ اپنے علم کے مطابق عمل کہاں تک کیا؟

3.5:۔آسان حساب

1 جن لوگوں کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، ان سے آسان حساب لیا جائے گا۔

آیت 24:۔فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا۝ (الانشقاق:٧ تا٩)

ترجمہ پھر جس شخص کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ (یعنی اس سے بالکل حساب نہیں لیا جائے گا)۔ اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔

2 آسان حساب پردہ میں لیا جائے گا، گناہ بتلائے جائیں گے، لیکن مؤاخذہ نہیں کیا جائے گا۔

حدیث 18:۔ حَدَّثَنَا بَهْزٌ، وَعَفَّانُ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ عَفَّانُ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ إِذْ عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "فِي النَّجْوَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟". فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، وَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، وَيَقُولُ لَهُ: "أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ

كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَىٰ فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ۔ قَالَ: "فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، ثُمَّ يُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: "هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ" [هود: 18]

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 5436، 5825؛ بخاری رقم 2441، 6070، 7514؛ مسلم رقم 52-2768؛ ابن ماجہ رقم 183؛ ابن أبي شيبة رقم 34221؛ عبد بن حميد رقم 846؛ ابن أبي عاصم فی "السنة" رقم 604، 605؛ البيهقي فی "الأسماء والصفات" رقم 94، 472؛ البعث والنشور رقم 360؛ شعب الايمان رقم 267؛ ابن المبارك فی "الزهد" رقم 166؛ البخاري فی "خلق أفعال العباد" رقم 329، 330، 331، 333، 344؛ عبد الله بن أحمد فی "السنة" رقم 437؛ أبو يعلى رقم 5751؛ الطبري فی "تفسيره" رقم 6496، 6497، 18090؛ ابن خزيمة فی "التوحيد" 1/386، 387، 388، 389؛ النحاس فی "الناسخ والمنسوخ" ص 105؛ ابن حبان رقم 7355، 7356؛ الآجري فی "الشريعة" رقم 618؛ ابن منده فی "الإيمان" رقم 790، 1077، 1078، 1079؛ مكارم الأخلاق الخرائطي، رقم 435؛ معجم اوسط رقم 3915؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2213؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11802؛ شرح السنۃ رقم 4320)

ترجمہ: حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ ایک شخص نے ان سے عرض کیا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے سرگوشی کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟''۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مؤمن آدمی کو اپنے قریب کریں گے اور اس پر اپنا دامنِ رحمت ڈال کر مخلوقِ خدا سے پردہ میں کر لیں گے اور پوچھیں گے: ''کیا تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟''۔ مؤمن عرض کرے گا: ''ہاں! اے میرے ربّ! یاد ہے''، یہاں تک کہ اللہ

تعالیٰ اس سے سارے گناہوں کا اقرار کروالیں گے۔ مؤمن اپنے دل میں کہے گا: ''اب تو وہ ہلاک ہو چکا''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میں نے تیرے گناہوں پر دنیا میں بھی پردہ ڈالے رکھا، آج بھی پردہ ڈال رہا ہوں''۔ اسے اس کی نیکیوں کا دفتر دے دیا جائے گا۔ کفار اور منافقین کا حساب سب کے سامنے لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اعلانیہ طور پر فرمائیں گے:

آیت25:۔ أُولَٰٓئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّٰلِمِينَ ○ |ھود: 18|

ترجمہ ایسے لوگ اپنے ربّ کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے ربّ پر جھوٹ گھڑا تھا۔ سنو! خدا کی لعنت ہے ظالموں پر۔

3 آسان حساب کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔

حدیث19:۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: "أَللّٰهُمَّ! حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا". فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: "يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟". قَالَ: "أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ، إِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ، يَا عَائِشَةُ! هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةُ تَشُوكُهُ".

(مسند أحمد رقم 24215، 25515؛ مسند إسحاق بن راھویہ رقم 909؛ السنة. لابن أبي عاصم رقم 885؛ ابن خزیمہ رقم 849؛ ابن حبان رقم 7372؛ معجم الاوسط رقم 3649؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، ووافقه الذهبي: مستدرک حاکم رقم 936، 7636، 8727؛ شعب الایمان رقم 266؛ الطبري في "تفسيره" 30/115؛؛؛ صححه الألباني في المشكاة: 5562، صحيح موارد الظمآن: 2188)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ کو اپنی بعض نمازوں میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

أَللّٰهُمَّ! حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا".

ترجمہ "اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا"۔

میں نے عرض کیا: "یا نبی اللہ! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے نامۂ اعمال کو دیکھے اور اسے نظر انداز کردے۔ جس کے نامۂ اعمال پر اس روز بحث شروع ہوگئی، اے عائشہ! وہ تو ہلاک ہوگیا۔ مؤمن کو جو بھی (دنیا میں) تکلیف پہنچتی ہے، اللہ اس کو گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں، یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی، جو مؤمن کو چبھ جائے"۔

4 جس بندے سے اللہ تعالیٰ آسان حساب لینا چاہیں گے، اسے اللہ تعالیٰ خود سوال کا جواب سکھلادیں گے۔

حدیث 20:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ نَهَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُسْأَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَكُونَ فِيمَا يُسْأَلُ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ: "مَا مَنَعَكَ أَنْ تُنْكِرَ الْمُنْكَرَ إِذْ رَأَيْتَهُ؟". قَالَ: "فَمَنْ لَقَّنَهُ اللهُ حُجَّتَهُ، قَالَ: "رَبِّ! رَجَوْتُكَ، وَخِفْتُ النَّاسَ".

(حسن: مسند أحمد رقم 11214، 11245، 11735؛ مسند حمیدی رقم 756؛ مسند ابی یعلی رقم 1089؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 20183؛ ابن حبان رقم 7368؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم 974؛ ابن ماجہ رقم 4017؛ والبیهقی فی "شعب الإیمان" رقم 7574، 7575؛ جوده الحافظ العراقی فی "الإحیاء" 229/2؛ صحیح موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان رقم 1546-1845؛ الصحیحة: رقم 929)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے ایک شخص سے قیامت کے دن (مختلف) سوالات کیے جائیں گے، یہاں تک کہ اس سے یہ سوال بھی کیا جائے گا: "جب تُو نے برائی دیکھی تو اُسے کیوں نہ روکا؟"۔ (آدمی کوئی جواب نہیں دے پائے گا)۔ پھر اللہ جس کو خود جواب سکھلائیں گے، تو وہ

عرض کرے گا: ''اے میرے ربّ! میں نے (تیری رحمت کی) اُمید رکھی، میں تو (لوگوں کے شر سے) ڈرتا ہی رہا''۔

5 مصائب و آلام میں زندگی بسر کرنے والے مسلمانوں سے آسان حساب لیا جائے گا۔

حدیث 21:۔حدثنا الحسينُ بن إسحاقَ التُّستَرِی، ثنا مَخْلَد بن مالك، حدثنا مِسْكين بن بُكَير، ثنا شُعبة، عن عَمرو بن مُرَّة، عن عبد الله بن الحارث، عن أبي كَثير الزُّبَيدی، عن عبد الله بن عَمرو، عن النبيّ صلى الله عليه و سلم قال: "تَجْتَمِعُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، يُقَالُ: "أَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الأُمَّةِ و مَسَاكِينُهَا؟". فَيَقُومُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: "مَاذَا عَمِلْتُمْ؟". فَيَقُولُونَ: "رَبَّنَا ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا، ووَلَّيْتَ الأُمُورَ والسُّلْطَانَ غَيْرَنَا". فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: "صَدَقْتُمْ". فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِزَمَانٍ، وتَبْقَى شِدَّةُ الحِسَابِ عَلَى ذَوِي الأَمْوَالِ والسُّلْطَانِ". قالوا: "فأَيْنَ المؤمنونَ يومَئِذٍ؟". قال: "تُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ، مُظَلَّلٌ عَلَيْهِمُ الغَمَامُ، يَكُونُ ذٰلِكَ اليَوْمُ أَقْصَرَ عَلَى المُؤْمِنِينَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ".

(المُعْجَمُ الكَبِير للطبرانی المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر، ج ١٣ ص ٥٥٣، ٥٥٤ رقم 14445؛ أبو نُعَيم فی "الحلية" أبو نعيم فی "الحلية" 7.289/1 /206؛ ابن المبارك فی "الزهد" رقم 643 موقوفًا؛ ابن أبي شيبة رقم 34028، 34715 موقوفا؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ أَبِي كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد رقم 18350؛ الدينوری فی "المجالسة" رقم 2037 موقوفاً؛ ابن الأعرابی فی "الزهد وصفة الزاهدين" رقم 117 موقوفاً؛ ابن حبان: رقم 7419؛ صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: رقم 3187، 3590؛ صحيح موارد الظمآن: رقم 2193)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ قیامت کے روز جمع کیے جاؤ گے۔ اعلان کیا جائے گا: ''اُمت محمدیہ کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟''۔ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: ''تم لوگ کیا عمل کرتے رہے؟''۔ وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب! آپ

نے ہمیں مصائب و آلام میں ڈالے رکھا، ہم نے صبر کیا۔ مال اور حکومت دوسرے لوگوں کو دی"۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "تم سچ کہتے ہو"۔ پھر فقراء اور مساکین دوسرے لوگوں سے پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔ دولت مند اور حکمران سخت حساب کے لیے پیچھے رہ جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اس روز مؤمن کہاں ہوں گے؟"۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی، ان کے اوپر بادلوں کا سایہ ہوگا۔ وہ دن مؤمنوں پر دن کی ایک گھڑی سے بھی کم ہوگا"۔

3.6:۔ مشکل حساب

1 جن لوگوں کو ان کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ یا پیٹھ پیچھے دیا جائے گا، ان سے مشکل حساب لیا جائے گا۔

آیت 26:۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ○ (الحاقۃ: ۲۵ تا ۲۹)

ترجمہ اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا: "کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا، اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے"۔ "کاش! میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کُن ہوتی۔ آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا"۔

آیت 27:۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ○ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ○ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ○ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ○ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ○ (الانشقاق: ۱۰ تا ۱۵)

ترجمہ رہا وہ شخص جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے (ہی سے پکڑا) دیا جائے گا، تو وہ موت کو پکارے گا (موت کی دُھائی دے گا)، اور وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا۔ وہ اپنے گھر والوں میں مگن تھا۔ اس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے۔ ہاں! (پلٹنا کیسے نہ تھا!) اُس کا ربّ اُس کے کرتوت دیکھ رہا تھا۔

2 مشکل حساب یہ ہوگا کہ بندے سے پوچھا جائے: ''تم نے یہ کام کیوں کیا؟''۔

حدیث22:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ". قَالَتْ: فَقُلْتُ: "أَلَيْسَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا" [الانشقاق: 8]. قَالَ: "لَيْسَ ذٰلِكَ بِالْحِسَابِ، وَلٰكِنَّ ذٰلِكَ الْعَرْضُ، مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عُذِّبَ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم24200، 24215، 24605، 24769، 24772، 25958، 25515، 25707؛ بخاری رقم103، 4939، 6536، 6537؛ مسلم رقم 2876-79، 2876-80؛ ابوداؤد رقم3093؛ ترمذی رقم2426، 3337؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم1318، 1319؛ المروزي في زوائده على "الزهد" لابن المبارك رقم369؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم34399، 34741؛ النسائي في "الكبرى" رقم11554، 11595؛ ابن حبان رقم7369، 7370، 7371، 7372؛ إسحاق بن راهوية رقم909، 1249، 1250، 1259؛ مسند البزار رقم199، 242؛ مسند ابی یعلی رقم4453؛ ابن خزیمہ رقم849؛ معجم اوسط رقم3649، 8595؛ مستدرک حاکم رقم190، 936، 7636، 8727؛ اللالكائي في "شرح أصول اعتقاد أهل السنة" رقم2191، 2192؛ القضاعي في "مسند الشهاب" رقم338؛ البيهقي في "الشعب" رقم265، 266؛ شرح السنہ رقم4319؛ البيهقي في "الاعتقاد والهداية" ص209؛ أبو الشيخ في "طبقات المحدثين" رقم96، 130؛ أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 1/318-319 و2/347-348؛ الطبري في "تفسيره" 30/116)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے حساب پر بحث شروع ہوگئی، اس کو عذاب دیا جائے گا''۔ میں نے عرض کیا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد نہیں فرمایا؟:

آیت28:۔ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ○ (الانشقاق:۸)

ترجمہ اُس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ (یعنی اس سے بالکل حساب نہیں لیا جائے گا)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ (نیک لوگوں کا حساب) محض انھیں دکھانا (یا بتانا) ہے۔ البتہ جس شخص کے حساب پر بحث کی گئی، وہ یقیناً ہلاک ہوگا''۔

حدیث 23:۔حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ نُوقِشَ الحِسَابَ هَلَكَ". قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: "فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا" [الانشقاق: 8]. قَالَ: "ذٰلِكَ العَرْضُ". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (صحیح: ترمذی رقم 2426)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کے حساب پر بحث شروع ہوگئی، وہ ہلاک ہوگیا''۔ میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:

آیت 29:۔فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا ۝

(الانشقاق: ۷ تا ۸)

ترجمہ پھر جس شخص کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ (یعنی اس سے بالکل حساب نہیں لیا جائے گا)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ تو محض (اعمال نامہ) دکھانا ہے''۔

3 کافروں اور منافقوں کا حساب کتاب ساری مخلوق کے سامنے لے کر انھیں ذلیل اور رسوا کیا جائے گا۔

حدیث 24:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ المَازِنِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي، مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: .... "وَأَمَّا الكَافِرُ وَالمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الأَشْهَادُ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ. أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ [هود: 18]"

(بخاری رقم 2441؛ مسلم رقم 2768)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کفار اور منافقین کا حساب سب کے سامنے لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اعلانیہ طور پر فرمائیں گے:

آیت 30:۔ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ○[هود: 18]

ترجمہ ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا۔ سنو! خدا کی لعنت ہے ظالموں پر۔

3.7:۔ قصاص کیسے لیا جائے گا؟

1 قیامت کے روز حقوق کی ادائیگی نیکیوں کے ساتھ ہوگی۔

حدیث 25:۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ"۔ (بخاری رقم 2449)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کی عزت یا کسی بھی طرح کا ظلم کیا ہے، اسے چاہیے کہ آج ہی اس کا مداوا کر لے، اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت کا) آجائے کہ کسی کے پاس دینار ہوگا نہ درہم۔ اگر اس کے پاس عملِ صالح ہوگا، تو اس کے ظلم کے بقدر اس سے نیکیاں لے کر حق دار کو دے دی جائیں گی۔ اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی، تو اس مظلوم کی برائیاں لے کر اس کے اوپر ڈال دی جائیں گی''۔

2 قیامت کے روز قرض کی ادائیگی بھی نیکیوں سے کی جائے گی۔

حدیث 26:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ، لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ".

(صحیح: سنن ابن ماجه، ج ۳ ص ۹۰ ۴، رقم 2414؛ بخاری رقم 6534؛ مسند احمد رقم 5385؛ مستدرک حاکم رقم 2222 عن عبد اللہ بن عمرو؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 11441، 17617؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 2921، 2959؛ ابن عدی فی "الکامل" 3/1249؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 13504؛ شاهد من حدیث أبی هریرة عند البخاری رقم 2449)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ درہم و دینار (قرض) تھے، تو (قیامت کے دن) وہ درہم و دینار کا حساب اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا، اس لیے کہ وہاں درہم و دینار کہاں ہوں گے؟''۔

3 قیامت کے روز ایک آدمی ڈھیروں نیکیاں لے کر آئے گا، لیکن اپنے لاتعداد گناہوں کی وجہ سے نیکیوں سے محروم ہو جائے گا، بلکہ دوسروں کے گناہ اپنے سر لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔

حدیث 27: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ وعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟". قَالُوا: "الْمُفْلِسُ فِينَا، يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ". قَالَ: "إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصِيَامٍ وَ صَلَاةٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ عِرْضَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، فَيُقْعَدُ، فَيَقُصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، رقم 8029، 8414، 8842، 9615؛ ترمذی رقم 2418؛ ابن حبان رقم 4411، 7359؛ مسند ابی یعلی رقم 6499؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 11270، 11273، 11275 طبع مدینہ منورہ؛ احادیث إسماعیل بن جعفر المدنی رقم 263؛ معجم الاوسط

رقم 2778؛ شرح السنۃ رقم 4164؛ مسلم رقم 59-2581؛ الصحیحۃ رقم 847)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جانتے ہو، مفلس کون ہے؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہم میں سے مفلس تو وہی ہے جس کے پاس درہم نہ ہوں، اور سامانِ زیست (زندگی) نہ ہو''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوٰۃ (جیسے نیک) اعمال لے کر آئے گا، لیکن اس کے ساتھ کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا۔ حق داروں میں اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اگر اس کی نیکیاں واجبات ادا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں، تو حق داروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ اس طرح وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔

4 ظالم اور مظلوم دونوں ایک دوسرے کو پُل صراط پر تاریکی کے باوجود پہچان لیں گے۔ مظلوم، ظالم کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک اس کی نیکیاں نہیں لے لے گا۔

حدیث 28:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَحْمَرِ النَّاقِدُ، قَالَ: نا عَمَّارُ بْنُ طَالُوتَ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْجَهْمِ بْنِ فَضَالَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجِيءُ الظَّالِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى إِذَا كَانَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ بَيْنَ الظُّلْمَةِ، وَالْوَعْرَةِ لَقِيَهُ الْمَظْلُومُ فَعَرَفَهُ، وَعَرَفَ مَا ظَلَمَهُ بِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الَّذِينَ ظُلِمُوا يَقُصُّونَ مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا، حَتَّى يَنْزِعُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَسَنَاتٌ أَدْرَكَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ مِثْلَ مَا ظَلَمُوا، حَتَّى يُورِدُوا الدَّرْكَ الْأَسْفَلَ مِنَ النَّارِ"۔

(المعجم الأوسط، ج٦ ص١١٨، ١١٩ رقم 5976؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ وُثِّقُوا: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج١٠ ص٣٥٤ رقم 18417؛ سلسلة الأحاديث الضعيفة، ج١١ ص٤٩٥، ٤٩٦ رقم 5317)

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز ظالم جب تاریکی میں پل صراط کے خطرناک راستہ پر ہوگا، تو اسے مظلوم ملے گا اور (تاریکی کے باوجود) پہچان لے گا، جو ظلم اس نے کیا، وہ بھی یاد آجائے گا۔ مظلوم اس وقت تک وہاں سے نہیں ٹلیں گے، جب تک ظالموں سے اپنا بدلہ نہیں لے لیں گے، یہاں تک کہ ظالموں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہوں گی، وہ سب مظلوم چھین لیں گے۔ اگر ظالموں کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی، تو مظلوموں کے گناہ ظالموں پر ڈال دیئے جائیں گے، اور وہ یوں جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں پھینک دیئے جائیں گے''۔

3.8:۔ میزان

قیامت کے دن حساب وکتاب کا طریقہ گننا نہیں ہوگا کہ نیکیوں اور برائیوں کو گنا جائے بلکہ وزن کر کے یعنی ترازو میں نیکیوں اور بُرائیوں کو تول کر حساب وکتاب ہوگا، قیامت کے دن وزن اعمال حق ہے

1 میزان پر ایمان لانا واجب ہے۔

حدیث 1:۔ حدثنا محمّد بن عبيد الله المَعْروفُ بابن المُنادِي، حدثنا يُونس بن محمّد، حدثنا المُعْتمِر، عَن أبيهِ، عَن يحيى بن يَعمَر، عن ابن عمر، عن عُمَر عن النّبي صلى الله عليه وسلم:....

قال: "يا محمدُ! ما الإيمانُ؟"۔ قال: "الإيمانُ: أن تؤمِنَ باللهِ، وَمَلائكته وَ كُتُبه، وَرُسله، وَتؤمن بالجنَّةِ والنَّار، والميزان، وتؤمن بالبعْثِ بعْدَ الموتِ، وَتُؤمن بالقَدَرِ خَيرِه وَشَرِّه"۔ قَال: "فإن فعلْتُ هذا فأنا مؤمن؟"۔ قَال: "نعَمْ"۔ قال: "صدقْتَ"۔ الحديث.

(صحیح: مستخرج أبي عَوانة: المسنَد الصّحيح المُخرّج عَلى صَحِيح مُسلم. ج۱ص ۴ رقم4؛ تعظيم قدر الصلاة. لمحمد بن نصر المَرْوَزي رقم367؛ ابن حبان رقم 173؛ الإيمان لابن منده رقم13، 14، فوق حديث رقم281؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم2180؛ الاعتقاد والهداية. للبيهقي، ص۲۰۶؛ البعث والنشور رقم2، 364؛ السنن الصغير للبيهقي رقم10؛ القضاء والقدر. للبيهقي. رقم186؛ المدخل إلى السنن الكبرى، بيهقي، رقم315؛ شعب الايمان رقم274؛ الصحيحة رقم2903)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سائل (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے سوال کیا: ''اے محمد! ایمان کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے

رسولوں پر ایمان لائے۔ جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لائے۔ موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لائے۔ تو اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے''۔ اس سائل (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے عرض کیا: ''اگر میں ایسا کرلوں، تو میں مؤمن ہوں گا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ اس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے کہا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا''۔

2 جن کے نیک اعمال بھاری ہوں گے، وہ کامیاب ہوں گے۔ جن کے نیک اعمال ہلکے ہوں گے، وہ ناکام ہوں گے۔

آیت 1:۔ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۝ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا هِيَهۡ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

(القارعۃ: ۶ تا ۱۱)

ترجمہ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے (جس کا عمل حق اور وزن دار ہوگا)، وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے (جس کا عمل باطل ہوگا)، اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ (دہکتی ہوئی آگ)۔

آیت 2:۔ وَالۡوَزۡنُ يَوۡمَئِذِ اۨلۡحَـقُّ ۚ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ بِمَا كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَظۡلِمُوۡنَ ۝ (الاعراف: ۸، ۹)

ترجمہ اور وزن اس روز عین حق ہوگا۔ جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے، وہی اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کرتے رہے تھے۔

آیت 3:۔ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فِىۡ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ۝ (المؤمنون: ۱۰۲، ۱۰۳)

ترجمہ اُس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا۔وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَقَالَ: اقْرَءُوا: "فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا" [الكهف: 105]۔

(بخاری رقم 4729؛ مسلم رقم 18-2785)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن ایک لمبا تڑنگا موٹا آدمی آئے گا، لیکن اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھے گا۔قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو:

آیت 4:۔أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ (الکہف:۱۰۵)

ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا (ملاقاتِ رب کا انکار کیا)۔اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے۔

حدیث 3:۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ وُزِنَ فِيهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسِعَتْ. فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: "يَا رَبِّ! لِمَنْ يَزِنُ هٰذَا؟". فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي". فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: "سُبْحَانَكَ! مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ". وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ مِثْلَ حَدِّ الْمُوسَى، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: "مَنْ تُجِيزُ عَلَى هٰذَا؟". فَيَقُولُ: "مَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي".

فَيَقُولُ: "سُبْحَانَكَ! مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط مسلم

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۶۲۹ رقم 8739)

ترجمہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میزان رکھی جائے گی۔ پھر (وہ اتنی بڑی ہوگی) اگر آسمان اور زمین بھی اس میں رکھ دیئے جائیں، تو اس میں سما جائیں گے۔ فرشتے کہیں گے: ''اے ربّ! اس میں کن کا وزن کیا جائے گا؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''میں اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہوں گا''۔ فرشتے عرض کریں گے: ''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے! ہم نے آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا ہے''۔ وہاں (پل) صراط بھی رکھ دی جائے گی، اس کی کاٹ استرے جیسی تیز ہوگی۔ فرشتے عرض کریں گے: ''اس کو کون عبور کر سکے گا؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''میں اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہوں گا''۔ فرشتے عرض کریں گے: ''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے! ہم نے آپ کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا ہے''۔

3 لوگوں کے اعمال کا وزن عدل وانصاف کے عین مطابق ہوگا، یہاں تک کہ کسی کا رائی کے برابر (نیک یا برا) عمل ہوگا، تو وہ بھی تولا جائے گا۔

آیت 5:۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○

(الانبیاء: ۴۷)

ترجمہ قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔

آیت 6:۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

(الزلزال: ۷،۸)

ترجمہ پھر جس نے ذرّہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جس نے ذرّہ برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

حدیث 4:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، قَالَ: نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً". فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَقُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَاسَوْأَتَاهُ! يَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ؟". فَقَالَ: "شُغِلَ النَّاسُ". قُلْتُ: "مَا شَغَلَهُمْ؟". قَالَ: "نَشْرُ الصُّحُفِ، فِيهَا مَثَاقِيلُ الذَّرِّ، وَمَثَاقِيلُ الْخَرْدَلِ".

(المعجم الأوسط، ج١ ص٢٥٤ رقم 833؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج١٠ ص٣٣٢ رقم 18320؛ وقال البوصيري: رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة رقم 7688؛ القبور لابن أبي الدنيا رقم 70؛ الأهوال، لابن أبي الدنيا رقم 233؛ تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة فی كتاب التاريخ الكبير للبخاري رقم 201؛ أنِيسُ السَّاري فی تخريج وتحقيق الأحاديث التی ذكرها الحافظ ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری، ج٩ ص٦٦٧٧، ٦٦٧٨، رقم 4687)

ترجمہ حضرت اُمّ سلمہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں اکٹھے کیے جائیں گے''۔ حضرت اُمّ سلمہ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اف! ہمارا پردہ؟ لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ مشغول ہوں گے (کسی کو دیکھنے کا ہوش نہیں ہوگا)''۔ میں نے عرض کیا: ''کس کام میں مشغول ہوں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نامۂ اعمال کے حصول میں، جن میں ذرّہ اور رائی کے برابر وزن کے اعمال موجود ہوں گے''۔

4 کلمۂ شہادت میزان میں ہر چیز سے بھاری ہوگا۔

حدیث5:۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: "أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟". قَالَ: "لَا، يَا رَبِّ!". فَيَقُولُ: "أَلَكَ عُذْرٌ، أَوْ حَسَنَةٌ؟". فَيُبْهَتُ الرَّجُلُ، فَيَقُولُ: "لَا، يَا رَبِّ!". فَيَقُولُ: "بَلٰى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاحِدَةً، لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ". فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ". فَيَقُولُ: "أَحْضِرُوهُ". فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟". فَيُقَالُ: "إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ". قَالَ: "فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ". قَالَ: "فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ، وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ شَيْءٌ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ"۔

(صحيح:مسند أحمد،ج١١ص٥٧٠، ٥٧١،رقم6994؛ابن المبارك فی "زوائد الزهد" ج٢ص١٠٩؛ابن ماجہ رقم4300؛ترمذی رقم2639؛ابن حبان رقم225؛الدعاء طبرانی رقم 1482؛الْمُعْجَمُ الكَبِير للطبرانی الْمُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم14614؛ مستدرک حاکم رقم9:صححه الحاكم على شرط مسلم، ووافقه الذهبی ؛شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم2204؛شعب الایمان رقم 279؛شرح السنۃ رقم4321؛ صَحِيح الْجَامِع:1776؛الصَّحِيحَة:135)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے (حساب کتاب کے لیے) الگ کرے گا۔ اس شخص کے (اعمال کے) ننانوے(99) رجسٹر اس کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ان میں سے ہر رجسٹر

تاحدِ نگاہ طویل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے: ''کیا تُو اپنے ان گناہوں سے انکار کرتا ہے؟ کہیں میرے فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا ہے؟''۔ بندہ عرض کرے گا: ''نہیں، یا میرے رب!''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''کیا تیرے پاس (ان گناہوں کے لیے) کوئی عذر ہے؟''۔ بندہ عرض کرے گا: ''نہیں، اے میرے رب!''۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''اچھا! ٹھہرو۔ ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے۔ آج کسی پر کسی قسم ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا جائے گا، جس میں لکھا ہوگا:

''أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''وزن کے لیے وہاں چلا جا''۔ بندہ عرض کرے گا: ''اے میرے رب! ان ننانوے (99) رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ٹکڑے سے کیا بنے گا؟''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے بعد اس کے سارے (گناہوں کے) رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ کا ایک ٹکڑا دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ (گناہوں کے) ننانوے (99) رجسٹر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ کاغذ کا ٹکڑا بھاری ہو جائے گا۔ اللہ کے نام سے بھاری واقعی کوئی چیز نہیں ہے''۔

5 نیک اعمال میں سے اچھے اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہوگا۔

حدیث 6:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ شَيْءٍ يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ"۔ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

(صحیح: ترمذی رقم 2003؛ مسند حمیدی رقم 398؛ مسند احمد رقم 27496، 27555، 27518، 27532؛ السنة لابن أبي عاصم رقم 782؛ ابن حبان رقم 481، 5693، 5695؛ الأداب للبیہقی رقم 156؛ شعب الایمان رقم 7640؛ الصحیحة: 876، 879)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میزان میں تولے جانی والی چیزوں میں سے اچھا اخلاق سب سے زیادہ بھاری عمل ہے۔ اچھے اخلاق والا (جنت میں بکثرت) روزے رکھنے والے اور نماز ادا کرنے والے کے درجہ کو پہنچ جائے گا''۔

6 زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بھی میزان میں تولے جائیں گے۔

حدیث 7:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد ج ١٢ ص ٨٦ رقم 7167؛ ابن أبي شيبة رقم 35026،29413؛ البخاري رقم 6406، 6682، 7563؛ مسلم رقم 31 - 2694؛ خلق أفعال العباد ص 64؛ ابن ماجه رقم 3806؛ ترمذی رقم 3467؛ النسائي في "عمل اليوم والليلة" رقم 830؛ أبو يعلى رقم 6096؛ ابن حبان رقم 841،831؛ الطبراني في "الدعاء" رقم 1692؛ البيهقي في "الأسماء والصفات" ص 210؛ "شعب الإيمان" رقم 585؛ الدعوات الكبير رقم 146؛ البغوي رقم 1264؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2203؛ أبو نعيم في "الحلية" 400/10؛ مسند بزار رقم 9783؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 10597؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 11834)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دو (2) کلمے ایسے ہیں، جو زبان سے ادا کرنے میں بڑے آسان ہیں، لیکن میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہیں۔ وہ کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے، عظمت والا، پاک ہے''۔

حدیث 8:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي

سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ". قَالَ عَفَّانُ: "وَسُبْحَانَ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ"، وَقَالَ عَفَّانُ: "مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ، وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ عَلَيْكَ أَوْ لَكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا أَوْ مُعْتِقُهَا".

(صحیح: مسند أحمد، رقم 22902، 22908، 22909؛ مسلم رقم 1-223؛ ترمذی رقم 3517؛ نسائی رقم 2437؛ ابن ماجہ رقم 280؛ ابن حبان رقم 844؛ أبو عوانة رقم 600، 601؛ ابن منده فی "الإيمان" رقم 211؛ "عمل اليوم والليلة" نسائی رقم 168، 169؛ الإيمان لابن منده 211؛ الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم 2508؛ الطبرانی فی "الكبير" رقم 3423، 3424؛ "مسند الشاميين" رقم 2874؛ الدعاء طبرانی 1734؛ المروزی فی "تعظيم قدر الصلاة" رقم 435، 436، 437؛ الدارمی (ت: غمری) رقم 712؛ السنة لأبی بكر بن الخلال رقم 1510؛ اللالكائی فی "شرح أصول الاعتقاد" رقم 1619؛ البيهقی فی "السنن الكبریٰ" رقم 185؛ الدعوات الكبير رقم 145؛ شعب الإيمان رقم 2453، 2548؛ معرفة السنن والآثار رقم 590؛ البغوی رقم 148؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 2229؛ عن رجل من بنی سليم، رقم 18287؛ الدارمی (ت: غمری) رقم 713؛ الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم رقم 2920؛ المروزی فی "تعظيم قدر الصلاة" رقم 432؛ شعب الایمان رقم 3297)

ترجمہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''طہارت (صفائی) نصف ایمان ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلهِ کہنا ترازو کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے۔ سُبْحَانَ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ پڑھنا زمین وآسمان کے خلا کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن مجید (عمل نہ کرنے سے) تیرے خلاف یا (قرآن پر عمل کرنے سے) تیرے لیے حجت اور دلیل ہے۔ ہر شخص صبح کرتا ہے۔ پھر وہ اپنے نفس کو بیچنے والا ہوتا ہے۔ پھر وہ اس کو ہلاک کرنے والا ہوتا ہے، یا اس کو (جہنم سے) آزاد کرنے والا ہوتا ہے''۔

7 ملازم کی غلطی اور مالک کی طرف سے دی گئی سزا دونوں میزان میں تولی جائیں گی۔

حدیث 9: حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ بَعْضِ شُيُوخِهِمْ، أَنَّ زِيَادًا، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ حَدَّثَهُمْ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يَكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي، وَأَضْرِبُهُمْ وَأَسُبُّهُمْ، فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟"۔ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَيُكَذِّبُونَكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ. فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ عَلَيْهِمْ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا، لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ، اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ الَّذِي بَقِيَ قِبَلَكَ"۔ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَبْكِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَهْتِفُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَهُ؟ مَا يَقْرَأُ كِتَابَ اللهِ: وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ [الأنبياء: 47]۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا أَجِدُ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ فِرَاقِ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي عَبِيدَهُ - إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ"۔

(صحیح: مسند أحمد ج ۴۳ ص ۴۰۶، ۴۰۷، رقم 26401؛ معجم ابن الأعرابی رقم 1826؛ ترمذی رقم 3165؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي إِسْنَادِ الصَّحَابِيِّ الَّذِي لَمْ يُسَمَّ رَاوٍ لَمْ يُسَمَّ أَيْضًا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 18402؛ الحسن لغیرہ: المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر العسقلانی، رقم؛ صحیح الجامع: 8039، صحیح: صحیح الترغیب والترہیب: 2290، 3606؛ مشکوٰۃ رقم 5561)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میرے کچھ غلام ہیں، جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں، اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انھیں بُرا بھلا کہہ دیتا ہوں اور مارتا بھی ہوں۔ قیامت کے روز میرا اُن کے ساتھ کیسے حساب ہوگا؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تیرے ملازموں کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ کا حساب کیا جائے گا، اور انھیں دی گئی سزا کا بھی حساب کیا جائے گا۔ اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی، تو تمہارے لیے اجر وثواب ہوگا۔ اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوئی، تو تم پر کوئی وبال نہ ہوگا، نہ تمہارے لیے کوئی ثواب ہوگا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی، تو پھر زائد سزا کا تم سے بدلہ لیا جائے گا''۔ وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی رونے اور چلّانے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''کیوں روتے ہو؟ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی:

آیت 7:۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ (الانبیاء:۴۷)

ترجمہ قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔

یہ سن کر اس آدمی نے کہا: ''یا رسول اللہ! میں اپنے حق میں اس بات سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا کہ انھیں آزاد کر دوں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں''۔

8 جہاد کے لیے پرورش کیے گئے گھوڑے کا کھانا، پینا اور بول و براز بھی قیامت کے دن

مجاہد کے نامۂ اعمال میں تولا جائے گا۔

حدیث 10 :۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِمَوْعُودِهِ، كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

(صحیح علی شرط البخاری: مسند أحمد ج ۱۴ ص ۵۴ رقم 8866؛ بخاری رقم 2853؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 4407؛ سنن نسائی رقم 3582؛ مسند ابی یعلی رقم 6568؛ شرح معانی الآثار رقم 5343؛ ابن حبان رقم 4673؛ مستدرک حاکم رقم 2456؛ سنن صغیر بیہقی رقم 3140؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 19746؛ شعب الایمان رقم 3994؛ شرح السنۃ بغوی رقم 2648)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ، اس کے وعدوں کو سچا جانتے ہوئے، جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گھوڑا رکھے گا۔ تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا، لید اور پیشاب قیامت کے دن مجاہد کے ترازو میں رکھے جائیں گے''۔

9 کافروں کے ڈھیروں نیک اعمال کا وزن مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔

حدیث 11 :۔حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، اقْرَءُوا: فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا"۔ (مسلم رقم 18-2785؛ بخاری رقم 4729)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز ایک بڑا اور موٹا آدمی آئے گا، اس کا وزن مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہو گا''۔

قرآن مجید کی آیت پڑھو:

آیت 8:۔فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۝(الکہف:۱۰۵)

ترجمہ قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے۔

10 میزان پر اعمال کے تولے جانے کا مرحلہ اس قدر مشکل ہو گا کہ قریب ترین عزیز واقارب سب ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔

حدیث 12:۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يُبْكِيكِ؟"۔ قَالَتْ: "ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟"۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ: "هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ" حَتّٰى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ"۔

(سنن أبي داود ج ۷ ص ۱۳۳ رقم 4755؛ مسند احمد رقم 24696؛ أحمد بنحوه وبسياق مختلف رقم 24793؛ إسحاق بن راهويه في "مسنده" رقم 1349؛ حسين المروزي في زياداته على "الزهد" لابن المبارك رقم 1361؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34406؛ الشريعة الآجري رقم 906؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا إِرْسَالٌ فِيهِ بَيْنَ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ، عَلٰى أَنَّهُ قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَدْخُلُ وَهُوَ صَبِيٌّ مَنْزِلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأُمِّ سَلَمَةَ۔ وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة: مستدرک حاکم رقم 8722؛ البعث والنشور رقم 365، 366؛ الاعتقاد والهداية للبيهقي، ص ۲۱۰؛ مشکوۃ رقم 5565)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ جہنم کے ذکر سے آبدیدہ ہو گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کس چیز نے تجھے رُلا دیا ہے؟''۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''میں نے دوزخ کی آگ کے منظر کو یاد کیا، جس سے مجھے رونا آ گیا۔ کیا

آپ ﷺ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو بھی یاد رکھیں گے؟"۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین مواقع میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا:

1 میزان کے وقت، یہاں تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس کے (اعمال کا) وزن ہلکا رہا، یا بھاری۔

2 اعمال ناموں کی تقسیم کے وقت، جب کہا جائے گا: "آؤ، اپنا اعمال نامہ پڑھ لو، یہاں تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس کا اعمال نامہ کہاں سے آیا ہے؟ آیا وہ اس کے دائیں ہاتھ میں، یا بائیں ہاتھ میں، یا اس کی پیٹھ کے پیچھے سے۔

3 پل صراط کے نزدیک جب اس کو جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا، یہاں تک کہ آدمی اسے عبور کر لے"۔

والميزان: عبارة عما يعرف به مقادير الاعمال، والعقل قاصر عن ادراك كيفيته. ولكن قد كشف الاحاديث عنها، فهو ميزان له لسان وكفتان، توضع الحسنات فى احدهما والسيات فى الاخرى. فان ثقلت الحسنات نجى، وان خفت هلك. وعن ابن عباس رضي الله عنه قال: "عمود الميزان مسيرة خمسين الف سنة، واحدى كَفَتَيْهِ من نور، والاخرى من ظلمة". وهذا ان صح سنده، فليس انكشاف الكفتين على اهل المحشر ببعيد عن القدرة.

(النبراس شرح: شرح العقائد النسفية، ص٣٤٨۔ (صنفه سنة تسع وثلاثين ومائتين وألف: ١٢٣٩ھ)۔ المؤلف: محمد عبد العزيز بن أحمد بن الحامد القرشي الفريهاري الملتاني أبو عبد الرحمن رحمه الله (المتوفى: بعد ١٢٣٩ھ)۔ الناشر: مكتبة البشرى، كراچی۔ ١٤٣٦ھ)

3.9:۔وزن اعمال دو مرتبہ ہوگا

قیامت کے دن وزنِ اعمال دو مرتبہ ہوگا۔ پہلی مرتبہ مومن وکافر کو الگ الگ کرنے کے لیے وزن ہوگا، اس وزن میں جس کے پاس صرف کلمہ طیبہ ہوگا، اس کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا اور وہ مومنین میں سے شمار ہوگا۔ دوسری مرتبہ نیک وبد کو الگ الگ کرنے کیلئے صرف مسلمانوں کے اعمال کا وزن ہوگا، جس کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا، وہ کامیاب قرار پائے گا اور جنت میں داخل ہوگا اور جس کا برائیوں کا پلڑا جھک جائے گا، وہ ناکام ہوگا اور جہنم میں داخل ہوگا۔

آیت9:۔فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ. فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ. وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ. فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ. وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا هِيَهۡ. نَارٌ حَامِيَةٌ. (القارعۃ: ٦ تا ١١)

ترجمہ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے (جس کا عمل، حق اور وزن دار ہوگا)۔ وہ دل پسند عیش میں ہوگا، (جس کا عمل باطل ہوگا) اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ۔ (دہکتی ہوئی آگ)۔

آیت10:۔فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ. وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فِىۡ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ. (المؤمنون: ١٠٢، ١٠٣)

ترجمہ اُس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال لیا۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

حدیث13:۔حَدَّثَنَا سُلَيۡمَانُ بۡنُ حَرۡبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بۡنُ زَيۡدٍ، عَنِ الصَّقۡعَبِ بۡنِ زُهَيۡرٍ، عَنۡ زَيۡدِ بۡنِ أَسۡلَمَ، قَالَ حَمَّادٌ أَظُنُّهُ عَنۡ عَطَاءِ بۡنِ يَسَارٍ، عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ عَمۡرٍو، قَالَ: كُنَّا عِنۡدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنۡ أَهۡلِ الۡبَادِيَةِ، عَلَيۡهِ جُبَّةٌ سِيجَانٍ مَزۡرُورَةٌ بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَ: "أَلَا إِنَّ صَاحِبَكُمۡ هٰذَا قَدۡ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ ابۡنِ فَارِسٍ". قَالَ: يُرِيدُ أَنۡ يَضَعَ كُلَّ

فَارِسٍ ابْنِ فَارِسٍ، وَيَرْفَعَ كُلَّ رَاعٍ ابْنِ رَاعٍ. قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ، وَقَالَ: "أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ". ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ نَبِيَّ اللهِ نُوحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِابْنِهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ: آمُرُكَ بِاثْنَتَيْنِ، وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ، آمُرُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ، وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ، لَوْ وُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ، وَوُضِعَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي كِفَّةٍ، رَجَحَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ، وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ، كُنَّ حَلْقَةً مُبْهَمَةً، قَصَمَتْهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ. وَأَنْهَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ". قَالَ: قُلْتُ أَوْ قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! هَذَا الشِّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الْكِبْرُ؟". قَالَ: "الْكِبْرُ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَانِ". قَالَ: "لَا". قَالَ: "هُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟". قَالَ: "لَا". قَالَ: "الْكِبْرُ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا دَابَّةٌ يَرْكَبُهَا". قَالَ: "لَا". قَالَ: "أَفَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُونَ إِلَيْهِ؟". قَالَ: "لَا". قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا الْكِبْرُ؟". قَالَ: "سَفَهُ الْحَقِّ، وَغَمْصُ النَّاسِ".

(صحیح: مسند أحمد بن حنبل، ج۱۱ص۱۵۰، ۱۵۱ رقم6583؛ البخاری فی "الأدب المفرد" رقم548؛ البزار رقم2998؛ متدرک حاکم رقم154؛ الأسماء والصفات للبیهقی رقم186؛ رَوَاهُ كُلَّهُ أَحْمَدُ...... وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم7123، 7124؛ الحافظ ابنُ کثیر فی "تاریخه" 119/1: وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجُوهُ؛ الصَّحِيحَة: 134؛ صَحِيحُ الْأَدَبِ الْمُفْرَد: 426؛ قال الشیخ شعیب الأرنؤوط: إسناده صحیح)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص گاؤں کا رہنے والا آیا جو ریشمی جبہ پہن رہا تھا، اس کے کناروں پر دیبا کی گوٹ تھی۔ وہ شخص (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے) کہنے لگا: ''تمہارے ساتھی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ چاہتے ہیں کہ ہر

چرواہے (بکری چرانے والے) اور چرواہے زادے کو بڑھا دیں، اور شہسوار اور شہسواروں کی اولادوں کو گرادیں"۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی سے اٹھے،) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کپڑوں کو گریبان سے پکڑ کر ذرا کھینچا اور ارشاد فرمایا: "کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ تُو بیوقوفوں کے سے کپڑے نہیں پہن رہا ہے؟!"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حضرت نوح علیہ السلام کا جب انتقال ہونے لگا، تو اپنے صاحب زادے کو بلایا اور فرمایا: "میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور دو چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا حکم کرتا ہوں کہ تمام آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، اگر سب کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں (اخلاص سے کہا ہوا) "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" رکھ دیا جائے، تو وہی پلڑا جھک جائے گا۔ اور اگر تمام آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے ایک حلقہ بنا کر اس کلمہ (لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) کو اس پر رکھ دیا جائے، تو وہ وزن سے ٹوٹ جائے۔ (دوسری چیز جس کا حکم کرتا ہوں۔ وہ) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" ہے کہ یہ دو الفاظ ہر مخلوق کی نماز ہیں، اور انہی کی برکت سے ہر چیز کو رزق عطا فرمایا جاتا ہے۔ اور میں تمہیں دو چیزوں سے روکتا ہوں: ایک شرک ہے دوسرا تکبر ہے"۔ میں نے عرض کیا (یا کسی اور نے عرض کیا): "یا رسول اللہ! یہ شرک ہے، اس کو تو ہم جانتے ہیں، یہ کبر کیا ہے؟ کیا یہ وہی ہے کہ ایک شخص کے جوتے اچھے ہوں، ان جوتوں کے تسمے اچھے ہوں؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں"۔: "کیا یہ تکبر ہے کہ ہم میں سے ایک کا خوب صورت حُلّہ (لباس) ہو، جس کو وہ پہن لے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں"۔ "کیا یہ تکبر ہے کہ ایک شخص کی عمدہ سواری ہو جس پر وہ سوار ہو جائے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں"۔ "کیا یہ تکبر ہے کہ ایک شخص کے بہت سے ساتھی ہوں جو اس کے پاس بیٹھتے ہوں؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ! پھر تکبر کیا ہے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حق بات کو ٹھکرا دینا اور لوگوں کو حقیر جاننا"۔

حدیث 14 :۔ ذکر خیثمة بن سلیمان فی مسنده عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "توضع الموازین یوم القیامة فتوزن

السیئات والحسنات، فمن رجحت حسناته علی سیئاته مثقال صؤابة دخل الجنة، ومن رجحت سیئاته علی حسناته مثقال صؤابة دخل النار". قیل: "یا رسول الله! فمن استوت حسناته وسیئاته؟". قال: أولئك أصحاب الأعراف لم یدخلوها وهم یطمعون".

(التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة، القرطبی، ص ۷۳۳)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میزان رکھی جائے گی، تو نیکیوں اور برائیوں کو تولا جائے گا۔ پھر جس کی نیکیوں کا پلڑا دانے کے برابر بھی بھاری ہو جائے گا تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی برائیوں کا پلڑا دانے کے برابر بھی بھاری ہو گیا، تو وہ جہنم میں جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ''جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہو جائیں گی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی لوگ اعراف والے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہیں گے مگر امید رکھیں گے''۔

3.10:۔ قیامت کے دن اعمال ہی کا وزن ہوگا

قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا یعنی قولی فعلی، بدنی، مالی۔ اور ہر قسم کے اعمال کو تولا جائے گا، وزن اعمال سے اعمال ناموں کو تولا جانا مراد ہے، خود صاحب اعمال یعنی انسان کو تولا جانا مراد نہیں ہے۔

آیت 11:۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ. (الانبیاء: ۴۷)

ترجمہ قیامت کے روز ہم ٹھیک تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے برابر بھی کچھ کیا دھرا ہوگا وہ ہم سامنے لے آئیں گے۔ اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں۔

آیت 12:۔ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ. (آل عمران: ۳۰)

ترجمہ وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کیے کا پھل حاضر پائے گا، خواہ اس نے بھلائی

کی ہو یا برائی۔ اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا کہ کاش ابھی یہ دن اُس سے بہت دور ہوتا
! اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے۔

فَعَلَيْنَا الْإِيمَانُ بِالْغَيْبِ، كَمَا أَخْبَرَنَا الصَّادِقُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ، وَيَا خَيْبَةَ! مَنْ يَنْفِي وَضْعَ الْمَوَازِينِ الْقِسْطِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا أَخْبَرَ الشَّارِعُ لِخَفَاءِ الْحِكْمَةِ عَلَيْهِ، وَيَقْدَحُ فِي النُّصُوصِ بِقَوْلِهِ: لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْمِيزَانِ إِلَّا الْبَقَّالُ والفوّال!! وَمَا أَحْرَاهُ بِأَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يُقِيمُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا. وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْحِكْمَةِ فِي وَزْنِ الْأَعْمَالِ إلا ظهور عدله سبحانه لجميع عباده، فإنه لا أحد أحبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَرْسَلَ الرُّسُلَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ. فَكَيْفَ وَوَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْحِكَمِ مَا لَا اطِّلَاعَ لَنَا عَلَيْهِ. فَتَأَمَّلْ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، لَمَّا قَالَ "اللهُ" لَهُمْ: "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً۔ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ۔ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ" (الْبَقَرَةِ:۳۰)۔ وَقَالَ تَعَالَى: "وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلاً" (الْإِسْرَاءِ:۸۵).

(شرح العقيدة الطحاوية، لابن أبي العز، ص۴۱۹، ۴۲۰)

3.11:۔ وزنِ اعمال کی کیفیت عالمِ غیب میں سے ہے

انسانی اعمال اعراض ہیں، ان کا کوئی حجم یا جسم نہیں ہے، جس چیز کا کوئی حجم یا جسم نہ ہو، اسے کیسے تولا جا سکتا ہے؟

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے، وہ ایسا ترازو بنانے پر بھی قادر ہے جس میں اعراض کو تولا جائے، جس میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تلاوت اور ذکر وغیرہ کو تولا جائے، جب اس نے کہہ دیا کہ میں اعمال کا وزن کروں گا، تو ایک مسلمان کے لیے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

دوسرے یہ کہ سائنسی ایجادات کے نتیجے میں آج ایسے آلات موجود ہیں، جن کے

ذریعے اعراض کو تولا جارہا ہے، مثلاً سردی، گرمی اور ہوا وغیرہ کو تولا جارہا ہے۔ اگر انسان اعراض تولنے کے آلات ایجاد کرسکتا ہے، تو کیا احکم الحاکمین ایسے آلات ایجاد نہیں کرسکتا جن سے نیکیوں اور بدیوں کو تولا جائے، یقیناً کرسکتا ہے۔

فَعَلَيْنَا الْإِيمَانُ بِالْغَيْبِ، كَمَا أَخْبَرَنَا الصَّادِقُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ، وَيَا خَيْبَةَ! مَنْ يَنْفِي وَضْعَ الْمَوَازِينِ الْقِسْطِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا أَخْبَرَ الشَّارِعُ، لِخَفَاءِ الْحِكْمَةِ عَلَيْهِ، وَيَقْدَحُ فِي النُّصُوصِ بِقَوْلِهِ: لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْمِيزَانِ إِلَّا الْبَقَّالُ والفوّال!! وَمَا أَحْرَاهُ بِأَنْ يَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يُقِيمُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا. وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْحِكْمَةِ فِي وَزْنِ الْأَعْمَالِ إلا ظهور عدله سبحانه لجميع عباده. فإنه لَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَرْسَلَ الرُّسُلَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ. فَكَيْفَ وَوَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْحِكَمِ مَا لَا اطِّلَاعَ لَنَا عَلَيْهِ. فَتَأَمَّلْ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ لَمَّا قَالَ اللهُ لَهُمْ: "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً. قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ". (الْبَقَرَة:۳۰). وَقَالَ تَعَالَى: "وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلاً". (الْإِسْرَاء:۸۵).

(شرح العقيدة الطحاوية، لابن أبي العز، ص۴۱۹، ۴۲۰)

3.12:۔ قیامت کے دن کے ترازو کی حقیقت اللہ کے علم میں ہے

وزن اعمال کیلئے قائم کیے جانے والی اس ترازو کی حقیقت تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس پر اتنا اجمالی ایمان کافی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ وزن اعمال کے لیے ایک ترازو قائم فرمائیں گے، جس کے دو پلڑے ہوں گے، ایک میں نیکیاں اور دوسرے میں برائیاں تولی جائیں گی، یہ بھی احتمال ہے کہ ایک ترازو ہو، اور یہ احتمال بھی ہے کہ کئی سارے ترازو ہوں۔

آیت 13:۔ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○
(الاعراف:۸)

ترجمہ اور وزن اس روز عین حق ہوگا۔ جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پانے والے ہوں گے۔

هَلِ الْمُرَادُ أَنَّ لِكُلِّ شَخْصٍ مِيزَانًا أَوْ لِكُلِّ عَمَلٍ مِيزَانٌ فَيَكُونُ الْجَمْعُ حَقِيقَةً أَوْ لَيْسَ هُنَاكَ إِلَّا مِيزَانٌ وَاحِدٌ وَالْجَمْعُ بِاعْتِبَارِ تَعَدُّدِ الْأَعْمَالِ أَوِ الْأَشْخَاصِ وَيَدُلُّ عَلَى تَعَدُّدِ الْأَعْمَالِ۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۵۳۷)

هل الميزان واحد توزن به الأعمال كلها، أو أن لكل أمة ميزاناً؛ حيث إن الأمم تتفاضل في الثواب، أو أن لكل شخص ميزاناً؟

في هذا أقوال للعلماء، فمنهم من قال: لكل شخص ميزان، ومنهم من قال: لكل أمة ميزان، ومنهم من قال: الميزان واحد.

ولنستعرض الآيات الدالة على الميزان وما تدل عليه. قال تعالى: "وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (الأعراف:٨). وهذا الدليل لا يدل على تعدد، ولا على إفراد. لأنه قال: الوزن.

ولكن هناك أدلة تذكر الميزان مثل قوله تعالى: "وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ". (الأنبياء:٤٧). والموازين هنا جمع.

وفي حديث: "كلمتان حبيبتان إلى الرحمن، ثقيلتان في الميزان". والميزان هنا مفرد. فمن قالوا بما يقتضيه الجمع قالوا بأن المراد بالميزان في قوله: "ثقيلتان في الميزان" الجنس. ومن قالوا بأن الميزان واحد قالوا: إن الجمع في الآية باعتبار الموزون.

والذي يظهر لي - والله أعلم - إن الموازين متعددة بحسب الأمم؛ لأن الأمم تتفاضل في الأعمال، وإذا كانت تتفاضل في الأعمال لزم أن

تكون موازين أعمالها مختلفة.

ولهذا كانت هذه الأمة - ولله الحمد - توفى سبعين أمة. وهى أكرمها عند الله عز وجل، وهى اقلها زمنا وأكثرها أجرا. فزمنها من العصر إلى الغروب، ويعطون أجرهم مرتين. إذاً لا يمكن أن يكون ميزان هؤلاء كميزان الآخرين. (شرح العقيدة السفارينية، ۴۷۳، ۴۷۴)

باب 4

قیامت: صراط اور کوثر

4.1:- پل صراط

جہنم کے اوپر ایک پل لگایا گیا ہے، جسے ہر ایک نے عبور کرنا ہے، مقربین میں سے بعض اسے پلک جھپکنے میں عبور کرلیں گے، بعض بجلی کی رفتار سے اسے عبور کریں گے، بعض ہوا کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض پرندوں کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض عمدہ گھوڑوں کی رفتار سے عبور کریں گے، ہر ایک کی رفتار اس کے ایمان واعمال کے بقدر ہوگی، جنہیں جنت میں جانا ہوگا وہ اس پل کو عبور کر کے جنت میں پہنچ جائیں گے، اور جہنمی لوگ پل صراط پر لگے ہوئے کانٹوں اور کنڈوں سے پھنس کر جہنم میں جا گریں گے، سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے ساتھ اس پل کو عبور کریں گے، پھر باقی انبیاء ورسل علیہم السلام اس پل سے گزریں گے نیک لوگوں کی زبان پر یہ وِرد ہوگا "اے اللہ سلامت رکھنا، اے اللہ سلامت رکھنا"۔

پل صراط ایک حقیقی پل ہے جو باقاعدہ نظر آئے گا اور محسوس ہوگا، کوئی تخیلاتی افسانہ نہیں ہے، باقی اس کی اصل حقیقت تو اللہ تعالی ہی کو معلوم ہے۔

1 جہنم کے اوپر رکھے گئے پل صراط سے ہر شخص کو گزرنا پڑے گا

آیت 1:- وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۔ (مریم:۷۱)

ترجمہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک طے شدہ بات ہے جسے پورا کرنا تیرے رب کا ذمہ ہے۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حَفْصَةَ يَقُولُ: "لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ، الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا". فَقَالَتْ: "بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ!". فَانْتَهَرَهَا. فَقَالَتْ حَفْصَةُ: "وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا". [مريم: 71]. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا" [مريم: 72]".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، ج۴۵ ص ۵۴۳ رقم 27362؛ مسلم رقم 163 - 2496؛ ابن سعد 458/8؛ الحسين المروزي في زياداته على "الزهد" لابن المبارك رقم 1417؛ النسائي في "الكبرى" رقم 11259؛ الفاكهي في "أخبار مكة" رقم 2873 مختصراً؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم 3317؛ الطبراني في "الكبير" 25/ (رقم 269)؛ اللالكائي في "شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة" رقم 2193؛ البيهقي في "دلائل النبوة" 143/4؛ "شعب الإيمان" رقم 371)

حدیث 2:۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ، إِنْ شَاءَ اللهُ، أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْحُدَيْبِيَةَ". قَالَتْ: فَقُلْتُ: "أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا} [مريم: 71]؟". قَالَتْ: "فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: {ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا} [مريم: 72]".

(صحيح: مسند أحمد، رقم 26440، 27042، 27362؛ ابن ماجه رقم 4281؛ ابن حبان رقم 4800؛ الآحاد والمثاني، لابن أبي عاصم رقم 3316؛ السنة، لابن أبي عاصم، رقم 861؛ المعجم الكبير، طبراني، 23/رقم (358)، (363)؛ 25/(رقم 266)؛ أبو يعلى رقم 7044؛

هنّاد فی "الزهد" رقم 230؛ الفاکهی فی "أخبار مکة" رقم 2874؛ الطبری فی "التفسیر" فی تفسیر قوله تعالی: (وإن منکم إلا واردها) [مریم: 71]؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 3994؛ البغوی فی "التفسیر" فی تفسیر قوله تعالی: (وإن منکم إلا واردها)؛ سلسلة الأحادیث الصحیحة: رقم 2160)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا نے بتایا: انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سامنے فرمایا: "میں امید کرتا ہوں کہ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اور اصحاب حدیبیہ رضی اللہ عنہم جہنم میں داخل نہیں ہوں گے"۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت 2:۔ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا۔ (مریم:۷۱)

ترجمہ اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو اس میں داخل نہ ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے جواب میں فرمایا: لیکن یہ بھی تو ہے:

آیت 3:۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا۔ (مریم:۷۲)

ترجمہ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دے دیں گے اور ظالموں کو زانوؤں کے بل جہنم ہی میں چھوڑ دیں گے۔

2 صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔

حدیث 3:۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: بَلَغَنِي: "أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ، وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ"۔ (مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے: "صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا"۔

3 صراط عبور کرتے ہوئے انبیائے کرام بھی یہ دعا مانگیں گے: "یا اللہ! بچانا"۔

حدیث 4:۔ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: "اللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ". وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ. أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟" قَالُوا:

"بَلٰى يَارَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهَا لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمُ الْمُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو". (بخاری رقم 6573)

وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: "أَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ، سَلِّمْ". وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، "هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟". قَالُوا: "نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُجَازَى حَتّٰى يُنَجّٰى".

(مسلم رقم 299-182)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صراط جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔ سارے رسولوں میں سے میں ہی سب سے پہلے اپنی اُمت کے ساتھ عبور کروں گا۔ رسولوں کے علاوہ اس روز کوئی بات نہیں کر پائے گا اور رسولوں کی زبان پر بھی صرف یہ کلمہ ہوگا: ''یا اللہ! بچانا۔ یا اللہ! بچانا''۔ جہنم میں سعدان (کانٹے دار درخت کا نام ہے) کے کانٹوں کی طرح کے کنڈے (Hooks) ہوں گے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے پوچھا:) ''کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''ہاں۔ یا رسول اللہ!''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بس جہنم کے کنڈے (Hooks) اسی سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے۔ البتہ اس بات کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ وہ کتنے بڑے بڑے ہوں گے۔ وہ کنڈے لوگوں کو ان کے گناہوں کے مطابق اُچک لیں گے (اور جہنم میں گرا دیں گے)۔ لوگوں میں سے بعض ایسے ہوں گے جو وہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے، جو زخمی ہو جائیں گے، لیکن پار اتر جائیں گے''۔

4 اُمت محمدیہ میں سے سب سے پہلے فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم کی جماعت صراط عبور کرے گی۔

حدیث 5:۔حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ، يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ: ....فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: "جِئْتُ أَسْأَلُكَ". فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟". قَالَ: "أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ". فَنَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ فَقَالَ: "سَلْ". فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: "أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ". قَالَ: "فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً؟". قَالَ: "فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ". الحدیث (مسلم رقم 34-315)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا تھا۔ یہود کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور کہنے لگا: "میں آپ ﷺ سے کچھ پوچھنے کے لیے آیا ہوں"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پوچھ"۔ یہودی نے کہا: "جس روز یہ زمین کسی دوسری زمین اور آسمان سے بدل دیئے جائیں گے، اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اندھیرے میں پُل صراط کے پاس کھڑے ہوں گے"۔ یہودی نے پھر پوچھا: "لوگوں میں سے سب سے پہلے پل صراط کون عبور کرے گا؟"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم"۔

5 ہر مؤمن کو پل صراط سے گزرتے وقت دو (2) نُور دیئے جائیں گے۔

آیت 4:۔يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (الحدید:۱۲)

ترجمہ اُس دن جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور

ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔(ان سے کہا جائے گا:) ”آج بشارت ہے تمہارے لیے“۔ جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

6 ہر آدمی اپنے اپنے نُور کی روشنی کے مطابق تیزی یا سست روی سے پل صراط عبور کرے گا۔

حدیث 6:۔أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ:.....

قَالَ: ثُمَّ يُؤْمَرُونَ فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ فَيُعْطَوْنَ نُورَهُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَهُ مِثْلَ الْجَبَلِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَهُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَهُ مِثْلَ النَّخْلَةِ بِيَمِينِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى دُونَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ ذٰلِكَ يُعْطَى نُورَهُ عَلَى إِبْهَامِ قَدَمِهِ يُضِيءُ مَرَّةً وَيُطْفِئُ مَرَّةً فَإِذَا أَضَاءَ قَدَّمَ قَدَمَهُ، وَإِذَا طُفِئَ قَامَ. فَيَمُرُّونَ عَلَى الصِّرَاطِ، وَالصِّرَاطُ كَحَدِّ السَّيْفِ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، قَالَ: فَيُقَالُ انْجُوا عَلَى قَدْرِ نُورِكُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَانْقِضَاضِ الْكَوْكَبِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالطَّرْفِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرِّيحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الرَّحْلِ وَيَرْمُلُ رَمَلًا فَيَمُرُّونَ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، حَتّٰى يَمُرَّ الَّذِي نُورُهُ عَلَى إِبْهَامِ قَدَمِهِ يَجُرُّ يَدًا وَيُعَلِّقُ يَدًا وَيَجُرُّ رِجْلًا وَيُعَلِّقُ رِجْلًا فَتُصِيبُ جَوَانِبَهُ النَّارُ، قَالَ: فَيَخْلُصُونَ فَإِذَا خَلَصُوا، قَالُوا: "الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنْكَ بَعْدَ إِذْ رَأَيْنَاكَ، فَقَدْ أَعْطَانَا اللهُ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا". الحديث

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَا أَبَا خَالِدٍ الدَّالَانِيَّ فِي

الصَّحِيحَيْنِ لِمَا ذُكِرَ مِنَ انْحِرَافِهِ عَنِ السُّنَّةِ فِي ذِكْرِ الصَّحَابَةِ فَأَمَّا الأَئِمَّةُ الْمُتَقَدِّمُونَ فَكُلُّهُمْ شَهِدُوا لِأَبِي خَالِدٍ بِالصِّدْقِ وَالإِتْقَانِ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيثُهُ فِي أَئِمَّةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

(التعليق-من تلخيص الذهبي)-ما أنكره حديثا على جودة إسناده.

(المستدرك على الصحيحين، ج ۴ ص ۶۳۲ رقم 8751؛ المعجم الكبير: 9 / 416-421 رقم 9763؛ رَوَاهُ كُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طُرُقٍ، وَرِجَالُ أَحَدِهَا رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۱۰ ص ۳۴۳ رقم 18353)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’(مومنوں کا میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ’’اپنے سر اُٹھاؤ‘‘۔ مومن اپنے سر اُٹھائیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کے مطابق نور عطا فرمائیں گے۔ ان میں سے بعض کو بڑے پہاڑ کے برابر نور دیا جائے گا، جو اُن کے آگے آگے دوڑے گا۔ بعض کو اس سے چھوٹا نور دیا جائے گا۔ بعض کو کھجور کے برابر نور دیا جائے گا، جو اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ بعض کو اس سے چھوٹا نور دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ سب سے چھوٹا نور جسے دیا جائے گا، وہ آدمی کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا، جو ایک بار روشن ہوگا، ایک بار بجھے گا۔ جب وہ روشن ہوگا، تو آدمی چلے گا، جب تاریک ہوگا، تو آدمی کھڑا ہو جائے گا‘‘۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ اُن کے آگے ہوں گے اور انھیں آگ سے گزارنے کے لیے (صراط کے کنارے پر) لے آئیں گے۔ صراط کا نشان تلوار کی دھار کی طرح (باریک) بال نظر آئے گا۔ انھیں حکم دیا جائے گا: ’’صراط سے گزرو‘‘۔ ہر آدمی اپنے اپنے نور کے مطابق صراط سے گزرے گا۔ ان میں سے کوئی پلک جھپکنے میں گزر جائے گا۔ کوئی بجلی کی تیزی سے گزرے گا، کوئی بادلوں کی رفتار سے گزرے گا۔ کوئی ستاروں کے گرنے کی رفتار سے گزرے گا۔ کوئی ہوا کی رفتار سے گزرے گا، کوئی تیز رو گھوڑے کی رفتار سے گزرے گا۔ کوئی تیز آدمی کی چال سے گزرے گا۔ یہاں تک کہ جس شخص کا نور اس کے قدموں کی پشت پر ہوگا، وہ گھٹنوں کے بل،

چہرے کے بل ہاتھ پاؤں مارتا گزرے گا۔ اس کے ہاتھ (صراط کے کنڈوں Hooks سے) کھینچ لیے جائیں گے۔ آگ اس کے اطراف کو چھوئے گی، وہ اسی طرح گرتا پڑتا لٹکتا لٹکاتا صراط پر چلتا رہے گا، یہاں تک کہ صراط پار کرلے گا۔ جب صراط پار کرلے گا، تو کھڑا ہوکر کہے گا: ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ پر وہ احسان فرمایا جو کسی دوسرے پر نہیں فرمایا۔ اس نے مجھے آگ سے نجات دلا دی حالانکہ میں اسے دیکھ چکا تھا (یعنی اس میں گرنے والا تھا)۔

7 پل صراط پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔

حدیث 7:۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،.......

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: "اللّٰهُمَّ! سَلِّمْ، سَلِّمْ"۔ قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْجِسْرُ؟"۔ قَالَ: "دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، فِيهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَالطَّيْرِ، وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔ الحدیث (مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر جہنم پر پل بنا دیا جائے گا، اور شفاعت کی اجازت ہو جائے گی''۔ (اس وقت) لوگ کہیں گے: ''اے اللہ! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! یہ پُل کیسا ہوگا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہوگی، جس میں آنکڑے اور کُنڈے (Hooks) ہوں گے۔ نیز ایسے کانٹے ہوں گے، جیسے نجد کے علاقہ میں ہوتے ہیں، جنھیں سعدان کہا جاتا ہے۔ اس پل سے بعض مؤمن پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے، بعض بجلی کی سی تیزی سے، بعض ہوا کی رفتار سے گزریں گے۔ بعض خیر وعافیت سے پل پار کریں گے، بعض زخمی کیے جائیں گے، لیکن صراط پار کرلیں گے، لیکن بعض ٹھوکریں کھا کر جہنم میں گر جائیں گے''۔

حدیث 8: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "يُوضَعُ الصِّرَاطُ عَلَى سَوَاءِ جَهَنَّمَ مِثْلَ حَدِّ السَّيْفِ الْمُرْهَفِ، مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ، عَلَيْهِ كَلَالِيبُ مِنْ نَارٍ يُخْتَطَفُ بِهَا فَمُمْسَكٌ يَهْوِي فِيهَا، وَمَصْرُوعٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالْبَرْقِ فَلَا يَنْشَبُ ذَاكَ أَنْ يَنْجُوَ، ثُمَّ كَالرِّيحِ وَلَا يَنْشَبُ ذَاكَ أَنْ يَنْجُوَ، ثُمَّ كَجَرْيِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَسَعْيِ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَرَمَلِ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِ الرَّجُلِ، حَتّٰى يَكُونَ آخِرَهُمْ إِنْسَانًا رَجُلٌ قَدْ لَوَّحَتْهُ النَّارُ وَلَقِيَ فِيهَا شَرًّا حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، فَيُقَالُ لَهُ: "تَمَنَّ وَسَلْ". فَيَقُولُ: "أَيْ رَبِّ! أَتَهْزَأُ مِنِّي، وَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ". فَيُقَالُ لَهُ: "تَمَنَّ وَسَلْ". قَالَ: حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ: "لَكَ مَا سَأَلْتَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ". قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ".

(المعجم الکبیر، ج۹ ص ۲۰۳ رقم 8992؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَاصِمٍ وَقَدْ وُثِّقَ: مجمع الزوائد، ج۱۰ ص ۳۵۹، ۳۶۰ رقم 18444، 18445)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا جو کہ تلوار کی تیز کی ہوئی دھار جیسا ہوگا۔ وہ سخت پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہوگی، اس پر آگ کے کُنڈے ہوں گے، جو اُچک لیں گے اور پکڑ پکڑ کر لوگوں کو جہنم میں گرائیں گے۔ بعض لوگوں کو پچھاڑ دیں گے۔ لوگوں میں سے بعض بجلی کی تیزی سے گزر جائیں گے۔ ان کے نجات پانے میں کوئی چیز رُکاوٹ نہیں بنے گی۔ بعض لوگ ہوا کی تیزی سے گزر جائیں گے۔ ان کے نجات پانے میں کوئی چیز رُکاوٹ نہیں بنے گی۔ بعض لوگ تیز رَو گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے۔ بعض لوگ بھاگنے والے آدمی کی رفتار سے گزریں گے۔ بعض پیدل آدمی کی رفتار سے گزریں گے۔ پھر سب سے آخر میں وہ انسان پار ہوگا جسے آگ جھپٹنے کی کوشش کرے گی اور اسے گزرتے ہوئے تکلیف ہو گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل اور رحمت سے جنت میں داخل فرما دے گا اور اسے کہا جائے گا: "جو چاہو، مانگو"۔ بندہ عرض کرے گا: "اے میرے رب! کیا

آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں، حالانکہ آپ تو عزت والے رب ہیں؟''۔ اسے پھر کہا جائے گا: ''جو چاہو، سو مانگو''۔ یہاں تک کہ جب اس کی ساری خواہشات (مانگتے مانگتے) ختم ہو جائیں گی، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''جو کچھ تُو نے مانگا، وہ سب تجھے دیا اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور بھی تیرے لیے ہے''۔

8 رسول اللہ ﷺ پل صراط کے پاس کھڑے ہو کر اپنی اُمت کے لیے دعا فرمائیں گے: ''یا اللہ! انھیں بچانا، یا اللہ انھیں بچانا''۔

حدیث 9:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "........

"وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ"۔ قَالَ: قُلْتُ: "بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟"۔ قَالَ: "أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: "رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ"، حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا"۔ قَالَ: "وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنِ اُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ، وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ"۔ (مسلم رقم 329-195)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''امانت اور رحم کو بھیجا جائے گا اور وہ پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب جا کر کھڑے ہو جائیں گے۔ تم میں سے پہلا شخص بجلی کی تیزی سے صراط پار کرے گا''۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! کون سی چیز بجلی کی رفتار سے گزر سکتی ہے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے غور نہیں کیا: کس طرح بجلی پلک جھپکنے میں جاتی اور آتی ہے۔ اس کے بعد کچھ لوگ ہوا کی تیزی سے گزریں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ پرندے کی رفتار سے گزریں گے۔ پھر

کچھ لوگ آدمی کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے۔اس طرح باقی لوگ بھی اپنے اپنے اعمال کے مطابق صراط سے گزریں گے۔تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صراط پر کھڑے ہو کر (اپنی اُمت کے لیے) دعا کر رہے ہوں گے: "اے میرے رب! اُمت کو بچانا۔اے میرے رب! اُمت کو سلامت رکھنا"۔ یہاں تک کہ نیک اعمال (والے لوگ) کم ہونے لگیں گے۔ پھر ایک آدمی آئے گا، وہ (کھڑا ہو کر) چل بھی نہ سکے گا، بلکہ اپنے آپ کو گھسیٹے گا۔ پُل کے دونوں طرف (امانت اور رحم کے) کُنڈے لٹک رہے ہوں گے، جس کے بارے میں حکم ہوگا، اسے پکڑ لیں گے (اور جہنم میں گرا دیں گے)۔ بعض لوگ زخمی ہو کر صراط پار کریں گے، بعض لوگ ٹھوکریں کھا کر جہنم میں گر جائیں گے"۔

9 مؤمنوں کا شعار پل صراط پر ہوگا: "اے میرے رب! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما"۔

حدیث 10: ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شِعَارُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الصِّرَاطِ. رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ".

(ترمذی رقم 2432؛ مسند عبد بن حمید رقم 394؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 33577؛ مسند الحارث رقم 1126؛ مشکوۃ رقم 5597؛ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط مسلم: مستدرک حاکم رقم 3422؛ شرح السنۃ بغوی رقم 4329)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مؤمنوں کا شعار صراط پر ہوگا: "اے میرے رب! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما"۔

10 حشر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صراط، میزان اور حوض پر موجود ہوں گے۔

حدیث 11: ۔حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ

أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَأَلْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: قَالَ: "أَنَا فَاعِلٌ". قَالَ: "فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ!؟". قَالَ: "اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ". قَالَ: قُلْتُ: "فَإِذَا لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟". قَالَ: "فَأَنَا عِنْدَ الْمِيزَانِ". قَالَ: قُلْتُ: "فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟". قَالَ: "فَأَنَا عِنْدَ الْحَوْضِ، لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ مَوَاطِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(صحيح: مسند أحمد ج ۲۰ ص ۲۱۰ رقم 12825؛ ترمذی رقم 2433؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2220؛ المجالسة وجواهر العلم. للدينوري. رقم 30؛ البعث والنشور رقم 367؛ الاحاديث المختارة رقم 2691 تا 2695؛ مشكوة رقم 5595؛ قال الترمذي: "حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه". قلت: وأقره المنذري في "الترغيب" (211/4) و كذا الحافظ ابن حجر في "الفتح" (405/11) ورجاله ثقات رجال مسلم، فإنه أخرج لحرب هذا حديثا آخر في " الأطعمة" (121/6) وسائر رجاله من رجال الشيخين، وهو إلى ذلك ثقة بلا خلاف...الخ: سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ج ٦ ص ۲٦٨ رقم 2630)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن میری سفارش کریں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضرور کروں گا''۔ میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں تلاش کروں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا''۔ میں نے عرض کیا: ''اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پل صراط پر نہ مل سکوں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب میزان کے پاس مجھ سے ملنا''۔ میں نے عرض کیا: ''اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میزان کے پاس نہ پاؤں تو؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو حوض کوثر پر پاؤ گے۔ ان تین مقامات میں سے کہیں نہ کہیں ضرور پاؤ گے''۔

11 پل صراط عبور کرنے کا مرحلہ اس قدر کٹھن ہوگا کہ قریب ترین عزیز و اقارب ایک دوسرے کو بھول جائیں گے۔

حدیث 12:۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا يُبْكِيكِ؟". قَالَتْ: "ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَوْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ: "هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ" حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ".

(سنن أبي داود، ج۷ ص۱۳۳ رقم4755؛ مسند احمد رقم24696؛ أحمد بنحوه وبسياق مختلف رقم24793؛ إسحاق بن راهويه في "مسنده" رقم1349؛ حسين المروزي في زياداته على "الزهد" لابن المبارك رقم1361؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34406؛ الشريعة، الآجُرّيّ، رقم906؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا إِرْسَالٌ فِيهِ بَيْنَ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ، عَلَى أَنَّهُ قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَدْخُلُ وَهُوَ صَبِيٌّ مَنْزِلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَأُمِّ سَلَمَةَ۔ وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة: مستدرک حاکم رقم8722؛ البعث والنشور، رقم365، 366؛ الاعتقاد والهداية، للبيهقي، ص۲۱۰؛ مشکوۃ رقم5565)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ جہنم کے ذکر سے آبدیدہ ہوگئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کس چیز نے تجھے رُلا دیا ہے؟''۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''میں نے دوزخ کی آگ کے منظر کو یاد کیا، جس سے مجھے رونا آگیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو بھی یاد رکھیں گے؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین مواقع میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا:

میزان کے وقت، یہاں تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس کے (اعمال کا) وزن ہلکا رہا، یا بھاری۔

۲ اعمال ناموں کی تقسیم کے وقت، جب کہا جائے گا: ''آؤ، اپنا اعمال نامہ پڑھ لو، یہاں تک کہ وہ جان نہ لے کہ اس کا اعمال نامہ کہاں سے آیا ہے؟ آیا وہ اس کے دائیں ہاتھ میں، یا بائیں ہاتھ میں، یا اس کی پیٹھ کے پیچھے سے۔

۳ پل صراط کے نزدیک جب اس کو جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا، یہاں تک کہ آدمی اسے عبور کرلے''۔

12 نمازیں پل صراط پر روشنی مہیا کریں گی۔

حدیث 13:۔حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا، كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ"۔

(صحيح:مسند أحمد ج ۱۱ ص ۱۴۱ رقم 6576؛ المنتخب من مسند عبد بن حميد رقم 353؛ مسند دارمی رقم 2763؛ السنة، لأبي بكر بن الخلال، رقم 1196؛ الشريعة، الآجُرِّيُّ، رقم 275؛ مسند الشاميين، طبرانی، رقم 245؛ الإبانة الكبرى لابن بطة، رقم 895؛ شعب الايمان رقم 2565؛ الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار" رقم 3181،3180؛ ابن حبان رقم 1467؛ الطبراني في "الأوسط" رقم 1788؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم 1611؛ قلتُ: سندُهُ جيدٌ، ولم يخرجُوهُ فِي السُّنَنِ: تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق، للذهبي، رقم 253؛ قُلْتُ: رَوَاهُ أحمد بن حنبل بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْأَوْسَطِ: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، للبوصيري، رقم 766؛ سنده حسن: "الثمر المستطاب" ص 52 - 53 : تراجعات الألباني: رقم 37؛ صحيح: مشكوة بتحقيق الالبانی، رقم 578)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی، اس کے لیے

نماز قیامت کے روز نور، برہان اور نجات کا باعث ہوگی۔ جس نے نماز کی حفاظت نہ کی، اس کے لیے نہ نور ہوگا، نہ برہان اور نہ نجات۔ نیز قیامت کے دن اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا"۔

13 اندھیرے میں مسجد کی طرف چل کر جانے والے قدم بھی صراط پر روشنی مہیا کریں گے۔

حدیث 14 :۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ الْكَحَّالُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

(صحیح:سنن أبي داود،ج ۱ص۱۴۲رقم 561؛ابن ماجہ رقم 781؛ترمذی رقم 223؛مسند البزار رقم 4448؛ مسند ابی یعلی رقم 1113؛مسند الرویانی رقم 56؛الکنی والأسماء للدولابی، رقم 1079؛مسند الشهاب رقم 752؛السنن الصغير للبيهقي رقم 480؛سنن الکبری بیہقی رقم 4977؛شرح السنۃ بغوی رقم 473؛ صَحِيحُ الْجَامِع: رقم 2823؛ صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: رقم 425،319)

ترجمہ حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور (روشنی) کی خوشخبری دے دو"۔

14 پل صراط سے گزرتے ہوئے مؤمن اپنا نور آخر وقت تک باقی رہنے کی دعا کریں گے۔

آیت 5:۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ؕ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(التحریم:۸)

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری

بُرائیاں دور کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رُسوا نہ کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے: ''اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کردے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

15 منافقوں کو بھی مومنوں کے ساتھ پل صراط عبور کرنے کے لیے نور دیا جائے گا، لیکن ابھی وہ راستے میں ہی ہوں گے کہ اُن کا نُور بجھ جائے گا۔

آیت6:۔ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ (الحدید: ۱۳، ۱۴)

ترجمہ اُس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے: ''ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اُٹھائیں''، مگر اُن سے کہا جائے گا: ''پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو''۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اُس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے: ''کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟''۔ مومن جواب دیں گے: ''ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی، شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دیتا رہا۔

حدیث15 :۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ، فَقَالَ:... .... وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقًا، أَوْ مُؤْمِنًا نُورًا، ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ

وَعَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ، ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ. الحديث(مسلم رقم316-191)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (قیامت کے روز پل صراط عبور کرنے کے لیے) ہر انسان کو خواہ وہ مؤمن ہو، یا منافق، نور دیا جائے گا۔ سارے لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے۔ جہنم کے پل پر کُنڈے اور کانٹے ہوں گے۔ وہ کنڈے اور کانٹے لوگوں کو پکڑ لیں گے، جنھیں اللہ چاہے گا۔ منافقوں کا نور (راستے میں ہی) بجھ جائے گا اور اہل ایمان (اپنے نور کی روشنی میں) پُل صراط عبور کرلیں گے"۔

16 پل صراط سلامتی سے عبور کرنے والے اہل ایمان کو "قَنْطَرَةٌ" پر روک لیا جائے گا: ان کی باہمی ناراضیاں اور گلے شکوے دور کیے جائیں گے۔ تب انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا تا کہ جنت میں شیر و شکر ہوکر رہیں۔

حدیث16:۔حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: 43] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُونَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ". الحديث(بخاری رقم6535)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پل صراط پار کرنے کے بعد مؤمنوں کو جنت اور جہنم کے درمیان "قَنْطَرَةٌ" پر روک لیا جائے گا۔ دنیا میں انھوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم اور زیادتی کی ہوگی، اس کا بدلہ دلایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ مکمل طور پر پاک صاف ہو جائیں گے، تب انھیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی"۔

تفصیل کے لیے دیکھیے:

(النبراس شرح: شرح العقائد النسفية، ص ۳۵۳، ۳۵۴)

4.2:۔ حوضِ کوثر

کوثر، عربی زبان میں خیر کثیر کو کہا جاتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوثر، یعنی خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔ اس سے دنیا وآخرت کی تمام قسم کی خیریں، بھلائیاں اور نعمتیں مراد ہیں۔ ان نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت حوض کوثر ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میدان محشر میں عطا ہوگی، جس کی لمبائی، چوڑائی سینکڑوں میل پر محیط ہوگی۔ دو (۲) پرنالوں کے ذریعہ سے، اس میں جنت کی نہر کا پانی گرے گا۔ جو اس حوض سے ایک مرتبہ پانی پی لے گا، اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ حوض کوثر پر حاضری میزان عمل سے پہلے ہوگی۔ ہوسکتا ہے بعض لوگوں کی اس سے بھی پہلے اور بعض لوگوں کی میزان عمل کے بھی بعد ہو۔ بعض لوگ حوض کوثر پر حاضر ہوں گے، فرشتے یہ کہہ کر انہیں دھتکار دیں گے: "یا رسول اللہ! ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دین میں نئی نئی بدعات داخل کرلی تھیں۔ ہر نبی کو اپنی اپنی امت کے لئے حوض عطا ہوگا، مگر سب سے بڑا حوض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوض کوثر پر آنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔

تنبیہ حوض کوثر اور نہر کوثر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ نہر کوثر جنت کے اندر ہوگی جب کہ حوض کوثر جنت سے باہر میدانِ حشر میں ہوگا۔ البتہ حوضِ کوثر میں پانی جنت کی نہر کوثر سے ہی آئے گا۔

1 اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوثر عطا کیا ہے۔

آیت 1:۔ إِنَّآ أَعْطَيْنَـٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۔ (الکوثر:۱)

ترجمہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "الكَوْثَرُ: الخَيْرُ الكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ". قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ:

"إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ؟". فَقَالَ سَعِيدٌ: "النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ". (بخاری رقم:6578)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کوثر سے مراد وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں''۔

حضرت ابوبشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ''لوگ کہتے ہیں: وہ جنت میں ایک نہر ہے؟''۔ حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''وہ نہر جو جنت میں ہے، وہ بھی اس خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے''۔

حدیث 2:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، قَالَ: وَقَالَ عَطَاءٌ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، وَالْمَاءُ يَجْرِي عَلَى اللُّؤْلُؤِ، وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ".

(صحیح: مسند أحمد رقم 5355، 5913، 6476؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31662، 34098؛ المُعْجَمُ الكَبِير للطبرانی المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 13805؛ هناد فی "الزهد" رقم 131، 132؛ ترمذی رقم 3361؛ ابن ماجه رقم 4334؛ الطبری فی "تفسيره" 324/30؛ أبو نعيم فی "صفة الجنة" رقم 326؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 4341؛ حسین المروزی فی زوائده علی "زهد ابن المبارك" رقم 1613؛ الطبری 320/30؛ 337/2-338؛ الشریعہ، للآجری، رقم 1084، 1085؛ معجم اوسط طبرانی رقم 9246؛ معجم کبیر طبرانی رقم 13306؛ معجم ابن عساکر رقم 904)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: ''کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ اس کا پانی موتی پر بہتا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے''۔

حدیث 3:۔ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السُّبَيْعِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: "مَا الْكَوْثَرُ؟".

قَالَتْ: "نَهَرٌ أُعْطِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُطْنَانِ الْجَنَّةِ". قَالَ: قُلْتُ: "وَمَا بُطْنَانُ الْجَنَّةِ؟". قَالَتْ: "وَسَطُهَا، حَافَّتَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 26403؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34099؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11641؛ ابن أبی شیبة 144/13، والبخاری رقم 4965؛ الطبری (فی تفسیر سورۃ الکوثر)؛ الشریعہ للآجری، رقم 1090؛ البعث والنشور رقم 125)

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ''کوثر کیا ہے؟''۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''وہ جنت کے درمیان اور اس کے اعلیٰ درجے میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کنارے اندر سے تراشیدہ موتیوں سے بنے ہیں''۔

حدیث 4:- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ لِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: مَا سَمِعْتَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْكَوْثَرِ؟. فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "هٰذَا الْخَيْرُ الْكَثِيرُ". فَقَالَ مُحَارِبٌ: "سُبْحَانَ اللهِ! مَا أَقَلَّ مَا يَسْقُطُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلٌ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: "لَمَّا أُنْزِلَتْ: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، حَافَّتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، يَجْرِي عَلَى جَنَادِلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، شَرَابُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ". قَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا، وَاللهِ! الْخَيْرُ الْكَثِيرُ".

(صحیح: مسند أحمد، ج۱۰ص۱۴۵رقم 5913؛ الطیالسی رقم 1933؛ مستدرک حاکم رقم 6308؛ البیہقی فی "البعث" رقم 129.128؛ أبو نعیم فی "صفۃ الجنۃ" رقم 326؛ حسین المروزی فی زوائدہ علی "زھد ابن المبارک" رقم 1614؛ بخاری رقم 6578؛ الطبری فی "تفسیرہ" 325/30.321/30)

ترجمہ: حضرت عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت محارب بن دِثار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''کیا تم نے کوثر کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول سنا ہے جو وہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں؟''۔ میں نے عرض کیا: ''میں نے سنا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''یہ بہت زیادہ خیر اور بھلائی ہے''۔ حضرت محارب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے: ''سُبْحَانَ اللهِ! حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بہت کم باتیں مخفی ہی رہی ہوں گی (پھر یہ مرفوع حدیث ان سے مخفی کیسے رہ گئی ہے)۔ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب سورت کوثر نازل ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، اور مِسک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے''۔ فرمانے لگے: ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول سچ ہے۔ اللہ کی قسم! یہ بہت زیادہ خیر کثیر ہے''۔

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الجَنَّةِ، إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ، حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ المُجَوَّفِ، قُلْتُ: "مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ!؟". قَالَ: "هَذَا الكَوْثَرُ، الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِينُهُ - أَوْ طِيبُهُ - مِسْكٌ أَذْفَرُ". شَكَّ هُدْبَةُ. (بخاری رقم 6581)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب (معراج کے موقع پر) میرا گزر جنت سے ہوا، تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں، جنھیں اندر سے تراش کر بنایا گیا ہے۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا: ''یہ کیا ہے؟''۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ''یہ کوثر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے عطا فرمائی ہے''۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:) اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک کی سی ہے''۔

2 نہر کوثر میں اونٹوں کی گردنوں والے پرندے ہوں گے جن کے گوشت سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

حدیث 6: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْكَوْثَرِ، فَقَالَ: "نَهَرٌ أَعْطَانِيهِ رَبِّي، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَفِيهِ طَيْرٌ كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ". فَقَالَ عُمَرُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ تِلْكَ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ". فَقَالَ: "أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا يَا عُمَرُ".

(صحیح: مسند أحمد رقم 13306، 13475، 13480، 13484، 13485؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11703؛ الطبری 324/30؛ البغوی نحوہ فی "تفسیرہ" 533/4)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ ایک نہر ہے، جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں ایسے پرندے (اُڑتے) ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''وہ پرندے تو خوب مزے میں ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! ان پرندوں کو کھانے والے زیادہ مزے میں ہیں''۔

3 میدانِ حشر میں ہر نبی کو پانی کا ایک حوض دیا جائے گا جس پر اس کے اُمتی آ کر پانی پئیں گے۔

حدیث 7: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً". هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. (صحیح: ترمذی رقم 2443)

ترجمہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے

سب سے زیادہ ہوں گے"۔

4 حوضِ کوثر کا پانی سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نوش فرمائیں گے۔

حدیث 8:۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ مَكْحُولٌ بِبَيْرُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الدَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَخِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ الْبَكَالِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا حَوْضُكَ الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ؟"۔ فَقَالَ: "هُوَ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى بُصْرَى، ثُمَّ يُمِدُّنِي اللهُ فِيهِ بِكُرَاعٍ لَا يَدْرِي بَشَرٌ مِمَّنْ خُلِقَ أَيُّ طَرَفَيْهِ"۔ قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا الْحَوْضُ فَيَزْدَحِمُ عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ يُقْتَلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَيَمُوتُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ يُورِدَنِيَ اللهُ الْكُرَاعَ فَأَشْرَبَ مِنْهُ"۔

(حسن صحیح: صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ج ۱۴ ص ۶۱ ۳ رقم 6450)

ترجمہ: حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: "جس حوض کا آپ ﷺ ذکر فرماتے ہیں، وہ کیسا ہے؟"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس کی ایک سمت صنعاء سے بصریٰ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس حوض سے ایک پرنالہ (پائپ) مجھ تک پہنچا دیں گے جس کے بارے میں کوئی بشر نہیں جانتا کہ وہ پرنالہ حوض کی کون سی سمت سے نکالا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حوض پر فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم کا ہجوم ہوگا، جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے اور مارے گئے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس پرنالے کو مجھ تک پہنچائیں گے، تو (سب سے پہلے) میں اس سے پانی پیوں گا"۔

5 حوضِ کوثر پر سب سے پہلے سیراب ہونے والی جماعت فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم کی ہو گی۔

حدیث9:۔حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ اللَّخْمِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ، فَحُمِلَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَرِيدِ لِيَسْأَلَهُ عَنِ الْحَوْضِ، فَقَدِمَ بِهِ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكَاوِيبُهُ عَدَدُ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ" فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟" قَالَ: "هُمُ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السُّدَدِ"۔

(صحيح:مسند أحمد رقم22367،22409،22426،22430،22447،22448؛ الباغندى فى "مسند عمر بن عبد العزيز" رقم63،64، 65؛البيهقى فى "البعث والنشور" رقم135،136؛مستدرک حاکم رقم7374؛ الطيالسى برقم995؛ابن ماجه رقم 4303؛الترمذى رقم2444؛الطبرانى فى "الأوسط" رقم398،653؛"الأوائل" للطبرانى رقم39، 186؛تمام فى "فوائده" رقم573،574،1760؛البيهقى فى "الشعب" رقم10485؛ مسند الرويانى رقم653؛ ابن أبى عاصم فى "السنة" رقم706، 707،710، 747،749؛ "الآحاد والمثانى" رقم459،460؛الدولابى فى "الكنى" رقم1557؛الطبرانى فى "الكبير" رقم، 1437، 1443؛ "مسند الشاميين" رقم904،1206،1410، 1411، 1625؛ الآجرى فى "الشريعة" رقم824، 1118؛أبو نعيم فى "معرفة الصحابة" رقم1385،1386؛ابن حبان رقم6455)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میرا حوض عدن سے عمان البلقاء تک ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کی تعداد جتنی ہے۔ جس شخص نے اس سے ایک دفعہ پانی پی لیا، اس کو پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے حوض پر سب

سے پہلے جو لوگ آئیں گے، وہ فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم ہوں گے"۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ مہاجرین رضی اللہ عنہم ہوں گے جو گرد آلود سر، میلے کچیلے کپڑوں والے، ناز ونعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لیے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے"۔

حدیث 10:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عُثْمَانَ الْأُحْمُوسِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُخَارِقُ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَوْضِي كَمَا بَيْنَ عَدَنَ وَعَمَّانَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ، أَكْوَابُهُ مِثْلُ نُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ عَلَيْهِ وُرُودًا صَعَالِيكُ الْمُهَاجِرِينَ"۔ قَالَ قَائِلٌ: "وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ!؟"۔ قَالَ: "الشَّعِثَةُ رُءُوسُهُمْ، الشَّحِبَةُ وُجُوهُهُمْ، الدَّنِسَةُ ثِيَابُهُمْ، لَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ، وَلَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ الَّذِينَ يُعْطُونَ كُلَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَلَا يَأْخُذُونَ الَّذِي لَهُمْ"۔

(مسند أحمد ج۱۰ ص۳۰۲، ۳۰۳ رقم 6162؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2120؛ معجم اوسط طبرانی رقم 3477؛ الْمُعْجَمُ الْكَبِير للطبرانی الْمُجَلَّدَان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 14104؛ مسند الشامیین رقم 649؛ الأربعون على مذهب المتحققين من الصوفية لأبي نعيم الأصبهاني رقم 2؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ الْأَحْمُوسِيِّ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، وَاسْمُ أَبِيهِ: عَبْدُ اللهِ بْنُ جَابِرٍ، وَقَدْ ذَكَرَهُمَا ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَشَيْخُ أَحْمَدَ: أَبُو الْمُغِيرَةِ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 18477؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ والأوسط وَرُوَاته ثِقَات: الترغيب والترهيب للمنذری رقم 4815، رَوَاهُ أَحمد بِإِسْنَاد حسن: ایضاً رقم 5475)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "میرا حوض عدن سے عمان تک ہوگا۔ اس کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد

سے زیادہ میٹھا، اور مسک سے زیادہ عمدہ خوشبو والا ہے۔ اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کی تعداد جتنی ہے۔ جس شخص نے اس سے ایک دفعہ پانی پی لیا، اس کو پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ میرے حوض پر سب سے پہلے جو لوگ آئیں گے، وہ فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم ہوں گے"۔ ایک شخص نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ مہاجرین رضی اللہ عنہم ہوں گے جو پراگندہ سر، گرد آلود چہروں والے، میلے کچیلے کپڑوں والے، ان کے لیے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے، ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے، اُن کے ذمہ جو بھی حقوق ہوں، اُن کو ادا کرنے والے (یعنی امراء کی اطاعت کرنے والے ہیں)، اور اپنے حقوق ان سے نہ لینے والے ہیں (یعنی مال غنیمت کے در پے نہیں ہوتے)"۔

6 انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حوضِ کوثر پر ملنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

حدیث 11:۔ حَدَّثنا عبد الله بن سَعِيد، حَدَّثنا عقبة بن خالد، حَدَّثنا سَعْدُ بْنِ سَعِيد، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّم يقول: "يامعشر الأَنْصَارِ! مَوْعِدُكُمْ حَوْضِي، آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، أَوْ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، وَإِن عَرْضَهُ كَمَا بَيْنِي وَبَيْنَ صَنْعَاءَ، أَوْ كَمَا بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَانَ".

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج ١٢ ص ٣٣٨ رقم 6215؛ رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ١٠ ص ٣٦١ رقم 18452)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "اے انصار کی جماعت! میرا تمہارے ساتھ حوضِ کوثر پر ملنے کا وعدہ ہے۔ اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں سے زیادہ یا اس کے برابر ہے۔ اس کی چوڑائی میرے (شہر) اور صنعاء، یا عُمان کے درمیانی فاصلہ جیسی ہے"۔

7 جو شخص ایک دفعہ حوضِ کوثر سے پانی پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حدیث 12:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: نَا

الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فِيهِ مِنَ الْآنِيَةِ عَدَدُ النُّجُومِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، وَمَنْ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ لَمْ يَرْوِ أَبَدًا".

(المعجم الأوسط، ج ۵ ص ۱۸۵ رقم 5024؛ مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج ۱۴ ص ۶۷ رقم 7526؛ قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيحِ بِاخْتِصَارٍ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْمَسْعُودِيُّ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَلَكِنَّهُ اخْتَلَطَ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۱۰ ص ۳۶۰، ۳۶۱ رقم 18451)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرا حوض اتنا اور اتنا لمبا ہے۔ ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر جام ہیں۔ اس کے پانی کی خوشبو مسک سے زیادہ ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ جو شخص ایک بار حوض کوثر سے پانی پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اور جو شخص اس سے محروم رہا، وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا“۔

حدیث 13: ۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمُضَرَ آنِيَتُهُ أَكْثَرُ، أَوْ قَالَ: مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ".

(صحیح: مسند أحمد، رقم 23317؛ موقوفا رقم 23318، 23346، 23451؛ البزار في "مسنده" رقم 2911؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 725، 724؛ مسلم رقم 38 - 248؛ ابن ماجه رقم 4302؛ ابن حبان رقم 7241)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے حوض (کوثر) کی وسعت ایسی ہے جیسے کہ (اردن کے شہر) ایلہ اور مضر کے علاقہ (مکہ) کی

درمیانی مسافت ہے۔اس کے جام کی تعداد ستاروں کی تعداد کے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہے۔اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا، اور مسک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ اور پاکیزہ ہے۔جس نے اس کے پانی کو نوش فرمالیا، اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی“۔

8 جو شخص حوضِ کوثر سے پانی پیے گا، اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

حدیث 14 :۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَأَبِي الْيَمَانِ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيَّ، قَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا سَعَةُ حَوْضِكَ؟". قَالَ: "كَمَا بَيْنَ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ، وَأَنَّ فِيهِ مَثْعَبَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ". قَالَ: "فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟". قَالَ: "أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مَذَاقَةً مِنَ الْعَسَلِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهُ أَبَدًا". (صحیح:صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، رقم 6457)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یزید بن اخنس سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض (کوثر) کی وسعت کتنی ہے؟“۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس کی وسعت عدن سے عمان تک ہے۔اس کے دو (2) پرنالے سونے اور چاندی سے بنے ہوئے ہیں“۔ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض (کوثر) کیا ہے؟“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اس کی خوشبو مسک سے زیادہ ہے۔جس نے حوضِ کوثر سے ایک بار پانی پی لیا، وہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا، اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا“۔

9 حوضِ کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے، جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہوگی۔

حدیث 15 :۔حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ، قَالَا:

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ. قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تُرَىٰ فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ". (مسلم رقم 43-2303)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حوضِ کوثر پر تم سونے اور چاندی کے جام آسمان کے ستاروں کے برابر دیکھو گے''۔

10 حوضِ کوثر کی وسعت بہت زیادہ ہوگی۔

حدیث 16:۔حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 4723، 6079، 6181؛ مسلم رقم 34-2299، 35-2299؛ بخاری رقم 6577؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم 1073؛ البیهقی فی "البعث" رقم 139؛ ابن أبی شیبة رقم 31664؛ عبد بن حمید رقم 753؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 726؛ ابن حبان رقم 6453)

☐ رَوَى الْحَافِظُ الضِّيَاءُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَنَا هَلَكْتُ فَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ". قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الْحَوْضُ؟ قَالَ: "عَرْضُهُ مِثْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ بَيَاضُهُ بَيَاضُ اللَّبَنِ، وَهُوَ أَحْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ وَالسُّكَّرِ. آنِيَتُهُ مِثْلُ نُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ. وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. وَإِيَّاكُمْ أَنْ تَرِدَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي فَيُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنْ أُمَّتِي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. فَأَقُولُ: بُعْدًا وَسُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي". (البداية والنهاية ج 19 ص 462؛ التنبيهات المجملة على المواضع المشكلة، صلاح الدين العلائي ص 51)

فَإِنَّ الْحَافِظَ ضِيَاءَ الدِّينِ الْمَقْدِسِيَّ ذَكَرَ فِي الْجُزْءِ الَّذِي جَمَعَهُ فِي الْحَوْضِ أَنَّ فِي سِيَاقِ لَفْظِهَا غَلَطًا. وَذٰلِكَ الِاخْتِصَارُ وَقَعَ فِي سِيَاقِهِ مِنْ بَعْضِ رُوَاتِهِ ثُمَّ سَاقَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَأَخْرَجَهُ مِنْ فَوَائِدِ عَبْدِ الْكَرِيمِ

بْنِ الْهَيْثَمِ الدَّيْرَعَاقُولِيِّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا فِي ذِكْرِ الْحَوْضِ فَقَالَ فِيهِ: "عَرْضُهُ مِثْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ". قَالَ الضِّيَاءُ: فَظَهَرَ بِهٰذَا انه وقع فِي حَدِيث بن عُمَرَ حَذْفٌ تَقْدِيرُهُ كَمَا بَيْنَ مَقَامِي وَبَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ فَسَقَطَ مَقَامِي وَبَيْنَ. (فتح الباری ج۱۱ص ۴۷۲)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے سامنے حوض (کوثر) ہوگا، جس کی وسعت میرے اس مقام (مدینہ منورہ) سے (شام کے شہروں) جَرْبَاءَ اور أَذْرُحَ کے درمیانی فاصلہ کی وسعت جیسی ہے۔

حدیث 17:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ، قَالَ: كَانَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَسْأَلُ عَنِ الْحَوْضِ، حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يُكَذِّبُ بِهِ، بَعْدَمَا سَأَلَ أَبَا بَرْزَةَ وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، وَرَجُلًا آخَرَ، وَكَانَ يُكَذِّبُ بِهِ، فَقَالَ أَبُو سَبْرَةَ: أَنَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ فِيهِ شِفَاءُ هٰذَا، إِنَّ أَبَاكَ بَعَثَ مَعِي بِمَالٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَحَدَّثَنِي مِمَّا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمْلَى عَلَيَّ، فَكَتَبْتُ بِيَدِي، فَلَمْ أَزِدْ حَرْفًا، وَلَمْ أَنْقُصْ حَرْفًا، حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:.... وَقَالَ: "أَلَا إِنَّ مَوْعِدَكُمْ حَوْضِي، عَرْضُهُ وَطُولُهُ وَاحِدٌ، وَهُوَ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ، وَهُوَ مَسِيرَةُ شَهْرٍ، فِيهِ مِثْلُ النُّجُومِ أَبَارِيقُ، شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ مَشْرَبًا، لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا".

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد رقم 6514، 6872؛ قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. فَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى الِاحْتِجَاجِ بِجَمِيعِ رُوَاتِهِ غَيْرِ أَبِي سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ وَهُوَ تَابِعِيٌّ كَبِيرٌ مُبَيَّنٌ ذِكْرُهُ فِي الْمَسَانِيدِ وَالتَّوَارِيخِ غَيْرُ مَطْعُونٍ فِيهِ. ووافقه الذہبی: مستدرک حاکم رقم 253؛ الزھد والرقائق لابن المبارک رقم 1610؛ البعث والنشور رقم 155؛ مسند بزار رقم 2435؛ الشریعۃ للآجری رقم 825؛ الْمُعْجَمُ الْكَبِير للطبرانی الْمُجَلَّدَان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 14508؛ وابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 719؛ الخرائطی فی "مساوئ

الأخلاق" رقم286؛ابن عساکر فی "تاریخ دمشق" (43/20)؛ البیهقی فی "شعب الإیمان" رقم5383)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرا تمہارے ساتھ حوض (کوثر) پر ملنے کا وعدہ ہے۔ اس کا طول اور عرض ایک ہی جیسا ہے۔اور اس کا فاصلہ (اردن کے جنوب میں واقع شہر) اَیلہ اور مکہ کے درمیانی فاصلہ جیسا ہے۔ یہ ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر ہے۔اس حوض پر جام کی تعداد آسمان کے ستاروں کے بقدر ہے۔اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے۔ جو شخص ایک بار حوض کوثر سے پانی پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی''۔

حدیث18:۔حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادٌ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو الْوَازِعِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ:... وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى صَنْعَاءَ عَرْضُهُ كَطُولِهِ، فِيهِ مِيزَابَانِ يَنْثَعِبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ، وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِيهِ أَبَارِيقُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ"۔

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد ج ٣٣ ص ١٤رقم19804؛ قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ. فَقَدِ احْتَجَّ بِحَدِيثَيْنِ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَهُوَ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ : وقال الذهبي: غريب صحیح علی شرط مسلم: مستدرک حاکم رقم255؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم722،720؛ البزار فی "مسنده" رقم3849؛ ابن حبان رقم6458؛ البیهقی فی "البعث والنشور" رقم156؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي أَثْنَاءِ حَدِيثٍ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى، وَقَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم18483؛ مسند الرویانی رقم1316)

ترجمہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''(قیامت میں) میرے لیے ایک حوض (کوثر) ہوگا، جس کی (چوڑائی) ایلہ (اردن کا شہر) سے صنعاء (یمن کا شہر) تک ہے۔حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی جیسی

ہے۔اس کے دو(2) پرنالے جنت سے نکلے ہوں گے۔ان میں سے ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا ہوگا۔اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔جس شخص نے اس میں سے پانی کو پی لیا، اس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔اس کے جام ستاروں کی گنتی کے برابر ہوں گے"۔

حدیث19:۔حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا أَبُو مُسْهِرٍ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْأَسْوَدِ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنٍ إِلَى عُمَانَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْثَرُ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ"۔ قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَنْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ؟"۔ قَالَ: "الشُّعْثُ رُءُوسًا، الدُّنْسُ ثِيَابًا، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَمَنِّعَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمْ بَابُ السُّدَدِ، الَّذِينَ يُعْطُونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطُونَ الَّذِي لَهُمْ"۔

(صحیح:المعجم الكبير،رقم1437؛مسند الشاميين،رقم1206؛الآحاد والمثاني، لإ بن أبي عاصم رقم459؛السنة،لإ بن أبي عاصم،رقم749؛حديث صحيح ورجاله ثقات رجال البخاري على ضعف في حفظ هشام بن عمار: كتاب السنة (ومعه ظلال الجنة في تخريج السنة بقلم: محمد ناصر الدين الألباني) رقم749؛ قلت: وهذا سند صحيح، رجاله كلهم ثقات معروفون؛ صحیح:سلسلة الأحاديث الصحيحة،ج٣ ص٧٠،٧١،رقم1082؛ صحیح:صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم2060؛مشكوة رقم5592)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرا حوض عدن سے لے کر عمان تک ہوگا۔اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہوگا، شہد سے زیادہ میٹھا، اکثر آنے والے لوگ فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم ہوں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: "یارسول اللہ! فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم کون ہیں؟"۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم وہ ہیں جو پراگندہ بالوں والے، میلے کچیلے کپڑوں والے، جو ناز و نعم والی عورتوں سے شادی نہ کر سکتے ہوں گے، نہ اُن کے لیے راستے کھولے جاتے ہوں گے، جو لوگ اپنے ذمے حق ادا کرتے ہوں گے، لیکن ان کا حق انھیں نہ دیا جاتا ہوگا''۔

11 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منبر قیامت کے دن حوضِ کوثر پر رکھا جائے گا، جس پر بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُمّت کو پانی پلائیں گے۔

حدیث 20:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد ج ۱۲ ص ۱۵۹ رقم 7223، 8885، 9214، 9215، 9641، 10899، 11003؛ بخاری رقم 1196، 1888، 6588، 7335؛ مسلم رقم 502-1391؛ مؤطا امام مالک رقم 671 / 214؛ مصنف عبد الرزاق رقم 5243؛ مسند الحارث رقم 400؛ السنۃ لابن ابی عاصم رقم 731؛ مسند البزار رقم 8188؛ ابن حبان رقم 3750؛ شرح مشکل الآثار رقم 2875؛ معجم ابن الاعرابی رقم 682؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 10281؛ البعث والنشور رقم 160؛ شعب الایمان بیہقی رقم 3850؛ معرفۃ السنن رقم 5620؛ معجم ابن عساکر رقم 1459)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے حجرۂ مبارک اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر رکھا جائے گا''۔

12 اہل یمن کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوسرے لوگوں کو حوض سے ہٹا دیں گے۔

حدیث 21:۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ". فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ: "مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ". وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ. فَقَالَ: "أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ، وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ". (مسلم رقم 37-2301)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حوضِ کوثر کے کنارے پر میں اہلِ یمن کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنی چھڑی سے ہٹاؤں گا، یہاں تک کہ حوض کا پانی اہلِ یمن کی طرف بہہ نکلے گا (اور وہ خوب سیر ہو کر پئیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ''حوض کا عرض کتنا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مدینہ سے لے کر عمان تک''۔ پھر حوض کے بارے میں سوال کیا گیا: ''وہ کیسا ہوگا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دودھ سے زیادہ سفید، اور شہد سے زیادہ میٹھا''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے حوض میں جنت کے دو پرنالوں سے پانی آئے گا۔ ان میں ایک پرنالہ سونے کا ہوگا، دوسرا چاندی کا''۔

تنبیہ عمان، اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو وضو کے سبب چمکتی ہوئی پیشانی اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں سے پہچانیں گے۔

حدیث 22:- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ".

قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَتَعْرِفُنَا؟". قَالَ: "نَعَمْ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ".

(مسلم رقم 38-248؛ ابن ماجہ: 4302؛ مسند احمد: 23317؛ صحیح ابن حبان: 7241)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرا حوض (کوثر) کی وسعت ایلہ اور عدن کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں حوض سے (غیر مسلموں کو) اسی طرح ہٹا دوں گا جس طرح اونٹوں کا مالک دوسرے اونٹوں کو (استھان سے) ہٹا دیتا ہے''۔ عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں پہچان لیں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! تم میرے پاس آؤ گے، تو وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ، پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی۔ یہ صفت تمہارے علاوہ کسی دوسری اُمت میں نہیں ہوگی''۔

14 مرتد لوگ بھی حوضِ کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

حدیث 23:۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: "هَلُمَّ". فَقُلْتُ: "أَيْنَ؟". قَالَ: "إِلَى النَّارِ، وَاللهِ". قُلْتُ: "وَمَا شَأْنُهُمْ؟". قَالَ: "إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى". ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ، حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: "هَلُمَّ". قُلْتُ: "أَيْنَ؟". قَالَ: "إِلَى النَّارِ، وَاللهِ!". قُلْتُ: "مَا شَأْنُهُمْ؟". قَالَ: "إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى". فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ".

(بخاری رقم 6587)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا۔ لوگوں کی ایک جماعت میرے سامنے آئے گی۔ میں انھیں پہچان لوں گا (کہ یہ میرے اُمّتی ہیں)۔ اتنے میں میرے اور ان کے درمیان ایک شخص نمودار ہوگا (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوگا)۔ وہ اس جماعت سے کہے گا: ''ادھر آؤ''۔ میں کہوں گا: ''انھیں کہاں لے جا رہے ہو؟''۔ وہ شخص کہے گا: ''جہنم میں، اللہ کی قسم! انھیں جہنم کی طرف لے جا رہا ہوں''۔ میں پوچھوں گا: ''اُن کا جرم کیا ہے؟''۔ وہ جواب دے گا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل (دینِ اسلام سے) پھر گئے تھے''۔ پھر ایک دوسری جماعت میرے سامنے آئے گی یہاں تک کہ میں انھیں پہچان لوں گا (کہ یہ میرے اُمّتی ہیں)۔ اتنے میں میرے اور اُن کے درمیان ایک آدمی حائل ہو جائے گا۔ انھیں کہے گا: ''ادھر آؤ'' (یعنی حوضِ کوثر سے واپس لے جائے گا)۔ میں کہوں گا: ''انھیں کہاں لے جاؤ گے؟''۔ وہ جواب دے گا: ''جہنم کی طرف، اللہ کی قسم! جہنم کی طرف ہی لے کے جا رہا ہوں''۔ میں پوچھوں گا: ''ان کا جرم کیا ہے؟''۔ وہ کہے گا: ''یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اُلٹے پاؤں (اسلام سے) پھر گئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں: لاوارث اونٹ کی طرح ان میں سے کوئی بھی جہنم سے نہیں بچے گا''۔

15 کافر پانی پینے کے لیے حوضِ کوثر پر آنے کی کوشش کریں گے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں وہاں سے دور ہٹا دیں گے۔

حدیث 24:۔ أنا تُرَابُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْإِمَامِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَالَا: نا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُفَسِّرِ، نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَاضِي، نا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ، نا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

النَّهْدِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ وَتَغْلِبُونِي، تَقَاحَمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ، أُوشِكُ أَنْ أُرْسِلَ حُجَزَكُمْ وَأَفْرِطَ لَكُمْ عَنْ - أَوْ عَلَى - الْحَوْضِ - الشَّكُّ مِنْ مَالِكٍ - وَسَتَرِدُونَ عَلَيَّ مَعًا وَأَشْتَاتًا فَأَعْرِفُكُمْ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَاكُمْ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الْغَرِيبَةَ مِنَ الْإِبِلِ فِي إِبِلِهِ، وَيُذْهَبُ بِكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، وَأُنَاشِدُ فِيكُمْ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَأَقُولُ: "أَيْ رَبِّ! رَهْطِي، أَيْ رَبِّ! أُمَّتِي". فَيُقَالُ: "إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَمْشُونَ بَعْدَكَ الْقَهْقَرَى". فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ شَاةً لَهَا يُعَارٌ أَوْ يُنَادِي: "يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ!". فَأَقُولُ: "لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ". وَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، يُنَادِي: "يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ!". فَأَقُولُ: "لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ". وَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ فَرَسًا لَهُ حَمْحَمَةٌ، يُنَادِي: "يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ!". فَأَقُولُ: "لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ". وَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُ قَشْعًا مِنْ أَدَمٍ يُنَادِي: "يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ!". فَأَقُولُ: "لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ".

(مسند الشهاب، القضاعي، ج ۲ ص ۱۷۵ رقم 1130 ؛ مسند البزار رقم 204 ؛؛ المقصد العلی فی زوائد أبی یعلی الموصلی رقم 486؛ مسند عمر بن الخطاب، لیعقوب بن شیبة، رقم 24؛ أمثال الحدیث، الرامهرمزی، رقم 14 ؛؛ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى فِي الْكَبِيرِ، وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُ الْجَمِيعِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم 4458؛ قال البوصیری: إسناده حسن: إتحاف الخیرة المهرة بزوائد المسانید العشرة، البوصیری، رقم 4485؛ المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة رقم 2080؛ حسن صحیح: صَحِيحُ التَّرْغِيب وَالتَّرْهِيب للالبانی، رقم 784 ؛؛ سلسلة الأحادیث الصحیحة، ج ۶ ص ۸۶۳ تا ۸۶۵ رقم 2865؛ قال

المنذري في "الترغيب" برقم1169: "رواه أبو يعلى والبزار. وإسنادهما جيد"؛أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 352/2؛ابن عبدالبر في "التمهيد" 2/300-301)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں پیچھے سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں، اور تم کیڑوں مکوڑوں (پروانوں) کی طرح اس میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہو۔ قریب ہے کہ میں پیچھے سے چھوڑ دوں۔ میں حوض کوثر پر تمہارا منتظر رہوں گا۔ تم ٹولیوں کی صورت میں اور الگ الگ میرے پاس آؤ گے۔ میں تمھیں تمہارے ناموں اور تمہارے نشانوں کے ساتھ اس طرح پہچانوں گا جس طرح کوئی شخص اجنبی اونٹوں میں اپنا اُونٹ پہچانتا ہے۔ پھر تمہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں رب العالمین سے تمہارے بارے میں التجا کروں گا اور کہوں گا: ''اے میرے رب! یہ میری اُمت ہے''۔ مجھے کہا جائے گا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انھوں نے کیا کیا نئے کام ایجاد کر لیے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اُلٹے قدموں پھر گئے۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے کندھوں پر کوئی بکری ممیا رہی ہو، اور وہ شخص پکار رہا ہو: ''یا محمد! یا محمد!''۔ اور میں کہوں: ''میں اللہ تعالیٰ سے تمہیں چھڑا نہیں سکتا۔ میں نے تو پیغام پہنچا دیا تھا۔ تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کے کندھوں پر کوئی اونٹ ہو، جو بلبلا رہا ہو، وہ شخص پکار رہا ہو: ''یا محمد! یا محمد!''، اور میں کہوں: ''میں اللہ سے تمہیں چھڑا نہیں سکتا۔ میں نے تو پیغام پہنچا دیا تھا''۔ میں کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنے کندھوں پر گھوڑا اُٹھائے ہوئے آئے، جو ہنہنا رہا ہو، اور وہ شخص پکار رہا ہو: ''یا محمد! یا محمد!''۔ میں کہوں گا: ''میں اللہ سے تمہیں نہیں چھڑا سکتا۔ میں نے تو پیغام پہنچا دیا تھا''۔ میں کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اُس نے چمڑے کا ایک

ٹکڑا اُٹھا رکھا ہو، اور وہ پکار رہا ہو: ''یا محمد! یا محمد!''، اور میں کہوں: ''میں اللہ سے تمہیں نہیں بچا سکتا، میں نے تو پیغام پہنچا دیا تھا''۔

حدیث 25:۔ حَدَّثَنَا مُوسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "أَنَا فَرَطُكُمْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، فَإِذَا لَمْ تَرَوْنِي، فَأَنَا عَلَى الْحَوْضِ، قَدْرَ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى مَكَّةَ، وَسَيَأْتِي رِجَالٌ وَنِسَاءٌ بِقِرَبٍ وَآنِيَةٍ، فَلَا يَطْعَمُونَ مِنْهُ شَيْئًا"۔

(صحیح: مسند أحمد رقم 14719، 15120؛ السنة، لابن أبي عاصم رقم 771؛ مسند بزار رقم 2975؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 10192: طبع سعودیہ؛ ابن حبان رقم 6449؛ معجم اوسط رقم 749؛ رقم شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2115)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں وہاں تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا۔ پھر جب تم مجھے نہ پاؤ، تو میں حوضِ کوثر پر موجود ہوں گا۔ اس کی وسعت ایلہ اور مکہ مکرمہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ وہاں میرے پاس مرد اور عورتیں اپنے اپنے مشکیزے اور برتن اُٹھائے آئیں گے، مگر وہاں ان کو پانی پینا نصیب نہ ہوگا''۔

16 بدعتی لوگ پانی پینے کے لیے حوضِ کوثر پر آنے کی کوشش کریں گے، مگر ان کو وہاں سے بھگا دیا جائے گا۔

حدیث 26:۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِي رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ"۔

(بخاری رقم 6576، 6575؛ مسند أحمد رقم 3639، 3850، 3866، 4042، 4180، 4332، 4351؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 235؛ مسلم رقم 32 - 2297؛ ابن ماجہ رقم 3057؛ مسند البزار رقم 1685، 1709؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 762.736؛ مسند ابی یعلی رقم 5168، 5199؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 10132، 10133، 10134، 10136: طبع سعودیہ؛ مسند الشاشی رقم 516، 517، 518، 519، 521، 522، 534؛ الشریعہ للآجری رقم 832؛ البعث والنشور رقم 146؛ معجم ابن عساکر رقم 720، 1519)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں حوض کوثر پر تم سب سے پہلے پہنچ جاؤں گا۔ تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے۔ پھر مجھ سے دُور ہٹا دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا: ''اے میرے ربّ! یہ تو میری اُمّت کے لوگ ہیں''۔ جواب میں کہا جائے گا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جانتے، انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کر دی تھیں؟''۔

حدیث 27:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: "أَغْفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِغْفَاءَةً، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، إِمَّا قَالَ لَهُمْ، وَإِمَّا قَالُوا لَهُ: "لِمَ ضَحِكْتَ؟". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ". فَقَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (الكوثر: 1)، حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟". قَالُوا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ". قَالَ: "هُوَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ، يُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ. فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 11996، 12008، 12418، 12542، 12675، 13306، 13353، 13405، 13496، 13991؛ مسلم رقم 53 - 400، 40 - 2304؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31655؛ سنن نسائی رقم 904؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 979، 11638،

11639؛ مسند عبد بن حمید رقم 1213؛ مسند بزار رقم 7496؛ مسند ابی یعلی رقم 3942، 3951؛ أبو داود رقم 4747، 784؛ حدیث السراج رقم 2546؛ هناد في "الزهد" رقم 133؛ مستخرج ابی عوانۃ رقم 1654، 1655؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 764؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي نعيم رقم 888؛ أبو نعيم في "صفة الجنة" رقم 325؛ البعث والنشور رقم 149؛ البغوي في "شرح السنة" رقم 579؛ البغوي في "تفسيره" 533/4)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نیند آ گئی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک کو اُٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا، یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم کیوں فرمایا؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تلاوت فرمائی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ○ (الکوثر: ۱ تا ۳)

ترجمہ (اَے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا۔ پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔ (یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہی منقطع ہونے والا ہے)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم جانتے ہو: کوثر کیا ہے؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے۔ اللہ تعالیٰ، میرے رب، نے اس نہر کو جنت میں مجھے عطا کیا ہے۔ اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میری اُمت آئے گی۔ حوضِ کوثر پر جام کی تعداد آسمان پر ستاروں کے برابر ہے۔ اُن میں سے کچھ لوگوں کو وہاں سے دور ہٹا دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا: ''اے رب! یہ تو میری

اُمت میں سے ہیں''۔ مجھ سے کہا جائے گا: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دین میں کیسے بدعات پیدا کر دی تھیں''۔

حدیث28:۔حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ: "أَيُّهَا النَّاسُ!". فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا: "لُفِّي رَأْسِي". قَالَتْ: فَقَالَتْ: فَدَيْتُكِ إِنَّمَا يَقُولُ: "أَيُّهَا النَّاسُ!". قُلْتُ: "وَيْحَكِ! أَوَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ؟". فَلَفَّتْ رَأْسَهَا، وَقَامَتْ فِي حُجْرَتِهَا، فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ: "أَيُّهَا النَّاسُ! بَيْنَمَا أَنَا عَلَى الْحَوْضِ، جِيءَ بِكُمْ زُمَرًا، فَتَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ، فَنَادَيْتُكُمْ: أَلَا هَلُمُّوا إِلَى الطَّرِيقِ، فَنَادَانِي مُنَادٍ مِنْ بَعْدِي، فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ. فَقُلْتُ: أَلَا سُحْقًا، أَلَا سُحْقًا".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم26546؛ مسلم رقم29-2295؛ مسند إسحاق بن راھويه رقم2002؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم37179؛ سنن کبریٰ نسائی رقم11396؛ مستخرج ابی عوانہ رقم10125، 10126، 10127 (طبع جامعہ اسلامیہ)؛ الآجری فی "الشريعة" رقم835؛ الطبرانی فی "الكبير" 23/ رقم(661)، (996)، (997)؛ معجم الأوسط رقم 8714؛ النسائی فی "الكبری" رقم11460؛ البيهقی فی "البعث والنشور" رقم142)

ترجمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے بال گوندھ رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے مسجد نبوی میں کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہی تھا: ''أَيُّهَا النَّاسُ!'' اے لوگو! تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سن لیا (کیونکہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرے مسجد نبوی سے ملے ہوئے تھے)۔ آواز سنتے ہی بال گوندھنے والی عورت سے کہنے لگیں: ''میرے بالوں کو فوراً لپیٹ دو''۔ اس پر وہ عورت کہنے لگی: ''میں آپ رضی اللہ عنہا پر قربان! ابھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''أَيُّهَا النَّاسُ!'' ہی کہا ہے''۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''تیرے لیے

بربادی ہو! کیا ہم لوگوں میں سے نہیں ہیں؟''۔ یہ سُن کر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بال باندھ کر کھڑی ہوگئیں اور پورا خطبہ سنا۔ اس خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''اے لوگو! میں حوضِ کوثر پر موجود ہوں گا۔ میرے پاس تم لوگوں میں سے ایک گروہ لایا جائے گا۔ پھر تم لوگوں کو راستوں سے رُوک دیا جائے گا۔ پھر میں لوگوں کو پکاروں گا: ''آگاہ ہو جاؤ! راستوں کو اختیار کرو اور میرے پاس پہنچ جاؤ''۔ پھر میرے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا اور کہے گا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دین کو بدل دیا تھا''۔ اس پر میں کہوں گا: ''خبردار! بربادی ہو! ان کے لیے، خبردار! بربادی ہو! ان کے لیے''۔

17 جھوٹے اور ظالم حکمرانوں سے تعاون کرنے والے بھی حوضِ کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے۔

حدیث 29: ـ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُعَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَأْمُرُونَكُمْ بِمَا لَا يَفْعَلُونَ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ".

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد، ج۹ ص ۵۱۴ رقم 5702؛ مسند البزار رقم 5950؛ شرح مشکل الآثار رقم 1346؛ مسند عبد الله بن عمر، للطرسوسی، رقم 70؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ... وَفِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ قُعَيْسٍ ضَعَّفَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 9262)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد تم پر ایسے حکمران آئیں گے، جو تمھیں (اُن نیکی کے کاموں کا) حکم دیں گے، جو خود نہیں کریں گے، پھر جس نے اُن کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد

کی، وہ مجھ سے نہیں ہے، اور میں اس سے نہیں ہوں، وہ میرے حوضِ (کوثر) پر کبھی نہیں آسکے گا"۔

حدیث 30:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، أَوْ عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ يَكْذِبُونَ وَيَظْلِمُونَ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند احمد رقم 23260؛ البزار فی "مسنده" رقم 2832، 2833، 2834؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 8491؛ الطبرانی فی "الکبیر" 3020؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَأَحَدُ أَسَانِيدِ الْبَزَّارِ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ كَذَلِكَ: مجمع الزوائد رقم 9265)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے بعد تم پر ایسے حکمران آئیں گے، جو جھوٹ بولیں گے، اور ظلم وستم کریں گے۔ پھر جس نے اُن کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد کی، وہ مجھ سے نہیں ہے، اور میں اس سے نہیں ہوں، وہ میرے حوضِ (کوثر) پر کبھی نہیں آسکے گا۔ اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد نہ کی، وہ مجھ سے ہے اور میں اُن سے ہوں، وہ میرے حوض پر ضرور آئیں گے"۔

حدیث 31:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ دَخَلَ، وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وِسَادَةٌ مِنْ

أَدَمٍ فَقَالَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَكْذِبُونَ وَيَظْلِمُونَ. فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ. فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ. وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ. فَلَيْسَ مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ. وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ. وَيُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ. فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ. وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ"۔

(صحیح: مسند أحمد ج ۳۰ ص ۵۰ رقم 18126؛ مسند ابن ابی شیبہ رقم 508؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31682؛ مسند عبد بن حمید رقم 370، 371؛ ترمذی رقم 614، 2259؛ سنن نسائی رقم 4207، 4208؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 7782، 7783، 8705؛ ابنُ أبی عاصم فی "السنة" رقم 755، 756؛ "الآحاد والمثانی" رقم 2065، 2066؛ معجم اوسط رقم 764، 4480؛ معجم صغیر رقم 625؛ الطبرانی فی "الکبیر" 19/ رقم (294)، (295)، (296)، (297)، (298)، (309)، (310)، (317)، (358)؛ مستدرک حاکم رقم 264؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 16668؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم 1344؛ ابن حبان، رقم 279، 282، 283، 285؛ ابن عبد البر فی "التمہید" 2/304؛ المزی فی "تہذیب الکمال" 13/550-551؛ جامع معمر بن راشد رقم 20719 عن جابر؛ مسند احمد رقم 14441 عن جابر؛ شرح مشکل الآثار رقم 1345 عن جابر؛ ابن حبان رقم 1723 عن جابر؛ مستدرک حاکم رقم 6030 عن جابر)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم نو (9) آدمی تھے۔ ہمارے درمیان چمڑے کا ایک تکیہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے بعد تم پر ایسے حکمران آئیں گے، جو جھوٹ بولیں گے، اور ظلم وستم کریں گے۔ پھر جو اُن کے ہاں آمد ورفت رکھے گا، پھر اُن کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد کی، وہ مجھ سے نہیں ہے، اور میں اس سے نہیں ہوں، وہ میرے حوضِ (کوثر) پر کبھی نہیں آسکے گا۔ اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی، اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد نہ کی، وہ مجھ سے ہے اور میں اُن سے ہوں، وہ میرے حوض پر ضرور آئیں گے"۔

حدیث 32:۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، حَدَّثَنِي أَبِي خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ، قَالَ: "إِنَّا لَقُعُودٌ عَلَى بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنْتَظِرُ أَنْ يَخْرُجَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: "اسْمَعُوا". فَقُلْنَا: "سَمِعْنَا". ثُمَّ قَالَ: "اسْمَعُوا". فَقُلْنَا: "سَمِعْنَا". فَقَالَ: "إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، فَلَا تُعِينُوهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، فَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ".

(صحیح لغیرہ: مسند أحمد رقم 21074، 27218؛ السنۃ ج ۲ ص ۵۲۳ رقم 757؛ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، رقم 284؛ الطبرانی رقم 3627، 3628؛ مسند عبد بن حمید رقم 370؛ قال الحاکم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. ووافقه الذهبی: مستدرک حاکم رقم 262؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا عَبْدَاللهِ بْنَ خَبَّابٍ وَهُوَ ثِقَةٌ: مجمع الزوائد رقم 9266؛ صحیح الترغیب والترهیب: 2245)

ترجمہ: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہر کی نماز کے لیے تشریف لانے کا انتظار کر رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے، تو فرمایا: ''(میری بات) سنو''۔ ہم نے عرض کیا: ''ہم سننے کے لیے بالکل تیار ہیں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سنو''۔ ہم نے عرض کیا: ''ہم سننے کے لیے بالکل تیار ہیں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد حکمران آئیں گے، ان کے ظلم پر اُن کی مدد نہ کرنا، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرنا۔ ورنہ تم میرے حوضِ (کوثر) پر کبھی نہیں آسکو گے''۔

باب 5

قیامت: شفاعت

قیامت کے دن شفاعت بھی ہوگی، لیکن شفاعت نہ تو ہر کوئی کر سکے گا اور نہ ہی ہر کسی کی کر سکے گا، خاص لوگوں کو شفاعت کی اجازت ہوگی اور خاص لوگوں کے لیے ہوگی۔
سب سے بڑی اور سب سے پہلی شفاعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی، جس کو شفاعت کبریٰ کہا جاتا ہے۔

آیت 1:۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔
(بنی اسرائیل: ۷۹)

ترجمہ اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے فضل (اضافی) ہے، بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز کر دے۔

آیت 2:۔ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ (البقرہ: ۲۵۵)

ترجمہ اللہ، وہ زندۂ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے اُونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اُسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے، اُس

سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفتِ ادراک میں نہیں آسکتی مگر یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی اُن کو دینا چاہے۔ اُس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور اُن کی نگہبانی اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔ بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔

5.1:۔ مقامِ محمود

1 ''مقامِ محمودؔ'' شفاعت کا وہ اعلیٰ ترین مقام ہے جس پر قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ فائز ہوں گے۔

آیت 3:۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝
(بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمہ اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے فضل (اضافی) ہے، بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقامِ محمود پر فائز کردے۔

حدیث 1:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الزَّعَافِرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔ [الإسراء: 79] وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ: "هِيَ الشَّفَاعَةُ". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(صحیح: ترمذی رقم 3137؛ مسند احمد رقم 9684، 9735، 10200، 10839؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 1312؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31745؛ السنة. لابن أبي عاصم. رقم 784؛ التوحید لابن خزیمہ رقم ج ۲ ص ۷۲۵؛ شرح مشکل الآثار رقم 1020؛ الشریعہ للآجری رقم 1098، 1099؛ فوائد تمام رقم 793؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2096؛ شعب الایمان رقم 295، 296، 297؛ الطبری 15/145-146؛ الخطیب فی موضح أوهام الجمع والتفريق 2/90؛ الصحيحة: 2369)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

آیت 4:۔عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمہ بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کردے۔

وہ مقام شفاعت ہے۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَیْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یُبْعَثُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي عَلٰی تَلٍّ، وَیَكْسُونِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حُلَّةً خَضْرَاءَ، ثُمَّ یُؤْذَنُ لِي، فَأَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَقُولَ، فَذَاكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد، رقم 15783؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2093: ابن حبان رقم 6479، الطبرانی فی "الکبیر" 19/ (رقم 142)؛ مستدرک حاکم رقم 3383: قال: صحیح علی شرط الشیخین، ووافقه الذهبی؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِیحِ: مجمع الزوائد 11136: البخاری فی "التاریخ الکبیر" 309/5، والطبری فی "تفسیره" 147/15: الصَّحِیحَة: 2370؛ صحیح موارد الظمآن: 2187)

ترجمہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ اُٹھائے جائیں گے، تو میں اور میری اُمت ایک ٹیلے پر ہوں گے۔ میرا رب مجھے سبز جُبّہ پہنائے گا۔ پھر مجھے اجازت دی جائے گی، تو جو اللہ چاہے گا، میں (اللہ کی تعریف میں) کہوں گا۔ یہی مقام محمود ہے''۔

حدیث 3:۔حَدَّثَنِي إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، یَقُولُ: "إِنَّ النَّاسَ یَصِیرُونَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِیَّهَا یَقُولُونَ: "یَا فُلاَنُ اشْفَعْ، یَا فُلاَنُ اشْفَعْ"، حَتّٰی تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذٰلِكَ یَوْمَ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ". (بخاری رقم 4718)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''لوگ قیامت کے دن گھٹنوں کے بل ہوں

گے۔ ہر اُمت اپنے نبی کے ساتھ ہوگی۔لوگ کہیں گے:''اے فلاں! (اللہ کے حضور) سفارش کر دیں۔اے فلاں! سفارش کر دیں''۔ یہاں تک کہ شفاعت کا معاملہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔ یہ ہے وہ مقام جس پر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا''۔

2 اللہ تعالیٰ کے جلال اور غضب کے ڈر سے جب سارے کبار انبیائے کرام علیہم السلام سفارش کرنے سے انکار کر دیں گے، اس وقت حضرت محمد ﷺ ''مقامِ محمود'' حاصل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پُرجلال بارگاہ میں سفارش کرنے کی ہمت کر پائیں گے۔

حدیث4:۔حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ:"إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ: "يَا فُلاَنُ اشْفَعْ، يَا فُلاَنُ اشْفَعْ"، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ المَقَامَ المَحْمُودَ"۔ (بخاری رقم 4718)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں:''قیامت کے دن گھٹنوں کے بل ہوں گے۔ ہر اُمت اپنے نبی کے ساتھ ہوگی۔لوگ کہیں گے:''اے فلاں! (اللہ کے حضور) سفارش کر دیں۔اے فلاں! سفارش کر دیں''۔ یہاں تک کہ شفاعت کا معاملہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔ یہ ہے وہ مقام جس پر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا''۔

3 ''مقامِ محمود'' اگلے اور پچھلے سارے لوگوں کے لیے قابلِ رشک ہوگا۔

حدیث5:۔ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَخْلَدٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"يَجْمَعُ اللهُ الْخَلْقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، فَيَقُولُ: "يَا مُحَمَّدُ!". فَأَقُولُ: "لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَبِكَ وَإِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا

إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ" قَالَ حُذَيْفَةُ: "فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي يَغْبِطُهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ".

(صحيح: السنة لابن أبي عاصم رقم 789؛ مسند طیالسی رقم 414؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31744، 34800؛ مسند البزار رقم 2926؛ الایمان لابن مندہ رقم 930: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. ووافقه الذهبي: مستدرک حاکم رقم 3384؛ الشریعۃ للآجری، رقم 1092؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج ۱ ص ۲۷۸؛ القضاء والقدر بیہقی رقم 399: فِي النَّسَائِيِّ وَمُصَنَّفِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَمُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ مِنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ رَفَعَهُ قَالَ.... قَالَ بن مَنْدَهْ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ مُجْمَعٌ عَلَى صِحَّةِ إِسْنَادِهِ وَثِقَةِ رُوَاتِهِ. فتح الباری ج ۱۱ ص ۴۳۷؛ موقوف صحیح: أَنِيسُ السَّارِي فِي تخريج وَتحقيق الأحاديث التي ذكرها الحافظ ابن حجر العسقلاني في فتح البارى رقم 4679: رَوَاهُ الْبَزَّارُ مَوْقُوفًا. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 18515؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ. وَهُوَ مُدَلِّسٌ. وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم 18514؛ قال الألباني: وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين وهو وإن كان موقوفا فإنه في حكم المرفوع لأنه لا يقال مثله بالرأي: كتاب السنة (ومعه ظلال الجنة في تخريج السنة): حاشیہ رقم 789)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک میدان (محشر) میں جمع فرمادیں گے۔ اس وقت منادی کی پکار سنائی دے گی، وہ کہے گا: "یا محمد!"۔ میں عرض کروں گا: "میں حاضر ہوں، میں قربان! خیر و بھلائی آپ کے ہاتھ میں ہے، برائی اور شر آپ کی طرف سے نہیں ہے۔ آپ کا بندہ آپ کے سامنے ہے، آپ ہی کے ساتھ ہے، آپ ہی کی طرف ہے۔ ہدایت یافتہ وہی ہے جسے آپ ہدایت عطا فرمادیں۔ جائے پناہ اور نجات کا ٹھکانا آپ ہی کی طرف سے ہے۔ آپ کی ذات بہت برکت والی اور عالی شان ہے۔ آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ بیت اللہ کے رب!"۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "یہ ہے مقامِ محمود! جس پر اگلے اور پچھلے سارے لوگ رشک کریں گے"۔

5.2:۔شفاعت کا معنیٰ ومفہوم

1 شفاعت کا مطلب کسی کے لیے سفارش کرنا ہے،خواہ اچھی ہو یا بری۔

آیت5:۔مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا○(النساء:۸۵)

ترجمہ جو بھلائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو بُرائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا،اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے والا ہے۔

حدیث6:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ".

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد رقم19584، 19706، 19667؛بخاری رقم 1432، 6026، 6027، 6028، 7476؛ مسلم رقم145 - 2627؛القضاعی فی "مسند الشهاب" رقم619، 620 ، 621؛ ترمذی رقم2672؛ أبو یعلی رقم7296؛الحمیدی رقم771؛أبو داود رقم5131، 5133؛سنن کبریٰ بیہقی رقم16679؛ "شعب الایمان"رقم 7206، 7207؛"الآداب"رقم114؛سنن کبریٰ نسائی رقم2348؛سنن نسائی رقم2556؛مستخرج ابی عوانہ رقم11473، 11474(طبع:جامعہ اسلامیہ)؛حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء ج ۷ ص ۱۲۰؛معجم ابن عساکر رقم1207؛مسند بزار رقم3180، 3181؛شرح السنہ رقم3461؛ابن حبان رقم531؛مُتَّفق عَلَيْهِ:مشکوۃ رقم4956؛الصحیحة:1464)

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ایک سائل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:''سفارش کرو،ثواب پاؤ گے۔اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ فیصلہ کرے گا جو اس کو پسند ہوگا''۔

حدیث 7: ۔أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ، فَتُؤْجَرُوا، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اشْفَعُوا، تُؤْجَرُوا"۔ (صحیح: نسائی رقم 2557؛ ابوداود رقم 5132؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 2349)

ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص مجھ سے سوال کرتا ہے، تو میں اس کو دینے سے رک جاتا ہوں (کیونکہ میں اس کے حالات کو نہیں جانتا)، یہاں تک کہ تم لوگ اس کی سفارش کر دیتے ہو (اس کے حالات سے آگاہی ہو جاتی ہے)۔ اس طرح تم ثواب پاتے ہو''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''سفارش کرو، ثواب پاؤ گے''۔

2 شرع میں شفاعت سے مراد قیامت کے روز ملائکہ، انبیاء علیہم السلام اور اہل ایمان کا موحد گنہگاروں کے لیے مغفرت کی سفارش کرنا ہے، جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

حدیث 8: ۔حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، (مرفوعاً)..........

فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ"۔ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ۔ (مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتے بھی سفارش کر چکے، انبیائے کرام علیہم السلام بھی سفارش کر چکے، اہل ایمان بھی سفارش کر چکے۔ اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے اپنی مٹھی بھر کر لوگوں کو نکالیں گے۔ یہ وہ (موحد) لوگ ہوں گے جنھوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا''۔

5.3: موحّد گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ شفاعت کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے

حدیث 9: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ؟". قَالَ: "نَعَمْ".

(مسلم رقم 318-191)

ترجمہ حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ''کیا تُو نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو سفارش کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا؟''۔ انھوں نے جواب دیا: ''ہاں! میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے''۔

حدیث 10: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُخْرِجُ اللهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد، رقم 14312، 14491، 14534، 14828، 15048، 15076، 15198؛ مسلم رقم 317 - 191، 318 - 191؛ بخاری رقم 6558؛ الطيالسی رقم 1704؛ الحميدی رقم 1245؛ يعقوب بن سفيان فی "المعرفة والتاريخ" 212/2، 212/2-213؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 839، 840؛ أبو يعلى رقم 1831، 1973، 1992، 1993؛ ابن حبان رقم 183، 7483؛ الآجری فی "الشريعة" رقم 800؛ الطيالسی رقم 1703؛ ابن أبی عاصم رقم 841؛ ابن خزيمة فی "التوحيد" 2/ 668، 669/2، 670/2؛ الصحيحة: 3054)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ایک قوم کو (سفارش کے بعد) جہنم سے نکالے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا''۔

5.4:۔شفاعت کا مشرکانہ عقیدہ

1 کسی بھی ہستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے سفارش کر کے جسے چاہیں، بخشوا لیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی سفارش رد نہیں کر سکتا، مشرکانہ عقیدہ ہے۔

آیت 6:۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَاۤؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (یونس:۱۸)

ترجمہ یہ لوگ اللہ کے سوا اُن کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ اے نبی ﷺ! ان سے کہو: ''کیا تم اللہ کو اُس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں۔؟'' پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

آیت 7:۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ○ (یٰس:۷۴،۷۵)

ترجمہ انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی مدد کی جائے گی۔ وہ ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے بلکہ یہ لوگ الٹے ان کے لیے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔

آیت 8:۔ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَاۤءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○ (الزمر:۳)

ترجمہ خبردار! دین خالص اللہ کا حق ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے اُس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو اُن کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ اللہ یقیناً اُن کے درمیان اُن تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا، جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ

کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا، جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو۔

2 کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کا محبوب سمجھ کر یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اختیارات میں سے کچھ اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ لہٰذا قیامت کے روز اس کی سفارش ہمیں اللہ کی پکڑ سے بچالے گی، مشرکانہ عقیدہ ہے۔

حدیث 11 :۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: "لَبَّيْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ". قَالَ: فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلَكُمْ، قَدْ قَدْ". فَيَقُولُونَ: "إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ، تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ"، يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. (مسلم رقم 22-1185)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مشرکین کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''خرابی ہو، تمہارے لیے! بس یہیں تک (تلبیہ) رہنے دو (یعنی ان کے بعد مشرکوں کے کہے ہوئے الفاظ نہ کہو)۔ مشرک آگے یہ کہتے: ''مگر ایک شریک ہے اور اس کا بھی مالک تو ہی ہے، اور وہ کسی چیز کا مالک نہیں''۔ مشرک یہ الفاظ کہتے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرتے''۔

5.5:۔ شفاعت کے مشرکانہ عقیدہ کا ابطال

1 مشرکوں کے لیے قیامت کے روز کوئی سفارشی نہیں ہوگا۔

آیت 9:۔ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○ (الانعام: ۷۰)

ترجمہ ''چھوڑو اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی

زندگی فریب میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کیے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے، اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی ومددگار اور کوئی سفارشی اس کے لیے نہ ہو، اور اگر وہ ہر ممکن چیز فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے، کیونکہ ایسے لوگ تو خود اپنی کمائی کے نتیجہ میں پکڑے جائیں گے، ان کو اپنے انکارِ حق کے معاوضہ میں کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب بھگتنے کو ملے گا۔

آیت 10:۔يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۲۵۴)

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جو کچھ مالِ متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اِس میں سے خرچ کرو قبل اِس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی۔اور ظالم اصل میں وہی ہیں جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔

آیت 11:۔وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۱۲۳)

ترجمہ اور ڈرو اُس دن سے، جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا، نہ کوئی سفارش ہی آدمی کو فائدہ دے گی، اور نہ مجرموں کو کہیں سے کوئی مدد پہنچ سکے گی۔

آیت 12:۔فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ (المدثر: ۴۸)

ترجمہ اُس وقت سفارش کرنے والوں کی کوئی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔

2 اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو عذاب دینا چاہے گا، کوئی بڑی سے بڑی برگزیدہ ہستی بھی ان کی سفارش نہیں کر سکے گی۔

آیت 13:۔وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ (المومن: ۱۸)

ترجمہ اے نبیؐ! ڈرا دو ان لوگوں کو اُس دن سے جو قریب آلگا ہے۔جب کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہوں گے۔ظالموں کا نہ کوئی

مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے۔

آیت 14:۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ○ (السجدۃ:۴)

ترجمہ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور اُن ساری چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں، چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کے بعد عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ اُس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی و مددگار ہے اور نہ کوئی اُس کے آگے سفارش کرنے والا، پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے؟

آیت 15:۔ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ○ (الانفطار:۱۹)

ترجمہ یہ وہ دن ہے جب کسی شخص کے لیے کچھ کرنا کسی دوسرے شخص کے بس میں نہ ہوگا، فیصلہ اُس دن بالکل اللہ کے اختیار میں ہوگا۔

3 مشرک لوگ قیامت کے روز اپنے سفارشیوں کو تلاش کریں گے، انھیں کوئی سفارشی نظر نہیں آئے گا۔

آیت 16:۔ ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَہٗ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُہٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْہُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَھَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ کُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَضَلَّ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○ (الاعراف:۵۳)

ترجمہ اب کیا یہ لوگ اِس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ وہ انجام سامنے آجائے جس کی یہ کتاب خبر دے رہی ہے؟ جس روز وہ انجام سامنے آگیا تو وہی لوگ جنہوں نے پہلے اسے نظر انداز کر دیا تھا کہیں گے: ”واقعی ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے، پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں؟ یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تا کہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے بجائے اب دوسرے طریقے پر کام کر کے دکھائیں“۔ انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے تصنیف کر رکھے تھے آج ان سے گم ہو گئے۔

4 اللہ کی ساری مخلوق میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی محبوب اور برگزیدہ ہستی ایسی نہیں، جو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے زبردستی اپنی سفارش منوا سکے۔

آیت 17:۔ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○ (الانعام:۵۱)

ترجمہ اور اے نبی ﷺ! تم اس (علمِ وحی) کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو نصیحت کرو جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی اس حال میں پیش کیے جائیں گے کہ اُس کے سوا وہاں کوئی (ایسا ذی اقتدار) نہ ہوگا جو ان کا حامی و مددگار ہو، یا ان کی سفارش کرے، شاید کہ (اس نصیحت سے متنبہ ہو کر) وہ خدا ترسی کی روش اختیار کرلیں۔

آیت 18:۔ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ○ (الزمر:۱۹)

ترجمہ (اے نبی ﷺ!) اُس شخص کو کون بچا سکتا ہے جس پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہو؟ کیا تم اسے بچا سکتے ہو جو آگ میں گر چکا ہو؟

آیت 19:۔ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ○ (یٰس:۲۳)

ترجمہ کیا میں اُسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنالوں؟ حالانکہ اگر خدائے رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ اِن کی شفاعت میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکتے ہیں۔

5 لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے سفارشی قیامت کے روز کسی کام نہیں آئیں گے۔

آیت 20:۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ○ (الزمر:۴۳)

ترجمہ کیا اُس اللہ کو چھوڑ کر اِن لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو: ''کیا وہ شفاعت کریں گے خواہ اُن کے اختیار میں کچھ ہو نہ ہو، اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟''۔

6 قیامت کے روز مشرک اپنے عقیدے کے باطل ہونے کا خود اعتراف کریں گے۔

آیت 21:۔ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَمَآ

اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ○ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ○ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ○ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (الشعراء:۹۷ تا ۱۰۲)

ترجمہ اللہ کی قسم! ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے، جب کہ ہم تم کو ربّ العالمین کی برابری کا درجہ دے رہے تھے۔ اور وہ مجرم لوگ ہی تھے جنہوں نے ہم کو اِس گمراہی میں ڈالا۔ اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے، اور نہ کوئی جگری دوست۔ کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہوں۔

آیت22:۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ (الروم:۱۲، ۱۳)

ترجمہ اور جب وہ ساعت برپا ہوگی اُس دن مجرم مایوس رہ جائیں گے۔ ان کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا، اور وہ اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔

7 مشرک کے لیے کی گئی سفارش اسے ذرہ برابر فائدہ نہیں دے گی۔

حدیث12:۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: "أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي". فَيَقُولُ أَبُوهُ: "فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ". فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: "يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟". فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ". ثُمَّ يُقَالُ: "يَا إِبْرَاهِيمُ! مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟" فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ". (بخاری رقم 3350)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: "میں نے دنیا

میں تمہیں نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر؟''۔ آزر کہے گا: ''اچھا! آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا''۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے) درخواست کریں گے: ''اے میرے رب! تُو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا، لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے''۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟''۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے جسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

8 باطل عقیدۂ شفاعت پر قرآن مجید کا ایک طنزیہ تبصرہ!

آیت 23:۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ (الانعام:۹۴)

ترجمہ (اور اللہ فرمائے گا:) ''لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا، جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا، وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے اُن سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے، تمہارے آپس کے سب رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم زعم رکھتے تھے''۔

5.6:۔ شفاعت کا صحیح عقیدہ

1 کسی کو شفاعت کی اجازت دینے اور اس کی شفاعت کو قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار بھی صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

آیت 24:۔ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۗ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ○ (الانفطار:۱۹)

ترجمہ یہ وہ دن ہے جب کسی شخص کے لیے کچھ کرنا کسی دوسرے شخص کے بس میں نہ ہوگا، فیصلہ اُس دن بالکل اللہ کے اختیار میں ہوگا۔

آیت25:۔مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ (البقرہ:۲۵۵)

ترجمہ کون ہے جواُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟

آیت26:۔مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِہٖ ؕ (یونس:۳)

ترجمہ کوئی شفاعت (سفارش) کرنے والانہیں ہے،مگر یہ کہ اس کی اجازت کے بعد شفاعت کرے۔

آیت27:۔قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا ؕ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ (الزمر:۴۴)

ترجمہ کہو:''شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کاوہی مالک ہے۔پھراُسی کی طرف تم پلٹائے جانیوالے ہو''۔

2 قیامت کے روزصرف وہی شخص شفاعت کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے۔ صرف اسی شخص کے لیے سفارش کی جا سکے گی جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت ہو گی۔

آیت28:۔یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا ○ (طٰہٰ:۱۰۹)

ترجمہ اُس روز شفاعت کارگر نہ ہوگی،مگر یہ کہ کسی کورحمان اس کی اجازت دے اوراس کی بات سننا پسند کرے۔

آیت29:۔وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ ؕ (سبا:۲۳)

ترجمہ اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لیے نافع نہیں ہوسکتی بجز اُس شخص کے جس کے لیے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔

آیت30:۔یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ۚ (ہود:۱۰۵)

ترجمہ جب وہ آئے گا توکسی کوبات کرنے کی مجال نہ ہوگی،مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کچھ عرض کرے۔

3 توحید کی قولاًاور عملاً گواہی دینے والے ہی شفاعت کرسکیں گے۔

آیت31:۔وَلَا یَمْلِکُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنْ شَہِدَ بِالْحَقِّ وَھُمْ

يَعْلَمُوْنَ○ (الزخرف:٨٦)

ترجمہ اُس کو چھوڑ کر یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے، مگر یہ کہ کوئی علم کی بناء پر حق کی شہادت دے۔

4 شفاعت صرف اس کی قبول ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہو۔

حدیث 13:۔حَدَّثَنَا هَارُونُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ، أَوْ بِعُسْفَانَ، فَقَالَ: "يَا كُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ". قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: يَقُولُ: "هُمْ أَرْبَعُونَ؟". قَالَ: "نَعَمْ"، قَالَ: "أَخْرِجُوهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ عَلَى جِنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ".

(صحیح: مسند أحمد، رقم2509؛ مسلم رقم59-948؛ البیهقی فی "الشعب" رقم 8812؛ أبو داود رقم3170؛ الطحاوی فی "مشکل الآثار" رقم271؛ ابن حبان رقم3082؛ السنن الصغیر للبیهقی رقم1134؛ البیهقی فی "السنن الکبریٰ" رقم5621، 6904؛ البغوی رقم1505؛ ابن ماجه رقم1489؛ الطبرانی رقم12158؛ معجم اوسط رقم 8898؛ الخلافیات بین الإمامین الشافعي وأبي حنیفة وأصحابه، رقم2769؛ شرح السنة بغوی رقم1505)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس مسلمان میت کے جنازے پر چالیس (40) ایسے آدمی نماز پڑھیں، جنھوں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس میت کے حق میں ان لوگوں کی سفارش قبول فرماتا ہے''۔

5 شفاعت صرف اس کے حق میں قبول ہوگی، جس نے شرک نہ کیا ہو۔

حدیث 14:۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ

بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَلَّا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصَةً مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ".

(صحيح: مسند أحمد ج ١٤ ص ٣٤٦ رقم 8858؛ البخاری رقم 6570،99؛ النسائی فی "الکبری" رقم 5811؛ ابن خزیمة فی "التوحید" 699/2؛ الآجری فی "الشریعة" رقم 788؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم 904، 905، 906؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 825؛ مسند البزار رقم 8469؛ حدیث السراج رقم 2626؛ ابن حبان رقم 6466؛ احادیث إسماعیل بن جعفر رقم 354؛ الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك، لابن شاهین رقم 3؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2045؛ البعث والنشور رقم 532؛ جامع بیان العلم وفضله رقم 1406؛ شرح السنة بغوی رقم 4336)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میری شفاعت سے فیض یاب ہونے والے وہ خوش نصیب لوگ ہیں، جنھوں نے خلوصِ دل سے (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جی جان سے ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کا اقرار کیا''۔

5.7:۔شفاعت اور فرشتے

1 فرشتے صرف اسی کے لیے شفارش کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے۔

آیت 32:۔يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۛ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ (النباء:٣٨)

ترجمہ یہ وہ دن ہوگا جب حضرت جبریل علیہ السلام اور فرشتے (اللہ کے حضور) صف بستہ کھڑے ہوں گے، کوئی بلا اجازت زبان تک نہ کھول سکے گا سوائے اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے گا اور وہ بالکل ٹھیک بات کہے گا۔

آیت33:۔يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○(الانبیاء:۲۸)

ترجمہ جو کچھ اُن کے سامنے ہے، اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ باخبر ہے۔ وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اُس کے جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو۔

آیت34:۔يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○(التحریم:۶)

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔

2 آسمانوں کے سارے فرشتے مل کر بھی سفارش کریں اور کسی کو اللہ کی پکڑ سے بچانا چاہیں، تو نہیں بچا سکتے، جب تک اللہ نہ چاہے۔

آیت35:۔وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ○(النجم:۲۶)

ترجمہ آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں، اُن کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آسکتی جب تک کہ اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اُس کی اجازت نہ دے جس کے لیے وہ کوئی عرض داشت سننا چاہے اور اُس کو پسند کرے۔

5.8:۔شفاعت اور انبیائے کرام علیہم السلام

1 اولوالعزم انبیائے کرام علیہم السلام اپنی تمام تر فضیلتوں کے باوجود قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ڈر سے شفاعت نہیں کر پائیں گے۔

حدیثِ شفاعت ملاحظہ فرمائیں۔

2 حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے روز اپنے باپ کے لیئے سفارش کریں گے، جسے اللہ تعالیٰ رد فرمائیں گے۔

حدیث 15 :۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: "أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي". فَيَقُولُ أَبُوهُ: "فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ". فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: "يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟". فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ". ثُمَّ يُقَالُ: "يَا إِبْرَاهِيمُ! مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟". فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ". (بخاری رقم 3350)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: ”میں نے دنیا میں تمہیں نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر؟“۔ آزر کہے گا: ”اچھا! آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا“۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (اپنے رب سے) درخواست کریں گے: ”اے میرے رب! تُو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رُسوا نہیں کرے گا، لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے“۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ”میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے“۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ”اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟“۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے جسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا“۔

3 حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے لیے سفارش کی جسے اللہ تعالیٰ نے رد فرمادیا۔

آیت 36:۔وَنَادٰی نُوۡحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِیۡ مِنۡ اَهۡلِیۡ وَاِنَّ وَعۡدَكَ الۡحَقُّ وَاَنۡتَ اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِيۡنَ ○ قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌ۖ فَلَا تَسۡـَٔـلۡنِ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ○ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ (ہود:۴۵ تا ۴۷)

ترجمہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ربّ کو پکارا: ''اے میرے ربّ! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا اور بہتر حاکم ہے''۔ جواب میں ارشاد ہوا: ''اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے، اس کا عمل اچھا نہیں۔ لہٰذا تو اُس بات کی مجھ سے درخواست نہ کر، جس کی حقیقت تو نہیں جانتا، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے''۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فوراً عرض کیا: ''اے میرے ربّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا، تو میں برباد ہوجاؤں گا''۔

4 حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے روز اپنی اُمت کے لیے ڈرتے ڈرتے بڑی عاجزی اور انکساری سے سفارش کریں گے۔

آیت 37:۔اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○ (المائدۃ:۱۱۸)

ترجمہ (اے اللہ!) اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔

5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مشہور منافق عبد اللہ بن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھ کر شفاعت کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت قبول نہ فرمائی۔

حدیث 16:۔حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ، جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ

قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ؟". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً [التوبة: 80]. وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ". قَالَ: "إِنَّهُ مُنَافِقٌ". قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا، وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ. [التوبة: 84]. (بخاری رقم 4670؛ مسلم رقم 25-2400)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (مشہور منافق) عبداللہ بن ابی فوت ہوا، تو اُس کا بیٹا حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ (جو کہ مخلص صحابی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قمیص عطا فرمانے کی درخواست کی تا کہ اپنے باپ کو اس میں کفن دے سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص مبارک عنایت فرما دی۔ پھر حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ نے درخواست کی: ''یارسول اللہ! میرے باپ کی نمازِ جنازہ پڑھائیں''۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: ''یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (منافق) کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (مجھے منع نہیں فرمایا بلکہ) اختیار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

آیت 38:- اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ (التوبۃ: ۸۰)

ترجمہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تم خواہ ایسے لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو، اگر تم ستر مرتبہ بھی انہیں معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔

لہٰذا میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ دعا کروں گا"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! وہ تو منافق تھا"۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی اور) عبداللہ بن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

آیت 39:۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (التوبۃ: ۸۴)

ترجمہ: اور آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نمازِ جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ مرے ہیں اس حال میں کہ وہ فاسق تھے۔

5.9:۔ قبولیتِ شفاعت کی شرائط

1 شفاعت کے قبول ہونے کے لیے تین شرائط ہیں۔

۱ شفاعت کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت

۲ شفاعت پانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت

۳ شفاعت پانے والے کا مُوَحِّد ہونا

5.10:۔ شفاعت کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت

شفاعت صرف وہی لوگ کریں گے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت ہوگی، بلا اجازت کوئی شفاعت نہیں کر سکے گا۔ شفاعت کی اجازت انبیاء علیہم السلام، علماء رحمۃ اللہ علیہم، شہداء رحمۃ اللہ علیہم، اولیاء رحمۃ اللہ علیہم، حفاظ رحمۃ اللہ علیہم، صلحاء رحمۃ اللہ علیہم اور فرشتوں علیہم السلام کو ہوگی، قرآن اور روزہ بھی سفارش کریں گے۔

آیت 40:۔ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (الزخرف: ۸۶)

ترجمہ: اُس کو چھوڑ کر یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے، اِلّا یہ کہ کوئی علم کی بناء پر حق کی شہادت دے۔

آیت 41:۔ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○ (مریم:۸۷)

ترجمہ اُس وقت لوگ کوئی سفارش لانے پر قادر نہ ہوں گے بجز اُس کے جس نے رحمٰن کے حضور سے پروانہ حاصل کرلیا ہو۔

آیت 42:۔ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ○ (یٰس:۲۳)

ترجمہ کیا میں اُسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنالوں؟ حالانکہ اگر خدائے رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان کی شفاعت میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکتے ہیں۔

کفّار فرشتوں کو بھی اسی غرض سے پوجتے تھے۔

آیت 43:۔ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ○ (النجم:۲۶)

ترجمہ آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں، اُن کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آسکتی جب تک کہ اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اُس کی اجازت نہ دے جس کے لیے وہ کوئی عرض داشت سننا چاہے اور اُس کو پسند کرے۔

آیت 44:۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ○ (الزمر:۴۳)

ترجمہ کیا اُس خدا کو چھوڑ کر اِن لوگوں نے دوسروں کو شفیع بنا رکھا ہے۔؟ ان سے کہو: ’’کیا وہ شفاعت کریں گے خواہ اُن کے اختیار میں کچھ ہو نہ ہو اور وہ سمجھتے بھی نہ ہوں؟‘‘۔

آیت 45:۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ (البقرہ:۲۵۵)

ترجمہ کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟

آیت 46:۔ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ (یونس:۳)

ترجمہ کوئی شفاعت (سفارش) کرنے والا نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کی اجازت کے بعد شفاعت کرے۔

آیت 47:۔ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ

تُرْجَعُوْنَ○(الزمر:۴۴)

ترجمہ کہو: ''شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا وہی مالک ہے۔ پھر اُسی کی طرف تم پلٹائے جانیوالے ہو''۔

5.11:۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شفاعت کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کریں گے

حدیث 17:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ لِمَ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: "أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟". فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: "أَبُوكُمْ آدَمُ". فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: "يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ". فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: "يَا نُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ نُوحٌ: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ

غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ". فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: "يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَذَكَرَ كَذِبَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى". فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: "يَا مُوسَى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى". فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: "يَا عِيسَى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ". قَالَ: هٰكَذَا هُوَ، "وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ"، وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا، "اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ". فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ: "يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ، وَمَا تَأَخَّرَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَأَقُومُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ!". فَيَقُولُ: "يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ

مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْأَبْوَابِ". ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَمَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَىٰ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 9623، 10972؛ مسلم رقم 327 - 194، 328 - 194؛ بخاری رقم 3340، 3361، 4712؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31674؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 437، 438؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11222؛ ابن خزیمۃ فی "التوحید" 592/2-596؛ ابن المبارك فی "مسنده" رقم 101؛ تعظیم قدر الصلاة، المَرْوَزِي رقم 270؛ إسحاق بن راهويه رقم 185؛ ترمذی رقم 184، 2434؛ ابن أبي عاصم فی "السنة" رقم 811؛ ابن حبان رقم 6465، 7389؛ ابن منده فی "الإيمان" رقم 879، 880، 881، 882؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي نعيم رقم 483؛ أبو نعيم فی "صفة الجنة" رقم 175؛ البيهقی فی "الدلائل" 476/5-478؛ "الأسماء والصفات" ص 315؛ شرح السنة، البغوی رقم 4332؛ مسند البزار رقم 9801؛ البعث والنشور، بیہقی، (الشوامی) رقم 475؛ عن سلمان: السنۃ لابن ابی عاصم رقم 813)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گوشت لایا گیا، جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جانور کے) بازو کا گوشت پیش کیا گیا، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ایک بار نوچ کر کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو، ایسا کس لیے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اس روز اگلے پچھلے سارے لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا کرے گا، جہاں پکارنے والا انھیں اپنی آواز سنا سکے گا اور دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے گا۔ سورج قریب آجائے گا۔ لوگوں کو اتنی تکلیف اور پریشانی ہوگی جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے اور برداشت نہیں کر پائیں گے۔ لوگ آپس میں کہیں گے: ''دیکھو! کیسا سخت وقت آن پہنچا ہے۔ کوئی ایسا آدمی تلاش کرو، جو تمہارے رب کے حضور سفارش کر سکے''۔ ایک دوسرے سے مشورہ کے بعد وہ کہیں گے: ''تمہیں

حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے''۔لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ''آپ علیہ السلام ابوالبشر ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔اپنی روح پھونکی،فرشتوں کو حکم دیا،انھوں نے آپ علیہ السلام کو سجدہ کیا۔آج آپ علیہ السلام اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کردیں (کہ ہمارا حساب کتاب لے کر ہمیں حشر کی تکلیف سے نجات دے)۔آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟''۔حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ ہوا،نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔مجھے اللہ تعالیٰ نے (جنت میں) درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا،لیکن میں نافرمانی کر بیٹھا،جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ہائے میری جان!ہائے میری جان! (تم لوگ) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ''۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: ''اے نوح! آپ علیہ السلام اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو شکر گزار بندہ کہا ہے۔اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں:ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟''۔حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: ''آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصہ میں آیا،نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا (مجھ سے دنیا میں یہ لغزش ہوئی کہ) میں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی (اور وہ ساری ہلاک ہوگئی)۔اس لیے آج تو مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے۔ہائے میری جان!ہائے میری جان! (تم لوگ) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ''۔

لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: ''اے ابراہیم! آپ علیہ السلام اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟''۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اس قدر

غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد آئے گا۔ (دنیا میں) مَیں نے تین باتیں توریہ کی صورت میں کہی تھیں، جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے (اللہ اس پر پکڑ نہ لے)۔ ہائے میری جان! ہائے میری جان! میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ (شاید وہ تمہاری سفارش کر سکیں)''۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: ''اے موسیٰ! آپ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے آپ علیہ السلام کو فضیلت عطا فرمائی ہے اور آپ علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر سارے لوگوں پر فضیلت دی۔ آپ علیہ السلام اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔ آپ علیہ السلام دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے؟''۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا۔ (دنیا میں) میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے کوئی حکم نہ تھا، جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ ہائے میری جان! ہائے میری جان! تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ''۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: ''اے عیسیٰ! آپ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ (فرمان) ہیں، جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا اور اللہ کی رُوح ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بچپن کی عمر میں گود میں رہ کر لوگوں سے باتیں کیں۔ آج ہمارے لیے (اللہ کے حضور) سفارش کر دیجیے۔ آپ علیہ السلام دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے؟''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد کبھی ایسے غصہ میں آئے گا''۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمایا۔ جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ ہاں! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ''۔

لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: ''اے محمد! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے

سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش فرما دیجیے۔ آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں، ہماری حالت کیا ہو رہی ہے؟''۔ میں (میدانِ حشر سے) چلوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثنا کے وہ کلمات میرے دل میں ڈال دیں گے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائے''۔ پھر ارشاد ہوگا: ''اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور سوال کریں، آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کریں، آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی''۔ تو میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت! اے میرے رب!''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! اپنی اُمت میں سے ان لوگوں کو بابِ اَیمن سے جنت میں داخل کرو، جن پر کوئی حساب کتاب نہیں۔ اور وہ لوگ باقی دروازوں میں سے جنت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر چاہیں تو دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں)''۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد ﷺ کی جان ہے! جنت کے ایک دروازے کے دو کواڑوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کا ہے، یا جتنا مکہ اور (شام کے شہر) بُصریٰ کا درمیانی فاصلہ ہے''۔

تنبیہ سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی اُمت کے لیے سفارش کریں گے۔ لہٰذا حساب کتاب کا آغاز اُمتِ محمدیہ سے ہی ہوگا۔ دوسری اُمتوں کا حساب بعد میں ہوگا۔ پُل صراط سے بھی آپ ﷺ کی اُمت سب سے پہلے گزرے گی اور جنت میں بھی آپ ﷺ کی اُمت دوسری تمام اُمتوں سے پہلے داخل ہوگی۔

5.12: شفاعت پانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت

1 اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارش کی اجازت ملنے کے بعد انبیاء علیہم السلام، ملائکہ اور اہل ایمان صرف اسی کے لیے سفارش کریں گے، جن کے لیے اللہ تعالیٰ پسند کریں گے۔

آیت 48:۔ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○ (سبا: ۲۳)

ترجمہ: اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لیے نافع نہیں ہوسکتی بجز اُس شخص کے جس کے لیئے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔ یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ (سفارش کرنے والوں) سے پوچھیں گے: ''تمہارے رب نے کیا جواب دیا؟''۔ وہ کہیں گے: ''ٹھیک جواب ملا ہے اور وہ بزرگ و برتر ہے''۔

آیت 49:۔ يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ○ (طٰہٰ: ۱۰۹)

ترجمہ: اُس روز شفاعت کارگر نہ ہوگی، مگر یہ کہ کسی کو رحمان اس کی اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند کرے۔

آیت 50:۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ○ (الانبیاء: ۲۸)

ترجمہ: جو کچھ اُن کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے۔ وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اُس کے جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو۔

ج: اللہ تعالیٰ کی طرف سے سفارش کی اجازت ملنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ ایک حد مقرر فرمادیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف انہی لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے، جن کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت عطا فرمائیں گے۔

حدیث 18:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: جب تمام لوگ محشر میں باقی انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں طلب سفارش کے لیے حاضر ہوں گے اور وہ حضرات ان کو صاف جواب دیں گے۔ تو آخر میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ. فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ:

تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ". قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي
بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ
النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي
دَارِهٖ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ
يَدَعَنِي. ثُمَّ يَقُولُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ".
قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ
لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ
الثَّالِثَةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهٖ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ
سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يَقُولُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ
تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ". قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي
بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا. فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ
الْقُرْآنُ، أَيْ: وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا" (الإسراء:٧٩). قَالَ: "وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي
وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. الحديث. (مشکوۃ رقم 5572)

ترجمہ پس لوگ میرے پاس آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے سرائے شرف (مقامِ محمود) میں داخل ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ پس مجھ کو اللہ تعالیٰ پر داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں سجدہ کرنے کے لیے جھک جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھ کو اسی حالت میں رہنے دے گا جتنی مدت مجھے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ چھوڑنا چاہے گا (یعنی ایک ہفتہ کی مقدار، مسند احمد)۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! آپ ﷺ سجدہ سے سر اُٹھایئے، اور عرض کیجیے آپ ﷺ کی درخواست سنی جائے گی اور سفارش فرمایئے، آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اور مانگ لو، دیئے جاؤ گے''۔ میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا۔ پس میں اپنے رب کی تعریف کروں گا، ایسی ثناء اور تعریف جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے

گا، وہ تعریف یعنی اسی وقت جس کو اب میں نہیں جانتا (مرقاۃ)۔ پس میں سفارش کروں گا۔ پس میرے لیے ایک معین حد مقرر کی جائے گی۔ پس میں اس مقام سے نکلوں گا۔ پس میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا۔ اوران کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار واپس آؤں گا۔ پس میں اپنے رب سے سرائے شرف (مقام محمود) میں داخل ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا، تو سجدہ کرنے کے لیے گر جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھے اسی حال میں چھوڑے گا جتنی مدت اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ (یعنی ایک ہفتہ کی مقدار، مسند احمد)۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! سجدہ سے سر اُٹھائیے، اور عرض کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درخواست سنی جائے گی۔ اور سفارش فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی اور مانگو، دیئے جاؤ گے''۔ پس میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا۔ پس میں اپنے رب کی تعریف کروں گا، ایسی ثنا اور تعریف جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا، وہ تعریف یعنی اسی وقت جس کو میں نہیں جانتا (مرقاۃ)۔ پس میں سفارش کروں گا۔ پس میرے لیے ایک حد معین مقرر کی جائے گی۔ پس میں اس مقام سے نکلوں گا۔ پس میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا۔ اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار واپس آؤں گا۔ پس میں اپنے رب سے سرائے شرف (مقام محمود) میں داخل ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ پر داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا، تو میں سجدہ کرنے کے لیے گر جاؤں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ اسی حالت میں جتنی مدت چھوڑنا چاہے گا، چھوڑے رکھے گا (یعنی ایک ہفتہ کی مقدار، مسند احمد)۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! سجدہ سے سر اُٹھائیے، عرض کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درخواست سنی جائے گی۔ اور سفارش کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اور مانگ لیجیے، دیئے جاؤں گے''۔ پس میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا۔ پس میں اپنے رب کی تعریف کروں گا، ایسی ثنا اور تعریف جو مجھ کو اللہ تعالیٰ سکھلائیں گے، وہ تعریف یعنی اسی وقت جس کو میں اب نہیں جانتا (مرقاۃ)۔ پس سفارش کروں گا۔ پس میرے لیے

ایک حد معین مقرر کی جائے گی۔ پس میں اس مقام سے نکلوں گا۔ پس میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں باقی نہ رہے گا، مگر وہ شخص جس کو قرآن مجید نے روک رکھا ہے یعنی جس پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

آیت 51:۔عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○(بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمہ اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود تک پہنچائے گا۔

پھر فرمایا: یہی مقام محمود ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ سے کیا ہے۔

5.13:۔شفاعت پانے والے کا مُوَحّد ہونا

1 اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ اور مومنین کو مشرکین کی سفارش سے منع فرمادیا ہے۔

آیت 52:۔مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَلَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ○(التوبۃ:۱۱۳)

ترجمہ نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔

2 شفاعت کا فائدہ صرف اس شخص کو ہوگا جو مرتے دم تک خالص عقیدۂ توحید پر قائم رہا۔

حدیث 19:۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَمْرٌو، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَلَّا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصَةً مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ".

(صحیح:مسند أحمد ج ۱۴ ص ۴۴۶ رقم 8858؛ البخاری رقم 99، 6570؛ النسائی فی

"الكبرى" رقم 5811؛ ابن خزيمة في "التوحيد" 699/2؛ الآجري في "الشريعة" رقم 788؛ ابن منده في "الإيمان" رقم 904، 905، 906؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 825؛ مسند البزار رقم 8469؛ حديث السراج رقم 2626؛ ابن حبان رقم 6466؛ احاديث إسماعيل بن جعفر رقم 354؛ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، لابن شاهين رقم 3؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2045؛ البعث والنشور رقم 532؛ جامع بيان العلم وفضله رقم 1406؛ شرح السنة بغوی رقم 4336)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میری شفاعت سے فیض یاب ہونے والے وہ خوش نصیب لوگ ہیں، جنھوں نے خلوصِ دل سے (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جی جان سے ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار کیا''۔

حدیث 20:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا". (مسلم رقم 338-199)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نبی کی دعا ایسی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے۔ ہر نبی نے جلدی کی اور (دنیا میں ہی) وہ مانگ لی، جب کہ میں نے اپنی دعا قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے محفوظ کر رکھی ہے۔ میری یہ شفاعت ہر اس آدمی کو پہنچے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا''۔

3 مشرک بیٹے کے لیے حضرت نوح علیہ السلام کی سفارش رد کر دی گئی۔

آیت 53:۔ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ○ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (ہود: ۴۵ تا ۴۷)

ترجمہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے ربّ کو پکارا: ''اے میرے ربّ! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا اور بہتر حاکم ہے''۔ جواب میں ارشاد ہوا: ''اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے، اس کا عمل اچھا نہیں۔ لہٰذا تو اُس بات کی مجھ سے درخواست نہ کر، جس کی حقیقت تو نہیں جانتا، میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے''۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فوراً عرض کیا: ''اے میرے ربّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا، تو میں برباد ہوجاؤں گا''۔

5.14: شفاعت کرنے والے

شفاعت صرف وہی لوگ کریں گے جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت ہوگی، بلا اجازت کوئی شفاعت نہیں کرسکے گا۔ شفاعت کی اجازت انبیاء علیہم السلام، علماء رحمہم اللہ، شہداء رحمہم اللہ، اولیاء رحمہم اللہ، حفاظ رحمہم اللہ، صلحاء رحمہم اللہ اور فرشتوں علیہم السلام کو ہوگی، قرآن اور روزہ بھی سفارش کریں گے۔

1 سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

حدیث 21: ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ".

(صحیح: مسند أحمد، ج ١٦ ص ٥٧٠ رقم 10972؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31728، 35849؛ مسلم رقم 3 - 2278؛ ابوداؤد رقم 4673؛ السنۃ لابن ابی عاصم رقم 792؛ حدیث السراج رقم 2629، 2632؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 10060، 10061 (طبع جامعہ اسلامیہ)؛ مکارم الأخلاق

ومعاليها ومحمود طرائقها. الخرائطي، رقم528؛شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم1453؛ البعث والنشور (الشوامی) رقم447؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم17713؛ شعب الایمان رقم1406؛ شرح السنۃ رقم3625)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میں بنی آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ نیز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی''۔

حدیث22:۔ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ".

(صحيح لغيره: مسند أحمد، رقم10987؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم1455؛ معجم ابن عساکر رقم985؛ ابن ماجہ رقم4308؛ الترمذی رقم3615،3148)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میں بنی آدم کا سردار ہوں گا، اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، یہ بات میں فخر سے نہیں کہہ رہا (بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں)۔ نیز سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا، اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس کا ذکر فخر کے طور پر نہیں کر رہا''۔

حدیث23:۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، رقم12419؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31651، 35810، 35846؛ سنن داری رقم52؛ مسلم رقم330 -196، 332-196؛ السنة، لابن أبي عاصم رقم796؛ مسند البزار رقم7488؛ مسند ابی یعلی رقم3959، 3968، 3973؛ مستخرج ابی عوانہ رقم326، 416؛ ابن حبان رقم 6243؛ المعجم لابن المقرئ رقم 1030؛ الإيمان لابن منده رقم886، 887، 890؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي

نعیم رقم 488؛ البعث والنشور، بیہقی، (الشوامی) رقم 443؛ البیہقی فی "السنن" 17714 ؛ "الاعتقاد" ص 191. والخطیب فی "تاریخہ" 400/12 ؛ مشکوٰۃ رقم 5744؛ صحیح الجامع الصغیر وزیاداتہ رقم 1458؛ الصحیحۃ 1570؛ وابن خزیمۃ فی "التوحید" 618/2؛)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(قیامت کے روز) جنت میں سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا“۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد دیگر انبیائے کرام علیہم السلام، ملائکہ علیہم السلام اور مؤمنین شفاعت کریں گے۔

حدیث 24:۔حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ......."فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ"۔ الحدیث۔ (مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: فرشتے بھی سفارش کر چکے، انبیاء علیہم السلام بھی سفارش کر چکے، مؤمنین بھی سفارش کر چکے۔ اب اللہ، ارحم الراحمین، کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا“۔

3 شہید اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر (70) افراد کی شفاعت کریں گے۔

حدیث 25:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، وَالْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ - قَالَ الْحَكَمُ: سِتَّ خِصَالٍ - أَنْ يُغْفَرَ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيَرَى - قَالَ الْحَكَمُ: وَيُرَى - مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُجَارَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ - قَالَ الْحَكَمُ: يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ - وَيُوضَعَ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعَ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ"۔

(صحيح:مسند أحمد،ج۲۸ص۴۱۹،رقم17182؛عبد الرزاق فی "مصنفه" رقم9559؛ سعيد بن منصور فی "سننه" رقم2562؛ابن ماجه رقم2799؛ابن أبی عاصم فی "الجهاد" رقم204؛الطبرانی فی "الكبير" 20/ رقم(629)؛ "مسند الشاميين" رقم1120؛البيهقی فی "الشعب" رقم3949 ؛ترمذی رقم1663 ؛مسند الشاشی رقم1259 ؛الشريعه للآجری رقم811؛مجم اوسط رقم3299؛الترغيب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك. لابن شاهين،رقم439؛ صَحِيحُ الْجَامِع: 5182؛صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 1374)

ترجمہ حضرت مِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْ كَرِبَ الْكِنْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے نزدیک شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں:

1 اس کا خون گرتے ہی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

2 جنت میں اس کا گھر دکھا دیا جاتا ہے۔

3 عذابِ قبر سے بچایا جاتا ہے۔

4 قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

5 ایمان کا لباس پہنایا جائے گا اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔

6 (قیامت کے روز) اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر (70) آدمیوں کی سفارش کا حق دیا جائے گا''۔

4 حافظِ قرآن اپنے گھر والوں میں سے دس (10) افراد کی شفاعت کرے گا۔

حدیث 26:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ أَبُو عُمَرَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، شُفِّعَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ"۔

(ضعيف:مسند أحمد،رقم1268، 1278 ؛ابن ماجه رقم216؛الترمذی رقم2905؛ابن عدی فی "الكامل" 788/2؛أبو نعيم فی "أخبار أصبهان" 255/1 ؛الشريعه للآجری رقم 816؛الترغيب فی فضائل الأعمال وثواب ذلك. لابن شاهين رقم189 ؛شعب الايمان

رقم1796، 2436؛ مشکوۃ رقم2141؛ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ رقم5761)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جس شخص نے قرآن مجید پڑھا، پھر اس کو یاد کیا، اس کے گھر والوں میں ایسے دس افراد کے بارے میں شفاعت قبول کی جائے گی جن کے اوپر جہنم واجب ہو چکی ہوگی‘‘۔

5 اُمّت کے بعض اولیاء رحمہم اللہ اور صلحاء رحمہم اللہ بھی شفاعت کریں گے۔

حدیث27:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ عَطِيَّةً فَكُلٌّ قَدْ تَعَجَّلَهَا، وَإِنِّي أَخَّرْتُ عَطِيَّتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي، وَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي لَيَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلثَّلَاثَةِ، وَلِلرَّجُلَيْنِ، وَلِلرَّجُلِ".

(صحیح لغیرہ:مسند أحمد، رقم11148، 11605؛مصنف ابن أبي شيبة رقم31683؛ عبد بن حميد فى "المنتخب" رقم903؛أبو يعلى رقم1013، 1014؛البزار رقم3458 "زوائد"؛المقصد العلي في زوائد أبي يعلى الموصلي رقم1910؛التوحيد لإبن خزيمة، ج۲ ص۶۳۶؛هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ:ترمذی رقم 2440؛رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَأَحْمَدُ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ: مجمع الزوائد رقم18498)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’ہر نبی کو ایک عطیہ دیا گیا۔ پھر ہر نبی نے اس کو (دنیا میں ہی) جلدی سے حاصل کر لیا۔ میں نے اپنے عطیہ کو آخرت میں اپنی اُمّت کے لیے شفاعت کی صورت مؤخر کیے رکھا۔ میری اُمت میں ایک شخص ایک بہت بڑی جماعت کے بارے میں سفارش کرے گا، تو وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ایک شخص ایک قبیلہ کے لیے سفارش کرے گا، ایک شخص (دس آدمیوں کے) گروہ کے لیے سفارش کرے گا، ایک شخص تین آدمیوں، دو آدمیوں اور ایک آدمی کے لیے سفارش کرے گا‘‘۔

حدیث28:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

شَقِيقٍ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى رَهْطٍ أَنَا رَابِعُهُمْ، بِإِيلِيَاءَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ". قُلْنَا: "سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟". قَالَ: "سِوَايَ". قُلْتُ: "أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟". قَالَ: "نَعَمْ". فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ: "مَنْ هٰذَا؟". قَالُوا: "ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ".

(صحیح :مسند أحمد رقم 15857، 15858، 23105؛ ترمذی رقم 2438؛ ابن حبان رقم 7376؛ المزی فی "تھذیب الکمال" 359/14؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 26/5)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں ایلیاء شہر میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میں اُن میں سے چوتھا تھا۔ اُن میں سے ایک نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری اُمت کے ایک آدمی کی سفارش سے (قبیلہ) بنوتمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا وہ سفارشی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! وہ میرے علاوہ ہوگا''۔ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟''۔ انھوں نے فرمایا: ''ہاں''۔ پھر جب وہ وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے، تو میں نے پوچھا: ''یہ کون تھے؟''۔ انھوں نے کہا: ''یہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ رضی اللہ عنہ ہیں''۔

حدیث 29:۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَذْعَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ". قَالَ الثَّقَفِيُّ: قَالَ هِشَامٌ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: "إِنَّهُ أُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ".

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. قال الذهبی فی التلخیص صحیح

(صحیح:المستدرك على الصحيحين رقم5729،236، 237؛مسند أبي داود الطيالسي رقم 1379؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 571 ؛سنن داری رقم285؛ابن ماجہ رقم4316؛الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم رقم1222؛مسند ابی یعلی رقم6866؛الكنى والأسماء.الدولابي رقم 154؛التوحید لابن خزیمہ ج ۲ ص ۷۴۰؛ المعجم لابن المقرئ رقم552؛البعث والنشور (الشوامی) رقم492؛الأحاديث المختارة رقم121، 122؛صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم5364، 8069؛صَحِيحُ التَّرْغِيب وَالتَّرْهِيب رقم3646؛بسند صحيح: الصحيحة:رقم2178)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللہِ بْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت کے ایک آدمی کی سفارش سے (قبیلہ) بنوتمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! کیا وہ سفارشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! وہ میرے علاوہ ہوگا''۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وہ حضرت أُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ رحمۃ اللہ علیہ ہیں''۔

حدیث30:۔حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَرِيرٍ الصُّورِيُّ، ثنا أَبُو الْجُمَاهِرِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ"۔

(المعجم الكبير 22 / رقم(188)؛ مسند الشاميين رقم2735؛حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج 10ص304)

ترجمہ حضرت وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت کے ایک آدمی کی سفارش سے (قبیلہ) بنوتمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے''۔

حدیث31:۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَدْخُلَنَّ

الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيَّيْنِ، أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيَّيْنِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ". فَقَالَ رَجُلٌ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَمَا رَبِيعَةُ مِنْ مُضَرَ؟". فَقَالَ:"إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ".

(صحيح بطرقه وشواهده:مسند أحمد،رقم22215، 22216، 22250، 22297؛شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة،رقم2079؛البعث والنشور (الشوامى) رقم497؛الطبرانى فى "الكبير" رقم7638؛الآجرى فى "الشريعة" رقم817،1483؛ تاريخ دمشق، لابن عساكر:ج٣٩ص ١٢١ رقم7912، 7913؛ رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد جيد: الترغيب والترهيب، للمنذرى،رقم5513؛رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيدَ وَرِجَالُ أَحْمَدَ وَأَحَدُ أَسَانِيدِ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ. وَهُوَ ثِقَةٌ:مجمع الزوائد،رقم18544؛ بسند صحيح:لوائح الأنوار السنية ولواقح الأفكار السنية "شرح قصيدة ابن أبي داود الحائية فى عقيدة أهل الآثار السلفية"، السفارينى،ج٢ص ٢٦٤؛ بسند صحيح:لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية ج٢ص ٢١٠؛صَحِيح الْجَامِع: 5363. الصَّحِيحَة: 2178؛ صحيح:صحيح الترغيب والترهيب رقم3647؛صحيح الجامع الصغير وزياداته رقم5363؛ صحيح:الشفاعة فى الحديث النبوى (رسالة ماجستير) رقم84)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:''ایک شخص (جو نبی نہیں ہوگا) کی سفارش سے دو قبیلوں: ربیعہ،اور مُضَر، کی مثل، یا ان دونوں میں سے ایک قبیلہ کی مثل آدمی جنت میں داخل ہوں گے۔ایک شخص کہنے لگا:''کیا اس سے مراد مُضَر میں سے ربیعہ قبیلہ مراد ہے؟''۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''یقیناً میں (سچ بات ہی) کہہ رہا ہوں، میں بات کو اپنی طرف سے گھڑ نہیں رہا ہوں''۔

6 مؤمنین اپنے اعزہ واقارب اور جان پہچان والوں کی شفاعت کریں گے۔

حدیث 32:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ:.... فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ. وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا، فِي إِخْوَانِهِمْ. يَقُولُونَ: "رَبَّنَا! إِخْوَانُنَا، كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا، وَيَصُومُونَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا". فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "اذْهَبُوا. فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ". وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ. فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا. ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: "اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ". فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا. ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: "اذْهَبُوا! فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ". فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا". الحديث

(بخاری رقم 7439؛ مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رویت باری تعالیٰ والی حدیث میں فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آج تم لوگ اپنے حق کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ کرتے ہو، اس سے کہیں زیادہ شدید تقاضا اہلِ ایمان (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ سے اس وقت کریں گے جب انھیں اپنے بارے میں اطمینان ہو جائے گا کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: ''اے ہمارے پروردگار! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور دوسرے نیک اعمال کرتے تھے (انھیں معاف فرما دیجیے)''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''جاؤ، جس کے دل میں دینار برابر ایمان پاؤ گے، اسے نکال لاؤ''۔ اللہ تعالیٰ ان گنہگار لوگوں کے چہرے جہنم پر حرام کر دیں گے۔ پس جب اہل ایمان وہاں آئیں گے تو دیکھیں گے کہ بعض لوگ قدموں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ نصف پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ جس جس کو پہچانیں گے، انھیں نکال کر لے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے۔ (اور دوبارہ سفارش کریں گے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اچھا جاؤ، جس کے دل میں

نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ، اسے نکال لاؤ''۔ (یہ لوگ جائیں گے اور) جسے جسے پہچانیں گے، اسے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے (اور پھر سفارش کریں گے)، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اچھا جاؤ، جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان پاؤ، اسے بھی نکال لاؤ''۔

7 روزہ اور قرآن بھی قیامت کے روز سفارش کریں گے۔

حدیث 33: ۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ حُيَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ. وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ". قَالَ: "فَيُشَفَّعَانِ"۔

(صحیح: مسند أحمد ، ج ۱۱ ص ۱۹۹ رقم 6626؛ الزهد والرقائق لابن المبارك ج ۲ ص ۱۱۴ (385/رواية نعيم بن حماد)؛ مسند الإمام عبد الله بن المبارك رقم 96؛ مختصر قيام الليل وقيام رمضان وكتاب الوتر، المَرْوَزِي، ص ۴۶؛ المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر رقم 14672؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔ ووافقه الذهبی: مستدرک حاکم رقم 2036؛ البیهقی فی "شعب الإيمان" 1839؛ رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرِجَاله مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا فِي كتاب الْجُوع وَغَيره بِإِسْنَاد حسن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم: الترغيب والترهيب ، للمنذری، رقم 1455؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُ الطَّبَرَانِيِّ رِجَالُ الصَّحِيحِ: مجمع الزوائد رقم 5081؛ أبو نعيم فی الحلية 161/8؛ صَحِيح الْجَامِع: 3882 ؛ حسن صحيح: صَحِيحُ التَّرْغِيب وَالتَّرْهِيب: 984، 1429؛ مشکوۃ رقم 1963؛ حسن صحيح: موسوعة الألبانی فی العقيدة ج ۹ ص ۳۶۳، ۳۷۲)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ''روزہ اور قرآن بھی قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: ''اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا۔لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما''۔قرآن کہے گا:''اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لیے) سونے سے روکے رکھا۔لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما''۔ اس طرح دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی''۔

8 سورت بقرہ اور آل عمران بھی اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گے۔

حدیث 34: ۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُمْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ". وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ، مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ: "كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ، بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا".

(صحیح علی شرط مسلم :مسند أحمد، رقم 17637؛ مسلم رقم 253 - 805؛ ترمذی رقم 2883؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم، لأبی نعیم، رقم 1826؛ الطبرانی فی "مسند الشامیین" رقم 1418؛ شعب الایمان رقم 2157؛ فضائل القرآن العظیم ،لضیاء الدین المقدسی، رقم 48؛ البخاری فی "التاریخ الکبیر" 8/147-148)

ترجمہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:''قرآن مجید اور اس پر عمل کرنے والے لوگوں کو قیامت کے روز اس طرح لایا جائے گا کہ سورت بقرۃ اور سورت آل عمران (روشنی کی شکل میں) ان کے آگے آگے ہوں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں، یا سیاہ رنگ کے دو سائبان ہیں جن سے روشنی چمکتی ہے، یا صف بستہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کیے ہوئے) اپنے

پڑھنے (یا یاد کرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی"۔

9 سورت ملک بھی اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گی۔

حدیث 35:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ، ثَلَاثُونَ آيَةً، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ" الملك: 1۔

(صحيح: مسند أحمد رقم 7975، 8276؛ الترمذي رقم 2891 وحسنه؛ أبو عبيد في "فضائل القرآن" ص 260-261؛ أبو داود رقم 1400؛ ابن ماجه رقم 3786؛ ابن الضريس في "فضائل القرآن" رقم 237؛ الفريابي في "فضائل القرآن" رقم 33. والنسائي في "عمل اليوم والليلة" رقم 710؛ "سنن الكبرى" نسائي رقم 11612؛ ابن حبان رقم 787، 788؛ البيهقي في "الشعب" رقم 2506؛ ابن عبد البر في "التمهيد" 7/262؛ بنحوه عبد بن حميد رقم 1445؛ مختصر قيام الليل وقيام رمضان وكتاب الوتر. المَرْوَزِي، ص ۱۶۳؛ مستدرك حاكم رقم 2075، 3838: صحح إسناده، ووافقه الذهبي)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قرآن مجید میں تیس (30) آیات کی ایک سورت ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لیے) سفارش کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ یہ سورت "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ" ہے"۔

10 جنت کا تین بار سوال کرنے والوں کے لیے جنت سفارش کرے گی۔

حدیث 36:۔حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: "اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ"، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: "اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ"۔

(صحيح: سنن ابن ماجه، ج۵ ص ۳۸۸، ۳۸۹ رقم 4340؛ "الزهد" لهناد رقم 173؛ ترمذی رقم 2572؛ مسند احمد رقم 12170، 12585، 13173، 13755؛ "صحيح ابن حبان"

رقم1514، 1034؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم2702 عن ابی ہریرہ؛ مسند بزار رقم7583؛ سنن کبریٰ نسائی رقم7907، 9858؛ سنن نسائی رقم5521؛ عمل الیوم واللیلۃ نسائی رقم110؛ مسند ابی یعلیٰ رقم3682، 3683؛ الشریعہ للآجری رقم926؛ الدعاء للطبرانی رقم1310، 1312؛ مستدرک حاکم رقم1960؛ صفة الجنة لأبي نعيم رقم67، 69؛ شرح السنۃ بغوی رقم1365؛ الأحاديث المختارۃ رقم1557، 1558، 1559، 1560؛ مشکوٰۃ رقم2478)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے، جنت (اس کے حق میں) کہتی ہے: ''اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما''۔ جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے، (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے: ''اے اللہ! اسے آگ سے بچا لے''۔

☐ علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يُعْتَقَدَ أَنَّ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِرِ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالصَّحَابَةِ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ عَلَى اخْتِلَافِ مَرَاتِبِهِمْ وَمَقَامَاتِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَشْفَعُونَ وَبِقَدْرِ جَاهِهِمْ وَوَجَاهَتِهِمْ يُشَفَّعُونَ لِثُبُوتِ الْأَخْبَارِ بِذٰلِكَ، وَتَرَادُفِ الْآثَارِ عَلَى ذٰلِكَ، وَهُوَ أَمْرٌ جَائِزٌ غَيْرُ مُسْتَحِيلٍ، فَيَجِبُ تَصْدِيقُهُ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية في عقد الفرقة المرضية، السفاريني، ج۲ ص۲۰۹)

ترجمہ خلاصہ یہ ہے کہ اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے حضرات خصوصاً رسول علیہم السلام، انبیائے کرام علیہم السلام، ملائکہ علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، شہداء رحمہم اللہ، صدیق رحمہم اللہ، اولیاء کرام رحمہم اللہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے اپنے مراتب اور درجات کے شفاعت کریں گے۔ ان کے رتبہ اور مقام کے لحاظ سے ان کی سفارش کے قبول ہونے کے بارے میں روایات اور آثار کا ثبوت ہے۔ یہ ایک جائز اور ممکن امر ہے، یہ محال نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔

5.15:۔حصولِ شفاعت والے اعمال

1 اذان سننے کے بعد اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور مقامِ محمود عطا کرنے کی دعا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

حدیث 37:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: "أَللّٰهُمَّ! رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(بخاری رقم 614، 4719؛ سنن ابن ماجہ رقم 722؛ سنن ابی داؤد رقم 529؛ ترمذی رقم 211؛ نسائی رقم 680؛ مسند احمد رقم 14817؛ صحیح ابن حبان رقم 1689؛ ابن ماجه رقم 722؛ ابن الجوزي في "مناقب الإمام أحمد" ص 120 ؛ "خلق أفعال العباد" رقم 142؛ "عمل اليوم والليلة" للنسائي رقم 46؛ مختصر الأحكام = مستخرج الطوسي على جامع الترمذي رقم 60 -/ 192 ؛حديث السراج رقم 1931، 2582؛ مسند السراج رقم 57؛ ابن حبان رقم 1689؛ ابن أبي عاصم رقم 826؛ ابن خزيمة رقم 420؛ الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 146/1؛ الطبراني في "الأوسط" رقم 4651؛ "معجم الصغير" رقم 670؛ "الدعاء" للطبراني رقم 430؛ "مسند الشاميين" رقم 2972؛ ابن السني في "عمل اليوم والليلة" رقم 95؛ السنن الصغير للبيهقي رقم 296 ؛ البيهقي في "السنن الكبرى" رقم 1933؛ "الدعوات الكبير" رقم 49؛ شرح السنة، البغوي رقم 420)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

"أَللّٰهُمَّ! رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ".

ترجمہ اے اللہ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ، بزرگی اور مقامِ محمود عطا فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے''۔ تو

قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی''۔

حدیث 37A:۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْفَامِيُّ قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: "اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ". حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَيَّاشٍ.

(سنن کبریٰ بیہقی رقم 1933؛ الدعوات الکبیر رقم 49؛ السنن الصغیر للبیہقی رقم 296)

تنبیہ وقد تفرد بهذين الحرفين محمد بن عوف الطائي-وهو ثقة-عن علي بن عياش۔

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی بندہ اذان سننے کے بعد اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے:

"اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ"۔

ترجمہ اے اللہ! اس دعوتِ تامہ کاملہ اور اس صلوٰۃ قائمہ ودائمہ کے وسیلہ کے ذریعے سوال کرتا ہوں! (یعنی اے وہ اللہ جس کے لیے اور جس کے حکم سے یہ اذان اور یہ نماز ہے۔ اپنے رسول پاک) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت کے خاص درجہ اور مرتبہ عطا فرما۔ اور ان کو اس مقامِ محمود پر سرفراز فرما، جس کا تُو نے ان کے لیے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تُو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا''۔ تو وہ بندہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار ہو گیا''۔

حدیث 38:۔حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، أَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي،

يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ مُؤَذِّنًا فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، ج١١ص١٢٨ رقم6568؛ مسلم رقم11-384؛ ابوداؤد رقم523؛ سنن نسائی رقم678؛ الترمذی رقم3614؛ یعقوب بن سفیان515/2؛ ابنُ خزیمة رقم418؛ ابنُ حبان رقم1692؛ البغوی رقم421؛ النسائی فی "الکبری" رقم9873؛ ابن السنی فی "عمل الیوم واللیلة" رقم91؛ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" رقم878؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم لأبی نعیم 842؛ ابن حبان رقم1690، 1691، 1692؛ عبد بن حمید فی "المنتخب" رقم354؛ مسند البزار رقم2453؛ مستخرج ابی عوانہ رقم983؛ معجم الاوسط رقم9335؛ الدعوات الکبیر رقم50؛ سنن الکبریٰ بیہقی رقم1930؛)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم موذن کی آواز سنو، تو تم بھی وہی الفاظ کہو جو موذن کہتا ہے۔ پھر تم مجھ پر درود پڑھو، اس لیے کہ جس نے مجھ پر درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر تم میرے لیے (اللہ تعالیٰ سے) وسیلہ طلب کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک (اعلیٰ) مقام ہے۔ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو ملے گا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لیے (اللہ تعالیٰ سے) وسیلہ کو طلب کیا، اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی''۔

2 دس، دس مرتبہ صبح، شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

حدیث39:۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ

الْقِيَامَةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ، وَإِسْنَادُ أَحَدِهِمَا جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوا.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج١٠ ص١٢٠ رقم 17022؛ الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم. لابن أبي عاصم رقم 61؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ أحدهما جيد: الترغيب والترهيب. للمنذري رقم 987؛ أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فی عقد الفرقة المرضية. ج٢ ص٢١٥؛ رواه الطبرانی باسنادين أحدهما جيد لكن فيه إنقطاع لأن خالداً لم يسمع من أبي الدرداء: القَوْلُ البَدِيعُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الحَبِيبِ الشَّفِيعِ للسخاوی، ص١٢٧؛ حسن: صحيح الجامع الصغير وزياداته. ج٢ ص١٠٨٨ رقم 6357؛ ضعيف: سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم 5788)

ترجمہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دس مرتبہ صبح، دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا، اسے قیامت کے دن میری سفارش حاصل ہوگی''۔

3 کثرت سے نوافل ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث بنے گا۔

حدیث 40:۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: "سَلْ". فَقُلْتُ: "أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ". قَالَ: "أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ". قُلْتُ: "هُوَ ذَاكَ". قَالَ: "فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ".

(مسلم رقم 226-489؛ مسند احمد رقم 16076، 16578، 16579؛ ابوداؤد رقم 1320؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 728؛ سنن نسائی رقم 1138؛ ابن أبي عاصم فی "الآحاد والمثانی" رقم 2387؛ الكنى والأسماء. للدولابی رقم 287؛ مستخرج أبي عوانة رقم 1861؛ معجم کبیر طبرانی رقم 4570؛ مسند الشامیین رقم 1353؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم. لأبي نعيم رقم 1086؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. لأبي نعيم. ج٢ ص٣١؛ الدعوات

الکبیر رقم419؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم4242؛ شرح السنۃ رقم655؛ الصَّحِيحَة:2102)

ترجمہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے وضو کا پانی اور دوسری ضروریات کی چیزیں لاتا۔ (ایک روز) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سوال کرو''۔ میں نے عرض کیا: ''میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جنّت کی رفاقت چاہتا ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا: ''اس کے علاوہ کچھ اور بھی چاہتے ہو؟''۔ میں نے عرض کیا: ''بس یہی کچھ''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو پھر کثرتِ سجود سے میری مدد کرو'' (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرتا رہے، تاکہ میرے لیے سفارش کرنا آسان ہوجائے)۔

4 حرمین شریفین میں قیام کرنا اور وہاں آنے والی مشکلات اور آزمائشوں پر صبر کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا باعث بنے گا۔

حدیث 41:۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا، وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم6440، 6001، 6174،؛ مسلم رقم481-1377، 482-1377، 483-1377؛ ترمذی رقم3918؛ ابن عدی فی "الكامل" 1184/3؛ سنن کبریٰ نسائی رقم4267؛ مستخرج ابی عوانہ رقم3742؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم. لأبي نعيم. رقم3187؛ شعب الایمان رقم9270)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے (مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آنے والی) مشکلات ومصائب پر صبر کیا، قیامت کے روز میں اس کے لیے (ایمان کی) گواہی دوں گا، یا فرمایا: ''اس کی سفارش کروں گا''۔

5 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والوں کے لیے قرآن مجید سفارش کرے گا۔

حدیث 42:۔حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ، يَقُولُ:

حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ، وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ". قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ: السَّحَرَةُ.

(مسلم رقم 252 - 804؛ مسند أحمد رقم 22146، 22147، 22157، 22193، 22213؛ مصنف عبد الرزاق رقم 5991؛ مسند الرویانی رقم 1254، 1275؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 3933؛ معجم الاوسط رقم 468؛ معجم کبیر طبرانی رقم 7542، 7544، 8118؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم. لأبي نعيم. رقم 1825؛ الاسماء والصفات رقم 975؛ السنن الصغير للبيهقي رقم 956؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 4056؛ شعب الایمان رقم 1827، 2156؛ القضاعی فی "مسند الشهاب" رقم 1310؛ شرح السنۃ بغوی رقم 1193؛ معالم التنزيل 33/1؛ ابن الضريس فی "فضائل القرآن" رقم 98؛ فضائل القرآن العظيم، لضياء الدين المقدسي، رقم 47)

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن سورتوں: سورت بقرہ اور سورت آلِ عمران کو پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دونوں بادل ہیں، یا وہ سائبان ہیں، یا وہ صف بستہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں (سایہ کیے ہوئے) اپنے پڑھنے (یا یاد کرنے) والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ سورت بقرہ کو پڑھا کرو، اس لیے کہ اس کا حاصل کرنا برکت ہے، اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے۔ باطل (جادو) وہاں نہیں آسکتا''۔

6 جنت اپنے طالب اور جہنم اس سے پناہ طلب کرنے والے کے لیے سفارش کرتی

ہیں۔

حدیث 43:۔حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثًا، قَالَتِ الْجَنَّةُ: "اللّٰهُمَّ! أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا، قَالَتِ النَّارُ: "اللّٰهُمَّ! أَعِذْهُ مِنَ النَّارِ".

(صحیح: مسند احمد رقم 13173، 12170، 12585، 13755؛ سنن ابن ماجه، رقم 4340؛ "الزهد" لهناد رقم 173؛ ترمذی رقم 2572؛ "صحیح ابن حبان" رقم 1514، 1034؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2702 عن ابی ہریرہ؛ مسند بزار رقم 7583؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 7907، 9858؛ سنن نسائی رقم 5521؛ عمل اليوم والليلة نسائی رقم 110؛ مسند ابی یعلی رقم 3682، 3683؛ الشریعہ للآجری رقم 926؛ الدعاء للطبرانی رقم 1310، 1312؛ مستدرک حاکم رقم 1960؛ صفة الجنة، لأبي نعيم رقم 67، 69؛ شرح السنہ بغوی رقم 1365؛ الأحاديث المختارة رقم 1557، 1558، 1559، 1560؛ مشکوٰۃ رقم 2478)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے، جنت (اس کے حق میں) کہتی ہے: ''اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما''۔ جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے، (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے: ''اے اللہ! اسے آگ سے بچالے''۔

5.16:۔اُمت کے لیے جنت میں داخلہ کی بجائے شفاعت کا انتخاب

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کے لیے سفارش کے انتخاب کو اختیار فرمایا۔

حدیث 44:۔حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ الْهُذَلِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَعَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيهِ

الْمُهَاجِرِينَ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَوْلَهُ قَالَ: فَتَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ. فَنَظَرْنَا قَالَ: فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ، إِذْ سَمِعْنَا هَزِيزًا كَهَزِيزِ الْأَرْحَاءِ، إِذْ أَقْبَلَ، فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرَ. قَالَ: "مَا شَأْنُكُمْ؟"۔ قَالُوا: "انْتَبَهْنَا فَلَمْ نَرَكَ حَيْثُ كُنْتَ، خَشِينَا أَنْ يَكُونَ أَصَابَكَ شَيْءٌ، جِئْنَا نَطْلُبُكَ". قَالَ: "أَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ نِصْفُ أُمَّتِي، أَوْ شَفَاعَةً، فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ"۔ فَقُلْنَا: "فَإِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ". قَالَ: فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِنَا، وَكَثُرَ النَّاسُ، فَقَالَ: "إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا".

(صحیح: مسند أحمد، ج۳٦ ص ۳۵۳، ۳۵۴ رقم 22025؛ الطبرانی فی "الکبیر" 20/ رقم (342)، 20/ رقم (343)؛ البزار فی "مسندہ" رقم 2674؛ الدارقطنی فی "العلل" 86/6)

حدیث 45:۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْرُسُهُ أَصْحَابُهُ، فَقُمْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَمْ أَرَهُ فِي مَنَامِهِ، فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدَثَ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ، فَإِذَا أَنَا بِمُعَاذٍ قَدْ لَقِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَسَمِعْنَا صَوْتًا مِثْلَ هَزِيزِ الرَّحَا فَوَقَفَا عَلَى مَكَانِهِمَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الصَّوْتِ فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ أَيْنَ كُنْتُ؟ وَفِيمَ كُنْتُ؟"، أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ"۔ فَقَالَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَجْعَلَنَا فِي شَفَاعَتِكَ". فَقَالَ: "أَنْتُمْ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا فِي شَفَاعَتِي".

(حسن: مسند أحمد، رقم 19618، 19724؛ سنن ابن ماجہ رقم 4311؛ السنۃ لابن ابی عاصم رقم 821؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2075؛ البعث والنشور (الشوامی) رقم 536؛ الطبرانی فی "الصغیر" رقم 784؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ..... وَأَحَدُ أَسَانِيدِ

الطَّبَرَانِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَقَدْ رَوَاهُ فِي الصَّغِيرِ بِنَحْوِهِ: مجمع الزوائد 10/368-369. رقم (18490، 18491)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سفر میں) جب کسی مقام پر نزول فرماتے تھے، تو مہاجرین رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ ایک سفر میں ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں ٹھہرے تھے، تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد ہی تھے۔ میں اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا (تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر نہ پایا)۔ پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ اچانک ہم نے چکی کے چلنے جیسی آواز سنی۔ پھر فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف آرہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دیکھا، تو فرمایا: ''کیا معاملہ ہے؟''۔ دونوں نے عرض کیا: ''ہم بیدار ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھکانے پر نہ پایا، ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ اس لیے ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے''۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری نیند میں ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور مجھے اختیار دیا کہ چاہوں تو نصف اُمت جنت میں داخل ہو، اور چاہوں تو شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت پسند کی ہے''۔ ہم نے عرض کیا: ''ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے حق سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے حق کے واسطہ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں (شفاعت کرکے) جنت میں داخل کروادینا''۔ اتنی دیر میں بہت سے لوگ بھی آپ کے پاس جمع ہو گئے، سب لوگوں نے ہماری طرح ہی کا سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں ہر اس شخص کے لیے شفاعت کروں گا جس نے مرتے دم تک کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا''۔

حدیث 46: ۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَدْرُونَ مَا

خَيَّرَنِي رَبِّي اللَّيْلَةَ؟". قُلْنَا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ". قَالَ: "فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ". قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا". قَالَ: "هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ".

(صحیح: سنن ابن ماجہ رقم 4317؛ مسند احمد رقم 23977، 24002؛ جامع معمر بن راشد رقم 20865؛ مسند ابی داود طیالسی رقم 1091؛ ترمذی رقم 2441؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31751؛ السنۃ لابن ابی عاصم رقم 818، 819، 820، 829؛ مسند رویانی رقم 597، 600؛ التوحید لابن خزیمہ رقم ج ۲ ص ۶۳۸، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۵؛ ابن حبان رقم 211، 6463، 6470، 7207؛ الشریعہ للآجری رقم 793، 794؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/رقم (126، 133، 134، 136)؛ مسند الشامیین رقم 575؛ الإیمان لابن مندہ رقم 925، 932؛ مستدرک حاکم رقم 36، 221، 225؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2076؛ البعث والنشور، بیهقی، (الشوامی) رقم 459، 460، 539؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيدَ، وَرِجَالُ بَعْضِهَا ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد رقم 18493، 18494، 18495؛ صَحِيحُ الْجَامِعِ رقم: 56؛ صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ رقم: 3637؛ مشکوۃ رقم: 5600)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جانتے ہو! آج رات میرے رب نے مجھے کس بات کا اختیار دیا ہے؟''۔ ہم نے عرض کیا: ''اللہ اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بات کا اختیار دیا ہے کہ اگر میں چاہوں تو آدھی اُمت (بلاحساب کتاب) جنت میں داخل کردی جائے اور اگر چاہوں تو شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت کو پسند کیا ہے''۔ ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دعا فرمائیں: اللہ ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پانے والوں میں سے کردے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری شفاعت (اُمت کے) ہر مسلمان کے لیے ہوگی''۔

حدیث 47:- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي

الجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا". (صحیح: ترمذی رقم 2441)

ترجمہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور مجھے اختیار دیا کہ چاہوں تو نصف اُمّت جنت میں داخل ہو، اور چاہوں تو شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت پسند کی ہے۔ میں ہر اس شخص کے لیے شفاعت کروں گا جس نے مرتے دم تک کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا''۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنت کی آدھی آبادی اُمّتِ محمدیہ کی ہوگی۔

حدیث 48:۔حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟". قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: "أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟". قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ". (مسلم رقم 376-221)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی (1/4) تم میں سے ہوں گے''۔ یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں تہائی (1/3) تعداد تمہاری ہو؟''۔ ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے (1/2) تم ہو گے۔ اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بال کے جسم پر ایک سیاہ بال''۔

5.17:۔اقسامِ شفاعت

1 شفاعت کبریٰ: سب سے پہلی شفاعت، شفاعت کبریٰ ہے، جو حضور ﷺ میدان محشر کی سختی میں تخفیف اور حساب و کتاب شروع کروانے کے لئے فرمائیں گے۔
2 دوسری شفاعت حساب و کتاب میں سہولت اور آسانی کیلئے ہوگی کہ ان لوگوں کے حساب و کتاب میں سہولت اور آسانی کا معاملہ کیا جائے۔
3 تیسری شفاعت بعض اہل ایمان کے جنت میں درجات بلند کرنے کے لئے ہوگی کہ جو درجہ اس مومن کو عطا ہوا ہے، اس سے اونچا درجہ عطا فرما دیا جائے۔
4 چوتھی شفاعت ان گنہگاروں کے لیے ہوگی جن کے لیے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہوگا، کہ ان کی خطا معاف فرما دی جائے اور انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔
5 پانچویں شفاعت ان گنہگارں کے لیے ہوگی، جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے اور یہ شفاعت انہیں جہنم سے باہر نکالنے کے لیے ہوگی۔
6 چھٹی شفاعت ان لوگوں کے حق میں ہوگی، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی یعنی اصحاب اعراف کے بارے میں کہ ان کو اعراف سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیا جائے۔
7 ساتویں شفاعت بعض لوگوں کو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کروانے کے لیے ہوگی، چنانچہ ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ اس شفاعت کے نتیجے میں بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔
8 آٹھویں شفاعت مستحقین عذاب کے عذاب میں تخفیف کیلئے ہوگی۔

حوالہ جات:

1 الشَّفَاعَةُ أَنْوَاعٌ: مِنْهَا مَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْأُمَّةِ، وَمِنْهَا مَا خَالَفَ فِيهِ الْمُعْتَزِلَةُ وَنَحْوُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ.

النَّوْعُ الْأَوَّلُ: الشَّفَاعَةُ الْأُولَى، وَهِيَ الْعُظْمَى، الْخَاصَّةُ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ سَائِرِ إِخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، صَلَوَاتُ اللهِ

عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. فِي "الصَّحِيحَيْنِ" وَغَيْرِهِمَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، أَحَادِيثُ الشَّفَاعَةِ........

النَّوْعُ الثَّانِي وَالثَّالِثُ مِنَ الشَّفَاعَةِ: شَفَاعَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقْوَامٍ قَدْ تَسَاوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ، فَيَشْفَعُ فِيهِمْ لِيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ، وَفِي أَقْوَامٍ آخَرِينَ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، أَنْ لَا يَدْخُلُوهَا.

النَّوْعُ الرَّابِعُ: شَفَاعَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَفْعِ دَرَجَاتِ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِيهَا فَوْقَ مَا كَانَ يَقْتَضِيهِ ثَوَابُ أَعْمَالِهِمْ، وَقَدْ وَافَقَتِ الْمُعْتَزِلَةُ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ خَاصَّةً، وَخَالَفُوا فِيمَا عَدَاهَا مِنَ الْمَقَامَاتِ، مَعَ تَوَاتُرِ الْأَحَادِيثِ فِيهَا.

النَّوْعُ الْخَامِسُ: الشَّفَاعَةُ فِي أَقْوَامٍ أَنْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بغير حساب، ويحسن أَنْ يُسْتَشْهَدَ لِهٰذَا النَّوْعِ بِحَدِيثِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ، حِينَ دَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَهُ مِنَ السَّبْعِينَ أَلْفًا الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَالْحَدِيثُ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ.

النَّوْعُ السَّادِسُ: الشَّفَاعَةُ فِي تَخْفِيفِ الْعَذَابِ عَمَّنْ يَسْتَحِقُّهُ، كَشَفَاعَتِهِ فِي عَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ عَذَابُهُ......

النَّوْعُ السَّابِعُ: شَفَاعَتُهُ أَنْ يُؤْذَنَ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، كَمَا تَقَدَّمَ. وَفِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ".

النَّوْعُ الثَّامِنُ: شَفَاعَتُهُ فِي أَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِهِ، مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ، فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا، وَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِهٰذَا النَّوْعِ الْأَحَادِيثُ........ وَهٰذِهِ الشَّفَاعَةُ تُشَارِكُهُ فِيهَا الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالْمُؤْمِنُونَ أَيْضًا. وَهٰذِهِ الشَّفَاعَةُ تَتَكَرَّرُ مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَمِنْ أَحَادِيثِ هٰذَا النَّوْعِ حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي". رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ

رَحِمَهُ اللهُ. (شرح العقيدة الطحاوية. لابن أبي العز. ص۲۲۹ تا ۲۳۳)

2 فاعلم أن العلماء اختلفوا في شفاعاته وكم هي؟

فقال النقاش: "لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث شفاعات العامة وشفاعة في السبق إلى الجنة وشفاعة في أهل الكبائر".

وقال ابن عطية في تفسيره: "والمشهور أنهما شفاعتان فقط: العامة وشفاعة في إخراج المذنبين من النار وهذه الشفاعة الثانية لا يتدافعها الأنبياء بل يشفعون ويشفع العلماء".

قال القاضي عياض: شفاعات نبينا صلى الله عليه وسلم يوم القيامة خمس شفاعات:

الأولى: العامة.

الثانية: إدخال قوم الجنة بغير حساب.

الثالثة: في قوم من أمته استوجبوا النار بذنوبهم فيشفعه فيهم نبينا صلى الله عليه وسلم، ومن شاء أن يشفع ويدخلون الجنة وهذه الشفاعة هي التي أنكرتها المبتدعة الخوارج والمعتزلة، فمنعتها على أصولهم الفاسدة وهي الاستحقاق العقلي المبني على التحسين والتقبيح.

الرابعة: فيمن دخل النار من المذنبين فيخرج بشفاعة نبينا وغيره من الأنبياء والملائكة وإخوانهم من المؤمنين.

قلت: وهذه الشفاعة أنكرتها المعتزلة أيضاً وإذا منعوها فيمن استوجب النار بذنبه وإن لم يدخلها فأحرى أن يمنعوها فيمن دخلها.

الخامسة: في زيادة الدرجات في الجنة لأهلها وترفيعها.

قال القاضي عياض: وهذه الشفاعة لا تنكرها المعتزلة ولا تنكر شفاعة الحشر الأول.

قلت: وشفاعة سادسة لعمه أبي طالب في التخفيف عنه، كما رواه مسلم: عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

ذکر عنده عمه أبو طالب فقال: "لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح من نار یبلغ کعبیه یغلی منه دماغه". فإن قیل: فقد قال الله تعالی: "فما تنفعهم شفاعة الشافعین" (المدثر:٤٨). قیل له: "لا تنفع فی الخروج من النار کعصاة الموحدین الذین یخرجون منها ویدخلون الجنة".

(التذکرة بأحوال الموتی وأمور الآخرة لشمس الدین القرطبی، ص۶۰۶،۶۰۷،۶۰۸)

5.18:۔شفاعتِ کبریٰ یا عظمیٰ

حدیث49:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ لِمَ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: "أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ؟". فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: "أَبُوكُمْ آدَمُ". فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: "يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ". فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: "يَا نُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ

فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ نُوحٌ: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ". فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: "يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَذَكَرَ كَذِبَاتِهِ، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسٰى". فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُونَ: "يَا مُوسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ، وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسٰى: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسٰى". فَيَأْتُونَ عِيسٰى، فَيَقُولُونَ: "يَا عِيسٰى! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ". قَالَ: هٰكَذَا هُوَ، "وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسٰى: "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ"، وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا، "اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ". فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ: "يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ، وَمَا تَأَخَّرَ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟". فَأَقُومُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا

رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْأَبْوَابِ". ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَمَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 9623، 10972؛ مسلم رقم 327 - 194، 328 - 194؛ بخاری رقم 3340، 3361، 4712؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31674؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 437، 438؛ النسائی فی "الکبری" رقم 11222؛ ابن خزیمۃ فی "التوحید" 2/592-596؛ ابن المبارك فی "مسنده" رقم 101؛ تعظیم قدر الصلاۃ، المَرْوَزِی رقم 270؛ إسحاق بن راهویه رقم 185؛ ترمذی رقم 184، 2434؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 811؛ ابن حبان رقم 6465، 7389؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم 879، 880، 881، 882؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم، لأبی نعیم رقم 483؛ أبو نعیم فی "صفة الجنة" رقم 175؛ البیهقی فی "الدلائل" 5/476-478؛ "الأسماء والصفات" ص 315؛ شرح السنة، البغوی، رقم 4332؛ مسند البزار رقم 9801؛ البعث والنشور، بیہقی، (الشوامی) رقم 475؛ عن سلمان: السنۃ، لابن ابی عاصم، رقم 813)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت لایا گیا، جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جانور کے) بازو کا گوشت پیش کیا گیا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بار نوچ کر کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تم جانتے ہو، ایسا کس لیے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اس روز اگلے پچھلے سارے لوگوں کو ایک ہموار میدان میں اکٹھا کرے گا، جہاں پکارنے والا انھیں اپنی آواز سنا سکے گا اور دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکے گا۔ سورج قریب آجائے گا۔ لوگوں کو اتنی تکلیف اور پریشانی ہوگی جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے اور برداشت نہیں کر پائیں گے۔ لوگ آپس میں کہیں گے: ''دیکھو! کیسا سخت وقت آن پہنچا ہے۔ کوئی ایسا آدمی تلاش کرو، جو تمہارے رب کے

حضور سفارش کر سکے"۔ ایک دوسرے سے مشورہ کے بعد وہ کہیں گے: "تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے"۔لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: "آپ علیہ السلام ابوالبشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اپنی روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا، انھوں نے آپ علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ آج آپ علیہ السلام اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں (کہ ہمارا حساب کتاب لے کر ہمیں حشر کی تکلیف سے نجات دے)۔ آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟"۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: "آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ ہوا، نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے (جنت میں) درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا، لیکن میں نافرمانی کر بیٹھا، جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ ہائے میری جان! ہائے میری جان! (تم لوگ) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ"۔

لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: "اے نوح! آپ علیہ السلام اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو شکر گزار بندہ کہا ہے۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔ آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں: ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟"۔ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: "آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا (مجھ سے دنیا میں یہ لغزش ہوئی کہ) میں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی (اور وہ ساری ہلاک ہوگئی)۔ اس لیے آج تو مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے۔ ہائے میری جان! ہائے میری جان! (تم لوگ) میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ"۔

لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: "اے ابراہیم! آپ علیہ السلام اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔ آپ علیہ السلام دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں؟"۔ حضرت ابراہیم

علیہ السلام کہیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اس قدر غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد آئے گا۔ (دنیا میں) مَیں نے تین باتیں توریہ کی صورت میں کہی تھیں، جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے (اللہ اس پر پکڑ نہ لے)۔ ہائے میری جان! ہائے میری جان! میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ (شاید وہ تمہاری سفارش کر سکیں)''۔

لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: ''اے موسیٰ! آپ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے آپ علیہ السلام کو فضیلت عطا فرمائی ہے اور آپ علیہ السلام سے ہمکلام ہو کر سارے لوگوں پر فضیلت دی۔ آپ علیہ السلام اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجیے۔ آپ علیہ السلام دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے؟''۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصہ میں آئے گا۔ (دنیا میں) میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے کوئی حکم نہ تھا، جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ ہائے میری جان! ہائے میری جان! تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ''۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: ''اے عیسیٰ! آپ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ (فرمان) ہیں، جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا اور اللہ کی رُوح ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بچپن کی عمر میں گود میں رہ کر لوگوں سے باتیں کیں۔ آج ہمارے لیے (اللہ کے حضور) سفارش کر دیجیے۔ آپ علیہ السلام دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے؟''۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: ''آج میرا رب اس قدر غصہ میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ میں آیا، نہ اس کے بعد کبھی ایسے غصہ میں آئے گا''۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی لغزش کا ذکر نہیں فرمایا۔ جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ ہاں! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے جاؤ''۔

لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: ''اے محمد! آپ

ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش فرما دیجیے۔ آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں، ہماری حالت کیا ہو رہی ہے؟''۔ میں (میدانِ حشر سے) چلوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثنا کے وہ کلمات میرے دل میں ڈال دیں گے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائے''۔ پھر ارشاد ہوگا: ''اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور سوال کریں، آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کریں، آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی''۔ تو میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت! اے میرے رب!''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! اپنی اُمت میں سے ان لوگوں کو بابِ ایمن سے جنت میں داخل کرو، جن پر کوئی حساب کتاب نہیں۔ اور وہ لوگ باقی دروازوں میں سے جنت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر چاہیں تو دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں)''۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حضرت محمد ﷺ کی جان ہے! جنت کے ایک دروازے کے دو کواڑوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کا ہے، یا جتنا مکہ اور (شام کے شہر) بُصریٰ کا درمیانی فاصلہ ہے''۔

حدیث 50:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ: "لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا، فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا". فَيَأْتُونَ آدَمَ. فَيَقُولُونَ: "يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ. خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ. يُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا". فَيَقُولُ لَهُمْ آدَمُ: "لَسْتُ هُنَاكُمْ". وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ الَّذِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ وَيَقُولُ: "وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا. فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ". فَيَأْتُونَ نُوحًا

فَيَقُولُ: "لَسْتُ هُنَاكُمْ". وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْ ذٰلِكَ، "وَلٰكِنْ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: "لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنْ ائْتُوا مُوسٰى، عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ". فَيَأْتُونَ مُوسٰى، فَيَقُولُ: "لَسْتُ هُنَاكُمْ". وَيَذْكُرُ لَهُمُ النَّفْسَ الَّتِي قَتَلَ بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْ ذٰلِكَ. "وَلٰكِنْ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُولَهُ، وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ". فَيَأْتُونَ عِيسٰى، فَيَقُولُ: "لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ". فَيَأْتُونِي. قَالَ الْحَسَنُ هٰذَا الْحَرْفَ: "فَأَقُومُ فَأَمْشِي بَيْنَ سِمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ". - قَالَ أَنَسٌ - "حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنَ لِي، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ أَوْ خَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي". قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! قُلْ: تُسْمَعْ، وَسَلْ: تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ، أَوْ خَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! قُلْ: تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ، أَوْ خَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ: تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ".

فَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً،

ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 12153، 13562، 13590؛ بخاری رقم 4476، 6565، 7410، 7440، 7510، 7516؛ مسلم رقم 322-193، 323-193، 325-193، 326-193؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2122؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 31677؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 444، 451؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810؛ اللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" رقم 830، 2062؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، أبو نعيم، رقم 482؛ ابن ماجه رقم 4312؛ النسائي في "الكبرى" رقم 11066، 11179، 11369؛ ابن منده في "الايمان" رقم 861، 862، 863، 864، 865، 873؛ عبد بن حميد رقم 1187؛ ابن حبان رقم 6464، والآجري في "الشريعة" رقم 809؛ البيهقي في "الأسماء والصفات" 255، 268، 341، 417؛ "الاعتقاد" بيهقي، ص 89، 192-194؛ سنن الكبرىٰ بيهقي رقم 19895؛ البعث والنشور، بيهقي، (الشوامى) رقم 471؛ شعب الايمان رقم 303؛ البغوي رقم 4333، 4334؛ ابن خزيمة في "التوحيد" 2/603-605، 605-606، 2/607، 607-609، 2/714-716؛ المزي في ترجمة معبد من "تهذيب الكمال" 28/241-243؛ مسند بزار رقم 6223، 7032؛ مسند ابی یعلی رقم 2899، 3064؛ تعظيم قدر الصلاة، المَرْوَزِي، رقم 262، 265، 274؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 816، 817 موقوفاً؛ ابن خزيمة في "التوحيد" 2/716-717 موقوفاً؛ ابن منده (874) موقوفاً)

حدیث 51:- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدم فَيَقُولُونَ: "اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ". فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ". فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ. فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى، فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ". فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى، فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ". فَيَأْتُونَ عِيسٰى. فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ". فَيَأْتُونِّي فَأَقُولُ: "أَنَا لَهَا". فَأَسْتَأْذِنُ

عَلٰى رَبِّي. فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ. فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! أُمَّتِي أُمَّتِي!". فَيُقَالُ: "انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ". فَأَنْطَلِقُ فأفعل. ثُمَّ أَعُودُ فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! أُمَّتِي أُمَّتِي!". فَيُقَالُ: "انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ". فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المحامدوأخر لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! أُمَّتِي أُمَّتِي!". فَيُقَالُ: "انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةٍ من خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ". فَأَنْطَلِقُ فأفعل ثُمَّ أَعُود الرَّابِعَة. فأحمده بِتِلْكَ المحامدوأخر لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ: تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ". قَالَ: "لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي! لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا الله". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(مشکوۃ المصابیح رقم 5573)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا (اور سب اولین وآخرین میدانِ حشر میں جمع ہوں گے) تو لوگوں میں سخت اضطراب اور اژدحام کی کیفیت ہوگی۔ پس وہ لوگ (یعنی اہل محشر کے کچھ نمائندے) حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: ''اپنے رب سے ہماری سفارش کردیجیے (کہ ہمیں اس حالت سے چھٹکارا ملے)''۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: ''میں اس کام کے لائق اور اس مرتبہ کا نہیں ہوں۔ لیکن تم کو چاہیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں

(شاید وہ تمہارے کام آسکیں)''۔پس وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔(اور ان کے سامنے شفاعت کا اپنا سوال رکھیں گے)۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں (جنہیں اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا ہے)۔ شاید وہ تمہارا کام کرسکیں''۔ پس وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے (اور اپنی وہی عرض ان کے سامنے رکھیں گے)۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے:''میں اس کام کے لائق نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے، وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو انسانی پیدائش کے عام مقررہ اسباب کے بغیر صرف اپنے حکم سے پیدا کیا ہے اور ان کو غیر معمولی قسم کی روح اور روحانیت بخشی ہے)۔ تم ان کی خدمت میں جاؤ، شاید وہ تمہارے لیے حق تعالیٰ سے عرض کرنے کی جرأت کرسکیں''۔ پس یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے)۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے:''میں اس کام کا اور اس مرتبہ کا نہیں ہوں تم کو (اللہ تعالیٰ کے آخری نبی) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے''۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے (اور شفاعت کے لیے مجھ سے کہیں گے)۔ پس میں کہوں گا:''میں اس کام کا ہوں (اور یہ میرا ہی کام ہے)''۔ پس میں اپنے ربّ کریم کی بارگاہِ خاص میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ مجھے اجازت دے دی جائے گی (میں وہاں حاضر ہوجاؤں گا) اور اللہ تعالیٰ اس وقت مجھے اپنی کچھ خاص تعریفیں اپنی حمد کے لیے الہام فرمائیں گے (جو اس وقت مجھے معلوم نہیں ہیں)۔ تو اس وقت میں انہی الہامی محامد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور اس کے آگے سجدہ میں گر جاؤں گا (مسند احمد کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ایک ہفتہ تک سجدہ میں پڑے رہیں گے۔ اس کے بعد) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا جائے گا:''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو، کہو۔ تمہاری سنی جائے گی۔ اور جو مانگنا ہو، مانگو، تم کو دیا جائے گا۔ اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو کہ وہ

تمہاری مانی جائے گی"۔ پس میں کہوں گا: "اے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت! (یعنی میری اُمت پر آج رحم فرمایا جائے اور اس کو بخش دیا جائے)"۔ پس مجھ سے کہا جائے گا: "جاؤ اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لو۔ پس میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا (یعنی جن کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اس کو نکال لاؤں گا)"۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ کرم کی طرف لوٹوں گا اور پھر ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد وثنا کروں گا۔ اور اس کے آگے پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا: "اے محمد! سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو، کہو، تمہاری بات سنی جائے گی۔ اور جو مانگنا ہو، مانگو، تم کو دیا جائے گا۔ اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو، تمہاری سفارش مانی جائے گی"۔ پس میں عرض کروں گا: "اے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت!"۔ تو مجھ سے فرمایا جائے گا: "جاؤ اور جن کے دل میں ایک ذرہ کے بقدر (یا فرمایا کہ رائی کے دانہ کے بقدر) بھی ایمان ہو، ان کو بھی نکال لو"۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا (یعنی جن کے دلوں میں ذرہ برابر یا رائی کے دانہ کے برابر نورِ ایمان ہوگا ان کو بھی نکال لاؤں گا)"۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم کی طرف پھر لوٹوں گا اور پھر ان ہی الہامی محامد کے ذریعہ اس کی حمد وثنا کروں گا۔ اور اس کے آگے پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: "اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور جو کہنا کہو، کہو۔ تمہاری سنی جائے گی۔ اور جو مانگنا چاہو، مانگو۔ تم کو دیا جائے گا۔ اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو۔ تمہاری سفارش قبول کی جائے گی"۔ پس میں عرض کروں گا: "میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!"۔ پس مجھ سے فرمایا جائے گا: "جاؤ اور جن کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم تر بھی ایمان ہو، ان کو نکال لو"۔ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "پس میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا (یعنی جن کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم تر بھی ایمان کا نور ہوگا، ان کو بھی نکال لاؤں گا)"۔ اور اس کے بعد چوتھی دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم کی طرف لوٹ آؤں گا اور ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد کروں گا۔ پھر اس کے آگے سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پس مجھ سے فرمایا جائے گا: "اے

محمد! اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو، کہو۔ تمہاری سنی جائے گی اور جو مانگنا چاہو، مانگو۔ تم کو دیا جائے گا اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو۔ تمہاری سفارش مانی جائے گی"۔ پس میں عرض کروں گا: "اے پروردگار! مجھے اجازت دیجئیے کہ ان سب کے حق میں جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہو"۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "یہ کام تمہارا نہیں ہے، لیکن میری عزت وجلال اور میری عظمت وکبریائی کی قسم! میں خود دوزخ سے ان سب کو نکال لوں گا جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہو"۔

حدیث 52:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مرفوعاً دوسری روایت میں ہے کہ جب تمام لوگ محشر میں باقی انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں طلبِ سفارش کے لیے حاضر ہوں گے اور وہ حضرات ان کو صاف جواب دیں گے۔ تو آخر میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

قَالَ: فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ: تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ". قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ. فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يَقُولُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ". قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ. فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهٖ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي. ثُمَّ يَقُولُ: "ارْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ". قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ. ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا. فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ. حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ

الْقُرْآنُ، أَيْ:وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ. ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا" (الإسراء:٧٩). قَالَ: "وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. الحديث. (مشکوٰۃ رقم 5572)

ترجمہ پس لوگ میرے پاس آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے سرائے شرف (مقامِ محمود) میں داخل ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ پس مجھ کو اللہ تعالیٰ پر داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں سجدہ کرنے کے لیے جھک جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھ کو اسی حالت میں رہنے دے گا جتنی مدت مجھے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ چھوڑنا چاہے گا (یعنی ایک ہفتہ کی مقدار، مسند احمد)۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ سے سر اُٹھایئے، اور عرض کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی درخواست سنی جائے گی اور سفارش فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اور مانگ لو، دیئے جاؤ گے''۔ میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا۔ پس میں اپنے رب کی تعریف کروں گا، ایسی ثناء اور تعریف جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھلائے گا، وہ تعریف یعنی اسی وقت جس کو اب میں نہیں جانتا (مرقاۃ)۔ پس میں سفارش کروں گا۔ پس میرے لیے ایک معین حد مقرر کی جائے گی۔ پس میں اس مقام سے نکلوں گا۔ پس میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا۔ اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر دوسری بار واپس آؤں گا۔ پس میں اپنے رب سے سرائے شرف (مقامِ محمود) میں داخل ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا، تو سجدہ کرنے کے لیے گر جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھے اسی حال میں چھوڑے گا جتنی مدت اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ (یعنی ایک ہفتہ کی مقدار، مسند احمد)۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! سجدہ سے سر اُٹھایئے، اور عرض کیجیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی درخواست سنی جائے گی۔ اور سفارش فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی اور مانگو، دیئے جاؤ گے''۔ پس میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا۔ پس میں اپنے رب کی تعریف کروں گا، ایسی ثنا اور تعریف جو مجھے اللہ تعالیٰ سکھائے گا، وہ تعریف یعنی اسی وقت جس کو میں نہیں

جانتا (مرقاۃ)۔ پس میں سفارش کروں گا۔ پس میرے لیے ایک حدمعین مقرر کی جائے گی۔ پس میں اس مقام سے نکلوں گا۔ پس میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا۔ اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری بار واپس آؤں گا/ پس میں اپنے رب سے سرائے شرف (مقام محمود) میں داخل ہونے کی اجازت مانگوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ پر داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا، تو میں سجدہ کرنے کے لیے گر جاؤں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ اسی حالت میں جتنی مدت چھوڑنا چاہے گا، چھوڑے رکھے گا (یعنی ایک ہفتہ کی مقدار، مسند احمد)۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد! سجدہ سے سر اُٹھایئے، عرض کیجیے، آپ ﷺ کی درخواست سنی جائے گی۔ اور سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اور مانگ لیجیے، دیئے جاؤں گے''۔ پس میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا۔ پس میں اپنے رب کی تعریف کروں گا، ایسی ثنا اور تعریف جو مجھ کو اللہ تعالیٰ سکھلائیں گے، وہ تعریف یعنی اسی وقت جس کو میں اب نہیں جانتا (مرقاۃ)۔ پس سفارش کروں گا۔ پس میرے لیے ایک حدمعین مقرر کی جائے گی۔ پس مین اس مقام سے نکلوں گا۔ پس میں ان کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں باقی نہ رہے گا، مگر وہ شخص جس کو قران مجید نے روک رکھا ہے یعنی جس پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہوا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

آیت 54:۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمہ اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود تک پہنچائے گا۔

پھر فرمایا: یہی مقام محمود ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ سے کیا ہے۔

5.19:۔ جنت میں داخلہ کی سفارش

1 آپ ﷺ کی سفارش سے سب سے پہلا گروہ بلاحساب ''بابِ ایمن'' سے گزرے گا۔

حدیث 53:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَدُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: "........ فَأَقُومُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ، شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي، فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، يَا رَبِّ!". فَيَقُولُ: "يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْأَبْوَابِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، ج ۱۵ ص ۳۸۴ تا ۳۸۷ رقم 9623)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "۔۔۔۔ میں (میدانِ حشر سے) چلوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد وثنا کے وہ کلمات میرے دل میں ڈال دیں گے جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائے"۔ پھر ارشاد ہوگا: "اے محمد! اپنا سر اُٹھائیں اور سوال کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی"۔ تو میں عرض کروں گا: "اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!، اے میرے رب! میری اُمت! میری اُمت! اے میرے رب!"۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "اے محمد! اپنی اُمت میں سے ان لوگوں کو بابِ اَیمن سے جنت میں داخل کرو، جن پر کوئی حساب کتاب نہیں۔ اور وہ لوگ باقی دروازوں میں سے جنت میں داخل ہونے والوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر چاہیں تو دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں)"۔

2 جنت میں داخلہ کے لیے جنت کا دروازہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش پر ہی کھولا جائے گا۔

حدیث54:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا". (مسلم رقم330-196)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت (کھلوانے کے لیے) سب سے پہلے میں سفارش کروں گا۔ (قیامت کے روز) میرے پیروکار دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام کے مقابلے میں زیادہ ہوں گے''۔

حدیث55:۔حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: "مَنْ أَنْتَ؟". قَالَ: فَأَقُولُ: "مُحَمَّدٌ". قَالَ: يَقُولُ: "بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد رقم12397، 12469؛ مسلم رقم331-196، 197-333؛ مستخرج ابی عوانہ رقم418؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم31781، 35848؛ عبد بن حميد رقم1271؛ ابن منده فى "الإيمان" رقم867؛ البيهقى فى "الدلائل" 480/5؛ ابن المبارك فى "الزهد-زوائد نعيم" رقم400 مرسلاً؛ الشريعہ للآجری رقم1081؛ الحميدى رقم1204؛ الدارمی رقم50؛ الترمذى رقم3148؛ أبو يعلى رقم3989، 3997؛ ابن خزيمة فى "التوحيد" 621/2؛ ابن أبي عاصم فى "الأوائل" رقم6؛ أبو يعلى رقم3964؛ ابن حبان رقم6481؛ الطبرانى فى "الأوائل" رقم5؛ ابن منده فى "الإيمان" رقم888؛ صفة الجنة لأبو نعيم، رقم83، 186؛ البعث والنشور رقم404؛ شرح السنۃ بغوی رقم4338، 4339؛ معجم ابن عساکر رقم955، 1578)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ جنت کا خازن پوچھے گا: ''کون ہے؟''۔ میں جواب دوں گا: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم''۔ خازن کہے گا: ''مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی

کے لیے دروازہ نہ کھولوں"۔

حدیث 56:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ"۔ (مسلم رقم 331-196)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے امتی ہوں گے۔ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا"۔

5.20:۔کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے سفارش

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے کبیرہ گناہوں کے کرنے والے جہنم سے نکل کر جنت میں جائیں گے۔

حدیث 57:۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي"۔

(صحیح: مسند أحمد، ج ٢٠ ص ٣٩ ٣ رقم 13222؛ أبو داود رقم 4739؛ تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة فی كتاب التاريخ الكبير للبخاری، رقم 431؛ الحاكم 69/1، والبيهقی 190/10؛ الطيالسي رقم 2026؛ الترمذی رقم 2435؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 832،831؛ مسند البزار رقم 6963؛ أبو يعلی رقم 4105،3284، 4115؛ ابن خزيمة فی "التوحيد" 656،653،652،651/2؛ ابن حبان رقم 6468؛ الطبرانی فی "الصغير" رقم 1101،448؛ الآجری فی "الشريعة" رقم 784،781؛ أبو نعيم فی "الحلية" 261/7؛ مسند الحارث رقم 1132؛ معجم الاوسط طبرانی رقم 3566، 8518؛ معجم کبیر طبرانی رقم 749؛ مستدرک حاکم رقم 228، 230؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2066؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 15838، 20774؛ الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد ص ٢٠٢؛ البعث والنشور بیہقی، (الشوامل) رقم 546، 547، 549، 552، 553؛ شعب الايمان

رقم305؛الاحادیث المختارۃ رقم1549، 1622، 1623، 1792، 2047؛صحیح الجامع: رقم 3714؛صحیح الترغیب رقم:3649)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے دن) میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو میری اُمت میں سے کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے''۔

حدیث58:۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الجَنَّةَ، يُسَمَّوْنَ الجَهَنَّمِيِّينَ"۔

(بخاری رقم6566؛مسند أحمد رقم19897؛ابن حبان رقم19897؛أبو داود رقم4740؛ابن ماجہ رقم4315؛ترمذی رقم2600؛ابن خزیمة فی "التوحید" 2/665، 666؛ الطبرانی فی "الکبیر" 18/ رقم(284)، 18/(287)، 18/(288)؛الآجری فی "الشریعة" رقم805؛ البیهقی فی "الاعتقاد" ص 194؛ مسند ابی یعلی رقم3206؛مسند رویانی رقم90؛ البزار فی "مسنده" رقم 3586؛البزار رقم3585موقوفاً)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کچھ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ لوگ انھیں جہنمی کے نام سے پکاریں گے''۔

حدیث59:۔حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُخْرِجُ اللهُ مِنَ النَّارِ قَوْمًا، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد رقم14312، 14491، 14534، 14828، 15048، 15198؛بخاری 6558؛مسلم رقم317 - 191، 318 - 191؛ الطیالسی رقم1703، 1704؛الحمیدی رقم1245؛یعقوب بن سفیان فی "المعرفة والتاریخ" 2/212، 2/212-213؛ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم839، 840، 841؛أبو یعلی رقم1831، 1973، 1992، 1993 ؛ابن خزیمة فی "التوحید" 2/668، 2/669، 2/670؛ ابن حبان رقم7483؛الآجری فی "الشریعة" رقم799)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ میں سے ایک قوم کو نکالے گا، پھر اس کو جنت میں داخل کرے گا''۔

2 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جہنم سے وہ بھی نکل کر جنت میں داخل ہوں گے جن کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

حدیث 60:۔عَنْ أَنَسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدم فَيَقُولُونَ: "اِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ". فَيَقُولُ:"لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ". فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ. فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى، فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ". فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسٰى، فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ". فَيَأْتُونَ عِيسٰى. فَيَقُولُ: "لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ". فَيَأْتُونِّي فَأَقُولُ: "أَنَا لَهَا". فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي. فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ. فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! أُمَّتِي أُمَّتِي!". فَيُقَالُ: "انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ". فَأَنْطَلِقُ فأفعل. ثمّ أَعُودُ فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر له سَاجِدًا. فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! أُمَّتِي أُمَّتِي!". فَيُقَالُ: "انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ". فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ المحامد وأخر له سَاجِدًا. فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ". فَأَقُولُ: "يارب! أُمَّتِي أُمَّتِي!". فَيُقَالُ: "انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةٍ من خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ". فَأَنْطَلِقُ فأفعل ثمّ أَعُود الرَّابِعَة. فأحمده بِتِلْكَ المحامد وأخر له سَاجِدًا. فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ

وَقُلْ: تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُولُ: "يَارَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ". قَالَ: "لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي! لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(مشکوۃ المصابیح رقم 5573)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا (اور سب اولین وآخرین میدانِ حشر میں جمع ہوں گے) تو لوگوں میں سخت اضطراب اور اژدحام کی کیفیت ہوگی۔ پس وہ لوگ (یعنی اہل محشر کے کچھ نمائندے) حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: ''اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجیے (کہ ہمیں اس حالت سے چھٹکارا ملے)''۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: ''میں اس کام کے لائق اور اس مرتبہ کا نہیں ہوں۔ لیکن تم کو چاہیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں (شاید وہ تمہارے کام آسکیں)''۔ پس وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ (اور ان کے سامنے شفاعت کا اپنا سوال رکھیں گے)۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں (جنہیں اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ اپنی ہم کلامی کا شرف بخشا ہے)۔ شاید وہ تمہارا کام کرسکیں''۔ پس وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے (اور اپنی وہی عرض ان کے سامنے رکھیں گے)۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے: ''میں اس کام کے لائق نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے، وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو انسانی پیدائش کے عام مقررہ اسباب کے بغیر صرف اپنے حکم سے پیدا کیا ہے اور ان کو غیر معمولی قسم کی روح اور روحانیت بخشی ہے)۔ تم ان کی خدمت میں جاؤ، شاید وہ تمہارے لیے حق تعالیٰ سے عرض کرنے کی جرأت کرسکیں''۔ پس یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اور ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے)۔ وہ بھی یہی فرمائیں گے: ''میں اس کام کا اور اس مرتبہ کا نہیں ہوں تم کو (اللہ تعالیٰ کے آخری نبی) حضرت

محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے''۔ (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ) پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے (اور شفاعت کے لیے مجھ سے کہیں گے)۔ پس۔ میں کہوں گا: ''میں اس کام کا ہوں (اور یہ میرا ہی کام ہے)''۔ پس میں اپنے ربّ کریم کی بارگاہِ خاص میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ مجھے اجازت دے دی جائے گی (میں وہاں حاضر ہو جاؤں گا) اور اللہ تعالیٰ اس وقت مجھے اپنی کچھ خاص تعریفیں اپنی حمد کے لیے الہام فرمائیں گے (جو اس وقت مجھے معلوم نہیں ہیں)۔ تو اس وقت میں انہی الہامی محامد کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کروں گا اور اس کے آگے سجدہ میں گر جاؤں گا (مسند احمد کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ وہاں ایک ہفتہ تک سجدہ میں پڑے رہیں گے۔ اس کے بعد) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو فرمایا جائے گا: ''اے محمد ﷺ! سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو، کہو۔ تمہاری سنی جائے گی۔ اور جو مانگنا ہو، مانگو، تم کو دیا جائے گا۔ اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو کہ وہ تمہاری مانی جائے گی''۔ پس میں کہوں گا: ''اے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت! (یعنی میری اُمت پر آج رحم فرمایا جائے اور اس کو بخش دیا جائے)''۔ پس مجھ سے کہا جائے گا: ''جاؤ اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لو۔ پس میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا (یعنی جن کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ اس کو نکال لاؤں گا)''۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ کرم کی طرف لوٹوں گا اور پھر ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد و ثنا کروں گا۔ اور اس کے آگے پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا: ''اے محمد! سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو، کہو، تمہاری بات سنی جائے گی۔ اور جو مانگنا ہو، مانگو، تم کو دیا جائے گا۔ اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو، تمہاری سفارش مانی جائے گی''۔ پس میں عرض کروں گا: ''اے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت!''۔ تو مجھ سے فرمایا جائے گا: ''جاؤ اور جن کے دل میں ایک ذرہ کے بقدر (یا فرمایا کہ رائی کے دانہ کے بقدر) بھی ایمان ہو، ان کو بھی نکال لو''۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا (یعنی جن کے دلوں میں ذرہ برابر یا رائی کے دانہ کے برابر نورِ ایمان ہوگا ان کو بھی

نکال لاؤں گا)''۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم کی طرف پھر لوٹوں گا اور پھر ان ہی الہامی محامد کے ذریعہ اس کی حمد وثنا کروں گا۔ اور اس کے آگے پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا: ''اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور جو کہنا کہو، کہو۔ تمہاری سنی جائے گی۔ اور جو مانگنا چاہو، مانگو۔ تم کو دیا جائے گا۔ اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو۔ تمہاری سفارش قبول کی جائے گی''۔ پس میں عرض کروں گا: ''میرے رب! میری اُمت! میری اُمت!''۔ پس مجھ سے فرمایا جائے گا: ''جاؤ اور جن کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم تر بھی ایمان ہو، ان کو نکال لو''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''پس میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا (یعنی جن کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم تر بھی ایمان کا نور ہوگا، ان کو بھی نکال لاؤں گا)''۔ اور اس کے بعد چوتھی دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم کی طرف لوٹ آؤں گا اور ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد کروں گا۔ پھر اس کے آگے سجدہ میں گر جاؤں گا۔ پس مجھ سے فرمایا جائے گا: ''اے محمد! اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو، کہو۔ تمہاری سنی جائے گی اور جو مانگنا چاہو، مانگو۔ تم کو دیا جائے گا اور جو سفارش کرنا چاہو، کرو۔ تمہاری سفارش مانی جائے گی''۔ پس میں عرض کروں گا: ''اے پروردگار! مجھے اجازت دیجیے کہ ان سب کے حق میں جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہو''۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''یہ کام تمہارا نہیں ہے، لیکن میری عزت وجلال اور میری عظمت وکبریائی کی قسم! میں خود دوزخ سے ان سب کو نکال لوں گا جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہو''۔

5.21:۔ جنت میں بلند درجات کے لیے شفاعت

1 جنت میں بڑے درجہ والوں کی سفارش سے کم درجہ والوں کو بڑے درجہ والوں کے برابر درجہ عطا فرما دیا جائے گا۔

حدیث 61:۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَحْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَرَّاقُ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللهَ لَيَرْفَعُ ذُرِّيَّةَ الْمُؤْمِنِ إِلَيْهِ فِي

دَرَجَتِهٖ، وَإِنْ كَانُوا دُونَهُ فِي الْعَمَلِ، لِيُقِرَّ بِهِمْ عَيْنَهُ. ثُمَّ قَرَأَ: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ" [الطور: 21] الآيَةَ. ثُمَّ قَالَ: "وَمَا نَقَصْنَا الآبَاءَ بِمَا أَعْطَيْنَا الْبَنِينَ".

(صحیح: كشف الأستار عن زوائد البزار ج ۳ ص ۷۰، ۷۱ رقم 2260؛ المعجم الصغير ج۱ ص ۳۸۲ رقم 640؛ معجم کبیر رقم 12248 ؛ القضاء والقدر بیہقی، رقم 637؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج ۴ ص ۳۰۲؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ. وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ وَهُوَ ضَعِيفٌ: مجمع الزوائد رقم 11369 ؛ رَوَاهُ الْبَزَّارُ. وَفِيهِ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَفِيهِ ضَعْفٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۷ ص ۱۱۴ رقم 11370؛ تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم رقم 18683، 18684 ؛ تفسير البغوی ج ۷ ص ۳۸۹؛ تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۴۳۲؛ تفسير عبد الرزاق رقم 3009: مستدرک حاکم رقم 3744 موقوفاً؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 21290 ، 21291 موقوفاً؛ القضاء والقدر، بیہقی، رقم 636 موقوفاً؛ صحیح: الصَّحِيحَة: 2490)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی اولادوں کے درجات بلند فرما دیں گے، خواہ ان کے اعمال ان درجات والے نہ ہوں، تاکہ اس سے اہل ایمان کی آنکھوں کو قرار حاصل ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 55:- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ (الطور: ۲۱)

ترجمہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُن کی اولاد بھی کسی درجۂ ایمان میں اُن کے نقشِ قدم پر چلی ہے، ان کی اِس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی نقصان اُن کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''والدین کے ساتھ ان کی اولادوں کو ملانے کے عوض میں ہم ان کے والدین کی نعمتوں سے کوئی چیز کم نہ کریں گے''۔

2 نیک اولاد کی سفارش سے اللہ تعالیٰ جنت میں والدین کے درجات میں اضافہ فرما

دیتے ہیں۔

حدیث 62: ۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! أَنَّى لِي هٰذِهِ؟" فَيَقُولُ: "بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ"۔

(حسن: مسند أحمد، ج ١٦ ص ٣٥٦ رقم 10610؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 29740؛ ابن ماجه رقم 3660؛ البزار رقم 3141- كشف الأستار؛ الدعاء للطبرانی رقم 1249؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 5108؛ حلية الاولياء ج ٦ ص ٢٥٥؛ ابن عبد البر فی "التمهيد" 142/23، 143/23؛ مسند بزار رقم 9024؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 13459؛ شرح السنة، البغوی، رقم 1396؛ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، وَقَدْ وُثِّقَ: مجمع الزوائد رقم 17595؛ موقوفاً البخاری فی "الأدب المفرد" رقم 36؛ صَحِيحُ الْجَامِع: 1617؛ الصَّحِيحَة: 1598)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے، تو آدمی عرض کرتا ہے: ''اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟''۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا ہے''۔

5.22: ۔جہنم میں تخفیفِ عذاب کے لیے سفارش

حدیث 63: ۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ، فَقَالَ: "لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ"۔

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 11058، 11470، 11520؛ مسلم رقم 360 - 210؛ بخاری رقم 3885، 6564؛ أبو يعلى رقم 1360؛ ابن منده فی "الإيمان" رقم 968؛ ابن حبان رقم 6271؛ البيهقی فی "الدلائل" 347/2)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”امید ہے کہ میری سفارش سے قیامت کے روز اسے فائدہ ہوگا اور وہ ہلکی آگ میں رکھا جائے گا، جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی، اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا“۔

حدیث 64:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ قَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! عَمُّكَ أَبُو طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْفَعُكَ". قَالَ: "إِنَّهُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ، وَلَوْلَا أَنَا كَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند احمد رقم 1763، 1768، 1774، 1789؛ بخاری رقم 3883، 6208، 6572؛ مسلم رقم 357-209، 358-209؛ عبد الرزاق رقم 9939؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34158؛ الحمیدی رقم 460؛ فضائل الصحابۃ لاحمد رقم 1758؛ مسند الرویانی رقم 1327؛ أبو یعلی رقم 6694، 6695، 6715؛ حدیث السراج رقم 2644، 2645؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 278؛ الإیمان لابن مندہ رقم 690، 957، 959، 961؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم رقم 510، 511، 512؛ شعب الایمان رقم 275؛ البعث والنشور رقم 11؛ مسند البزار رقم 1311)

ترجمہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا جناب ابوطالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی حفاظت کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت نفع مند تھا“۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”وہ ٹخنوں تک آگ میں ہوگا۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتا“۔

حدیث 65:۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ نَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ".

(صحیح علی شرط مسلم :مسند أحمد رقم 2636، 2690؛ مسلم رقم 362 - 212؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34135؛ مسند عبد بن حمید رقم 711؛ حدیث السراج رقم 2652؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 284؛ الإیمان لابن مندہ رقم 962؛ مستدرک حاکم رقم 8735؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم. لأبي نعیم. رقم 515؛ البعث والنشور رقم 496؛ البیهقي في "الدلائل" 348/2)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم کا سب سے ہلکا عذاب جناب ابوطالب کو ہوگا۔ اسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی، جس سے اس کا دماغ کھولے گا''۔

5.23: اللہ تعالیٰ کی (اپنی ذات سے) شفاعت

1 سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ موحدین کو جہنم سے نکالیں گے جنہیں ''عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ'' کا نام دیا جائے گا۔

حدیث 66: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔ (مرفوعاً): ...... "فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ، فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: "بَقِيَتْ شَفَاعَتِي". فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: "مَاءُ الْحَيَاةِ"، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ، فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: "هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: "لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ"۔

(بخاری رقم 7439؛ مسلم رقم 302-183)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب انبیاء علیہم السلام، فرشتے اور مؤمنین سفارش کر چکیں گے، تو اللہ تعالیٰ، جو جبار ہیں، فرمائیں گے: ''میری شفاعت ابھی باقی ہے''۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے مٹھی بھر کر لوگوں کو نکالیں گے، جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انھیں جنت کے کنارے بہنے والی نہر جسے ''نہرِ حیات'' کہا جاتا ہے، میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ لوگ اس نہر کے کناروں پر یوں اچانک تر و تازہ ہو جائیں گے، جیسے گھاس کا بیج کوڑے کرکٹ میں فوراً اُگ آتا ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا: کبھی یہ دانہ پتھر کے قریب اگتا ہے اور کبھی درخت کے قریب اُگتا ہے، جس پر دھوپ پڑتی ہے، وہ سبز ہو جاتا ہے، جو سایہ میں ہوتا ہے، وہ سفید ہوتا ہے۔ پس جب یہ لوگ اس نہر حیات سے نکلیں گے، تو موتیوں کی طرح چمکتے دمکتے نکلیں گے۔ ان کی گردنوں پر مہریں (نشان) لگا دی جائیں گی۔ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گی۔ جنتی لوگ انھیں ''عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ'' (اللہ، رحمٰن، کے آزاد کردہ) کے نام سے پکاریں گے۔ اللہ تعالیٰ انھیں بغیر کسی نیک عمل کے جنت میں داخل فرما دیں گے، نہ ہی ان کے نامۂ عمل میں کوئی بھلائی ہوگی، جو انھوں نے آگے بھیجی ہوگی۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں کہا جائے گا: ''جو کچھ (جنت میں) تم نے دیکھا ہے، وہ ساری نعمتیں اور اتنی ہی تمہارے لیے اور بھی ہیں''۔

حدیث 67:- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا، فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: "يَا أَبَا حَمْزَةَ! هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:...... "ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: "يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ

وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ"۔ فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ"۔ فَيَقُولُ: "وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ"۔ (بخاری رقم 7510)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر میں چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا، اور پہلے جیسی حمد وثنا کروں گا، سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر کہا جائے گا: ''اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کہو، سنی جائے گی، سوال کرو، دیئے جاؤ گے، سفارش کرو، مانی جائے گی''۔ میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کو جہنم سے نکالنے کی اجازت دے، جس نے دنیا میں (صرف) ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس نے ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہا ہے، اسے میں خود جہنم سے نکالوں گا''۔

2 جہنم سے نکلنے والا اللہ کی رحمت کا امیدوار جہنم سے نجات پا کر جنت میں جائے گا۔

حدیث 68:۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ أَرْبَعَةٌ مِنَ النَّارِ - قَالَ أَبُو عِمْرَانَ: أَرْبَعَةٌ، قَالَ ثَابِتٌ: رَجُلَانِ - فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ: "أَيْ رَبِّ! قَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا"، فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا"۔

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 14041، 13313؛ مسلم رقم 321 - 192؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 532 (الجامعہ اسلامیہ)؛ عبد بن حمید رقم 1312؛ ابن أبي الدنيا في "حسن الظن بالله" رقم 71؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم 853؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم 5667؛ ابن منده في "الإيمان" رقم 860؛ أبو نعيم في "الحلية" 315/2، 253/6؛ البيهقي في "البعث والنشور" رقم 52؛ البغوي رقم 4362؛ بنحوه ابن حبان رقم 632؛ موقوفاً أبو يعلى رقم 3359، 3292)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''چار آدمی جہنم سے نکالے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ کے حضور پیش کیے جائیں گے۔ (جب انھیں دوبارہ جہنم میں جانے کا حکم ملے گا) تو اُن میں سے ایک پلٹ کر عرض کرے گا: ''اے میرے ربّ! میں تو امید کرتا تھا جب تُو نے (ایک دفعہ) مجھے جہنم سے نکال ہی دیا ہے، تو پھر دوبارہ اس میں نہیں لے جائے گا''۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دیں گے (اور جنت میں داخل فرمادیں گے)''۔

5.24:۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں اپنی امت کے لیے سفارش

حدیث 69:۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: "رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي" [إبراهيم: 36] الْآيَةَ، وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" [المائدة: 118]، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: "أَللّٰهُمَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي". وَبَكَى. فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؟". فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: "يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ، وَلَا نَسُوءُكَ". (مسلم رقم 346-202)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آیت پڑھی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول ہے:

آیت 56:۔ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ (ابراہیم: ۳۶)

ترجمہ پروردگار! ان بتوں نے بہتوں کو گمراہی میں ڈالا ہے (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی یہ

گمراہ کردیں، لہٰذا اُن میں سے) جو میرے طریقے پر چلے، وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقہ اختیار کرے، تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔

پھر یہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے:

آیت 57:۔ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○ (المائدہ:۱۱۸)

ترجمہ اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: ''اے اللہ! میری اُمّت! اے اللہ! میری اُمّت!''۔ اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا: ''اے جبرائیل! حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اور پوچھو: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں رو رہے ہیں؟ اور تیرا رب خوب جانتا ہی ہے: وہ کیوں رو رہے ہیں؟''۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: ''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں رو رہے ہیں؟''۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے (واپس جاکر) اللہ تعالیٰ کو بتلایا، حالانکہ اللہ تعالیٰ (پہلے ہی) خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے جبرائیل! حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اور اُن سے کہو: ''ہم تمہیں تمہاری اُمّت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے''۔

5.25:۔ شفاعت، اور کافروں کے لیے حسرت

1 گنہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکلتے دیکھ کر کافر حسرت سے کہیں گے: ''کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے''۔

حدیث 70:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا إِسْحَاقُ، أَنْبَأَ جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "مَا يَزَالُ اللهُ يَشْفَعُ، وَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ، وَيَرْحَمُ وَيُشَفِّعُ حَتَّى يَقُولَ: "مَنْ كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ. فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ:

"رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ". [الحجر: 2].

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. [التعليق-من تلخيص الذهبي]-صحيح

(المستدرك على الصحيحين، ج۲ ص۸۴ رقم 3345؛ البعث والنشور رقم 74، 75، 76؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 1602؛ الشريعہ للآجری رقم 776؛ عَنْ أَبِي مُوسٰى: السنة لابن أبي عاصم رقم 844؛ مستدرک حاکم رقم 2954؛ البعث والنشور رقم 79؛ عن جابر: سنن کبریٰ، نسائی رقم 11207؛ معجم اوسط رقم 5146 ؛شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 2052؛ عن ابی سعید: ابن حبان رقم 7432؛ معجم اوسط رقم 8110؛)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ برابر شفاعت کے ذریعے مسلمانوں کو (جہنم سے نکال کر) جنت میں داخل فرماتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلسل (مسلمانوں پر) اپنا فضل وکرم فرماتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''جو کوئی مسلمان ہے، اسے جنت میں داخل کردو''۔ یہ ہوگا وہ وقت جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

آیت 58:۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ○ (الحجر: ۲)

ترجمہ بعید نہیں کہ ایک وقت وہ آجائے جب وہی لوگ جنہوں نے آج (دعوتِ اسلام کو قبول کرنے سے) انکار کردیا ہے، پچھتا پچھتا کر کہیں گے: ''کاش! ہم نے سر تسلیم خم کردیا ہوتا''۔

2 جہنم میں مشرک، مسلمانوں کو طعنہ دیں گے کہ تمہارا عقیدۂ توحید کسی کام نہیں آیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ موحدین کو جہنم سے آزاد فرمادیں گے۔

حدیث 71:۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:"..... وَفَرَغَ اللهُ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ، وَأَدْخَلَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي النَّارَ مَعَ أَهْلِ النَّارِ. فَيَقُولُ أَهْلُ النَّارِ: "مَا أَغْنَى عَنْكُمْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اللهَ لَا تُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا". فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: "فَبِعِزَّتِي! لَأُعْتِقَنَّهُمْ مِنَ النَّارِ". فَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ، فَيَخْرُجُونَ وَقَدِ امْتَحَشُوا، فَيَدْخُلُونَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ

فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ، وَيُكْتَبُ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ، فَيُذْهَبُ بِهِمْ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: "هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّونَ". فَيَقُولُ الْجَبَّارُ: "بَلْ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ".

(صحیح:مسند أحمد رقم 12469، 12897، 13678، 13740، 12270، 12361، 12375، 12489، 13679، 13839؛تعظیم قدر الصلاة لمحمد بن نصر المَرْوَزِی، رقم 268، 269؛حدیث السراج رقم 131؛معجم اوسط رقم 2887؛الزھد والرقائق لابن المبارك رقم 1267؛السنۃ لابن ابی عاصم تحت رقم 846؛الدارمی رقم 53؛ابن خزیمة فی "التوحید" 2/710-711، 2/711-712؛ابن منده فی "الإیمان" رقم 862، 877، 922؛البیھقی فی "الدلائل" 5/479؛الضیاء فی "المختارة" رقم 2345؛أبو یعلی رقم 4130، 4137)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ شفاعت میں ارشاد فرمایا ہے: ''جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے، اور میری اُمت کے باقی لوگ (جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی) اہلِ جہنم (کافر اور مشرکوں) کے ساتھ جہنم میں داخل کیے جائیں گے، تو اہلِ جہنم (یعنی کافر اور مشرک، مسلمانوں سے) کہیں گے: ''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، لیکن تمہاری وہ (خالص) عبادت تمہارے کسی کام نہ آئی''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میری عزت کی قسم! میں انھیں آگ سے ضرور آزاد کروں گا''۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف فرشتے بھیجے گا، وہ انھیں جہنم سے نکال لائیں گے۔ وہ لوگ جل کو کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ انھیں (جنت کے دروازے پر) نہرِ حیات میں داخل کیا جائے گا۔ وہ اسی طرح تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح بیج سیلاب کی مٹی میں اُگتا ہے۔ ان کی آنکھوں کے درمیان یہ الفاظ لکھ دیئے جائیں گے: ''یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں''۔ انھیں لے جایا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اہل جنت انھیں ''جہنمی'' کہہ کر پکاریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''نہیں، بلکہ یہ تو عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ (اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ) ہیں''۔

5.26:۔قیامت کے بارے میں جامع حدیث

حدیث 72:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّحْوِيُّ الْأَيْلِيُّ. قَالَ: ثنا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ النَّبِيلُ، قَالَ: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي طَائِفَةٍ فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا فَرَغَ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ خَلَقَ الصُّورَ. فَأَعْطَاهُ إِسْرَافِيلَ، فَهُوَ وَاضِعُهُ عَلَى فِيهِ شَاخِصًا بَصَرَهُ إِلَى الْعَرْشِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ"۔ قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا الصُّورُ؟"۔ قَالَ: "الْقَرْنُ"۔ قُلْتُ: "كَيْفَ هُوَ؟"۔ قَالَ: "عَظِيمٌ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ! إِنَّ عِظَمَ دَارَةٍ فِيهِ كَعَرْضِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَنْفُخُ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَخَاتٍ، النَّفْخَةُ الْأُولَى نَفْخَةُ الْفَزَعِ، وَالثَّانِيَةُ نَفْخَةُ الصَّعْقِ، وَالثَّالِثَةُ نَفْخَةُ الْقِيَامِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، يَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِسْرَافِيلَ بِالنَّفْخَةِ الْأُولَى، فَيَقُولُ: "انْفُخْ نَفْخَةَ الْفَزَعِ"۔ فَيَنْفُخُ نَفْخَةَ الْفَزَعِ. فَيَفْزَعُ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، فَيَأْمُرُهُ فَيُدِيمُهَا وَيُطِيلُهَا وَلَا يَفْتُرُ، وَهِيَ الَّتِي يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا: "وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ"۔ [ص: 15] فَيُسَيِّرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجِبَالَ سَيْرَ السَّحَابِ، فَتَكُونُ سَرَابًا، ثُمَّ تَرُجُّ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا رَجًّا، فَتَكُونُ كَالسَّفِينَةِ الْمُوبَقَةِ فِي الْبَحْرِ تَضْرِبُهَا الْأَمْوَاجُ تَكَفَّأُ بِأَهْلِهَا كَالْقِنْدِيلِ الْمُعَلَّقِ بِالْعَرْشِ تُرَجِّحُهُ الرِّيَاحُ الْأَرْوَاحُ، وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ اللهُ: "يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ. تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ. قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ. أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ" [النازعات: 7]۔ فَيَمِيدُ النَّاسُ عَلَى وَجْهِهَا، وَتَذْهَلُ الْمَرَاضِعُ، وَتَضَعُ الْحَوَامِلُ، وَيَشِيبُ الْوِلْدَانُ، وَتَطِيرُ الشَّيَاطِينُ هَارِبَةً مِنَ الْفَزَعِ حَتَّى تَأْتِيَ الْأَقْطَارَ. فَتَأْتِيهَا الْمَلَائِكَةُ فَتَضْرِبُ وُجُوهَهَا وَتَرْجِعُ، وَيُوَلِّي النَّاسُ مُدْبِرِينَ، مَا لَهُمْ مِنَ اللهِ مِنْ عَاصِمٍ، يُنَادِي

بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يَوْمَ التَّنَادِ" [غافر: 32]
فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ تَصَدَّعَتِ الْأَرْضُ تَصَدُّعَيْنِ مِنْ قُطْرٍ إِلَى قُطْرٍ،
فَرَأَوْا أَمْرًا عَظِيمًا لَمْ يَرَوْا مِثْلَهُ، وَأَخَذَهُمْ لِذٰلِكَ مِنَ الْكَرْبِ وَالْهَوْلِ مَا
اللهُ بِهِ عَلِيمٌ، ثُمَّ تُطْوَى السَّمَاءُ فَإِذَا هِيَ كَالْمُهْلِ، ثُمَّ انْشَقَّتِ السَّمَاءُ
فَانْتَثَرَتْ نُجُومُهَا، وَخُسِفَتْ شَمْسُهَا وَقَمَرُهَا". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْأَمْوَاتُ لَا يَعْلَمُونَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ". قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "يَا
رَسُولَ اللهِ! مَنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ يَقُولُ: "فَفَزِعَ مَنْ فِي
السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ". قَالَ: "أُولَئِكَ الشُّهَدَاءُ، إِنَّمَا
يَصِلُ الْفَزَعُ إِلَى الْأَحْيَاءِ، وَهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، فَوَقَاهُمُ اللهُ
فَزَعَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَأَمَّنَهُمْ مِنْهُ، وَهُوَ عَذَابُ اللهِ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى شِرَارِ
خَلْقِهِ، وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ. يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ،
وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى،
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ" [الحج: 1]. فَيَكُونُونَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَاءِ مَا شَاءَ اللهُ،
إِلَّا أَنَّهُ يَطُولُ، ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِسْرَافِيلَ بِنَفْخَةِ الصَّعْقِ، فَيُصْعَقُ
أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَمَدُوا جَاءَ مَلَكُ
الْمَوْتِ إِلَى الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! قَدْ مَاتَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شِئْتَ". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ بَقِيَ: "فَمَنْ
بَقِيَ؟". فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! بَقِيتَ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَبَقِيَتْ حَمَلَةُ
عَرْشِكَ، وَبَقِيَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، بَقِيتُ أَنَا". فَيَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ: "لِيَمُتْ
جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ". فَيُنْطِقُ اللهُ الْعَرْشَ فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! يَمُوتُ جِبْرِيلُ
وَمِيكَائِيلُ". فَيَقُولُ اللهُ: "اسْكُتْ، فَإِنِّي كَتَبْتُ الْمَوْتَ عَلَى كُلِّ مَنْ كَانَ
تَحْتَ عَرْشِي، فَيَمُوتَانِ". فَيَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى الْجَبَّارِ فَيَقُولُ: "أَيْ رَبِّ!
قَدْ مَاتَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ بَقِيَ:

"فَمَنْ بَقِيَ؟". فَيَقُولُ: "بَقِيتَ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَبَقِيَتْ حَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَبَقِيتُ أَنَا". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "فَلْيَمُتْ حَمَلَةُ عَرْشِي". فَيَمُوتُونَ، فَيَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَرْشَ فَيَقْبِضُ الصُّورَ مِنْ إِسْرَافِيلَ، ثُمَّ يَأْتِي مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَبَّارِ فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! قَدْ مَاتَ حَمَلَةُ عَرْشِكَ". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ بَقِيَ: "فَمَنْ بَقِيَ؟". فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! بَقِيتَ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَبَقِيتُ أَنَا". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "أَنْتَ مِنْ خَلْقِي، خَلَقْتُكَ لِمَا رَأَيْتَ، فَمُتْ". فَيَمُوتُ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، الْأَحَدُ، الْفَرْدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، كَانَ آخِرًا كَمَا كَانَ أَوَّلًا، طَوَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ طَيَّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ، ثُمَّ دَحَاهُمَا، ثُمَّ تَلَقَّفَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: "أَنَا الْجَبَّارُ، أَنَا الْجَبَّارُ، ثَلَاثًا، ثُمَّ هَتَفَ بِصَوْتِهِ: "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟". ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ: "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ". يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ". فَيَبْسُطُهَا وَيَسْحَبُهَا ثُمَّ يَمُدُّهَا مَدَّ الْأَدِيمِ الْعُكَاظِيِّ، لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا، ثُمَّ يَزْجُرُ اللهُ الْخَلْقَ زَجْرَةً وَاحِدَةً، فَإِذَا هُمْ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمُبَدَّلَةِ فِي مِثْلِ مَا كَانُوا فِيهَا مِنَ الْأَوَّلِ، مَنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا كَانَ فِي بَطْنِهَا، وَمَنْ كَانَ عَلَى ظَهْرِهَا كَانَ عَلَى ظَهْرِهَا، ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، حَتَّى يَكُونَ الْمَاءُ فَوْقَهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ ذِرَاعًا، ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَجْسَادَ أَنْ تَنْبُتَ فَتَنْبُتُ كَنَبَاتِ الطَّرَاثِيثِ أَوْ كَنَبَاتِ الْبَقْلِ، حَتَّى إِذَا تَكَامَلَتْ أَجْسَادُهُمْ، فَكَانَتْ كَمَا كَانَتْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "لِيَحْيَ حَمَلَةُ عَرْشِي". فَيَحْيَوْنَ، وَيَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِسْرَافِيلَ فَيَأْخُذُ الصُّورَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ، ثُمَّ يَقُولُ: لِيَحْيَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، فَيَحْيَيَانِ، ثُمَّ يَدْعُو اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْوَاحَ فَيُؤْتَى بِهَا يَتَوَهَّجُ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ نُورًا، وَأَرْوَاحُ الْآخَرِينَ ظُلْمَةً،

فَيَقْبِضُهَا جَمِيعًا، ثُمَّ يُلْقِيهَا فِي الصُّورِ، ثُمَّ يَأْمُرُ إِسْرَافِيلَ أَنْ يَنْفُخَ نَفْخَةَ الْبَعْثِ، فَتَخْرُجُ الْأَرْوَاحُ كَأَنَّهَا النَّحْلُ قَدْ مَلَأَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَيَرْجِعَنَّ كُلُّ رُوحٍ إِلَى جَسَدِهِ". فَيَدْخُلُ الْأَرْوَاحُ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْأَجْسَادِ، فَيَدْخُلُ فِي الْخَيَاشِيمِ، ثُمَّ تَمْشِي فِي الْأَجْسَادِ كَمَا يَمْشِي السُّمُّ فِي اللَّدِيغِ، ثُمَّ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُمْ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ، فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا سِرَاعًا، وَإِلَى رَبِّكُمْ تَنْسِلُونَ: "مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ" [القمر: 8] حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ يَقِفُونَ مَوْقِفًا وَاحِدًا مِقْدَارُهُ سَبْعُونَ عَامًا، لَا يَنْظُرُ إِلَيْكُمْ، وَلَا يَقْضِي بَيْنَكُمْ، فَتَبْكُونَ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ ثُمَّ تَدْمَعُونَ دَمًا، وَتَعْرَقُونَ حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ أَنْ يُلْجِمَكُمْ أَوْ يَبْلُغَ الْأَذْقَانَ، فَتَصِيحُونَ وَتَقُولُونَ: "مَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَقْضِي بَيْنَنَا؟". فَيَقُولُونَ: "مَنْ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْ أَبِيكُمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ خَلَقَهُ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ، وَكَلَّمَهُ قُبُلًا". فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَطْلُبُونَ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَأْبَى وَيَقُولُ: "مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ". فَيَسْتَنْصِرُونَ الْأَنْبِيَاءَ نَبِيًّا نَبِيًّا، كُلَّمَا جَاؤُوا نَبِيًّا أَبَى عَلَيْهِمْ". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حَتّٰى يَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتّٰى آتِيَ الْفَحْصَ فَأَخِرُّ سَاجِدًا". قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْفَحْصُ؟". قَالَ: "قُدَّامُ الْعَرْشِ، حَتّٰى يَبْعَثَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مَلَكًا، فَيَأْخُذُ بِعَضُدَيَّ فَيَرْفَعُنِي، فَيَقُولُ لِي: "يَا مُحَمَّدُ!". فَأَقُولُ: "نَعَمْ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "مَا شَأْنُكَ؟"، وَهُوَ أَعْلَمُ. فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! وَعَدْتَنِي الشَّفَاعَةَ، فَشَفِّعْنِي فِي خَلْقِكَ، فَاقْضِ بَيْنَهُمْ". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "قَدْ شَفَّعْتُكَ، أَنَا آتِيكُمْ أَقْضِي بَيْنَكُمْ". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَرْجِعُ فَأَقِفُ مَعَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ وُقُوفٌ إِذْ سَمِعْنَا حِسًّا مِنَ السَّمَاءِ شَدِيدًا، فَهَالَنَا. فَنَزَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِمِثْلِ مَنْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْجِنِّ

وَالْإِنْسِ، حَتّٰى إِذَا دَنَوْا مِنَ الْأَرْضِ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهِمْ، وَأَخَذُوا مَصَافَّهُمْ، قُلْنَا لَهُمْ: "أَفِيكُمْ رَبُّنَا؟". قَالُوا: "لَا، وَهُوَ آتٍ". ثُمَّ يَنْزِلُونَ عَلٰى قَدْرِ ذٰلِكَ مِنَ التَّضْعِيفِ حَتّٰى يَنْزِلَ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ، وَيَحْمِلُ عَرْشَهُ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ، وَهُمُ الْيَوْمَ أَرْبَعَةٌ، أَقْدَامُهُمْ عَلٰى تُخُومِ الْأَرْضِ السُّفْلٰى، وَالسَّمَاوَاتُ إِلٰى حُجْرِهِمْ، وَالْعَرْشُ عَلٰى مَنَاكِبِهِمْ، لَهُمْ زَجَلٌ مِنْ تَسْبِيحِهِمْ، يَقُولُونَ: "سُبْحَانَ ذِي الْقُوَّةِ وَالْجَبَرُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، سُبْحَانَ الَّذِي يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ، سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلٰى رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سُبْحَانَ الْأَعْلَى الَّذِي يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ، فَيَضَعُ اللهُ كُرْسِيَّهُ حَيْثُ شَاءَ مِنْ أَرْضِهِ، ثُمَّ يَهْتِفُ بِصَوْتِهِ، فَيَقُولُ: "يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ! إِنِّي قَدْ أَنْصَتُّ لَكُمْ مُنْذُ خَلَقْتُكُمْ إِلٰى يَوْمِكُمْ هٰذَا، أَسْمَعُ قَوْلَكُمْ، وَأُبْصِرُ أَعْمَالَكُمْ، وَصُحُفُكُمْ تُقْرَأُ عَلَيْكُمْ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَهَنَّمَ فَيَخْرُجُ مِنْهَا عَيْنُ عُنُقٍ سَاطِعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: "أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ، إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ. وَأَنِ اعْبُدُونِي، هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ. وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا، أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ. هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ" [يس: 60] أَوْ بِهَا تُكَذِّبُونَ، شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ "وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ" [يس: 59] فَيُمَيِّزُ اللهُ النَّاسَ، وَتَجْثُو الْأُمَمُ، يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً، كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰى إِلٰى كِتَابِهَا، الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ" [الجاثية: 28] فَيَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ خَلْقِهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، فَيَقْضِي اللهُ تَعَالٰى بَيْنَ الْوُحُوشِ وَالْبَهَائِمِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيَقْضِي لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَوَاتِ الْقَرْنِ، فَإِذَا فَرَغَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ تَبْقَ تَبِعَةٌ عِنْدَ وَاحِدَةٍ لِأُخْرٰى، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا: "كُونِي تُرَابًا". فَعِنْدَ ذٰلِكَ

يَقُولُ الْكَافِرُ: "يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا" [النبأ: 40]. ثُمَّ يَقْضِي اللهُ بَيْنَ الْعِبَادِ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا يَقْضِي فِيهِ الدِّمَاءَ، وَيَأْتِي كُلُّ قَتِيلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَيَأْمُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ مَنْ قُتِلَ فَيَحْمِلُ رَأْسَهُ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ، فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! فِيمَ قَتَلَنِي هٰذَا؟". فَيَقُولُ، وَهُوَ أَعْلَمُ: "فِيمَ قَتَلْتَهُمْ؟". فَيَقُولُ: "قَتَلْتُهُمْ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ". فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: "صَدَقْتَ". فَيَجْعَلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ، ثُمَّ تَمُرُّ بِهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَأْتِي كُلُّ مَنْ قُتِلَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَيَحْمِلُ رَأْسَهُ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! فِيمَ قَتَلَنِي هٰذَا؟". فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ: "لِمَ قَتَلْتَهُمْ؟". فَيَقُولُ: "يَا رَبِّ! قَتَلْتُهُمْ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِي". فَيَقُولُ: "تَعِسْتَ". ثُمَّ لَا تَبْقَى نَفْسٌ قَتَلَهَا إِلَّا قُتِلَ بِهَا، وَلَا مَظْلَمَةٌ ظَلَمَهَا إِلَّا أُخِذَ بِهَا، وَكَانَ مَشِيئَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ، ثُمَّ يَقْضِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ مَنْ شَاءَ بَقِيَ مِنْ خَلْقِهِ، حَتّٰى لَا تَبْقَى مَظْلَمَةٌ لِأَحَدٍ عِنْدَ أَحَدٍ إِلَّا أَخَذَ بِهَا لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيُكَلِّفُ شَائِبَ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَبِيعُهُ أَنْ يُخَلِّصَ اللَّبَنَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِذَا فَرَغَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ نَادَىٰ مُنَادٍ يُسْمِعُ الْخَلَائِقَ كُلَّهُمْ: "أَلَا لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِآلِهَتِهِمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ. فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ عَبَدَ مِنْ دُونِ اللهِ إِلَّا مُثِّلَتْ لَهُ آلِهَتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَيُجْعَلُ يَوْمَئِذٍ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَلَى صُورَةِ عُزَيْرٍ، وَيُجْعَلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَلَى صُورَةِ عِيسَى، ثُمَّ يَتَّبِعُ هٰذَا الْيَهُودُ، وَهٰذَا النَّصَارَى، ثُمَّ قَادَتْهُمْ آلِهَتُهُمْ إِلَى النَّارِ، وَهُوَ الَّذِي يَقُولُ: "لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا، وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ" [الأنبياء: 99] فَإِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ فِيهِمُ الْمُنَافِقُونَ جَاءَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا شَاءَ مِنْ هَيْأَتِهِ. فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ذَهَبَ النَّاسُ فَالْحَقُوا بِآلِهَتِكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ". فَيَقُولُونَ: "وَاللهِ! مَا لَنَا إِلٰهٌ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا كُنَّا نَعْبُدُ غَيْرَهُ. فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ وَهُوَ اللهُ الَّذِي يَأْتِيهِمْ. فَيَمْكُثُ مَا شَاءَ اللهُ

أَنْ يَمْكُثَ، ثُمَّ يَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ذَهَبَ النَّاسُ، فَالْحَقُوا بِآلِهَتِكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ". فَيَقُولُونَ: "وَاللهِ! مَا لَنَا إِلٰهٌ إِلَّا اللهُ وَمَا كُنَّا نَعْبُدُ غَيْرَهُ". فَيَكْشِفُ لَهُمْ عَنْ سَاقِهِ، وَيَتَجَلّٰى لَهُمْ مِنْ عَظَمَتِهِ مَا يَعْرِفُونَ أَنَّهُ رَبُّهُمْ، فَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا عَلٰى وُجُوهِهِمْ، وَيَخِرُّ كُلُّ مُنَافِقٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَيَجْعَلُ اللهُ أَصْلَابَهُمْ كَصَيَاصِيِّ الْبَقَرِ، ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُمْ فَيَرْفَعُونَ، وَيَضْرِبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ كَحَدِّ الشَّفْرَةِ، أَوْ كَحَدِّ السَّيْفِ، عَلَيْهِ كَلَالِيبُ وَخَطَاطِيفُ وَحَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ، دُونَهُ جِسْرٌ دَحْضٌ مَزَلَّةٌ، فَيَمُرُّونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ، أَوْ كَلَمْحِ الْبَصَرِ، أَوْ كَمَرِّ الرِّيحِ، أَوْ كَجِيَادِ الْخَيْلِ، أَوْ كَجِيَادِ الرِّكَابِ، أَوْ كَجِيَادِ الرِّجَالِ، فَنَاجٍ سَالِمٌ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ، وَمَكْدُوشٌ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَهَنَّمَ. فَإِذَا أَفْضٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، قَالُوا: "مَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّنَا فَنَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟". فَيَقُولُونَ: "مَنْ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْ أَبِيكُمْ آدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ، وَكَلَّمَهُ قُبُلًا". فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَطْلُبُونَ ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَيَذْكُرُ ذَنْبًا وَيَقُولُ: "مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِنُوحٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ رُسُلِ اللهِ". فَيُؤْتٰى نُوحٌ فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَذْكُرُ ذَنْبًا وَيَقُولُ: "مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ". وَيَقُولُ: "عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا". فَيُؤْتٰى إِبْرَاهِيمُ فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَذْكُرُ ذَنْبًا وَيَقُولُ: "مَا أَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، وَيَقُولُ: "عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَّبَهُ نَجِيًّا، وَكَلَّمَهُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ التَّوْرَاةَ". فَيُؤْتٰى مُوسٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَيَذْكُرُ ذَنْبًا وَيَقُولُ: "لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِرُوحِ اللهِ وَكَلِمَتِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ". فَيُؤْتٰى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُطْلَبُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ، وَيَقُولُ: "مَا أَنَا بِصَاحِبِكُمْ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَيَأْتُونَنِي، وَلِي عِنْدَ رَبِّي

ثَلَاثُ شَفَاعَاتٍ وَعَدَنِيهِنَّ. فَأَنْطَلِقُ فَآتِي الْجَنَّةَ، فَآخُذُ بِحَلْقَةِ الْبَابِ، فَأَسْتَفْتِحُ فَيُفْتَحُ لِي، فَأُحَيَّا وَيُرَحَّبُ بِي، فَإِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ وَنَظَرْتُ إِلَى رَبِّي خَرَرْتُ سَاجِدًا، قَدْ أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي مِنْ حَمْدِهِ تَحْمِيدَهُ وَتَمْجِيدَهُ بِشَيْءٍ مَا أَذِنَ بِهِ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: "ارْفَعْ رَأْسَكَ، يَا مُحَمَّدُ! وَاشْفَعْ، ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ! اشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهُ". فَإِذَا رَفَعْتُ رَأْسِي يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ: "مَا شَأْنُكَ؟". فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! وَعَدْتَنِي بِالشَّفَاعَةِ، فَشَفِّعْنِي فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "قَدْ شَفَّعْتُكَ، وَقَدْ أَذِنْتُ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ". كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ! مَا أَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا بِأَعْرَفَ بِأَزْوَاجِكُمْ وَمَسَاكِنِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِأَزْوَاجِهِمْ وَمَسَاكِنِهِمْ. فَيَدْخُلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِمَّا يُنْشِئُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَاثْنَتَيْنِ آدَمِيَّتَيْنِ مِنْ وَلَدِ آدَمَ، لَهُمَا فَضْلٌ عَلَى مَنْ أَنْشَأَ اللهُ بِعِبَادَتِهِمَا فِي الدُّنْيَا. فَيَدْخُلُ عَلَى الْأُولَى فِي غُرْفَةٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلٍ بِاللُّؤْلُؤِ، عَلَيْهَا سَبْعُونَ زَوْجًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ، ثُمَّ إِنَّهُ يَضَعُ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى يَدِهِ مِنْ صَدْرِهَا وَوَرَاءَ ثِيَابِهَا وَجِلْدِهَا وَلَحْمِهَا، وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مُخِّ سَاقَيْهَا كَمَا يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى السِّلْكِ فِي قَصَبَةِ الْيَاقُوتِ، كَبِدُهَا لَهُ مِرْآةٌ، كَبِدُهُ لَهَا مِرْآةٌ، فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَهَا لَا يَمَلُّهَا وَلَا تَمَلُّهُ، وَلَا يَأْتِيهَا مَرَّةً إِلَّا وَجَدَهَا عَذْرَاءَ، مَا يَفْتُرُ ذَكَرُهُ، وَمَا يَشْتَكِي قُبُلُهَا، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ نُودِيَ: "إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا أَنَّكَ لَا تَمَلُّ وَلَا تُمَلُّ، إِلَّا أَنَّهُ لَا مَنِيَّ وَلَا مَنِيَّةَ، إِلَّا أَنَّ لَكَ أَزْوَاجًا غَيْرَهَا، فَيَخْرُجُ فَيَأْتِيهِنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا جَاءَ وَاحِدَةً قَالَتْ لَهُ: "وَاللهِ! مَا أَرَى فِي الْجَنَّةِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْكَ، وَلَا فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَإِذَا وَقَعَ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ، وَقَعَ فِيهَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ رَبِّكَ أَوْبَقَتْهُمْ أَعْمَالُهُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ النَّارُ قَدَمَيْهِ لَا تُجَاوِزُ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ،

وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حِقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ جَسَدَهُ كُلَّهُ إِلَّا وَجْهَهُ حَرَّمَ اللهُ صُورَتَهُ عَلَيْهَا". قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَقُولُ: "يَا رَبِّ! شَفِّعْنِي فِي مَنْ وَقَعَ فِي النَّارِ". فَيَقُولُ: "أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ". فَيَخْرُجُ أُولَئِكَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ يَأْذَنُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الشَّفَاعَةِ فَلَا يَبْقَى نَبِيٌّ وَلَا شَهِيدٌ إِلَّا شُفِّعَ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: "أَخْرِجُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ زِنَةَ الدِّينَارِ إِيمَانًا. فَيَخْرُجُ أُولَئِكَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ يَشْفَعُ اللهُ، فَيَقُولُ: "أَخْرِجُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ إِيمَانًا ثُلُثَيْ دِينَارٍ، نِصْفَ دِينَارٍ، ثُمَّ يَقُولُ: ثُلُثَ دِينَارٍ، ثُمَّ يَقُولُ: رُبُعَ دِينَارٍ، ثُمَّ يَقُولُ: قِيرَاطٌ، ثُمَّ يَقُولُ: حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ". فَيَخْرُجُ أُولَئِكَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ، وَحَتَّى لَا يَبْقَى فِي النَّارِ مَنْ عَمِلَ لِلهِ خَيْرًا قَطُّ، وَلَا يَبْقَى أَحَدٌ لَهُ شَفَاعَةٌ إِلَّا شُفِّعَ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيسَ يَتَطَاوَلُ مِمَّا يَرَى مِنْ رَحْمَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجَاءَ أَنْ يُشْفَعَ لَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: "بَقِيتُ وَأَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ". فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي جَهَنَّمَ فَيُخْرِجُ مِنْهَا مَا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ، كَأَنَّهُمْ حُمَمٌ، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَوَانِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، فَمَا يَلِي الشَّمْسَ مِنْهَا أُخَيْضِرُ، وَمَا يَلِي الظِّلَّ مِنْهَا أُصَيْفِرُ، فَيَنْبُتُونَ كَنَبَاتِ الطَّرَاثِيثِ، حَتَّى يَكُونُوا أَمْثَالَ الذَّرِّ، مَكْتُوبٌ فِي رِقَابِهِمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ بِذٰلِكَ الْكِتَابِ، مَا عَمِلُوا خَيْرًا قَطُّ. فَيَمْكُثُونَ فِي الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللهُ وَذٰلِكَ الْكِتَابُ فِي رِقَابِهِمْ، ثُمَّ يَقُولُونَ: "امْحُ عَنَّا هٰذَا الْكِتَابَ". فَيَمْحُو اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمْ".

(الأحاديث الطوال، للطبرانی، ص٢٦٦تا رقم36؛العظمة، لأبي الشيخ ،ج٣ص ٨٢١رقم386؛البعث والنشور للبيهقي، ص٣٣٦تا ٣٤٤رقم609)

تحقیق هٰذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ وَهُوَ غَرِيبٌ جِدًّا، وَلِبَعْضِهِ شَوَاهِدُ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُتَفَرِّقَةِ وَفِي بَعْضِ أَلْفَاظِهِ نَكَارَةٌ. تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَاصُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَقَدِ اخْتُلِفَ

فِيهِ. فَمِنْهُمْ مَنْ وَثَّقَهُ. وَمِنْهُمْ مَنْ ضَعَّفَهُ. وَنَصَّ عَلَى نَكَارَةِ حَدِيثِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ. كَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَأَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيِّ، وَعَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الفَلاس. وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِيهِ: هُوَ مَتْرُوكٌ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: أَحَادِيثُهُ كُلُّهَا فِيهَا نَظَرٌ إِلَّا أَنَّهُ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ فِي جُمْلَةِ الضُّعَفَاءِ.

قُلْتُ: وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى وُجُوهٍ كَثِيرَةٍ. قَدْ أَفْرَدْتُهَا فِي جُزْءٍ عَلَى حِدَةٍ. وَأَمَّا سِيَاقُهُ. فَغَرِيبٌ جِدًّا. وَيُقَالُ: إِنَّهُ جَمَعَهُ مِنْ أَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ، وَجَعَلَهُ سِيَاقًا وَاحِدًا. فَأُنْكِرَ عَلَيْهِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ. وَسَمِعْتُ شَيْخَنَا الْحَافِظَ أَبَا الْحَجَّاجِ الْمِزِّيَّ يَقُولُ: إِنَّهُ رَأَى لِلْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ مُصَنَّفًا قَدْ جَمَعَ فِيهِ كُلَّ الشَّوَاهِدِ لِبَعْضِ مُفْرَدَاتِ هٰذَا الْحَدِيثِ. فَاللّٰهُ أَعْلَمُ. (تفسیر القرآن العظیم. لابن کثیر. ج ۳ ص ۲۸۲ تا ۲۸۸)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش کے بعد صُور کو پیدا کیا۔ اسے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیا۔ وہ اسے لئے ہوئے ہیں اور عرش کی طرف نگاہ جمائے ہوئے ہیں کہ کب حکم ہو؟ اور میں اسے پھونک دوں''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک نرسنگھا (سینگ) ہے''۔ میں نے کہا: ''وہ کیسا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہت ہی بڑا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اس کے دائرے کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے۔ اس میں سے تین نفخے پھونکے جائیں گے: پہلا: گھبراہٹ کا، دوسرا: بیہوشی کا، تیسرا: رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کے سامنے کھڑے ہونے کا۔ سب سے پہلے جناب باری تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دیں گے، وہ صور پھونک دیں گے جس سے آسمان وزمین کی تمام مخلوق گھبرا اٹھے گی، مگر جسے اللہ چاہے۔ یہ صور اللہ تعالیٰ کے حکم سے دیر تک برابر پھونکا جائے گا۔ اسی طرف اشارہ اس آیت میں ہے:

آیت 59:۔ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ○ (ص:۱۵)

ترجمہ یہ لوگ بھی بس ایک دھماکے کے منتظر ہیں جس کے بعد کوئی دوسرا دھماکہ نہ ہوگا۔

یعنی انہیں صرف بلند زوردار چیخ کا انتظار ہے۔ پہاڑ اس صور سے مثل بادلوں کے چلنے پھرنے لگیں گے۔ پھر ریت ریت ہوجائیں گے۔ زمین میں بھونچال آجائے گا، اور وہ اس طرح تھرتھرانے لگے گی جیسے کوئی کشتی دریا کے بیچ زبردست طوفان میں موجوں سے ادھر ادھر ہورہی ہو، اور غوطے کھا رہی ہو۔ مثل اس ہانڈی کے جو چھت میں لٹکی ہوئی ہے، جسے ہوائیں ہلا جلا رہی ہیں۔ اسی کا بیان اس آیت میں ہے:

آیت 60: ـ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○

(النازعات: ٦ تا ٨)

ترجمہ جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا (اس دن سے ڈرو!)۔ اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا، کچھ دل ہوں گے جو اس روز کانپ رہے ہوں گے، (دھڑکتے ہوں گے)۔

اس دن زمین جنبش میں آجائے گی، اور بہت ہی ہلنے لگے گی۔ اس کے پیچھے ہی پیچھے لگنے والی آجائے گی۔ دل دھڑکنے لگیں گے، اور کلیجے الٹنے لگیں گے۔ لوگ ادھر ادھر گرنے لگیں گے۔ مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی، حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔ شیاطین مارے گھبراہٹ اور پریشانی کے بھاگتے بھاگتے زمین کے کناروں پر آجائیں گے، یہاں سے فرشتے انہیں مار مار کر ہٹائیں گے، لوگ پریشان حال، حواس باختہ ہوں گے۔ کوئی جائے پناہ نظر نہ آئے گی، امرِ الٰہی سے بچاؤ نہ ہوسکے گا۔ ایک دوسرے کو آوازیں دیں گے، لیکن سب اپنی اپنی مصیبت میں پڑے ہوئے ہوں گے، کہ ناگہاں زمین پھٹنی شروع ہوگی، کہیں ادھر سے پھٹی، کہیں ادھر سے پھٹی۔ اب تو ابتر حالت ہوجائے گی۔ کلیجہ کپکپانے لگے گا، دل الٹ جائے گا، اور اتنا صدمہ اور غم ہوگا جس کا اندازہ نہیں ہوسکتا، جو آسمان کی طرف نظر اٹھائیں گے، تو دیکھیں گے کہ کھل رہا ہے اور وہ بھی پھٹ رہا ہے، ستارے جھڑ رہے ہیں، سورج، چاند بے نور ہوگیا ہے، ہاں مردوں کو اس کا کچھ علم نہ ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: "یا رسول اللہ! قرآن کی آیت میں جو فرمایا گیا ہے

آیت 61:۔وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○ (النمل:۸۷)

ترجمہ اور کیا گزرے گی اس روز جبکہ صور پھونکا جائے گا اور ہول کھا جائیں گے وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سوائے اُن لوگوں کے جنہیں اللہ اس ہَول سے بچانا چاہے گا۔ اور سب کان دبائے اس کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

یعنی زمین و آسمان کے سب لوگ گھبرا اٹھیں گے لیکن جنہیں اللہ چاہے، اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شہید لوگ ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں زندہ ہیں روزیاں پاتے ہیں اور سب زندہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں پریشانی سے محفوظ رکھے گا۔ یہ تو عذاب ہے، جو وہ اپنی بدترین مخلوق پر بھیجے گا۔ اسی کا بیان اس آیت میں ہے:

آیت 62:۔يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ (النساء:۱)

ترجمہ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے۔ اُس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

یعنی اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! یاد رکھو، قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر ایک دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حمل والی کا حمل گر جائے گا۔ تو دیکھا جائے گا کہ سب لوگ بیہوش ہوں گے حالانکہ وہ نشہ پیے ہوئے نہیں، بلکہ اللہ کے سخت عذابوں نے انہیں بدحواس کر رکھا ہے۔ یہی حالت رہے گی جب تک اللہ چاہے، بہت دیر تک یہی گھبراہٹ کا عالم رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بیہوشی کے نفخے کا حکم دے گا۔ اس نفخہ کے پھونکتے ہی زمین و آسمان کی تمام مخلوق بیہوش ہو جائیں گی، مگر جسے اللہ چاہے۔

اچانک سب کے سب مرجائیں گے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: ''اے باری تعالیٰ! زمین وآسمان کی تمام مخلوق مرگئی مگر جسے تونے چاہا''۔ اللہ تعالیٰ باوجود علم کے سوال کرے گا کہ یہ بتاؤ: ''اب باقی کون کون ہے؟''۔ وہ جواب میں عرض کریں گے: ''تُو باقی ہے، تو حی وقیوم ہے، تجھ پر کبھی فنا نہیں، اور عرش کے اٹھانے والے فرشتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام، اور میں''۔ اس وقت عرش کو زبان ملے گی اور وہ کہے گا: ''اے پروردگار! کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام بھی مریں گے؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''میں نے اپنے عرش سے نیچے والوں پر سب پر موت لکھ دی ہے''۔ چنانچہ یہ دونوں بھی فوت ہوجائیں گے۔ پھر ملک الموت علیہ السلام رب جبار وقہار کے پاس آئیں گے اور خبر دیں گے: '' حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام بھی انتقال کر گئے''۔ اللہ تعالیٰ علم کے باوجود، پھر دریافت فرمائیں گے: ''اب باقی کون ہے؟''۔ ملک الموت علیہ السلام جواب دیں گے: ''باقی ایک تو آپ کی ذات ہے، ایسی بقا والی، جس پر فنا ہے ہی نہیں، اور تیرے عرش کے اٹھانے والے، اور میں''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''عرش کے اٹھانے والے بھی مرجائیں ''۔ اس وقت وہ بھی مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام سے صور کو عرش لے لے گا، ملک الموت حاضر ہوکر عرض کریں گے: ''یا اللہ! عرش کے اٹھانے والے فرشتے بھی مرگئے''۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: ''اب باقی کون رہا؟''۔ ملک الموت جواب دیں گے: ''ایک تو آپ، جس پر موت ہے ہی نہیں اور ایک تیرا غلام میں''۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: ''تُو بھی میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے۔ تجھے میں نے ایک کام کے لیے پیدا کیا تھا، جسے تو کرچکا، اب تو بھی مرجا''۔ وہ بھی مرجائیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ اکیلا باقی رہ جائے گا جو غلبہ والا، یگانگت والا، نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ جس طرح مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے وہ یکتا اور اکیلا تھا۔ پھر آسمانوں اور زمینوں کو وہ اس طرح لپیٹ لے گا جیسے دفتری کاغذ کو لپیٹتا ہے۔ پھر انہیں تین مرتبہ الٹ پلٹ کرے گا

اور فرمائے گا: ''میں جبار ہوں، میں کبریائی والا ہوں''۔ پھر تین مرتبہ فرمائے گا: ''آج ملک کا مالک کون ہے؟''۔ کوئی نہ ہوگا جو جواب دے، تو خود ہی جواب دے گا: ''اللہ، واحد وقہار''۔ قرآن میں ہے:

آیت63:۔يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ○(ابراہیم:۴۸)

ترجمہ ڈراؤ، انہیں اس دن سے جب کہ زمین اور آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیے جائیں گے اور سب کے سب اللہ واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے۔

اس دن آسمان و زمین بدل دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں پھیلا دے گا اور کھینچ دے گا جس طرح چمڑا کھینچا جاتا ہے کہیں کوئی اونچ نیچ باقی نہ رہے گی۔ پھر ایک الٰہی آواز کے ساتھ ہی ساری مخلوق اس تبدیل شدہ زمین میں آجائے گی، اندر والے اندر اور اوپر والے اوپر۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے عرش تلے سے اس پر بارش برسائے گا۔ پھر آسمان کو حکم ہوگا اور وہ چالیس دن تک مینہ برسائے گا، یہاں تک کہ پانی ان کے اوپر بارہ (۱۲) ہاتھ چڑھ جائے گا۔ پھر جسموں کو حکم ہوگا کہ وہ اُگیں اور وہ اس طرح اگنے لگیں گے، جیسے سبزیاں اور ترکاریاں۔ اور وہ پورے پورے کامل جسم، جیسے تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ پھر حکم فرمائے گا: ''میرے عرش کے اٹھانے والے فرشتے جی اٹھیں''۔ وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ صور لے کر منہ سے لگالیں۔ پھر فرمان ہوگا: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام زندہ ہو جائیں''۔ یہ دونوں بھی اٹھیں گے، پھر اللہ تعالیٰ روحوں کو بلائے گا، مومنوں کو نورانی ارواح اور کفار کی ظلماتی روحیں آئیں گی۔ انہیں لے کر اللہ تعالیٰ صور میں ڈال دے گا، پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اب صور پھونک دو۔ چنانچہ بعث کا صور پھونکا جائے گا جس سے ارواح اس طرح نکلیں گی، جیسے شہد کی مکھیاں۔ تمام خلاان سے بھر جائے گا۔ پھر رب العالم کا ارشاد ہوگا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! ہر روح اپنے اپنے جسم میں چلی جائے''۔ چنانچہ سب روحیں اپنے اپنے جسموں میں نتھنوں کے راستے چلی جائیں گی اور جس طرح زہر رگ و پے میں اثر کر جاتا ہے روح رگیں

روئیں میں دوڑ جائے گی، پھر زمین پھٹ جائے گی اور لوگ اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے، سب سے پہلے میرے اوپر سے زمین شق ہوگی، لوگ نکل کر دوڑتے ہوئے اپنے رب کی طرف چل دیں گے، اس وقت کافر کہیں گے: ''آج کا دن بڑا بھاری ہے''۔ سب ننگے پیر، ننگے بدن، بے ختنہ ہوں گے۔ ایک میدان میں بقدر ستر سال کے کھڑے رہیں گے، نہ ان کی طرف نگاہ اٹھائی جائے گی، نہ ان کے درمیان فیصلے کئے جائیں گے۔ لوگ بہت زیادہ گریہ وزاری میں مبتلا ہوں گے، یہاں تک کہ آنسو ختم ہوجائیں گے، اور خون آنکھوں سے نکلنے لگے گا۔ پسینہ اس قدر آئے گا کہ منہ تک یا ٹھوڑیوں تک اس میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، آپس میں کہیں گے: ''آؤ، کسی سے کہیں کہ وہ ہماری شفاعت کرے، ہمارے پروردگار سے عرض کرے کہ وہ آئے اور ہمارے فیصلے کرے''۔ تو کہیں گے: ''اس کے لائق ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے بہتر کون ہوگا؟ جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنی روح ان میں پھونکی اور آمنے سامنے ان سے باتیں کیں''۔ سب مل کر آپ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور سفاش طلب کریں گے لیکن حضرت آدم علیہ السلام صاف انکار کر جائیں گے اور فرمائیں گے: ''مجھ میں اتنی قابلیت نہیں''۔ پھر وہ اسی طرح ایک ایک نبی علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور سب انکار کردیں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''پھر سب کے سب میرے پاس آئیں گے، میں عرش کے آگے جاؤں گا اور سجدے میں گر پڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے پاس فرشتہ بھیجے گا۔ وہ میرا بازو تھام کر مجھے سجدے سے اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اے محمد!''۔ میں جواب دوں گا: ''ہاں! اے میرے رب!''۔ اللہ عزوجل باوجود عالمِ کُل ہونے کے مجھے سے دریافت فرمائیں گے: ''کیا بات ہے؟''۔ میں عرض کروں گا: ''یا اللہ! تو نے مجھ سے شفاعت کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے، اپنی مخلوق کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرما اور ان کے فیصلوں کے لیے تشریف لے آ''۔ رب العالمین فرمائیں گے: ''میں نے تیری سفارش قبول کی اور میں آکر تم میں فیصلے کئے دیتا ہوں''۔ میں لوٹ کر لوگوں کے ساتھ ٹھہر جاؤں گا کہ ناگہاں آسمانوں سے ایک بہت بڑا دھماکہ سنائی دے گا جس سے

لوگ خوفزدہ ہوجائیں گے۔ اتنے میں آسمان کے فرشتے اترنے شروع ہوں گے جن کی تعداد کل انسانوں اور سارے جنوں کے برابر ہوگی۔ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو ان کے نور سے زمین جگمگا اٹھے گی، وہ صفیں باندھ کر کھڑے ہوجائیں گے۔ ہم سب ان سے دریافت کریں گے: ''کیا تم میں ہمارا رب آیا ہے؟''۔ وہ جواب دیں گے ''نہیں''۔ پھر اس تعداد سے بھی زیادہ تعداد میں اور فرشتے آئیں گے۔ آخر ہمارا رب عزوجل ابر کے سائے میں نزول فرمائے گا اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ اس کا عرش اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس وقت عرش کے اٹھانے والے چار فرشتے ہیں۔ ان کے قدم آخری نیچے والی زمین کی تہ میں ہیں۔ زمین وآسمان ان کے نصف جسم کے مقابلے میں ہے۔ ان کے کندھوں پر عرش الٰہی ہے۔ ان کی زبانیں ہر وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی پاکیزگی کے بیان میں تر ہیں۔ ان کی تسبیح یہ ہے:

سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَالْجَبَرُوتِ، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَمُوتُ، سُبْحَانَ الَّذِی يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ، سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى، رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى، الَّذِی يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ۔

پھر اللہ جس جگہ چاہے گا اپنی کرسی زمین پر رکھے گا، اور بلند آواز سے فرمائے گا: ''اے جنوں اور انسانو! میں نے تمہیں جس دن سے پیدا کیا تھا، اس دن سے آج تک میں خاموش رہا، تمہاری باتیں سنتا رہا، تمہارے اعمال دیکھتا رہا۔ سنو! تمہارے اعمال نامے میرے سامنے پڑھے جائیں گے، جو اس میں بھلائی پائے، وہ اللہ کی حمد کرے اور جو اس میں اور کچھ پائے، وہ اپنی جان کو ملامت کرے۔ پھر بحکم الٰہی جہنم میں سے ایک آگ سے دہکتی ہوئی گردن نکلے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

آیت 64:۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

تُوْعَدُوْنَ○ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ (یٰس: ۶۰ تا ۶۴)

ترجمہ آدم کے بیٹو! کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، اور میری ہی بندگی کرو، یہ سیدھا راستہ ہے؟ مگر اس کے باوجود اس نے تم میں سے ایک گروہِ کثیر کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے؟ یہ وہی جہنّم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا رہا تھا۔ جو کفر تم دنیا میں کرتے رہے ہو اس کی پاداش میں اب اس کا ایندھن بنو۔

آیت 65:۔ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ (یٰس: ۵۹)

ترجمہ اور اے مجرمو، آج تم چھٹ کر الگ ہو جاؤ۔

اس فرمان کے ساتھ ہی بدلوگ نیکوں سے الگ ہو جائیں گے۔ تمام امتیں گھٹنوں کے بل گر پڑیں گی، جیسے قرآن کریم میں ہے:

آیت 66:۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (الجاثیۃ: ۲۸)

ترجمہ اُس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا دیکھو گے۔ ہر گروہ کو پکارا جائے گا کہ آئے اور اپنا نامہ اعمال دیکھے۔ اُن سے کہا جائے گا: ''آج تم لوگوں کو اُن اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے''۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں فیصلے کرے گا۔ پہلے جانوروں میں فیصلے ہوں گے، یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا، جب کسی کا کسی کے ذمہ کوئی دعویٰ باقی نہ رہے گا، تو اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا: ''تم سب مٹی ہو جاؤ''۔ اس فرمان کے ساتھ ہی تمام جانور مٹی بن جائیں گے۔

آیت 67:۔ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ○ (النباء: ۴۰)

ترجمہ اور کافر پکار اٹھے گا: ''کاش! میں خاک ہوتا!''۔

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے شروع کرے گا۔ سب سے پہلے قتل وخون کا فیصلہ ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنی راہ کے شہیدوں کو بھی بلائے گا۔ ان کے ہاتھوں سے قتل شدہ لوگ اپنا سر اٹھائے ہوئے حاضر ہوں گے، رگوں سے خون بہ رہا ہوگا، کہیں گے:

''باری تعالیٰ! دریافت فرما: اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟''۔ پس باوجود علم کے، اللہ تعالیٰ مجاہدین سے پوچھے گا: ''تم نے انہیں کیوں قتل کیا؟''۔ وہ جواب دیں گے: ''اس لئے کہ تیری بات بلند ہو اور تیری عزت ہو''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''تم سچے ہو''۔ اسی وقت ان کا چہرہ نورانی ہو جائے گا، سورج کی طرح چمکنے لگے گا، اور فرشتے انہیں اپنے جھرمٹ میں لے کر جنت کی طرف چلیں گے۔ پھر باقی کے اور تمام قاتل و مقتول اسی طرح پیش ہوں گے، اور جو نفس ظلم سے قتل کیا گیا ہے، اس کا بدلہ ظالم قاتل سے دلوایا جائے گا۔ اسی طرح ہر مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوایا جائے گا، یہاں تک کہ جو شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا، اسے فرمایا جائے گا: ''اپنے دودھ سے پانی جدا کر دے''۔ ان فیصلوں کے بعد ایک منادی باآواز بلند ندا کرے گا جسے سب سنیں گے: ''ہر عابد اپنے معبود کے پیچھے ہو لے، اور اللہ کے سوا جس نے کسی اور کی عبادت کی ہے، وہ جہنم میں چل دے''۔ سنو! اگر یہ سچے معبود ہوتے تو جہنم میں وارد نہ ہوتے۔ یہ سب تو جہنم میں ہی ہمیشہ رہیں گے۔ اب صرف باایمان لوگ باقی رہیں گے۔ ان میں منافقین بھی شامل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس جس ہیئت میں چاہے تشریف لائے گا اور ان سے فرمائے گا: ''سب اپنے معبودوں کے پیچھے چلے گئے، تم بھی جس کی عبادت کرتے تھے، اس کے پاس چلے جاؤ''۔ یہ جواب دیں گے: ''واللہ! ہمارا تو کوئی معبود نہیں بجز الہ العالمین کے۔ ہم نے کسی اور کی عبادت نہیں کی''۔ اب ان کے لئے پنڈلی کھول دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کی تجلیاں ان پر ڈالے گا، جس سے یہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں گے اور سجدے میں گر پڑیں گے، لیکن منافق سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ یہ اوندھے اور الٹے ہو جائیں گے اور اپنی کمر کے بل گر پڑیں گے۔ ان کی پیٹھ سیدھی کر دی جائے گی، مڑ نہیں سکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو سجدے سے اٹھنے کا حکم دے گا اور جہنم پر پل صراط رکھی جائے گی، جو تلوار جیسی تیز دھار والی ہو گی اور جگہ جگہ آنکڑے اور کانٹے ہوں گے بڑی پھسلنی اور خطرناک ہو گی۔ ایمان دار تو اس پر سے اتنی سی دیر میں گزر جائیں گے، جتنی دیر میں کوئی آنکھ بند کر کے کھول دے، جس طرح بجلی گزر جاتی ہے اور جیسے ہوا تیزی سے چلتی ہے۔ یا جیسے تیز رو گھوڑے، یا

اونٹ ہوتے ہیں، یا خوب بھاگنے والے آدمی ہوتے ہیں۔ بعض صحیح سالم گزر جائیں گے، بعض زخمی ہو کر پار اتر جائیں گے، بعض کٹ کر جہنم میں گر جائیں گے۔

جنتی لوگ جب جنت کے پاس پہنچیں گے، تو کہیں گے: ''کون ہمارے رب سے ہماری سفارش کرے کہ ہم جنت میں چلے جائیں؟''۔ دوسرے لوگ جواب دیں گے: ''اس کے حق دار تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ اور کون ہوں گے؟ جنہیں رب تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح ان میں پھونکی اور آمنے سامنے باتیں کیں''۔ پس سب لوگ آپ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور آپ سے سفارش کرانی چاہیں گے، لیکن اپنا گناہ یاد کر کے جواب دیں گے: ''میں اس لائق نہیں ہوں''۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں، لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آ کر ان سے یہ درخواست کریں گے، لیکن وہ بھی اپنے گناہ کو یاد کر کے یہی فرمائیں گے اور کہیں گے: ''تم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ خلیل اللہ ہیں لوگ آپ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہی کہیں گے۔ آپ علیہ السلام بھی اپنے گناہ کو یاد کر کے یہی جواب دیں گے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانے کی ہدایت کریں گے کہ اللہ نے انہیں سرگوشیاں کرتے ہوئے نزدیک کیا تھا، وہ کلیم اللہ ہیں۔ ان پر تورات نازل فرمائی گئی تھی۔ لوگ آپ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور آپ علیہ السلام سے طلب سفارش کریں گے۔ آپ علیہ السلام بھی اپنے گناہ کا ذکر کریں گے اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: ''میں اس قابل نہیں، تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ''۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''پس سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں اللہ کے سامنے تین شفاعتیں کروں گا، میں جاؤں گا، جنت کے پاس پہنچ کر دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھٹکھٹاؤں گا۔ مجھے مرحبا کہا جائے گا اور خوش آمدید کہا جائے گا۔ میں جنت میں جا کر اپنے رب کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑوں گا اور وہ وہ حمد و ثنا جناب باری کی بیان کروں گا جو کسی نے نہ کی ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھاؤ، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی، مانگو، ملے گا''۔ میں سر اٹھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ تو

دلوں کے بھید بھی جانتا ہے تاہم وہ دریافت فرمائے گا: ''کیا کہنا چاہتے ہو؟''۔ میں کہوں گا: ''اے اللہ! تو نے میری شفاعت کے قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے''۔ اللہ تعالیٰ میری شفاعت ان جنتیوں کے بارے میں قبول فرمائے گا اور انہیں جنت کے داخلے کی اجازت ہوجائے گی۔ واللہ! جیسے تم اپنے گھر سے اپنے بال بچوں سے آگاہ ہو، اس سے بہت زیادہ یہ جنتی اپنی جگہ اور اپنی بیویوں سے واقف ہوں گے۔ ہر ایک اپنے اپنے ٹھکانے پہنچ جائے گا۔ ستر ستر حوریں اور دو دو عورتیں ملیں گی۔ یہ دونوں عورتیں اپنی کی ہوئی نیکیوں کے سبب پُر فضیلت چہروں کی مالک ہوں گی۔ جنتی ان میں سے ایک کے پاس جائے گا، جو یاقوت کے بالاخانے میں سونے کے جڑاؤ تخت پر ستر ریشمی حلے پہنے ہوئے ہوگی۔ اس کا جسم اس قدر نورانی ہوگا کہ ایک طرف اگر جنتی اپنا ہاتھ رکھے، تو دوسری طرف سے نظر آئے گا۔ اس کی صفائی کی وجہ سے اس کی پنڈلی کا گودا گوشت پوست میں نظر آرہا ہوگا۔ اس کا دل اس کا آئینہ ہوگا۔ نہ یہ اس سے بس کرے نہ وہ اس سے اکتائے، جب کبھی اس کے پاس جائے گا باکرہ پائے گا، نہ یہ تھکے نہ اسے تکلیف ہو، نہ کوئی مکروہ چیز ہو، یہ اپنی اسی مشغولی میں مزے میں اور لطف و راحت میں اللہ جانے کتنی مدت گزار دے گا جو ایک آواز آئے گی کہ مان لیا کہ نہ تمہارا دل اس سے بھرتا ہے، نہ ان کا دل تم سے بھرے گا۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے اور بیویاں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ اب یہ اوروں کے پاس جائے گا، جس کے پاس جائے گا بے ساختہ زبان سے یہی نکلے گا، اللہ کی قسم! کہ ساری جنت میں تم سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ مجھے تو جنت کی تمام چیزوں سے زیادہ تم سے محبت ہے۔

ہاں! جنہیں ان کی بدعملیوں اور گناہوں نے تباہ کر رکھا ہے، وہ جہنم میں جائیں گے۔ اپنے اپنے اعمال کے مطابق آگ میں جلیں گے، بعض قدموں تک، بعض آدھی پنڈلی تک، بعض گھٹنے تک، بعض آدھے بدن تک، بعض گردن تک، صرف چہرہ باقی رہ جائے گا کیونکہ صورت کا بگاڑنا اللہ نے آگ پر حرام کر دیا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے گنہگار دوزخیوں کی شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''جاؤ، جنہیں پہچانو، انہیں نکال لاؤ''۔ پھر یہ لوگ جہنم سے

آزاد ہوں گے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ پھر تو شفاعت کی عام اجازت مل جائے گی۔ انبیاء علیہم السلام اور شہداء رحمۃ اللہ علیہم شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ''جس کے دل میں ایک دینار برابر بھی ایمان پاؤ، اسے نکال لاؤ''۔ پس یہ لوگ بھی آزاد ہوں گے اور ان میں سے بھی کوئی باقی نہ رہے گا۔ پھر فرمائے گا: ''انہیں بھی نکال لاؤ، جس کے دل میں دوثلث دینار کے برابر ایمان ہو''۔ پھر فرمائے گا: ''ایک ثلث والوں کو بھی''۔ پھر ارشاد ہوگا: ''چوتھائی دینار کے برابر والوں کو بھی''۔ پھر فرمائے گا: ''ایک قیراط کے برابر والوں کو بھی''۔ پھر ارشاد ہوگا: ''انہیں بھی جہنم سے نکال لاؤ جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو''۔ پس یہ سب بھی نکل آئیں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہ بچے گا، بلکہ جہنم میں ایک شخص بھی ایسا نہ رہ جائے گا، جس نے خلوص کے ساتھ کوئی نیکی بھی اللہ کی فرمانبرداری کے ماتحت کی ہو، جتنے شفیع ہوں گے سب سفارش کرلیں گے، یہاں تک کہ ابلیس کو بھی امید بندھ جائے گی اور وہ بھی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھے گا کہ شاید کوئی میری بھی شفاعت کرے کیونکہ وہ اللہ کی رحمت کا جوش دیکھ رہا ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین فرمائے گا: ''اب تو صرف میں ہی باقی رہ گیا ہوں، اور میں تو سب سے زیادہ رحم وکرم کرنے والا ہوں''۔ پس اپنا ہاتھ ڈال کر خود اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم میں سے لوگوں کو نکالے گا جن کی تعداد سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا، وہ جلتے جھلتے ہوئے کوئلے کی طرح ہوگئے ہوں گے، انہیں نہر حیوان میں ڈالا جائے گا، جہاں وہ اس طرح اگیں گے جس طرح دانہ اگتا ہے جو کسی دریا کے کنارے بویا گیا ہو کہ اس کا دھوپ کا رخ تو سبز رہتا ہے اور سائے کا رخ زرد رہتا ہے ان کی گردنوں پر تحریر ہوگا کہ یہ رحمان کے آزاد کردہ ہیں، اس تحریر سے انہیں دوسرے جنتی پہچان لیں گے۔ ایک مدت تک تو یونہی رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے: ''اے اللہ! یہ حروف بھی مٹ جائیں''۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی مٹا دے گا۔

تحقیق یہ حدیث اور آگے بھی ہے اور بہت ہی غریب ہے اور اس کے بعض حصوں کے شواہد متفرق احادیث میں ملتے ہیں، اس کے بعض الفاظ منکر ہیں۔ اسماعیل بن رافع رحمۃ اللہ علیہ قاضی اہل

مدینہ اس کی روایت کے ساتھ منفرد ہیں۔ ان کو بعض محدثین رحمہم اللہ نے تو ثقہ کہا ہے اور بعض نے ضعیف کہا ہے اور ان کی حدیث کی نسبت کئی ایک محدثین نے منکر ہونے کی صراحت کی ہے، جیسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ، امام عمرو بن علی رحمۃ اللہ علیہ۔ بعض نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ متروک ہیں۔ امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ان کی سب احادیث میں نظر ہے مگر ان کی حدیثیں ضعیف احادیث میں لکھنے کے قابل ہیں، میں نے اس حدیث کی سندوں میں جو اختلاف کئی وجوہ سے ہے، اسے علیحدہ ایک جزو میں بیان کر دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کا بیان بہت ہی غریب ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بہت سی احادیث کو ملا کر ایک حدیث بنالی ہے۔ اسی وجہ سے اسے منکر کہا گیا ہے۔ میں نے اپنے استاد حافظ ابوالحجاج مزی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ انہوں نے امام ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب دیکھی ہے جس میں ان باتوں کے جو اس حدیث میں ہی ہیں، شواہد بیان کئے ہیں ۔واللہ اعلم۔

باب 6

جنت

6.1:۔ جنت کی نعمتوں کے بیان کا مقصد نیک عملی کی راہ کو اختیار کرنا ہے۔

عالمِ آخرت کی جن حقیقتوں پر ایمان لانا ایک مومن کے لیے ضروری ہے اور جن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مومن و مسلم نہیں ہوسکتا، ان ہی میں سے جنت و دوزخ بھی ہیں، اور یہی دونوں مقام انسانوں کا آخری اور پھر ابدی ٹھکانا ہیں۔ قرآن مجید میں بھی جنت اور اس کی نعمتوں کا اور دوزخ اور اس کی تکلیفوں کا ذکر اتنی کثرت سے کیا گیا ہے اور ان دونوں کے متعلق اتنا کچھ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر اس سلسلے کی سب آیتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے، تو صرف انہی سے اچھی خاصی ایک کتاب تیار ہو جائے۔

اسی طرح کتبِ حدیث میں بھی جنت و دوزخ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدہا حدیثیں محفوظ ہیں، جن سے ان دونوں کے متعلق کافی معلومات مل جاتی ہیں۔ پھر بھی یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ قرآن مجید میں اور اسی طرح احادیث میں جنت و دوزخ کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے، اس کی پوری اور اصلی حقیقت کا علم وہاں پہنچ کر، اور مشاہدہ کے بعد ہی حاصل ہو سکے گا، جنت تو جنت ہے، اگر کوئی شخص ہماری اس دنیا ہی کے کسی بارونق شہر کے بازاروں کا اور وہاں کے باغوں اور گلزاروں کا ذکر ہمارے سامنے کرے، تو اس کے بیان سے جو تصور ہمارے ذہنوں میں قائم ہوتا ہے، ہمیشہ کا تجربہ

ہے کہ وہ اصل کے مقابلہ میں ہمیشہ بہت ناقص ہوتا ہے۔ بہر حال اس نفس الامری حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے قرآن وحدیث میں جنت یا دوزخ کے بیان کو پڑھنا چاہیے۔

دراصل آیات یا احادیث میں جنت اور دوزخ کا جو ذکر فرمایا گیا ہے، اس کا یہ مقصد ہی نہیں ہے، کہ لوگوں کے سامنے وہاں کا مکمل جغرافیہ اور وہاں کے احوال کا پورا نقشہ آ جائے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگوں میں دوزخ اور اس کے عذاب کا خوف پیدا ہو، اور وہ ان برائیوں سے بچیں، جو دوزخ میں لے جانے والی ہیں اور جنت اور اس کی بہاروں اور لذتوں کا شوق ابھرے، تا کہ وہ اچھے اعمال اختیار کریں، جو جنت میں پہنچانے والے ہیں، اور وہاں کی نعمتوں کا مستحق بنانے والے ہیں۔ پس اس سلسلہ کی آیات اور احادیث کا اصلی حق یہی ہے کہ ان کے پڑھنے اور سننے سے شوق اور خوف کی یہ کیفیتیں پیدا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے جنت میں بہت ہی زیادہ نعمتیں پیدا کی ہیں، اس کے بیان سے مقصد یہی ہے کہ انسان کی فطرت میں جن جن راحتوں اور لذتوں کی خواہش اور طلب بھری ہوئی ہے، جنت میں وہ سب راحتیں اور لذتیں بدرجۂ کمال جمع کر دی گئی ہیں۔ پس انسان کو چاہیے کہ وہ خدا پرستی اور نیک عملی کی راہ کو اپنی راہ بنائے جو اس جنت میں پہنچانے والی ہے، جس میں انسان کی تمام فطری خواہشوں اور آرزوؤں کی تکمیل کا سامان موجود ہے اور وہاں پہنچنے والے وہاں کی لذتوں اور راحتوں سے ہمیشہ ہمیشہ لطف اندوز ہوں گے۔

آیت 1:۔ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (آل عمران:۱۵)

ترجمہ کہو: ”میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوگی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی

اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے''۔

آیت 2:۔مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ○ (محمد:۱۵)

ترجمہ پرہیزگار لوگوں کے لیے جس جنّت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دُودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہوگا، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہوگی۔ نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی۔ اُس میں اُن کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے ربّ کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصّہ میں یہ جنّت آنے والی ہے) اُن لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟۔

آیت 3:۔اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ○ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ○ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ لَا یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ○ (الحجر:۴۵ تا ۴۸)

ترجمہ متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے، اور اُن سے کہا جائے گا کہ: ''داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر''۔ اُن کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہوگی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔ انہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

آیت 4:۔اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ○ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ○ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا

مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ○ (یٰس: ۵۵ تا ۵۸)

ترجمہ آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے، ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کے لیے وہاں موجود ہیں، جو کچھ وہ طلب کریں ان کے لیے حاضر ہے، ربِ رحیم کی طرف سے اِن کو سلام کہا گیا ہے۔

آیت5:۔ يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ○ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ○ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ○ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ○ وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ○

(الزخرف: ۶۸ تا ۷۱)

ترجمہ اس روز اُن لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا کہ: ''اے میرے بندو، آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا''۔ اُن کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا؟۔ ''تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث اپنے اُن اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ تمہارے لیے یہاں بکثرت فواکہ (پھل) موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے''۔

آیت6:۔ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرُ ○ الَّذِىۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا لُغُوۡبٌ ○ (فاطر: ۳۴، ۳۵)

ترجمہ اور وہ کہیں گے کہ: ''شکر ہے اُس اللہ کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا، یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی

جگہ ٹھہرا دیا۔اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ تکان لاحق ہوتی ہے''۔

6.2:۔جنت اور دوزخ کے بارے میں ایک اہم انتباہ

حدیث 1:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد ,رقم 7530، 8944؛ بخاري رقم 6487؛ مسلم رقم 2823؛ ابن حبان رقم 719؛ صفة الجنة لأبي نعيم ,رقم 43؛ ابن المبارك في "الزهد" رقم 925,650؛ القضاعي في "مسند الشهاب" رقم 567)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ شہوات و لذات سے گھیر دی گئی ہے اور جنت سختیوں اور مشقتوں سے گھری ہوئی ہے''۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ معاصی، یعنی جو اعمال انسان کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں، ان میں عموماً نفس کی شہوت ولذت کا بڑا سامان ہے، اور طاعات یعنی جو اعمال انسان کو جنت کا مستحق بنانے والے ہیں، وہ عموماً نفسِ انسانی کے لیے شاق اور گراں ہیں۔پس جو شخص نفس کی خواہشوں سے مغلوب ہو کر معاصی کا ارتکاب کرے گا، اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔اللہ کا جو بندہ اللہ کی فرمانبرداری کی مشقتوں کو برداشت کرے گا، اور خواہشات والی ''خوشگوار اور لذیذ'' زندگی کے بجائے احکام الٰہی کی اطاعت والی مجاہدہ کی زندگی گزارے گا، وہ جنت میں اپنا مقام حاصل کرلے گا۔

حدیث 2:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: "اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: "أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا". ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: "يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا،

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ".
قَالَ: فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ: "يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا". فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ: "يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: "أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا".

(صحيح:سنن أبي داود،رقم4744؛ترمذي رقم2737؛ بخاري رقم6487؛مسلم رقم 2823؛ مسند أحمد، رقم8398،7530؛ صحيح ابن حبان، رقم7394،719)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا، تو اپنے مقرب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''تم جاؤ اور اس کو دیکھو (کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے، اور اس میں کیسی کیسی نعمتیں پیدا کیں ہیں)''۔ وہ گئے، اور انہوں نے جا کر جنت کو اور راحت و لذت کے ان سامانوں کو دیکھا، جو اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کے لیے اس میں تیار کیے ہیں۔ پھر حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''خداوندا! آپ کی عزت وعظمت کی قسم! (آپ نے جنت کو ایسا حسین بنایا ہے اور اس میں راحت و لذت کے ایسے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ) جو کوئی بھی اس کا حال سن پائے گا، وہ اس میں ضرور پہنچے گا (یعنی اس کا حال سن کر وہ دل وجان سے اس کا طالب بن جائے گا، اور پھر اس میں پہنچنے کے لئے جو اچھے اعمال کرنے چاہئیں وہ پوری مستعدی کے ساتھ وہی اعمال کرے گا، اور جن برے کاموں سے بچنا چاہئے، ان سے پوری طرح بچے گا اور اس طرح اس میں پہنچ ہی جائے گا)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے گھیر دیا (یعنی جنت کے گرد شرعی احکام کی پابندی کا باڑہ لگا دیا، جو طبیعت اور نفس کے لئے بہت شاق اور گراں ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں پہنچنے کے لئے احکام کی اطاعت کی گھاٹی کو عبور کرنے کی شرط لگادی، جس میں طبیعتوں کو اور نفسوں کو بڑی سختی اور دشواری محسوس ہوتی ہے)۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے

فرمایا: ''اب پھر جاؤ، اور پھر اس جنت کو (اور اس کے گرداگرد لگائی ہوئی باڑہ کو) دیکھو''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پھر گئے، اور جاکر پھر جنت کو دیکھا اور اس مرتبہ آکر فرمایا: ''خداوندا! قسم آپ کی عزت وعظمت کی! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جاسکے گا (مطلب یہ ہے کہ جنت میں جانے کے لیے شرعی احکام کی پابندی کی گھاٹی کو عبور کرنے کی جو شرط آپ کی طرف سے لگائی گئی ہے، وہ نفس اور نفسانی خواہشات رکھنے والے انسان کے لئے اتنی شاق، اور اس قدر دشوار ہے کہ اس کو کوئی بھی پورا نہ کر سکے گا، اس لئے مجھے ڈر ہے کہ اب اس جنت کو شاید کوئی بھی حاصل نہ کر سکے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے جب دوزخ کو بنایا تو پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''جاؤ اور ہماری بنائی ہوئی دوزخ کو (اور اس میں انواع واقسام کے عذاب کے جو سامان پیدا کئے ہیں، ان کو) دیکھو''۔ وہ گئے اور جاکر اس کو دیکھا، اور آکر عرض کیا: ''خداوندا! آپ کی عزت کی قسم! (آپ نے دوزخ کو تو ایسا بنایا ہے، کہ میرا خیال ہے کہ) جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا وہ کبھی بھی اس میں نہ جائے گا (یعنی ایسے کاموں کے پاس نہیں جائے گا جو آدمی کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں)۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو شہوات اور نفسانی لذات سے گھیر دیا (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات والے وہ اعمال جن میں انسان کی طبیعت اور نفس کے لئے بڑی کشش ہے، جہنم کے گرد اُن کی باڑ لگادی، اور اس طرح جہنم کی طرف جانے کے لئے بڑی کشش پیدا ہوگئی)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''اب پھر جاکر اس دوزخ کو دیکھو''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر گئے اور جاکر اس کو اور اس کے گرد شہوات ولذات کی جو باڑ لگائی گئی تھی، اس کو) دیکھا اور آکر عرض کیا: ''خداوندا! آپ کی عزت وجلال کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ سب انسان اسی میں نہ پہنچ جائیں (مطلب یہ ہے کہ جو شہوات ولذات سے آپ نے جہنم کو گھیر دیا ہے، ان میں نفس رکھنے والے انسانوں کے لئے اتنی زبردست کشش ہے کہ ان سے رکنا بہت مشکل ہے اور اس لئے خطرہ ہے کہ بے چاری ساری اولادِ آدم نفسانی لذات وشہوات کی

کشش سے مغلوب ہوکر دوزخ ہی میں نہ پہنچ جائے)۔

تشریح حدیث کا اصل مقصد اور اس میں ہمارے لئے خاص سبق یہ ہے کہ نفسانی خواہشات جو بظاہر بڑی لذیذ اور بڑی مرغوب ہیں۔ ہم جان لیں کہ ان کا انجام دوزخ کا دردناک عذاب ہے، جس کا ایک لمحہ زندگی بھر کے عیشوں کو بھلادے گا، اور احکامِ الٰہی کی پابندی والی زندگی جس میں ہمارے نفسوں کو گرانی اور سختی محسوس ہوتی ہے، اس کا انجام اور منتہی جنت ہے، جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عیش و راحت کے وہ سامان ہیں، جن کی دنیا کے کسی انسان کو ہوا بھی نہیں لگی ہے۔

حدیث3:۔حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا"۔

(حسن: سنن ترمذی رقم 2601)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے نہیں دیکھی دوزخ کی طرح کی کوئی خوفناک بلا، کہ سوتا ہو اس سے بھاگنے والا، اور نہیں دیکھی میں نے جنت کی طرح کی کوئی مرغوب و محبوب چیز، کہ سوتا ہو اس کا چاہنے والا''

تشریح انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ کسی بلا سے مثلاً اپنی طرف آنے والے کسی خوفناک درندے سے، یا اپنا تعاقب کرنے والے کسی سخت ظالم اور طاقتور دشمن سے جان بچانے کے لیے بھاگتا ہے، تو بس بھاگا ہی چلا جاتا ہے، اور جب تک کہ اطمینان نہ ہو جائے، نہ سوتا ہے اور نہ آرام کرتا ہے، اسی طرح جب کسی انتہائی محبوب و مرغوب چیز کے حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کرتا ہے، تو اثناء راہ میں نہ تو سوتا ہے، نہ چین سے بیٹھتا ہے۔ لیکن دوزخ اور جنت کے بارے میں انسانوں کا عجب حال ہے، دوزخ سے بڑھ کر کوئی خوفناک بلا نہیں، مگر جن کو اس سے بچنے کے لئے بھاگنا چاہئے، وہ غفلت کی نیند سوتے ہیں، اور جنت جس کے حاصل کرنے کے لئے دل و جان سے جدوجہد کرنا چاہئے، اس کے چاہنے والے بھی محوِ خواب ہیں۔

پردے غفلت کے پڑ گئے ہیں، بلا کی نیندیں امنڈ رہی ہیں
کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے، کہ حشر تک جاگنا قسم ہے

6.3:۔قرآن مجید میں جنت کا تذکرہ

1 جنت کے پھل نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔

آیت 7:۔وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○
(البقرۃ:۲۵)

ترجمہ اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں اور (اس کے مطابق) اپنے عمل درست کرلیں، اُنہیں خوشخبری دے دو کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔اُن باغوں کے پھل صورت میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔ جب کوئی پھل انہیں کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اِس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیے جاتے تھے۔اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

2 اہل جنت قیامت کے روز ہر طرح کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ رہیں گے۔

آیت 8:۔لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (یونس:۲۶)

ترجمہ جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہو اور مزید فضل۔اُن کے چہروں پر روسیاہی اور ذلت نہ چھائے گی۔وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

3 جنت میں جانے سے پہلے اہل ایمان کی باہمی کدورتوں کو اللہ تعالیٰ ختم کردیں گے۔

آیت 9:۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (الاعراف:۴۳)

ترجمہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ کدورت ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور وہ کہیں گے: ''تعریف خدا ہی کے لیے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا، ہم خود راہ نہ پا سکتے تھے، اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا، ہمارے ربّ کے بھیجے ہوئے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے''۔اُس وقت نِدا آئے گی: ''یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، تمھیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم کرتے رہے تھے''۔

4 جنت میں اہل جنت کبھی بھوک یا پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

آیت 10:۔ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰى ○ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰى ○ (طٰہٰ:۱۱۸،۱۱۹)

ترجمہ یہاں تو تمھیں یہ آسائشیں حاصل ہیں کہ نہ بھوکے ننگے رہتے ہو، نہ پیاس اور دھوپ تمھیں ستاتی ہے۔

5 نیک خاندان: آباؤاجداد، بیویاں اور اولاد جنت میں ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔

آیت 11:۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (الرعد:۲۳،۲۴)

ترجمہ یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤاجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں، وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے اور ان سے کہیں گے: ''تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا، اس

کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو‘‘۔ پس کیا خوب ہے آخرت کا گھر!

6 اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی محنت یا مشقت نہیں کرنی پڑے گی۔

آیت 12:۔ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ○ (الحجر:۴۸)

ترجمہ انہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

7 اہل جنت کو جنت میں خدام اور موٹی آنکھوں والی حوریں ملیں گی۔

آیت 13:۔ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ○ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ○ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ○ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ○ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ○ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ○ (الصافات:۴۱ تا ۴۹)

ترجمہ ان کے لیے جانا بوجھا رزق ہے۔ ہر طرح کے لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت سے رکھے جائیں گے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب، جو پینے والوں کے لیے لذت ہوگی۔ نہ اُن کے جسم کو اُس سے کوئی ضرر ہوگا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔ اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی، ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔

8 اہل جنت کے لیے عدن کے ایسے باغات ہوں گے جن کے دروازے ہمیشہ ان کے لیے کھلے رہیں گے۔

آیت 14:۔ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ○ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ○ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَّشَرَابٍ ○ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ○ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَّفَادٍ ○ (ص:۴۹ تا ۵۴)

ترجمہ یہ ایک ذکر تھا۔ (اب سنو کہ) متقی لوگوں کے لیے یقینا بہترین ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے والی جنتیں جن کے دروازے اُن کے لیے کھلے ہوں گے۔ ان میں وہ تکیے

لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب خوب میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔ اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

9 **اہل جنت اور ان کی بیویوں کو جنت میں ہر قسم کے پھل اور مشروبات سونے کے تھالوں میں پیش کیے جائیں گے۔**

آیت 15:۔ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ○ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِيۡهَا مَا تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ○ وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ○ (الزخرف: ۷۰ تا ۷۳)

ترجمہ "داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا"۔ اُن کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے، اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا: "تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث اپنے اُن اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو، جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ تمہارے لیے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں، جنہیں تم کھاؤ گے"۔

10 **جنت میں کوئی رنج، دکھ، مصیبت نہ ہوگی۔ جنتیوں کا لباس باریک اور موٹے ریشم کا ہوگا۔**

آیت 16:۔ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ○ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ○ يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ○ كَذٰلِكَ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ○ يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ○ لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ○ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ○ (الدخان: ۵۱ تا ۵۷)

ترجمہ خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں، حریر و دیبا کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی اُن کی شان۔ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب

کریں گے۔ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔ بس دنیا میں جو موت آچکی، سو آچکی۔ اور اللہ اُن کو جہنم کے عذاب سے بچا دے گا۔ یہ خاص تیرے ربّ کے فضل سے ہوگا اور یہی درحقیقت بڑی کامیابی ہے۔

11 جنت میں صاف ستھرے اور خالص پانی، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں ہوں گی۔

آیت 17:۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ○ (محمد:۱۵)

ترجمہ پرہیزگار لوگوں کے لیے جس جنّت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دُودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہوگا، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہوگی۔ نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی۔ اُس میں اُن کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے ربّ کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصّہ میں یہ جنّت آنے والی ہے) اُن لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟۔

12 نیک اولادوں کو نیک آباؤ واجداد کے ساتھ جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا۔

آیت 18:۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِی ٕۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ (طور:۲۱)

ترجمہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُن کی اولاد بھی کسی درجۂ ایمان میں اُن کے نقشِ قدم پر چلی ہے، ان کی اِس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی گھاٹا اُن کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔

13 جنتیوں کو لذیذ پھلوں کے ساتھ ساتھ ان کا مَن پسند گوشت بھی مہیا کیا جائے گا۔

آیت19:۔وَاَمۡدَدۡنٰهُمۡ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحۡمٍ مِّمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ○يَتَنَازَعُوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا لَّا لَغۡوٌ فِيۡهَا وَلَا تَاۡثِيۡمٌ ○وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ غِلۡمَانٌ لَّهُمۡ كَاَنَّهُمۡ لُؤۡلُؤٌ مَّكۡنُوۡنٌ ○ (طور:۲۲ تا ۲۴)

ترجمہ ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت جس چیز کو بھی اُن کا جی چاہے گا، خوب دیے چلے جائیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے جامِ شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ یاوہ گوئی ہوگی نہ بدکرداری۔ اور اُن کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے۔ ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

14 جنت میں مقربین کے لیے دو دو باغ، ان میں دو چشمے، ہر طرح کے لذیذ پھل اور ریشمی مسندوں پر ہوں گے۔ جنتیوں کی بیویوں کو اس سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

آیت20:۔وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ فِيۡهِمَا عَيۡنٰنِ تَجۡرِيٰنِ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيۡهِمَا مِنۡ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوۡجٰنِ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِـِٕيۡنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآٮِٕنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ وَجَنَا الۡجَنَّتَيۡنِ دَانٍ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَاَنَّهُنَّ الۡيَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ ○فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ (الرحمٰن:۴۶ تا ۵۹)

ترجمہ اور ہر اُس شخص کے لیے جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دو باغ ہیں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ ہری بھری ڈالیوں سے بھر پور۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں باغوں میں دو چشمے رواں۔ (ہوں گے) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ اِن دونوں

باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جنّ نے نہ چھوا ہوگا۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے۔

15 اصحاب الیمین کو بھی دو باغ عطا کیے جائیں گے جو مقربین کے باغوں کی نسبت مقام اور مرتبہ میں کم ہوں گے۔

آیت 21:۔ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُدْهَآمَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○ (الرحمٰن: ۶۲ تا ۷۸)

ترجمہ اور ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔ اپنے ربّ کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ گھنے سرسبز و شاداب باغ۔ اپنے ربّ کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح اُبلتے ہوئے۔ اپنے ربّ کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ اُن میں بکثرت پھل اور کھجوریں اور انار (ہوں گے)۔ اپنے ربّ کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں۔ اپنے ربّ کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں۔ اپنے ربّ کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ان جنتیوں

سے پہلے کبھی کسی اِنسان یا جِنّ نے ان کو نہ چُھوا ہوگا۔اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ وہ جنّتی سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے۔اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ بڑی برکت والا ہے تیرے ربِّ جلیل وکریم کا نام۔

16 جنت کے خادم چاندی اور شیشے کے برتنوں میں جنتیوں کی آؤ بھگت کریں گے۔جنت کے چشمہ ''سلسبیل'' سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، جو جنّتی لوگوں کو پلائی جائے گی۔

آیت22:۔وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ ۝ قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ (الدہر:۱۲ تا ۲۲)

ترجمہ اور اُن کے صبر کے بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا۔وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ اُنہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھر (سردی)۔جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی، اور اُس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں)۔ اُن کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے، شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے اور ان کو (منتظمین جنّت نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔اُن کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ جنّت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ان

کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے، جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انہیں (لڑکوں کو) دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔ اُن کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس ودیبا کے کپڑے ہوں گے۔ اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور اُن کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ ہے تمہاری جزا، اور تماری کارگزاری قابلِ قدر ٹھہری ہے۔ (یہ تمہارے عمل کا صلہ ہے اور تمہاری سعی مقبول ہوئی)۔

17 پُر رونق چہرے، باغات، بکثرت پھل، خوبصورت، نوجوان ہم عمر عورتیں، پاکیزہ شراب، چھلکتے جام، بہتے چشمے، گاؤ تکیے، اور نادر و نفیس قالین ہوں گے۔

آیت 23:۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ○ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ○ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ○ (الغاشیۃ: ۸ تا ۱۶)

ترجمہ کچھ چہرے اُس روز بارونق (شگفتہ) ہوں گے، اپنی کارگزاری پر خوش (شاد و مطمئن) ہوں گے۔ عالی مقام جنت (اونچے باغ) میں ہوں گے، کوئی بیہودہ بات وہ وہاں نہ سنیں گے، اس میں چشمے رواں ہوں گے، اس کے اندر اونچی مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوئے ہوں گے۔ (آب خورے، قرینے سے دھرے)، گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی، اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

آیت 24:۔ حَدَآىِٕقَ وَاَعْنَابًا ○ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ○ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ○ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ○ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ○ (النباء: ۳۲ تا ۳۶)

ترجمہ باغ اور انگور، اور نوخیز (اٹھتی جوانیاں) ہم سن لڑکیاں اور چھلکتے جام۔ وہاں وہ کوئی لغو اور جھوٹی بات (بہتان طرازی) نہ سنیں گے۔ جزاء اور کافی انعام تمہارے رب کی طرف سے، (یہ تیرے رب کی طرف سے صلہ ہوگا بالکل ان کے عمل کے حساب سے)۔

18 جنتی لوگوں کی دنیاوی بیویوں میں تین خوبیاں ہوں گی: کنواری، شوہروں کی ہم عمر، جی بھر کر پیار کرنے والیاں۔

آیت 25:۔وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ○ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ○ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ○ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ○ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ○ وَّفَاکِہَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ ○ لَّا مَقۡطُوۡعَۃٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَۃٍ○وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَۃٍ○ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ اِنۡشَآءً○ فَجَعَلۡنٰہُنَّ اَبۡکَارًا○عُرُبًا اَتۡرَابًا○لِّاَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ○(الواقعہ:۲۷تا۳۸)

ترجمہ اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا!۔ وہ بے خار بیریوں، اور تہ برتہ چڑھے ہوئے کیلوں، اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، اور ہر دم رواں پانی، اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں، اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔ اُن کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے، اور اُنہیں باکرہ بنادیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن، یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لیے ہے۔

19 جنت کے چشمہ ''کافور'' سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں کافور کی آمیزش ہوگی جو جنتیوں کو پلائی جائے گی۔

آیت 26:۔اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا○ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا○(الدہر:۵،۶)

ترجمہ نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی، (چشمۂ کافور کی ملونی ہوگی)۔ یہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوگا، جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اُس کی شاخیں نکال لیں گے۔

20 جنت کی نعمتیں اہل جنت کے قلب ونظر کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہوں گی۔ اس کا تصور بھی اس دنیا میں ممکن نہیں۔

آیت 27:۔فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَہُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا

یَعْمَلُوْنَ۝ (السجدۃ:۱۷)

ترجمہ پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزاء میں اُن کے لیے چھپا رکھا گیا ہے، اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔

21 دروازوں سے داخل ہوتے وقت فرشتے اہل جنت کے لیے سلامتی کی دعا کریں گے۔

آیت 28:۔وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ۝ (الزمر:۷۳)

ترجمہ اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے، انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے، تو اس کے منتظمین اُن سے کہیں گے: ”سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ، اِس میں ہمیشہ کے لیے“۔

22 جنت کے بلند و بالا محلات جنتیوں کے درجات کے اعتبار سے اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔

آیت 29:۔لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ۝ (الزمر:۲۰)

ترجمہ البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے اُن کے لیے بلند عمارتیں ہیں منزل پر منزل بنی ہوئی، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

23 جنت کے محلات ہر چھوٹی بڑی غلاظت اور گندگی سے پاک اور صاف ہوں گے۔

آیت30:۔وَعَدَ اللہُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللہِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○(التوبۃ:۷۲)

ترجمہ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ان سدا بہار باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی ،اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی۔یہی بڑی کامیابی ہے۔

24 ہر جنتی کے محل میں خوب صورت خیمے ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

آیت31:۔حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○
(الرحمٰن:۷۲،۷۳)

ترجمہ خیموں میں ٹھیرائی ہوئی حُوریں۔اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟۔

25 جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے خصوصاً کھجور،انار،انگور،کیلا وغیرہ۔

آیت32:۔فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ○فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○
(الرحمٰن:۶۸،۶۹)

ترجمہ اُن میں بکثرت پھل اور کھجوریں اور انار(ہوں گے)۔اپنے رب کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

آیت33:۔اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا 31○حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا○(النبا:۳۱،۳۲)

ترجمہ یقیناً متقیوں کے لیے،کامرانی کا ایک مقام ہے،باغ اور انگور۔

آیت34:۔وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ○ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○لَّا
مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ○وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ 34○(الواقعۃ:۲۷تا۳۴)

ترجمہ اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیریوں۔ اور تہ برتہ چڑھے ہوئے کیلوں، اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، اور ہر دم رواں پانی، اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں، اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے۔

آیت 35:۔مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ○ (الرعد: ۳۵)

ترجمہ خدا ترس انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔ یہ انجام ہے متقی لوگوں کا۔ اور منکرینِ حق کا انجام یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔

آیت 36:۔اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ○ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○

(المرسلات: ۴۱ تا ۴۴)

ترجمہ متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں اور جو پھل وہ چاہیں (اُن کے لیے حاضر ہیں)، کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

آیت 37:۔وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○ (الدھر: ۱۴)

ترجمہ جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی، اور اُس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں)۔

26 جنت کی نہریں اور چشمے

آیت 38:۔مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ○ (محمد: ۱۵)

ترجمہ پرہیزگار لوگوں کے لیے جس جنّت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دُودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہوگا، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہوگی۔ نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی۔ اُس میں اُن کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے ربّ کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصّہ میں یہ جنّت آنے والی ہے) اُن لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟۔

آیت39:۔اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا○عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِيۡرًا○(الدھر:۵،۶)

ترجمہ نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی، (چشمۂ کافور کی ملونی ہوگی)، یہ ایک بہتا ہُوا چشمہ ہوگا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اُس کی شاخیں نکال لیں گے۔

آیت40:۔وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۟○قَوَارِيۡرَا۟ مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا○وَيُسۡقَوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنۡجَبِيۡلًا○ عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا○(الدھر:۱۵ تا ۱۸)

ترجمہ اُن کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے، شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے اور ان کو (منتظمین جنّت نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔ اُن کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ جنّت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سَلسَبِیل کہا جاتا ہے۔

آیت41:۔اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ○ عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَ ○ تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ○يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ○خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ○وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ○ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ (المطففین: ۲۲ تا ۲۸)

ترجمہ نیک بندے (اَبرار) اللہ کی نعمتوں میں گھرے ہوں گے، (عیش میں ہوں گے)، تختوں (اونچی مسندوں) پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے، اَبرار کے چہروں پر خوشحالی کی رونق محسوس ہوگی۔ اَبرار (نیک لوگوں) کو نفیس سر بند شراب (رحیقِ مختوم) پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔ بازی لے جانے والے رحیقِ مختوم کو حاصل کرنے کے لیے بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اِس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہو گی، یہ (تسنیم) ایک چشمہ ہے جس کے ساتھ مقرب لوگ شراب پئیں گے۔

آیت 42:۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۝ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ۝

(الصّٰفّٰت: ۴۱ تا ۴۷)

ترجمہ ان کے لیے جانا بوجھا رزق ہے۔ ہر طرح کے لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت سے رکھے جائیں گے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب، جو پینے والوں کے لیے لذت ہوگی۔ نہ اُن کے جسم کو اُس سے کوئی ضرر ہوگا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔

آیت 43:۔ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ (الرحمٰن: ۶۶، ۶۷)

ترجمہ دونوں باغوں میں دو چشمے فوارّوں کی طرح اُبلتے ہوئے۔ اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

آیت 44:۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ (الدخان: ۵۱، ۵۲)

ترجمہ خداترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں۔

27 اہلِ جنت کے لباس اور زیورات

آیت 45:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا

○ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ○ (الکھف: ۳۰، ۳۱)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو مان لیں اور نیک عمل کریں، تو یقیناً ہم نیکوکار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ان کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے۔ بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام!

آیت 46:۔اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○ (الحج: ۲۳)

ترجمہ (دوسری طرف) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔

آیت 47:۔جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○ (فاطر: ۳۳)

ترجمہ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا۔

آیت 48:۔اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (الدخان: ۵۱ تا ۵۷)

ترجمہ خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں، حریر و دیبا کے لباس

پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی اُن کی شان۔ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے۔ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔ بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی۔ اور اللہ اُن کو جہنم کے عذاب سے بچا دے گا۔ یہ خاص تیرے ربّ کے فضل سے ہوگا اور یہی در حقیقت بڑی کامیابی ہے۔

آیت 49:۔ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ○ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ○ (الدھر: ۱۹ تا ۲۱)

ترجمہ ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں (لڑکوں کو) دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔

28 اہلِ جنت کی مجلسیں اور مُسندیں

آیت 50:۔ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ (الرحمٰن: ۵۴، ۵۵)

ترجمہ جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جُھکی پڑ رہی ہوں گی۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

آیت 51:۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ○ (الطور: ۱۹، ۲۰)

ترجمہ (اُن سے کہا جائے گا:) کھاؤ اور پیو! مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔

آیت 52:۔ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ○ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ○

بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ○ لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ○

(الصّٰفّٰت: ۴۱ تا ۴۷)

ترجمہ ان کے لیے جانا بوجھا رزق ہے۔ ہر طرح کے لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت سے رکھے جائیں گے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کران کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب، جو پینے والوں کے لیے لذت ہوگی۔ نہ اُن کے جسم کو اُس سے کوئی ضرر ہوگا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔

آیت 53:۔فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ○ وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ○ وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ○ وَّزَرَابِيُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ○ (الغاشیۃ: ۱۳ تا ۱۶)

ترجمہ اس کے اندر اونچی مسندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوئے ہوں گے (آب خورے، قرینے سے دھرے)، گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

آیت 54:۔اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ○ هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ○ (یٰس: ۵۵، ۵۶)

ترجمہ آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے۔

29 اہلِ جنت کے خادم

آیت 55:۔وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ○ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ○ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ○ وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ○ عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ○ مُّتَّكِـِٕيۡنَ عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ○ يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ○ بِاَكۡوَابٍ وَّاَبَارِيۡقَ ۙ وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ○ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا يُنۡزِفُوۡنَ ○ (الواقعۃ: ۱۰ تا ۱۹)

ترجمہ اور آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔ اگلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں سے کم۔ مرصّع تختوں

پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ اُن کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمۂ جاری سے لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہوں گے، جسے پی کر نہ اُن کا سر چکرائے گا، نہ اُن کی عقل میں فتور آئے گا۔

آیت 56:- وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ○ (الدہر:۱۹)

ترجمہ ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں (لڑکوں کو) دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔

آیت 57:- وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ○ (الطور:۲۴)

ترجمہ اور اُن کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے۔ ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

30 جنت کی عورتیں

آیت 58:- وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (البقرۃ:۲۵)

ترجمہ اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں اور (اس کے مطابق) اپنے عمل درست کرلیں اُنہیں خوشخبری دے دو کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اُن باغوں کے پھل صورت میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔ جب کوئی پھل انہیں کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اِس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیے جاتے تھے۔ اُن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت 59:- إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ○ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ○ عُرُبًا أَتْرَابًا ○ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ○ (الواقعۃ:۳۵تا۳۸)

ترجمہ اُن کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور اُنہیں باکرہ بنادیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن ۔ یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لیے ہے۔

آیت 60:۔ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ○ فَبِأَيِّ الٰاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (الرحمٰن: ۷۰،۷۱)

ترجمہ ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ۔ اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

آیت 61:۔ أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○ (الزخرف: ۷۰)

ترجمہ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔

31 جنت کی حوریں

آیت 62:۔ فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِأَيِّ الٰاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ○ فَبِأَيِّ الٰاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (الرحمٰن: ۵۶ تا ۵۹)

ترجمہ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا۔ اپنے رب کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی ۔ اپنے رب کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

آیت 63:۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ○ فَبِأَيِّ الٰاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ○ فَبِأَيِّ الٰاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
(الرحمٰن: ۷۲ تا ۷۵)

ترجمہ خیموں میں ٹھیرائی ہوئی حوریں ۔ اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے ان کو نہ چھوا ہوگا۔ اپنے ربّ کے کِن کِن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟

آیت 64:۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ○ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○

(الصّٰفّٰت: ۴۸، ۴۹)

ترجمہ اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی، ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔

آیت65:۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ (الطور: ۱۹، ۲۰)

ترجمہ (اُن سے کہا جائے گا:) کھاؤ اور پیو! مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔

آیت66:۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ (صٓ: ۵۲، ۵۳)

ترجمہ اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

6.4:۔ جنت اور اس کی نعمتوں کا احادیث میں تذکرہ

حدیث4:۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ: "أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ"۔

(بخاری رقم 3244، 4779، 4780، 7498؛ مسلم رقم 2، 3، 4-2824)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی بشر کے دل میں کبھی ان کا خطرہ یا خیال ہی گذرا ہے۔ اور اگر تم چاہو تو پڑھو قرآن کی یہ آیت:

آیت 67:۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (السجدة:۱۷)

ترجمہ: کوئی آدمی بھی ان نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لیے (جو راہ خدا میں اپنا محبوب مال خرچ کرنے والے ہیں، اور راتوں کو عبادتِ خداوندی میں مصروف رہنے والے ہیں) چھپا کے اور محفوظ کر کے رکھی گئی ہیں، جن میں ان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا سامان ہے۔

تشریح: یہ حدیثِ قدسی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات اس تصریح کے ساتھ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے (اور وہ قرآن مجید کی آیت نہ ہو)، تو ایسی حدیث کو "حدیث قدسی" کہتے ہیں۔ یہ حدیث شریف بھی اسی قسم کی ہے، اس میں اللہ کے بندوں کے لیے بشارت اور خوشی کا ایک عام اور ظاہر پہلو تو یہ ہے کہ دارِ آخرت میں ان کو ایسی اعلیٰ قسم کی نعمتیں ملیں گی، جو دنیا میں کبھی کسی کو نصیب نہیں ہوئیں، بلکہ کسی آنکھ نے بھی ان کو نہیں دیکھا، اور نہ کسی کان نے ان کا حال سنا، اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی آیا، اور بشارت ومسرت کا دوسرا خاص پہلو، محبت وشفقت اور عنایت وکرم سے بھرے ہوئے رب کریم کے ان الفاظ میں ہے کہ "أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي" (میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر کے رکھی ہوئی ہے الخ) قربان ہوں بندے اپنے رب کریم کے اس کرم پر۔

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: "فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ" ۔ [آل عمران: 185]۔

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (حسن: ترمذی رقم 3013)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: "جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے"۔ اگر چاہو، تو اس آیت کو پڑھ لو:

آیت 68:۔فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ○ (آل عمران:185)

ترجمہ کامیاب دراصل وہ ہے جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔رہی یہ دنیا، تو یہ محض ایک ظاہر فریب چیز ہے۔

حدیث 6:۔قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"۔

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد رقم 15564، 15567، 15572، 22797؛ الحمیدی رقم 930؛ بخاری رقم 3250، 6415؛ أبو یعلی رقم 7514؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 5716، 5748، 5753، 5778، 5858، 5886، 5917؛ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" رقم 5489، 5490؛ مسند حمیدی رقم 959؛ مسند ابن الجعد رقم 2928؛ ابن ماجہ رقم 4330؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 18491؛ ترمذی رقم 1648، 1664؛ ابن ماجہ رقم 4330)

ترجمہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"۔

تشریح عرب کا یہ رواج تھا کہ جب چند سواروں کا قافلہ چلتا، تو جو سوار منزل پر اترتے وقت جہاں قیام کرنا چاہتا، وہاں اپنا کوڑا ڈال دیتا، پھر وہ جگہ اس کی سمجھی جاتی، اور کوئی دوسرا اس پر قبضہ نہ کرتا، تو اس حدیث میں کوڑے کی جگہ سے مراد دراصل اتنی مختصر سی جگہ ہے، جو کوڑے ڈال دینے سے کوڑا والے سوار کے لیے مخصوص ہو جاتی ہے، جس میں وہ اپنا بستر لگا لے، یا خیمہ ڈال لے، تو حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جنت کی تھوڑی سے تھوڑی جگہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر اور زیادہ قیمتی ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، فانی ہے اور جنت اور اس کی ہر نعمت باقی ہے، اور فانی اور باقی کا کیا مقابلہ۔

حدیث 7:۔حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ رَوْحَةٌ

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدِّهِ - يَعْنِي سَوْطَهُ - مِنَ الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. وَلَوِ اطَّلَعَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا. وَلَطَابَ مَا بَيْنَهُمَا وَ لَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا".

(صحيح:مسند أحمد رقم12436، ، 12437، 12492، 12602، 12603، 13779، 13780 ؛ بخاری رقم2792، 2796؛ابن ماجه رقم2757؛ابن أبي عاصم فی "الجهاد" رقم58، 57؛ ابن ابی عاصم فی "الزهد" رقم 243؛أبو يعلی رقم3775؛السهمی فی "تاريخ جرجان" ص146؛أبو نعيم فی "صفة الجنة" رقم380؛البغوی رقم2616؛ابن المبارك فی "الجهاد" رقم23؛نعيم بن حماد فی "زوائده علی الزهد" رقم257؛أبو حاتم فی "العلل" لابنه 310/1 عن أنس موقوفاً)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''راہ خدا میں ایک دفعہ صبح کا نکلنا یا شام کا نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور اگر اہلِ جنت کی بیویوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے، تو ان دونوں کے درمیان (یعنی جنت سے لے کر زمین تک) روشنی ہی روشنی ہو جائے، اور مہک اور خوشبو سے بھر جائے اور اس کے سر کی صرف اوڑھنی بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

تشریح حدیث کے ابتدائی حصے میں راہِ خدا میں نکلنے کی یعنی خدمتِ دین کے کسی سلسلہ میں سفر کرنے اور چلنے پھرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک دفعہ صبح کا یا شام کا نکلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور یہاں صبح، شام کا ذکر غالباً صرف اس لیے کر دیا گیا ہے کہ صبح یا شام ہی کو سفر پر روانہ ہونے کا دستور تھا، ورنہ اگر کوئی شخص مثلاً دن کے درمیانی حصے میں خدمتِ دین کے کسی سلسلے میں جائے، تو یقیناً اس کے اس جانے کی بھی وہی فضیلت ہے۔ پھر حدیث کے دوسرے حصے میں اہلِ جنت کی جنتی بیویوں کے غیر معمولی حسن و جمال اور ان کے لباس کی قدر و قیمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس موقع پر اس کے ذکر کرنے کا مقصد غالباً اہلِ ایمان کو خدمتِ دین کے سلسلے کے کاموں کے لیے گھر چھوڑ کر نکلنے کی ترغیب دینا، اور یہ بتلانا ہے کہ اگر تم اپنے گھروں

اور گھر والیوں کو عارضی طور پر چھوڑ کر تھوڑے سے وقت کے لیے بھی راہِ خدا میں نکلو گے، تو جنت میں ایسی بیویاں ہمیشہ ہمیشہ تمہاری رفیق اور زندگی کی شریک رہیں گی، جن کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ اگر ان میں سے کوئی اس زمین کی طرف ذرا جھانکے، تو زمین اور آسمان کے درمیان کی ساری فضا روشن اور معطر ہو جائے، اور جن کا لباس اس قدر قیمتی ہے، کہ صرف سر کی اوڑھنی اس دنیا و مافیہا سے بہتر اور بیش قیمت ہے۔

حدیث 8:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ، وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَظِلٍّ مَمْدُودٍ [الواقعة: 30]
وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ"۔

(بخاری رقم 3252، 3253؛ مسلم رقم 6-2826)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال چلے، اور پھر بھی اس کو پار نہ کر سکے، اور جنت میں تم میں سے کسی کی کمان کے بقدر جگہ بھی اس ساری کائنات سے بہتر ہے، جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، یا غروب ہوتا ہے"۔

تشریح: حدیث کا مقصد دنیا اور اس کی راحتوں اور لذتوں کے مقابلے میں جنت اور اس کی نعمتوں کی بالاتری بیان فرما کے اس کا شوق دلوں میں پیدا کرنا ہے، اس سلسلہ میں پہلی بات یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اور راحت کے جو سامان اپنے بندوں کے لیے جنت میں پیدا کیے ہیں، ان میں سے ایک جنت کے وہ طویل و عریض سایہ دار درخت ہیں، جن کا سایہ اتنے وسیع رقبہ پر پڑتا ہے کہ سوار سو سال میں بھی اس کو طے نہیں کر سکتا، اور دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ جنت میں ایک کمان کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ عرب کے یہ دستور تھا کہ کوئی سوار جب کہیں اترنا چاہتا تھا، تو اس جگہ اپنا کوڑا ڈال دیتا تھا۔ اس جگہ پر اس کا حق قائم ہو جاتا تھا۔ اسی طرح کا ایک

دستور یہ تھا کہ جب کوئی پیدل آدمی کسی جگہ منزل کرنا چاہتا تھا، تو وہ اپنی کمان وہاں ڈال دیتا تھا۔ اس طرح وہ جگہ اس کے لئے مخصوص ہو جاتی تھی۔ پس اس حدیث میں کمان کی جگہ سے مراد گویا ایک آدمی کی منزل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک پیادہ مسافر کمان ڈال کر جتنی جگہ کا مستحق ہو جاتا ہے، جنت کی اتنی مختصر سی جگہ بھی اس دنیا کی اس ساری کائنات سے زیادہ قیمتی اور بہتر ہے، جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

حدیث 9: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ، قَالَ عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا، وقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ". قَالُوا: "فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟". قَالَ: "جُشَاءٌ، وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ". (مسلم رقم 18-2835)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اہلِ جنت جنت میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی، لیکن نہ تو انہیں تھوک آئے گا، اور نہ پیشاب، پاخانہ ہوگا، اور نہ ان کی ناک سے ریزش آئے گی"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "تو کھانے کا کیا ہوگا؟ (یعنی جب پیشاب پاخانہ کچھ بھی نہ ہوگا تو جو کچھ کھایا جائے گا وہ آخر کہاں جائے گا؟)"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ڈکار اور پسینہ، مشک کے پسینہ کی طرح (یعنی غذا کا جو اثر نکلنا ہوگا، وہ انہی دو طریقوں سے نکل جایا کرے گا) اور ان اہلِ جنت کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہوگی، جس طرح تمہارا سانس جاری رہتا ہے"۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ جنت کی ہر غذا کثیف مادہ سے پاک ایسی لطیف اور نورانی ہوگی، کہ پیٹ میں اس کا کوئی فضلہ تیار نہیں ہوگا۔ بس ایک خوشگوار ڈکار کے آنے سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جایا کرے گا، اور کچھ پسینے کے راستے نکلا جایا کرے گا، لیکن اس پسینہ میں بھی مشک کی سی خوشبو ہوگی۔ اس دنیا میں جس طرح آپ سے آپ ہمارے اندر سے

باہر، اور باہر سے اندر سانس کی آمد ورفت ہے، جنت میں اسی طرح اللہ کا ذکر جاری ہو گا، اور سبحان اللہ والحمد للہ، یا سبحان اللہ وبحمدہ سانس کی طرح ہر دم جاری رہے گا۔

حدیث 10:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ-وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ - قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، أَنَّ الْأَغَرَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُنَادِي مُنَادٍ: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا" - فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: "وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ". [الأعراف: 43]۔ (مسلم رقم 22-2837)

ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا جنت میں جنتیوں کو مخاطب کر کے پکارے گا کہ یہاں صحت ہی تمہارا حق ہے، اور تندرستی ہی تمہارے لئے مقدر ہے، اس لیے اب تم کبھی بیمار نہ پڑو گے، اور یہاں تمہارے لئے زندگی اور حیات ہی ہے، اس لئے اب تمہیں موت کبھی نہ آئے گی، اور تمہارے واسطے جوانی اور شباب ہی ہے، اس لئے اب کبھی تمہیں بڑھاپا نہیں آئے گا، اور تمہارے واسطے یہاں چین اور عیش ہی ہے، اس لئے اب کبھی تمہیں کوئی تنگی اور تکلیف نہ ہوگی"۔اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے:

آیت 69:۔وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○

(الاعراف:۴۳)

ترجمہ اُس وقت نِدا آئے گی: "یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے، جو تم کرتے رہے تھے"۔

تشریح جنت صرف آرام اور راحت کا گھر ہے، اس لئے وہاں کسی تکلیف کا، اور کسی تکلیف دہ

حالت کا گزر نہ ہوگا، نہ وہاں بیماری ہوگی، نہ موت آئے گی، نہ بڑھاپا کسی کو ستائے گا، نہ کسی اور قسم کی کوئی تنگی اور پریشانی کسی کو لاحق ہوگی، اور جنتی بندے جب جنت میں پہنچیں گے، تو شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابدی حیات اور ابدی راحت کی یہ بشارت سنا کر ان کو مطمئن کر دیا جائے گا۔

حدیث 11:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ- قَالَ أَبُو النَّضْرِ: سَعْدٌ أَبُو مُجَاهِدٍ- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُدِلَّةِ، مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا إِذَا رَأَيْنَاكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا فَارَقْنَاكَ أَعْجَبَتْنَا الدُّنْيَا، وَشَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْأَوْلَادَ". قَالَ: "لَوْ تَكُونُونَ- أَوْ قَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ- عَلَى كُلِّ حَالٍ عَلَى الْحَالِ الَّتِي أَنْتُمْ عَلَيْهَا عِنْدِي، لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَكُفِّهِمْ، وَلَزَارَتْكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا، لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ كَيْ يَغْفِرَ لَهُمْ". قَالَ: قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ، مَا بِنَاؤُهَا؟". قَالَ: "لَبِنَةُ ذَهَبٍ وَلَبِنَةُ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ، لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ".

"ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ تُحْمَلُ عَلَى الْغَمَامِ، وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ".

(صحیح بطرقه وشواهده: مسند أحمد ج ۱۳ ص ۴۱۰ رقم 8043؛ عبد بن حميد رقم 1420؛ ابن حبان رقم 7387؛ ابن المبارك في "الزهد" رقم 1075؛ ترمذی رقم 2526؛ الطيالسي رقم 2583؛ البيهقي في "البعث" رقم 258؛ الحميدي رقم 1150)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ہماری جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوتی ہے، تو ہمارے دلوں میں رقت اور خوف خدا پیدا ہو جاتا ہے، اور ہم آخرت (کی فکر کرنے) والوں میں ہو جاتے ہیں۔ پھر جب ہم آپ

ﷺ سے دور ہو جاتے ہیں، تو ہمیں دنیا بہت ہی اچھی لگنے لگ جاتی ہے، اور ہم اپنی بیویوں اور اولاد میں گھل مل جاتے ہیں"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم اسی حال میں رہتے، جو تمہارا حال میرے پاس ہوتا ہے، تو فرشتے اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ تم سے مصافحہ کرنے لگتے اور فرشتے تمہارے گھروں میں آجاتے۔ اگر تم گناہ نہیں کرو گے، تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیں گے، جو گناہ کرے گی، تا کہ (ان کے معافی مانگنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے"۔

ہم نے عرض کیا: "جنت کس چیز سے بنی ہے؟ (یعنی اس کی تعمیر پتھروں سے ہوئی یا اینٹوں سے، یا کس چیز سے؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کی تعمیر اس طرح ہے کہ ایک اینٹ سونے کی، اور ایک اینٹ چاندی کی، اور اس کا مسالہ (جس سے اینٹوں کو جوڑا گیا ہے) تیز خوشبودار مشک ہے، اور وہاں کے سنگریزے جو بچھے ہوئے ہیں وہ موتی اور یاقوت ہیں، اور وہاں کی خاک (گویا) زعفران ہے، جو لوگ اس جنت میں پہنچیں گے، ہمیشہ عیش اور چین سے رہیں گے، اور کوئی تنگی، تکلیف ان کو نہ ہو گی۔ اور ہمیشہ زندہ رہیں گے، وہاں ان کو موت نہیں آئے گی، اور کبھی ان کے کپڑے پرانے اور خستہ نہ ہوں گے، اور ان کی جوانی کبھی زائل نہ ہو گی"۔

"تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی: منصف اور عادل حکمران کی، روزہ دار کی جب تک افطار نہ کر لے، مظلوم کی دعا بادلوں سے بھی اوپر اٹھالی جاتی ہے، آسمانوں کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گے، اگرچہ کچھ دیر کے بعد ہی کیوں نہ ہو"۔

حدیث 12: ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِنَاءُ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ".

(صحيح: مسند أحمد ج ١٤ ص ٥٩٣ رقم 8747؛ البزار رقم 3509- كشف الأستار؛ الطبراني في "الأوسط" رقم 2553؛ أبو نعيم في "الحلية" 248/2، 249/2؛ البيهقي في "البعث والنشور" رقم 256، 257؛ أبو نعيم في "صفة الجنة" رقم 137، 138؛ البيهقي في

"البعث والنشور"؛عبد الرزاق رقم20875؛ابن المبارك فی "الزھد-زیادات نعیم بن حماد" رقم252؛ البغوی رقم4391)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کی تعمیر اس طرح ہے کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے''۔

تشریح سوال کے جواب میں جنت کی تعمیر اور وہاں کے فرش اور وہاں کی خاک کے متعلق جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، اس کی اصلی حقیقت اور کیفیت مشاہدے ہی سے معلوم ہوگی، البتہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ جنت کی تعمیر اس طرح نہیں ہوئی ہے کہ کسی عملے نے اسے بنایا ہو، جس طرح ہماری اس دنیا میں عمارتیں بنتی ہیں، بلکہ جنت اور اس کی ہر چیز معماروں اور صناعوں کے توسط کے بغیر اللہ کے حکم سے بنی ہے، جس طرح زمین و آسمان اور آسمان کے ستارے، آفتاب و ماہتاب وغیرہ سب براہ راست اللہ کے حکم سے بنے ہیں۔

آیت 70:۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○(یٰس:۸۲)

ترجمہ وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

6.5:۔ جنت میں دیدارِ الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے

دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ جنت میں ہر جنتی کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، اور دیدار الٰہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہوگی (لیکن مقابلہ، جہت اور مکان سے پاک ہوگا)۔

حق تعالیٰ کا دیدار وہ سب سے بڑی نعمت ہے جس سے اہل جنت کو نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جن کو عقلِ سلیم اور ذوقِ سلیم عطا کیا ہے، وہ اگر خود اپنے وجدان میں غور کریں، تو اس نعمت کی خواہش اور تمنا وہ ضرور اپنے میں پائیں گے، اور کیوں نہ ہو؟ جو بندہ اپنے خالق اور اپنے رب کی بے شمار نعمتیں اس دنیا میں پا رہا ہے، اور پھر جنت میں پہنچ کر اس سے لاکھوں گنا نعمتیں پائے گا، لازماً اس کے دل میں یہ تمنا اور تڑپ پیدا ہو

گی کہ کسی طرح میں اپنے محسن اور کریم رب کو دیکھ پاتا، جس نے مجھے وجود بخشا، اور جو اس طرح مجھ پر اپنی نعمتیں انڈیل رہا ہے۔ پس اگر اسے کبھی بھی یہ نظارہ نصیب نہ ہو، تو یقیناً اس کی لذت ومسرت اور اس کے عیش میں بڑی تشنگی رہے گی، اور اللہ تعالیٰ جس بندہ سے راضی ہوکر اس کو جنت میں پہنچائیں گے، اس کو ہرگز اس سے تشنہ اور محروم نہیں رکھیں گے۔

اہل ایمان کے لیے قرآن مجید میں بھی اس نعمتِ عظمیٰ کی بشارت سنائی گئی ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ارشادات میں صاف صاف اس کی خوش خبری دی ہے، اور تمام اہل ایمان نے بغیر کسی تردد کے اس پر یقین کیا ہے۔ لیکن بعض ایسے طبقے، اور ایسے لوگ جو آخرت کی چیزوں کو بھی اس دنیا کے انداز سے سوچتے ہیں، اور یہاں کے اپنے محدود علم وتجربے کو، علم وتجربے کا آخری اور انتہائی درجہ سمجھتے ہیں، انھیں اس مسئلہ میں شبہات پیش آتے ہیں، وہ سوچتے ہیں کہ دیکھا تو اس چیز کو جاسکتا ہے جو جسم ہو، اور اللہ تعالیٰ نہ تو جسم ہے، نہ اس کا کوئی رنگ ہے، اور نہ اس کے لیے آگے یا پیچھے کی کوئی جہت ہے۔ تو پھر اس کو دیکھا کیونکر جاسکتا ہے! حالانکہ یہ سراسر مغالطہ ہے۔ اگر اہل حق کا یہ عقیدہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا کی انہی آنکھوں سے ہوگا، جو صرف جسم کی، اور کسی رنگ دار چیز ہی کو دیکھ سکتی ہیں، اور جن کی بینائی صرف اس چیز کا ادراک کرسکتی ہے، جو ان کی سیدھ میں، یعنی سامنے ہو۔ تو بیشک ان منکرین کا یہ سوچنا کسی درجہ میں صحیح ہوتا، لیکن نہ قرآن وحدیث نے یہ بتلایا ہے، اور نہ اہل حق کا یہ عقیدہ ہے۔

اہل حق: اہل السنت والجماعت، جو قرآن وحدیث کے اتباع میں اس کے قائل ہیں، کہ جنت میں حق تعالیٰ کا دیدار ان بندوں کو نصیب ہوگا جو اس نعمتِ عظمیٰ کے مستحق ہوں گے۔ وہ اس کے بھی قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو بہت سی ایسی قوتیں عطا فرمائیں گے، جو دنیا میں کسی کو عطا نہیں ہوئیں، اور انہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسی آنکھیں عطا ہوں گی، جن کی بینائی کی قوت اتنی محدود اور کمزور نہ ہوگی، جتنی کہ اس دنیا میں ہماری آنکھوں کی ہے، اور اُن ہی آنکھوں سے اہل جنت کو اپنے ربِّ قدوس کا

دیدار نصیب ہوگا، جو نہ جسم ہے، نہ اس کا کوئی رنگ ہے، اور نہ اس کے لیے کوئی جہت ہے، بلکہ وہ ان سب چیزوں سے وراء الوراء ہے، وہ نور ہے، سراسر نور ہے، اور سارے انوار کا سرچشمہ ہے۔

اس توضیح کے بعد بھی رویت باری کے مسئلہ میں جن لوگوں کو عقلی استحالہ کا وسوسہ ہو، انہیں ذرا دیر کے لیے اس پر غور کرنا چاہیے کہ اپنی مخلوقات کو اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے، یا نہیں؟ اگر دیکھنا صرف ان ہی ذرائع سے، اور ان ہی شرائط کے ساتھ ہوسکتا ہے جن سے ہم دیکھتے ہیں، تو پھر تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بھی کسی کو نہ دیکھ سکتا ہو، کیوں کہ نہ اس کی آنکھ ہے، اور نہ کوئی مخلوق اس کی نسبت سے کسی جہت میں ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کے بغیر دیکھتا ہے، اور ہماری آنکھیں جن چیزوں کو کسی طرح، اور کسی حال نہیں دیکھ سکتیں، وہ ان کو بھی دیکھتا ہے اور بغیر مقابلہ اور جہت کے دیکھتا ہے، انہیں رویتِ باری کے مسئلہ میں بھی اس قسم کا کوئی وسوسہ نہ ہونا چاہئے، اور اللہ و رسول کی اطلاعات اور بشارات پر یقین کرتے ہوئے سمجھ لینا چاہئے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے ایسی آنکھیں نصیب فرمائیں گے، جو حق تعالیٰ شانہ کے جمال کے نظارہ کی لذت بھی حاصل کرسکیں گی۔

قرآن پاک میں اہلِ ایمان کو بشارت سنائی گئی ہے:

آیت 71:۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیامۃ: ۲۲، ۲۳)

مطلب یہ ہے کہ اہلِ جنت کے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، وہ خوش وخرم اور شاد ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

اور اس کے بالمقابل دوسرے موقع پر مکذبین اور منکرین کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

آیت 72:۔ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ (اَلْمُطَفِّفِيْنَ: ۱۵)

ترجمہ ہرگز نہیں! بالیقین اُس روز یہ اپنے رب کی دید سے محروم رکھے جائیں گے۔

یعنی یہ بدنصیب لوگ اس دن اپنے رب سے روک دیئے جائیں گے، اس کی زیارت اور اس کے دید سے محروم رکھے جائیں گے۔

جنت میں حق تعالیٰ کی رویت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو احادیث مروی ہیں، وہ سب مل کر حد تواتر کو پہنچ جاتی ہیں، اور ایک مومن کے یقین کے لیے بالکل کافی ہیں۔

1 دنیوی آنکھیں اللہ تعالیٰ کو نہیں پا سکتیں۔

آیت 73:۔ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ (الانعام:۱۰۳)

ترجمہ نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں، اور وہ تمام نگاہوں کو پالیتا ہے۔ اس کی ذات اتنی ہی لطیف ہے، اور وہ اتنا ہی باخبر ہے۔

2 آیت میں ''زِيَادَةٌ'' سے مراد حق تعالیٰ کے دیدار کی نعمت ہے۔

آیت 74:۔ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (یونس:۲۶)

ترجمہ جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے لیے بھلائی ہو اور مزید فضل۔ اُن کے چہروں پر روسیاہی اور ذلت نہ چھائے گی۔ وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

3 اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے وقت اہل جنت کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے۔

آیت 75:۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیامۃ:۲۲، ۲۳)

ترجمہ اُس روز کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

حدیث 13:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نُودُوا: "يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! إِنَّ لَكُمْ مَوْعِدًا عِنْدَ اللهِ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ". فَقَالُوا: "وَمَا هُوَ؟ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَتُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ، وَتُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟". قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَاللهِ! مَا أَعْطَاهُمُ اللهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ". ثُمَّ تَلَا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ"
[يونس: 26].

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد ج۱۳ ص۲۶۵ رقم18935، 18936، 18941، 23925؛ مسلم رقم297-181، 298-181؛ ابن ماجہ رقم187؛ ترمذی رقم2552، 3105؛ سنن کبریٰ نسائی رقم7718، 11170؛ ابن خزيمة في "التوحيد" ج2 ص443 -447؛ الشاشي رقم988، 989، 990؛ الآجري في "الشريعة" رقم602، 603؛ اللالكائي في "شرح أصول الاعتقاد" رقم833، 878؛ البيهقي في "الاعتقاد" ص79؛ الطيالسي رقم1315؛ هناد في "الزهد" رقم171؛ الدارمي في "الرد على الجهمية" رقم175؛ ابن أبي عاصم في "السنة" رقم472؛ البزار في "مسنده" رقم 2087؛ الطبري في "تفسيره" رقم17626؛ أبو عوانة رقم411؛ الطبراني في "الكبير" رقم7314، 7315؛ "معجم الأوسط" رقم760؛ ابن عدي في "الكامل" 676/2؛ ابن منده في "السنة" رقم784، 785، 786؛ أبو نعيم في "الحلية" 155/1؛ البيهقي في "البعث والنشور" رقم491؛ البغوي في "شرح السنة" رقم4393؛ ابن حبان رقم7441)

ترجمہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: ''اے اہل جنت! اللہ کے ہاں تمہارے لیے ایک ایسا وعدہ ہے جس کو ابھی تم نے نہیں دیکھا ہے'' (کیا تم چاہتے ہو میں تم کو ایک چیز مزید عطا کروں؟ یعنی تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا، اس پر مزید اور اس سے سوا ایک خاص چیز اور عنایت کروں)۔ وہ بندے عرض کریں گے: ''وہ کیا ہے؟ آپ نے ہمارے چہرے روشن کئے (یعنی سرخروئی اور خوبروئی عطا فرمائی)، اور دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کیا (اب اس کے آگے اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں؟)''۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان بندوں کے اس جواب کے بعد یکا یک حجاب اٹھ جائے گا (یعنی ان کا آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا جائے گا)۔ پس وہ روئے حق، اور جمالِ الٰہی کو بے پردہ دیکھیں گے، پس ان کا حال یہ ہوگا (اور وہ محسوس کریں گے) کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا، اس سب

سے زیادہ محبوب اور پیاری چیز ان کے لئے یہی دیدار کی نعمت ہے، یہ بیان فرما کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس:۲۶)

جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھی بندگی والی زندگی گزاری، ان کے لیے اچھی جگہ ہے (یعنی جنت ومافیہا)، اوراس پر مزید ایک نعمت (یعنی دیدارِ حق)۔

تشریح: آنکھوں سے پردہ اٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دفعۃً ان کی آنکھوں کو بینائی کی ایسی طاقت عطا فرمادے گا کہ وہ روئے حق کا نظارہ کرسکیں گے۔ واللہ اعلم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر میں جو آیت تلاوت فرمائی، اس کے ذریعہ یہ بتلایا ہے کہ اس آیت میں ''زِيَادَةٌ'' سے مراد حق تعالیٰ کے دیدار کی نعمت ہے، جو جنت اور نعمائے جنت کے علاوہ اور ان سے سوا ہے۔

حدیث 14:- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ، فَرَفَعُوا رُءُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ: {سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ} [يس: 58]، قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ، مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ، وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ

(سنن ابن ماجہ رقم 184؛ المعجم لابن المقرئ رقم 242؛ رؤية الله للدارقطني، رقم 51؛ صفة الجنة، لأبي نعيم، رقم 91؛ أبو نعيم في "الحلية" 6/ 208 - 209؛ البعث والنشور رقم 448؛ الشریعۃ للآجری رقم 615؛ رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ الْفَضْلُ بْنُ عِيسَى الرَّقَاشِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ: مجمع الزوائد رقم 11300؛ هٰذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لضعف الفضل بن عيسى بن إبان الرقاشي: مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه. البوصيري، رقم 67؛ صفة الجنة، لابن

أبي الدنيا، رقم 98؛ جمع الجوامع المعروف بـ "الجامع الكبير" للسيوطي، رقم 230/ 12423؛ البزار رقم 2253 - كشف الأستار؛ العقيلي في "الضعفاء" 2/ 274؛ ابن عدي في "الكامل" 6/ 2039 - 2040؛ اللالكائي في "أصول الاعتقاد" رقم 836؛ تخريج الطحاوية رقم 141؛ المشكوٰة رقم 5664؛ مختصر العلو رقم 251)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب جنتی جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے، اچانک ان کے سامنے ایک نُور بلند ہوگا، وہ سر اُٹھائیں گے۔ کیا دیکھیں گے کہ پروردگارِ عالم اُن پر جلوہ فرما ہے، اور فرمارہا ہے: ''اے اہلِ جنت! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ''۔ قرآن کریم کی آیت:

آیت 76:۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ (یٰس: ۵۸)

ترجمہ ربِّ رحیم کی طرف سے اِن کو سلام کہا گیا ہے۔

کا یہی مطلب ہے۔ وہ انھیں دیکھے گا، اور یہ اُسے دیکھا کریں گے اور (دیدارِ الٰہی میں ایسے مستغرق ہو جائیں گے کہ) جب تک ادھر نظر رہے گی جنت کی کسی نعمت کی طرف اِلتفات تک نہ کریں گے، یہاں تک کہ دیدار ختم ہو جائے گا، اور صرف اس کا نُور باقی رہے گا۔ اور اس نُور کی برکات اُن پر اُن کے گھروں میں باقی رہیں گی''۔

تشریح والد و اولاد، حاکم و محکوم، احباب و اعزہ کے سلام کی لذت سے تمام دنیا آشنا ہے۔ خالق کے سلام سے لطف اندوزی صرف اہل جنت کا حصہ ہے۔ یہ تشریف و تکریم کی انتہاء ہے۔ جو ذات کی نورِ حقیقی ہے، اس کے احتجاب کے بعد نُور کا بقا ایسا ہی ہے جیسا کہ غروبِ آفتاب کے بعد روشنی کا۔

4 جنت میں جنتی لوگ اس قدر واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، جس طرح چودھویں رات کے چاند کو واضح اور مکمل شکل میں دیکھا جاتا ہے۔

حدیث 15:۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا

قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟". قَالُوا: "لَا، يَا رَسُولَ اللهِ". قَالَ: "هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟". قَالُوا: "لَا، يَا رَسُولَ اللهِ". قَالَ: "فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ". (مسلم رقم 299-182)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ''یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟''۔ لوگوں نے عرض کیا: ''نہیں، یا رسول اللہ!''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: ''جب بادل نہ ہوں، تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟''۔ لوگوں نے عرض کیا: ''نہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے''۔

حدیث 16:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ". قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! نَرَى رَبَّنَا؟". قَالَ: فَقَالَ: "هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ نِصْفَ النَّهَارِ؟". قَالُوا: "لَا". قَالَ: "فَتُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟". قَالُوا: "لَا". قَالَ: "فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي ذٰلِكَ". قَالَ الْأَعْمَشُ: "لَا تُضَارُّونَ يَقُولُ: لَا تُمَارُونَ".

(صحيح على شرط البخاری: مسند أحمد ج ۱۷ ص ۱۹۱ تا ۱۹۳ رقم 11120؛ مسلم رقم 302-183؛ ابن ماجه رقم 179؛ ابن أبي عاصم فی "السنة" رقم 452، 457، 635؛ أبو يعلى رقم 1006؛ ابن خزيمة فی "التوحيد" ج ۲ ص ۴۱۳، ۴۲۱، ۴۲۳؛ ترمذی رقم 2554؛ منتخب عبد بن حميد رقم 920؛ بخاری رقم 4581، 7439؛ ابن حبان رقم 7377؛ الآجری فی "الشريعة" رقم 600، 601؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، اللالكائی

رقم818؛البیہقی فی "الأسماء والصفات" رقم745؛المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم، لأبی نعیم، رقم460؛ابن مندہ فی "الإیمان" رقم810،816،817،818؛ الحاکم فی "المستدرک" رقم8736؛ والبیہقی فی "مستدرکات البعث" رقم252؛ رؤیۃ اللہ للدارقطنی، رقم4،11؛ مستخرج ابی عوانہ رقم430)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ (جنت میں) اپنے رب کا ضرور دیدار کرو گے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟''۔ لوگوں نے عرض کیا: ''نہیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: ''کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟''۔ لوگوں نے عرض کیا: ''نہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر اسی طرح (بغیر کسی دقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے، جیسے تم ان (سورج اور چاند) کو دیکھتے ہو''۔

حدیث 17: ـحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ". ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ" [ق: 39].

قَالَ شُعْبَةُ: "لَا أَدْرِي، قَالَ: "فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ" أَوْ لَمْ يَقُلْ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم19190، 19205، 19251؛ مسند حمیدی رقم817؛ بخاری رقم554، 573، 4851، 7434، 7435، 7436؛ مسلم رقم211-633؛ ابن ماجہ رقم177؛ سنن ابی داود رقم4729؛ الرد علی الجھمیۃ للدارمی، رقم171؛ سنن کبریٰ نسائی رقم460، 7713، 11267، 11460؛ حدیث السراج رقم1401، 1403، 1404؛ مسند السراج رقم551، 552، 1099؛ مستخرج ابی عوانہ رقم1112؛ ابن حبان رقم7442، 7443، 7444؛ الشریعہ للآجری رقم593؛ معجم اوسط رقم8057؛ معجم کبیر طبرانی رقم2224، 2225، 2226، 2227،

2228، 2229. 2230. 2231، 2232، 2233، 2234، 2235، 2236، 2237، 2288، 2292؛ الاعتقاد والهداية، ص۱۲۹؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 1682، 2181؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم 797؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 446. 447. 448. 449. 451؛ اللالکائی فی "أصول الاعتقاد" رقم 829؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم 378؛ الخطیب فی "تاریخه" 10/468؛ الدار قطنی فی "الرؤیة" رقم 88. 90. 96. 128)

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک رات کو) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا (اور چودھویں کا چاند پوری آب وتاب کے ساتھ، اور بھرپور نکلا ہوا تھا)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے مخاطب ہوکر فرمایا: "یقیناً تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے، جیسے کہ اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی کشمکش نہیں کرنی پڑے گی، اور کوئی زحمت نہ ہوگی۔ پس اگر تم یہ کرسکو کہ طلوعِ آفتاب سے پہلی والی نماز اور غروبِ آفتاب سے پہلی والی نماز کے مقابلے میں کوئی چیز کبھی تم پر غالب نہ آئے (یعنی کوئی مشغلہ اور کوئی دلچسپی اور آرام طلبی ان نمازوں کے وقت میں تمہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرسکے)، تو لازماً ایسا کرو۔ (پھر إنْ شَاءَ اللهُ دیدارِ حق اور نظارۂ جمالِ الٰہی کی نعمت ضرور تم کو نصیب ہوگی)۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

آیت 77:۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔ (ق:39)

ترجمہ اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو۔ طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے۔

تشریح دنیا میں جب کسی حسین وجمیل چیز کے دیکھنے والے لاکھوں کروڑوں جمع ہوجائیں، اور سب اس کے دیکھنے کے انتہائی درجہ میں مشتاق ہوں، تو ایسے موقعوں پر عموماً بڑی کشمکش اور بڑی زحمت ہوتی ہے، اور اس چیز کو اچھی طرح دیکھنا بھی مشکل ہوتا ہے، لیکن چاند کا معاملہ یہ ہے کہ اس کو مشرق ومغرب کے آدمی بغیر کسی کشمکش اور زحمت کے، اور پورے اطمینان سے بیک وقت دیکھ سکتے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مثال سے سمجھایا کہ جنت میں حق تعالیٰ کا دیدار اسی طرح بیک وقت اس کے

بے شمار خوش نصیب بندوں کو نصیب ہوگا، اور کسی کو کشمکش اور زحمت سے سابقہ نہیں پڑے گا، سب کی آنکھیں بڑے سکون واطمینان سے وہاں جمالِ حق کے نظارہ کی لذت حاصل کریں گی۔ أَللّٰهُمَّ! اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔

آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے عمل کی طرف بھی توجہ دلائی، جو بندہ کو اس نعمت (دیدارِ حق) کا مستحق بنانے میں خاص اثر رکھتا ہے، یعنی فجر وعصر کی نمازوں کا خصوصیت سے ایسا اہتمام، کہ کوئی مشغولیت اور کوئی دلچسپی ان نمازوں کے وقت میں اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے، اگرچہ فرض تو پانچ نمازیں ہیں، لیکن نصوص کتاب وسنت ہی سے مفہوم ہوتا ہے کہ ان دو نمازوں کو خاص اہمیت اور فضیلت حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی آیت: ''وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ'' پڑھ کر، ان دو نمازوں کی اسی خصوصیت اور فضیلت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

حدیث 18:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ، قَالَ: قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَكُلُّنَا يَرَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَمَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ؟". قَالَ: "يَا أَبَا رَزِينٍ! أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ؟". قَالَ: قُلْتُ: "بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "فَاللهُ أَعْظَمُ".

(حسن: مسند أحمد، رقم 16186، 16192، 16193، 16194، 16196، 16198؛ ابن ماجہ رقم 180؛ سنن ابی داؤد رقم 4731؛ الرد علی الجهمية، للدارمی، رقم 176؛ التوحيد لابن خزیمہ ج ۲ ص ۴۳۹؛ الشریعۃ للآجری رقم 605، 606؛ رؤية الله، للدارقطني، رقم 186، 187، 188، 189، 190؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 838، 839؛ عبد الله بن أحمد فی "السنة" رقم 257، 258، 261؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 1190؛ السنة، لابن أبي عاصم رقم 459؛ ابن حبان رقم 6141؛ ابن خزيمة في "التوحيد" ج 2 ص 438؛ قال الحاكم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وقال الذهبي: صحيح: مستدرک حاکم رقم 8682؛ الطبراني في "الكبير" 19/ رقم (465، 466)؛ حسنه الألباني في ظلال

الجنة:459،460؛)

ترجمہ حضرت أَبُوْرَزِيْنِ الْعُقَيْلِيُّ لَقِيطُ بْنُ عَامِرِ الْمُنْتَفِقِ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: ''یارسول اللہ! کیا قیامت میں ہم میں سے ہر ایک اپنے رب کو اکیلا (بغیر بھیڑ بھاڑ اور کشمکش کے) دیکھ سکے گا؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابورزین! کیا چودھویں رات کو تم میں سے ہر ایک چاند کو بجائے خود اور اکیلا بغیر بھیڑ بھاڑ کے نہیں دیکھتا؟''۔ میں نے عرض کیا: ''ہاں! بے شک چاند کو تو ہم سب ہی اسی طرح دیکھتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(وہ تو اللہ کی مخلوق ہے)۔ پھر اللہ تعالیٰ تو بڑی جلالت والا اور نہایت عظمت والا ہے (پھر اس کے لیے کیا چیز مشکل ہے؟)۔

5 قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا

حدیث19:-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارٌ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيهَا، فَأَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ: "أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ؟". قَالُوا: "بَلَى". قَالَ: "أَمَا إِنِّي قَدْ دَعَوْتُ فِيهِمَا بِدُعَاءٍ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ: "أَللّٰهُمَّ! بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّينَ".

(صحیح:مسند أحمد رقم18325، 18313؛نسائی رقم1306؛ مصنف ابن أبی شيبة رقم29346،442؛عبدالله بن أحمد بن حنبل فی "السنة" رقم279،280؛ابن أبی عاصم فی "الآحاد والمثانی" رقم276؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم128، 129، 378، 424، 429، 1228؛ الطبرانی فی "الدعاء" رقم625؛ الدارقطنی فی "الرؤية" رقم158، 159؛ البزار فی "مسنده" رقم1392، 1393؛ النسائی فی "الكبرى" رقم1229، 1230 ؛

سنن نسائی رقم 1305، 1306؛ ابن حبان رقم 1971؛ التوحید لابن خزیمہ رقم ج ا ص ۳۳؛ عثمان بن سعید الدارمی فی "الرد علی الجهمية" ص 51؛ محمد بن نصر المروزی فی "قیام الليل" ص 147 (مختصر المقریزی)، ابن خزیمة فی "التوحید" ص 12؛ ابن حبان رقم 1971؛ الطبرانی فی "الدعاء" رقم 624، 625؛ ابن منده فی "الرد علی الجهمية" رقم 86؛ الحاکم 524/1؛ اللالکائی فی "أصول اعتقاد أهل السنة" رقم 844، 845؛ البیهقی فی "الأسماء والصفات" رقم 244، 247؛ "الدعوات الکبیر" رقم 220؛ أبو یعلی رقم 1624)

ترجمہ حضرت ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کچھ ہلکی اور مختصر نماز پڑھائی تو لوگوں نے اس پر کچھ چہ میگوئیاں کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟ کیا میں نے رکوع اور سجدے (اور دوسرے ارکان) پوری طرح ادا نہیں کئے؟''۔ لوگوں نے کہا: ''یہ بات تو نہیں، لیکن ہم نے محسوس یہی کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے (اس وقت) بہت ہلکی نماز پڑھی'' ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے تو رکوع وسجود اور دوسرے ارکان پوری طرح ادا کرنے کے علاوہ نماز میں (اچھی خاصی طویل) وہ خاص دعا بھی کی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی کیا کرتے تھے (اور وہ یہ ہے):

"أَللّٰهُمَّ! بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، أَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، أَللّٰهُمَّ! زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ".

ترجمہ اے میرے اللہ! تو عالم الغیب ہے، اور تجھے اپنی مخلوق پر پوری قدرت حاصل ہے۔ تو اپنے اس علم غیب اور اس قدرت مطلقہ سے مجھے اس وقت تک دنیا میں رکھ، جب تک تیرے علم میں میری زندگی میرے لیے باعث خیر ہو، اور مجھے اس وقت دنیا سے اٹھالے، جب اٹھایا جانا میرے لئے بہتر ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرا خوف اور تیری خشیت خلوت میں اور جلوت میں، اور مانگتا ہوں تجھ سے بے لاگ اور

خدا لگتی مخلصانہ بات کرنے کی توفیق، رضامندی کی حالت میں اور سخت ناراضی کی حالت میں (یعنی مجھے توفیق دے کہ کسی کی رضامندی یا ناراضی کی وجہ سے حق و انصاف کے خلاف کوئی بات نہ کہوں)۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں میانہ روی، تنگدستی میں اور خوش حالی میں، اور میں سائل ہوں رضا بالقضا کی صفت کا، اور سوال کرتا ہوں تجھ سے آخرت کے جاودانی عیش و آرام کا اور آنکھوں کی اس ٹھنڈک کا جو کبھی منقطع نہ ہو، اور تجھ سے مانگتا ہوں مرنے کے بعد ٹھنڈی اور چین و سکون کی زندگی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کا اشتیاق، بغیر اس کے کہ کوئی ضرر رساں کیفیت پیدا ہو، اور بغیر اس کے کہ کسی گمراہ کن فتنہ میں آزمائش ہو۔ اے میرے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور دوسرے کے لیے ذریعہ ہدایت بنا"۔

ذهب أهل السنة الى ان الله تعالى يجوز ان يرى وان المومنين فى الجنة يرونه منزها عن المقابلة والجهة والمكان. (شرح المقاصد: ج ۳ ص ۱۳۴)

ترجمہ اہل السنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا جا سکتا ہے۔ مؤمنین جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، رؤیتِ باری تعالیٰ مقابلہ، جہت اور مکان سے پاک ہوگی۔

6.6:۔ اہل جنت کے لیے حق تعالیٰ کی دائمی رضا

حدیث 20:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: "يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ!"۔ فَيَقُولُونَ: "لَبَّيْكَ رَبَّنَا! وَسَعْدَيْكَ"۔ فَيَقُولُ: "هَلْ رَضِيتُمْ؟"۔ فَيَقُولُونَ: "وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ"۔ فَيَقُولُ: "أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ"۔ قَالُوا: "يَا رَبَّنَا! فَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟"۔ قَالَ: "أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عليكم بعده أَبَدًا"۔

(صحیح:مسند أحمد رقم 11835، نحوه مطولاً برقم 11898؛ بخاری رقم 6549، 7518؛ مسلم رقم 9 - 2829؛ ابن المبارك برواية نعيم بن حماد فى "الزهد" رقم 430؛ الترمذى رقم 2555؛ النسائى فى "الكبرى" رقم 7702؛ ابن منده فى "الإيمان" رقم 819؛ أبو نعيم فى "الحلية" 6/342، 8/184؛ "صفة الجنة" لأبى نعيم رقم 282؛ البيهقى فى "البعث" رقم 445؛ "الأسماء والصفات" رقم 474، 1054؛ ابن حبان رقم 7440؛ البغوى فى "شرح السنة" رقم 4394؛ الصحيحة: رقم 3054)

ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''(جنتی جب جنت میں پہنچ جائیں گے اور وہاں کی نعمتیں ان کو عطا ہو جائیں گی تو) اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کر کے فرمائیں گے: ''اے اہلِ جنت!''۔ وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، آپ کی بارگاہ قدس میں، اور ساری خیر اور سب بھلائی آپ ہی کے قبضے میں ہے (جس کو چاہیں عطا فرمائیں، یا عطا نہ فرمائیں)''۔ پھر اللہ تعالیٰ ان بندوں سے فرمائیں گے: ''تم خوش ہو؟ (یعنی جنت اور جو نعمتیں جنت میں تم کو دی گئی، تم ان سے راضی ہو؟)''۔ یہ جنتی بندے عرض کریں گے: ''اے پروردگار! جب آپ نے ہمیں یہاں وہ کچھ نصیب فرمایا، جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا تھا (یعنی آپ کی بخشش، اور آپ کے کرم سے جب یہاں ہمیں وہ نعمتیں اور وہ راحتیں اور لذتیں نصیب ہیں، جو دنیا میں کسی بڑے سے بڑے کو بھی نصیب نہیں تھیں)، تو ہم کیوں راضی اور خوش نہ ہوں گے''۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''کیا میں تمہیں اس سب سے اعلیٰ و افضل ایک چیز اور دوں!''۔ وہ بندے عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب! وہ کیا چیز ہے، جو اس جنت اور اس کی ان نعمتوں سے بھی افضل ہے؟''۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''میں تم کو اب اپنی دائمی اور ابدی رضامندی، اور خوشنودی کا تحفہ دیتا ہوں، اس کے بعد اب میں کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا''۔

تشریح جنت اور اس کی ساری نعمتیں عطا فرمانے کے بعد اس رب کریم کا اپنے بندوں سے پوچھنا: ''تم راضی ہو، خوش اور مطمئن ہو؟'' بجائے خود کتنی بڑی نعمت ہے اور پھر دائمی

رضا کا تحفہ، اور کبھی ناراض نہ ہونے کا اعلان، کتنا بڑا انعام اور احسان ہے، اس سے جو لذت اور مسرت اہلِ جنت کو اس وقت حاصل ہوگی، اگر اس کا ایک ذرہ اس دنیا میں ہم پر منکشف کر دیا جائے، تو دنیا کی کسی لذت اور مسرت کی چاہت ہمارے دلوں میں نہ رہے، بے شک اللہ کی رضا، جنت اور اس کی ساری نعمتوں سے بہت ہی اعلیٰ و بالا ہے۔وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ۔اور لذت و مسرت میں اعلان رضا سے بڑھ کر صرف ''دیدارِ الٰہی'' ہے۔

6.7:۔ جنت حق ہے

1 جنت حق ہے، اس پر ایمان لانا فرض ہے۔یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انعام کی جگہ ہے، اس کی لمبائی، چوڑائی بے حد وحساب ہے۔

آیت 78:۔وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (آل عمران: ۱۳۳)

ترجمہ دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔

آیت 79:۔وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ۔ (ق:۳۱)

ترجمہ اور جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی، کچھ بھی دُور نہ ہوگی۔

والجنة حق، والنار حق، لأن الآيات والأحاديث الواردة في أثباتهما أشهر من أن تخفى، وأكثر من أن تحصى.

(شرح العقائد النسفية،ص۲۵۷۔المؤلف: سعد الدين مسعود بن عمر التفتازاني رحمه الله (المتوفى:۷۹۳ھ)۔الناشر: مكتبة البُشرىٰ، کراچی۔ ۱۴۳۲ھ)

ترجمہ جنت حق ہے، دوزخ بھی حق ہے، اس لیے کہ آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ شریفہ ان دونوں کے اثبات میں بہت زیادہ مشہور اور اتنی کثرت سے وارد ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے۔

6.8:۔ جنت میں داخلہ فضل الٰہی سے ہوگا

تمام اہل جنت کا جنت میں داخلہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے کرم سے ہوگا، جنت میں کسی کا داخلہ اللہ تعالیٰ پر واجب اور ضروری نہیں۔

آیت 80:۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ. (الانبیاء: ۲۳)

ترجمہ وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جواب دِہ نہیں ہے اور سب جواب دہ ہیں۔

حدیث 21:۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَدِّدُوا وَ قَارِبُوا، وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ" قَالُوا: "وَلَا أَنْتَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ!" قَالَ: "وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ. (مسلم رقم: 78-2818)

ترجمہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سیدھے چلتے جاؤ، قریب قریب رہو، اور خوش خبری سناتے جاؤ، اس لیے کہ کسی شخص کو بھی اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کراسکتا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور میں بھی، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ اس بات کو جان لو! اللہ کے ہاں وہ عمل زیادہ محبوب ہے جس پر مداومت ہو، اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو''۔

وَأَنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَهُمَا أَهْلًا فَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَضْلًا مِنْهُ وَمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ إِلَى النَّارِ عَدْلًا مِنْهُ.

(العقيدة الطحاوية، ص ۷۳)

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہی جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔ ان دونوں کے لیے ان کے اہل (مؤمن وکافر) بھی پیدا کیے۔ پھر ان میں سے جس کے لیے چاہا، اپنے فضل سے جنت میں داخل کردیا، اور جس کے لیے چاہا، اپنے عدل سے جہنم میں داخل کردیا۔

6.9:۔ جنت کافر ومشرک پر حرام ہے

1 جنت کافر ومشرک پر حرام ہے، کوئی کافر، مشرک اور منافق ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

آیت 81:۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ (المائدہ:۷۲)

ترجمہ یقیناً کفر کیا اُن لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابنِ مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا ''اے بنی اسرائیل، اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔'' جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

آیت 82:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰي يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ۔ (الاعراف:۴۰)

ترجمہ یقین جانو، جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے۔ اُن کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اُونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

آیت 83:۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ۔ (فاطر:۳۶)

ترجمہ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے جہنّم کی آگ ہے۔ نہ اُن کا قصہ پاک کردیا جائے گا کہ مرجائیں اور نہ اُن کے لیے جہنّم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔ اِس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اُس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو۔

6.10:۔ جنت اب بھی موجود ہے

جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔

آیت 84:۔ وَسَارِعُوٓا إِلَىٰ مَغۡفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ أُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِينَ۔ (آل عمران: ۱۳۳)

ترجمہ: دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ اُن اللہ سے ڈرنے والے لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔

حدیث 22:۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: "أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ، مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ"، ثُمَّ قَرَأَ: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ. جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ"۔ (السجدۃ: 17)۔

(بخاری رقم 4780، 3244، 4779، 7498؛ مسلم رقم 2 - 2824، 3 - 2824، 4 - 2824؛ ترمذی رقم 3197، 3292؛ ابن ماجہ رقم 4328؛ جامع معمر بن راشد رقم 20874؛ عبد اللہ بن المبارك فی "الزهد- زيادات نعيم بن حماد" رقم 273؛ مسند حمیدی رقم 1167؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 33974، 33995؛ مسند احمد رقم 8143، 9649، 10017، 10423؛ سنن دارمی رقم 2870؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 11019؛ مسند ابی یعلیٰ رقم 6276؛ ابن حبان رقم 369)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی جنت تیار کر رکھی ہے، جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں، جنھیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے، نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے، تمہیں اس پر کسی قسم کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت85:۔فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ○(السجدة:١٧)

ترجمہ پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزاء میں اُن کے لیے چھپا رکھا گیا ہے، اس کی کسی متنفس کو خبر نہیں ہے۔

حدیث23:۔قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ"۔ قَالُوا: "بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ!؟"۔ قَالَ: "بِكُفْرِهِنَّ"۔ قِيلَ: "يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟"۔ قَالَ: "يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"۔

(بخاری رقم1052، 5197، 748؛ مسلم رقم17 - 907؛ سنن نسائی رقم1493؛ مؤطا مالک رقم640/ 199؛ مستخرج أبي عوانة، رقم2458؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة، اللالكائي، رقم2266؛ السنن الكبرى، بيهقي، رقم6302؛ مصنف عبد الرزاق رقم4925؛ مسند احمد رقم2711، 3374؛ ابن حبان رقم2832، 2853)

ترجمہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا۔ پھر میں نے اس میں سے انگور کے گچھے کو پکڑنا چاہا۔ اگر میں اس کو پکڑ لیتا، تو تم اس کو دنیا کے فنا ہونے (یعنی قیامت) تک کھاتے رہتے (تو وہ پھر بھی ختم نہ ہوتا)۔ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی۔ جو منظر میں نے آج جہنم کا دیکھا ہے، اس سے برا منظر میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا ہے۔ میں نے جہنم میں عورتوں کو بہت زیادہ دیکھا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے کفر کی وجہ سے''۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ''کیا وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ وہ احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر آپ ان سے ایک زمانہ احسان کرتے رہیں، پھر وہ آپ سے ایک بات بھی دیکھ لیں، تو کہہ دیتی ہیں: میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھی ہی نہیں''۔

حدیث 24: - حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّافِعِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْزُوقٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: "يَا جِبْرَائِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: "لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا". ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: "اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: "وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ". ثُمَّ خَلَقَ النَّارَ، فَقَالَ: "يَا جِبْرَائِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: "لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا". قَالَ: فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: "اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا". قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: "يَا رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا".

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - سكت عنه الذهبي في التلخيص

(المستدرك على الصحيحين، ج ۱ ص ۷۹، رقم 72؛ مسند احمد رقم 8398؛ سنن ابی داؤد رقم 4744؛ ترمذی رقم 2560؛ سنن نسائی رقم 3763؛ مسند ابی یعلی رقم 5940؛ ابن حبان 7394)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا، تو اپنے مقرب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''تم جاؤ اور اس کو دیکھو (کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے، اور اس میں کیسی کیسی نعمتیں پیدا کی ہیں)''۔ وہ گئے، اور انہوں نے جا کر جنت کو اور راحت ولذت کے ان سامانوں کو دیکھا، جو اللہ تعالیٰ نے اہلِ جنت کے لیے اس میں تیار کئے ہیں۔ پھر حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''خداوندا! آپ کی عزت وعظمت کی قسم! (آپ نے جنت کو ایسا حسین بنایا ہے اور اس میں راحت ولذت کے ایسے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ) جو کوئی بھی اس کا حال سن پائے گا، وہ اس میں ضرور پہنچے گا (یعنی اس کا حال سن کر وہ دل وجان سے اس کا طالب بن جائے گا، اور پھر اس میں پہنچنے کے لئے جو اچھے اعمال کرنے چاہئیں وہ پوری مستعدی کے ساتھ وہی اعمال

کرے گا، اور جن برے کاموں سے بچنا چاہئے، ان سے پوری طرح بچے گا اور اس طرح اس میں پہنچ ہی جائے گا)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے گھیر دیا (یعنی جنت کے گرد شرعی احکام کی پابندی کا باڑہ لگا دیا، جو طبیعت اور نفس کے لئے بہت شاق اور گراں ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں پہنچنے کے لئے احکام کی اطاعت کی گھاٹی کو عبور کرنے کی شرط لگا دی، جس میں طبیعتوں کو اور نفسوں کو بڑی سختی اور دشواری محسوس ہوتی ہے)۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''اب پھر جاؤ، اور پھر اس جنت کو (اور اس کے گرداگرد لگائی ہوئی باڑہ کو) دیکھو''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پھر گئے، اور جا کر پھر جنت کو دیکھا اور اس مرتبہ آ کر فرمایا: ''خداوندا! قسم آپ کی عزت وعظمت کی! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جا سکے گا (مطلب یہ ہے کہ جنت میں جانے کے لیے شرعی احکام کی پابندی کی گھاٹی کو عبور کرنے کی جو شرط آپ کی طرف سے لگائی گئی ہے، وہ نفس اور نفسانی خواہشات رکھنے والے انسان کے لئے اتنی شاق، اور اس قدر دشوار ہے کہ اس کو کوئی بھی پورا نہ کر سکے گا، اس لئے مجھے ڈر ہے کہ اب اس جنت کو شاید کوئی بھی حاصل نہ کر سکے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے جب دوزخ کو بنایا تو پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''جاؤ اور ہماری بنائی ہوئی دوزخ کو (اور اس میں انواع و اقسام کے عذاب کے جو سامان پیدا کئے ہیں، ان کو) دیکھو''۔ وہ گئے اور جا کر اس کو دیکھا، اور آ کر عرض کیا: ''خداوندا! آپ کی عزت کی قسم! (آپ نے دوزخ کو تو ایسا بنایا ہے کہ میرا خیال ہے کہ) جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا وہ کبھی بھی اس میں نہ جائے گا (یعنی ایسے کاموں کے پاس نہیں جائے گا جو آدمی کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں)۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو شہوات اور نفسانی لذات سے گھیر دیا (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات والے وہ اعمال جن میں انسان کی طبیعت اور نفس کے لئے بڑی کشش ہے، جہنم کے گرد اُن کی باڑ لگا دی، اور اس طرح جہنم کی طرف جانے کے لئے بڑی کشش پیدا ہو گئی)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ''اب پھر جا کر اس دوزخ کو دیکھو''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت

جبرائیل علیہ السلام پھر گئے اور جا کر اس کو اور اس کے گرد شہوات ولذات کی جو باڑ لگائی گئی تھی، اس کو) دیکھا اور آ کر عرض کیا: ''خداوندا! آپ کی عزت وجلال کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ سب انسان اسی میں نہ پہنچ جائیں (مطلب یہ ہے کہ جو شہوات و لذات سے آپ نے جہنم کو گھیر دیا ہے، ان میں نفس رکھنے والے انسانوں کے لئے اتنی زبردست کشش ہے کہ ان سے رکنا بہت مشکل ہے اور اس لئے خطرہ ہے کہ بے چاری ساری اولادِ آدم نفسانی لذات وشہوات کی کشش سے مغلوب ہو کر دوزخ ہی میں نہ پہنچ جائے)۔

6.11:۔ جنت میں داخلہ قیامت میں ہی ہوگا

اہل جنت، جنت میں قیامت کے بعد داخل ہوں گے، قیامت سے پہلے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، سوائے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے کہ وہ زمین پر آنے سے پہلے جنت میں رہ چکے ہیں۔

آیت86:۔وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ (البقرہ:۳۵)

ترجمہ اور پھر ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا: ''تم اور تمہاری بیوی، دونوں جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ، مگر اِس درخت کا رُخ نہ کرنا، ورنہ ظالموں میں شمار ہو گے''۔

حدیث25:۔حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: "مَنْ أَنْتَ؟". فَأَقُولُ: "مُحَمَّدٌ". فَيَقُولُ: "بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ"۔ (مسلم رقم 333-197)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں (قیامت کے دن) جنت کے دروازے پر آؤں گا، تو میں دروازے کو کھلوانے کے لیے کھٹکھٹاؤں گا''۔ جنت کا خازن (نگہبان) کہے گا: ''آپ کون ہیں؟''۔ میں کہوں

گا: ''حضرت محمد ﷺ''۔ وہ خازن کہے گا: ''آپ ﷺ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے۔ میں آپ ﷺ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہیں کھول سکتا''۔

حدیث 26:۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ"۔ (مسلم رقم 330-196)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔ میں ہی سب سے پہلے دروازے کو کھلوانے کے لیے کھٹکھٹاؤں گا''۔

ولاقدرة للعباد على أن يسكنوا الجنة قبل الوقت المعلوم۔

(النبراس شرح: شرح العقائد النسفية، ص ٣٥٧، المؤلف: محمد عبد العزيز بن أحمد بن الحامد القرشي الفريهاري الملتاني أبو عبد الرحمن رحمه الله (المتوفى: بعد ١٢٣٩ھ)۔ الناشر: مكتبة البشرىٰ، كراچی۔ ١٤٣٦ھ)

ترجمہ بندوں کو یہ قدرت ہی نہیں ہے کہ وہ (اللہ کے ہاں) معلوم وقت (قیامت) سے پہلے جنت میں سکونت اختیار کر سکیں۔

6.12:۔ جنت دائمی ہے

جنت دائمی ہے، یعنی ہمیشہ ہمیشہ رہے گی اور اہل جنت بھی جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت 87:۔ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ۔ (ہود: ١٠٨)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، مگر یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

آیت88:۔وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ۔

(الزمر:۷۳)

ترجمہ اور جولوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنّت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے، تو اس کے منتظمین اُن سے کہیں گے کہ ”سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے“۔

حدیث27:۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ- قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ: "يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ"۔ (مسلم رقم42-2850)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل فرمائیں گے، اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ پھر ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا: ”اے اہل جنت! اب موت نہیں آئے گی۔ اے جہنم والو! موت نہیں ہے۔ ہر شخص جہاں موجود ہے، وہی رہے گا“۔

حدیث28:۔حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، أُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ"۔ (مسلم رقم:43-2850)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے، اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے۔ موت کو لایا جائے گا، یہاں تک کہ اس کو جنت اور جہنم کے درمیان لا کر رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس کو ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا کرے گا: ''اے اہل جنت! کوئی موت نہیں ہے۔ اے اہل جہنم! کوئی موت نہیں ہے۔ اس سے اہل جنت کی خوشی دوبالا ہو جائے گی۔ اہل جہنم کا غم وحزن اور بڑھ جائے گا''۔

□ فَأَمَّا أَبَدِيَّةُ الْجَنَّةِ، وَأَنَّهَا لَا تَفْنَى وَلَا تَبِيدُ، فَهٰذَا مِمَّا يُعْلَمُ بِالضَّرُورَةِ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِهِ. قَالَ تَعَالَى: "وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ" (هُود:۱۰۸)، أَيْ غَيْرَ مَقْطُوعٍ.

(شرح العقيدة الطحاوية، لابن أبي العز، ص ۴۲۵)

ترجمہ جنت کا ابدی ہونا کہ وہ کبھی بھی فنا اور ختم نہیں ہوگی۔ یہ بھی دین کی بنیادی ضروریات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

آیت 89:۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ (ہود:۱۰۸)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، مگر یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

6.13:۔ جنت میں داخلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے

جو ایک مرتبہ جنت میں داخل ہو جائیگا، وہاں سے نکالا نہیں جائیگا۔

آیت 90:۔ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔ (الحجر:۴۸)

ترجمہ انہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

آیت 91:۔ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ

وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ (التغابن:۹)

ترجمہ (اس کا پتہ تمہیں اس روز چل جائے گا) جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا، وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا، جو اللہ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

6.14:۔جنت میں صرف مؤمن ہی جائیں گے

جنت میں اہل ایمان ہی داخل ہوں گے، اگرچہ سزا بھگتنے کے بعد ہی داخل ہوں۔ کوئی کافر ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

آیت92:۔اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۔ (الاعراف:۴۰)

ترجمہ یقین جانو، جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلہ میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے۔ اُن کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اُونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے۔

حدیث29:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْمُوجِبَتَانِ؟". فَقَالَ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ". (مسلم رقم 151-93)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے

حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللہ! واجب کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں؟''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس شخص کو موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا تھا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا''۔

حدیث 30:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتيتُه فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ"۔ قُلْتُ: "وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟"۔ قَالَ: "وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ"۔ قُلْتُ: "وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟"۔ قَالَ: "وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ"۔ ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: "عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ"۔ قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ: "وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ"۔ قَالَ: فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ بِهٰذَا بَعْدُ، وَيَقُولُ: "وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ"۔

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 21466؛ مسلم رقم 154 - 94؛ البخاری رقم 5827؛ ابن منده في "الإيمان" 87؛ أبو عوانة رقم 36؛ البغوی رقم 51)

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں (ایک دن) حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا، تو آپ ﷺ اس وقت سفید کپڑا اوڑھے سوئے ہوئے تھے۔ پھر (کچھ دیر بعد) میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی بندہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے اور پھر اسی پر اس کو موت آ جائے، تو وہ جنت میں ضرور جائے گا''۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو!''۔ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے پھر عرض کیا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟''۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ''(ہاں!) اگرچہ اس نے زنا

کیا ہو، اور اگر چہ اس نے چوری کی ہو"۔ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے (پھر تعجب سے) عرض کیا: "(یارسول اللہ! لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی شہادت دینے والا جنت میں ضرور جائے گا) اگر چہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگر چہ اس نے چوری کی ہو؟"۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: "(ہاں!) ابوذر رضی اللہ عنہ کے علی الرغم (وہ جنت میں جائے گا) اگر چہ اس نے زنا کیا ہو، اور اگر چہ اس نے چوری کی ہو!"۔

تشریح: اس حدیث میں "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" کہنے سے مراد پورے دینِ توحید (یعنی اسلام) پر ایمان لانا، اور اس کو اختیار کرنا ہے، اور بے شک جو شخص اس دینِ توحید پر صدقِ دل سے ایمان رکھتا ہوگا، وہ ضرور جنت میں جائے گا، اب اگر بالفرض ایمان کے باوجود اس نے گناہ بھی کئے ہوں گے، تو اگر کسی وجہ سے وہ معافی کا مستحق ہوگا، تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما کے بغیر کسی عذاب ہی کے اُس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اگر وہ معافی کا مستحق نہ ہوگا تو گناہوں کی سزا پانے کے بعد وہ جنت میں جا سکے گا، بہرحال دین اسلام پر صدق دل سے ایمان رکھنے والا ہر شخص جنت میں ضرور جائے گا، اگر چہ دوزخ میں گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد ہی جائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مطلب اور مفاد یہی ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جو بار بار اپنا سوال دُہرایا، تو اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ چوری اور زنا کو سخت ناپاک گناہ جاننے کی وجہ سے اُن کو اس پر تعجب تھا، کہ ایسے ناپاک گناہ کرنے والے بھی جنت میں جاسکیں گے، گویا اُس وقت تک انہیں یہ مسئلہ معلوم نہ تھا، آج ہم جیسوں کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اس تعجب اور اس سوال کی وجہ سمجھنا اس لئے مشکل ہو گیا ہے کہ ہم نے اسلام ہی میں آنکھ کھولی ہے، اور یہ موٹی موٹی باتیں ہم کو گھروں ہی میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

6.15:۔ جنت اور جنت کی نعمتوں کو فنا نہیں ہے

جو شخص جنت کے فنا ہونے کا قائل ہے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس لئے کہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے جنت کا ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنا ثابت ہے۔

آیت93:۔وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ (ہود:١٠٨)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین وآسمان قائم ہیں، الا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

آیت94:۔وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔

(النساء:١٢٢)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، تو انہیں ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا۔

☐ فَأَمَّا أَبَدِيَّةُ الْجَنَّةِ، وَأَنَّهَا لَا تَفْنَى وَلَا تَبِيدُ، فَهٰذَا مِمَّا يُعْلَمُ بِالضَّرُورَةِ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِهِ. قَالَ تَعَالَى: وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ. [هود: 108]، أَيْ غَيْرَ مَقْطُوعٍ.

وَلَا يُنَافِي ذٰلِكَ قَوْلَهُ: "إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ". وَاخْتَلَفَ السَّلَفُ فِي هٰذَا الِاسْتِثْنَاءِ........ وَعَلَى كُلِّ تَقْدِيرٍ، فَهٰذَا الِاسْتِثْنَاءُ مِنَ الْمُتَشَابِهِ، وقوله: "عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ" (هود:١٠٨)، مُحْكَمٌ.

(شرح العقيدة الطحاوية لابن أبي العز. ص ٤٢٥، ٤٢٦)

ترجمہ جنت کا ابدی ہونا کہ وہ کبھی بھی فنا اور ختم نہیں ہوگی۔ یہ بھی دین کی بنیادی ضروریات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

آیت95:۔وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ (ہود:١٠٨)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں

گے جب تک زمین وآسمان قائم ہیں، مگر یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

اس آیت میں ''إِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ'' کا جملہ اس کے منافی نہیں ہے۔ سلف کا اس استثناء کی مراد میں اختلاف ہے۔ کوئی بھی صورت ہو، یہ استثناء متشابہ میں سے ہے۔ جملہ ''عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ'' اپنے معنی اور مراد میں محکم ہے۔

دلائل وَقَوْلُهُ: لَا تَفْنَيَانِ أَبَدًا وَلَا تَبِيدَانِ. هٰذَا قَوْلُ جُمْهُورِ الْأَئِمَّةِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ..... قال بِفَنَاءِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ الْجَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ إِمَامُ الْمُعَطِّلَةِ، وَلَيْسَ لَهُ سَلَفٌ قَطُّ. لَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَا مِنَ التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَلَا مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ. وَأَنْكَرَهُ عَلَيْهِ عَامَّةُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَ كَفَّرُوهُ بِهِ. (شرح العقيدة الطحاوية لابن أبي العز، ص ۴۲۴)

فمن قال: إنهم يخرجون منها، وأن النار تبقى خالية، وبجملتها خاوية على عروشها، وأنها تفنى وتزول، فهو خارج عن مقتضى المعقول ومخالف لما جاء به الرسول، وما أجمع عليه أهل السنة والأئمة العدول.

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء: ۱۱۵)

(التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة. القرطبي، ص ۹۲۶)

6.16: ۔جنت حقیقی ہے، خیالی نہیں ہے

جو شخص جنت کو اللہ تعالیٰ کے انعام کی حقیقی جگہ نہیں سمجھتا بلکہ جنت کو ایک تخیلاتی جہان سے تعبیر کرتا ہے، وہ درحقیقت جنت کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ان ما أخبر الله تعالى من الحور والقصور والانهار والاشجار والثمار لاهل الجنة... حق خلافا للباطنيه والعدول عن ظواهر النصوص الى معانٍ يدّعيها اهل الباطن الحاد.

(شرح ملا علی القاری علی الفقه الأكبر، ص ۲۳۰)

6.17:۔جنت کی نعمتوں پر ایمان لانا واجب اور انکار کفر ہے

جنت اللہ تعالی کے انعام اور عیش وآرام کی جگہ ہے۔ جنت میں ملنے والی کچھ نعمتوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جنت کی جو نعمتیں قرآن کریم یا طریق متواتر سے معلوم ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے، مثلا: جنت میں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا، جنت میں ملنے والی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوں گی، وہاں جنتی کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ جنت میں حق تعالٰی کی رضا اور اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ اہل جنت کے لیے جنت کے دروازے پہلے سے کھلے ہوں گے۔ ہر جنتی کے گھر میں چار نہریں ہوں گی: پانی کی نہر، تازہ دودھ کی نہر (جس کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا)، پاکیزہ شراب کی نہر اور صاف ستھرے شہد کی نہر۔ تمام جنتی کامیاب قرار دیۓ جائیں گے، اہل جنت کے دل میں اگر ایک دوسرے کی طرف سے کوئی رنجش ،کدورت یا عداوت ہوگی، اللہ تعالٰی اس کو دلوں سے نکال دیں گے۔ اہل جنت ،جنت میں بالکل خوشی خوشی اور بھائی بھائی ہوکر رہیں گے، جنت میں اونچے اونچے باغات ہوں گے، جن کے خوشے لٹک رہے ہوں گے، جنتیوں کے لیے ریشم کا لباس اور سونے چاندی کے کنگن ہوں گے، جنت میں انار، انگور، کیلے اور مختلف اقسام کے میوے اور پھل ہوں گے، پرندوں کا گوشت اور حوریں ہوں گی، لمبے سائے اور پانی کی بہتی ہوئی آبشاریں ہوں گی۔ جنت کی یہ نعمتیں قرآن کریم میں بیان کی گئیں ہیں، ان پر اور ان کے علاوہ دوسری ان نعمتوں پر جو قرآن کریم یا احادیث متواترہ میں بیان کی گئیں ہیں، ایمان لانا فرض ہے۔ ان میں سے کسی ایک نعمت کے انکار سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ يَجِبُ قَتْلُهُمْ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْإِيمَانِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ بَيَانًا شَافِيًا قَاطِعًا لِلْعُذْرِ، وَتَوَاتَرَ ذٰلِكَ عِنْدَ أُمَّتِهِ خَاصِّهَا وَعَامِّهَا. وَقَدْ نَاظَرَهُ بَعْضُ الْيَهُودِ فِي جِنْسِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَقَالَ: "يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ تَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ

وَمَنْ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ خَلَاءٍ". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ". وَيَجِبُ عَلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ قَتْلُ مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ، وَلَوْ أَظْهَرَ التَّصْدِيقَ بِأَلْفَاظِهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ يُنْكِرُ الْجَمِيعَ؟ وَاللهُ أَعْلَمُ.

(مجموع الفتاوی، لابن تیمیة، ج ۴ ص ۳۱۴، ۳۱۵)

6.18:۔ اللہ سے جنت طلب کرنے کی دعائیں

حدیث 31:۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا".

(صحیح: مسند أحمد رقم 25019، 25137، 25138، 25139؛ مصنف ابن أبی شیبة رقم 29345؛ ابن ماجه رقم 3846؛ "شرح مشكل الآثار" رقم 6025، 6026، 6027؛ ابن حبان رقم 869؛ أبو يعلى رقم 4473؛ الأدب المفرد رقم 639؛ مسند ابی داود طیالسی رقم 1674؛ مسند اسحاق بن راہویہ رقم 1165؛ الدعاء للطبرانی رقم 55؛ الدعوات الکبیر رقم 202)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ جامع دعا تعلیم فرمائی:

"اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ. أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا".

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر اور بھلائی مانگتی ہوں، دنیا کی خیر بھی اور آخرت کی خیر بھی، وہ خیر بھی مانگتی ہوں، جس کو میں جانتی ہوں اور وہ بھی جس کو میں نہیں جانتی۔ اور میں تیری پناہ چاہتی ہوں ہر قسم کے شر اور برائی سے دنیا کے بھی شر سے اور آخرت کے بھی شر سے، اس شر سے بھی جس کو میں جانتی ہوں اور اس سے بھی جس کو میں نہیں جانتی۔ اے میرے اللہ! تیرے خاص بندے اور پیارے نبی ﷺ نے جس جس خیر کا بھی تجھ سے سوال کیا میں تجھ سے اس کی سائل ہوں، اور جس جس شر سے انہوں نے تیری پناہ چاہی، اے اللہ! میں بھی اس شر سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتی ہوں اور اس قول و عمل کی توفیق کی سائل ہوں جو مجھے جنت سے قریب کردے، اور میں تجھ سے دوزخ سے پناہ چاہتی ہوں اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ سے قریب کرنے والا ہو۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ جو فیصلہ تو میرے حق میں فرمائے وہ میرے لئے خیر اور بھلائی کا ضامن ہو۔

حدیث 32:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحِيرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثنا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

(المستدرك على الصحيحين، ج١ص٧٠٦ رقم 1925 الدعوات الكبير، رقم 237)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی ہے:

"أَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ".

ترجمہ ۔ ''اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیری رحمت کو واجب کر دینے والے، اور تیری مغفرت کو پکا کر دینے والے اعمال کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا اور ہر نیکی کی توفیق کا اور تجھ سے مانگتے ہیں جنت کا حصول اور آپ کی مدد سے دوزخ سے نجات''۔

حدیث 33:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ: "أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاةِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِي وَثَقِّلْ مَوَازِينِي، وَأَحِقَّ إِيمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَتِي، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي، وَاغْفِرْ خَطِيئَتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينَ. أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينَ. أَللّٰهُمَّ! نَجِّنِي مِنَ النَّارِ، وَمَغْفِرَةً بِاللَّيْلِ وَمَغْفِرَةً بِالنَّهَارِ، وَالْمَنْزِلَ الصَّالِحَ مِنَ الْجَنَّةِ، آمِينَ. أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَلَاصًا مِنَ النَّارِ سَالِمًا، وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ آمِنًا۔ أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي نَفْسِي، وَفِي سَمْعِي، وَفِي بَصَرِي، وَفِي رُوحِي، وَفِي خَلْقِي، وَفِي خُلُقِي، وَفِي أَهْلِي، وَفِي حَيَاتِي

وَمَمَاتِي، وَفِي عِلْمِي. اَللّٰهُمَّ! وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ".

(الدعاء للطبرانی، رقم 1422؛ المعجم الکبیر، ج ۲۳ ص ۳۱۶ رقم 717؛ المعجم الأوسط، رقم 6218؛ المستدرك على الصحيحين، رقم 1911؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَطِ بِاخْتِصَارٍ بِأَسَانِيدَ وَأَحَدِ إِسْنَادَيِ الْكَبِيرِ وَالسِّيَاقُ لَهُ. وَرِجَالُ الْأَوْسَطِ ثِقَاتٌ: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، رقم 17385؛ (جمع الجوامع المعروف بـ "الجامع الكبير" للسيوطي، ج ۳ ص ۵۳۴، ۵۳۵ رقم 10013/375)

ترجمہ: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے بہت اچھا سوال، بہت اچھی دعا، عمدہ نجات، بہت اچھا عمل، بہت اچھا بدلہ، بہت اچھی زندگی، بہت اچھی موت کا مانگتا ہوں۔ مجھے ثابت قدمی عطا فرما، میرے میزان عمل کو بھاری کردے۔ میرے ایمان کو اور زیادہ پختہ کردے، میرے درجات کو بلند کردے، میری نماز کو قبول فرما، میری خطاؤں کو معاف فرما۔ میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے آغاز اور انجام کی بہتری، اس کی جامعیت، اس کے اوّل اور اس کے آخر، اس کے ظاہر، اس کے باطن، اور جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین!

اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے نجات، رات کے اوقات میں بخشش، دن کے اوقات میں بخشش کا سوال کرتا ہوں، مجھے جنت میں بہت عمدہ منزل عطا فرما۔ آمین!

اے اللہ! میں تجھ سے اپنی جان، اپنی سماعت، اپنی بینائی، اپنی روح، اپنی پیدائش، اپنی خِلقت، اپنے اہل وعیال، اپنی زندگی، اپنی موت، اپنے علم میں برکت کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میری نیکیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ اور میں جنت میں بلند درجات کا

سوال کرتا ہوں۔ آمین!

حدیث 34: ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: "أَللّٰهُمَّ! اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا". هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

(حسن: ترمذی رقم 3502؛ الزهد والرقائق لابن المبارك رقم 431؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 10161؛ عمل اليوم والليلة نسائی رقم 401؛ الدعاء طبرانی رقم 1911؛ عمل اليوم والليلة لابن سُنّی رقم 446؛ مستدرك حاكم رقم 1934؛ صَحِيح الْجَامِع: 1268؛ الكلم الطيب: 226)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی مجلس سے اُٹھتے تھے، تو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے یہ دعائیں مانگتے تھے: ''اے اللہ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے، اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سہنا ہمارے لیے آسان بنا دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں، آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا، اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ)۔ جو شخص ہم پر

ظلم کرے اس سے تُو انتقام لے، اور دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال، دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا، نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزلِ مقصود بنا، اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے''۔

دعا "أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَسْتَجِيْرُ بِكَ مِنَ النَّارِ".

حدیث35:۔أخرجه الترمذی، برقم 2572، وابن ماجه، برقم 3340، والنسائی، برقم 5536، وصححه الألبانی فی صحیح الترمذی، 2/ 319، وصحیح النسائی، 3/ 1121، ولفظه: "من سأل الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة: اللهمّ أدخله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار: اللهمّ أجره من النار". (الدُّعاءُ من الکتابِ والسُّنة، القحطانی، رقم98)

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

دعا "أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفِرْدَوْسَ أَعْلَى الْجَنَّةِ".

حدیث36:۔مأخوذ من قول النبی صلی الله علیه وسلم: "... فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ". (بخاری، رقم2790، 7423)

(الدُّعاءُ من الکتابِ والسُّنة، القحطانی، رقم133)

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجہ: فردوس کو مانگتا ہوں۔

6.19:۔خبرِ واحد سے بیان کردہ نعمتوں کو بھی ماننا ضروری ہے

جنت کی بعض نعمتیں اخبارِ آحاد میں بیان کی گئی ہیں، ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، تاہم ان کے انکار سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔

وَلَا يُكَفَّرُ مُنْكِرُ خَبَرِ الْآحَادِ فِي الْأَصَحِّ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية.السفارینی. ج۱ ص۱۹)

6.20:۔اصحاب الاعراف

1 اعراف کے لغوی اور شرعی معانی

1 جنت اور جہنم کے درمیان ایک اونچی دیوار حائل ہوگی، اس دیوار کا نام ''اعراف'' ہے، اس جگہ نہ تو جنت جیسی راحت ہوگی اور نہ ہی جہنم جیسا عذاب ہوگا۔ وہ لوگ جن کیلئے ابتدائی طور پر جنت کا فیصلہ نہیں ہوگا، کچھ مدت یہاں ٹھہریں گے، جنتیوں کو ان کے سفید چہروں سے اور جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے پہچانیں گے، جنتیوں اور جہنمیوں سے ہم کلام بھی ہوں گے، اصحاب الاعراف بعد میں جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

الأَعْرَاف فِي اللُّغَةِ: جَمْعُ عُرْف وَهُوَ كُلُّ عَالٍ مُرْتَفِعٍ؛ قَالَ الزَّجَّاجُ: الأَعْرَافُ أَعالي السُّور؛ قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ: الأَعْرَاف أَعالي سُور بَيْنَ أَهل الْجَنَّةِ وأَهل النَّارِ. (لسان العرب.ج۹ ص۲۴۱)

آیت96:۔وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ○ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ○ وَنَادٰى أَصْحٰبُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمٰهُمْ قَالُوا مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ○ أَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ○ وَنَادٰى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِينَ ○ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ (الاعراف: ۴۶ تا ۵۱)

ترجمہ ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہوگی جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ "سلامتی ہو تم پر۔" یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب اُن کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے، "اے ربّ! ہمیں اِن ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو"۔ پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو اُن کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے کہ "دیکھ لیا تم نے، آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ ساز وسامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے۔ اور کیا یہ اہلِ جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اِن کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں، تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج"۔ اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ "اللہ نے یہ دونوں چیزیں اُن منکرینِ حق پر حرام کر دی ہیں، جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اِس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے"۔

2 اعراف والے کون لوگ ہوں گے؟

اور اعراف میں وہ لوگ ہوں گے جنہیں مستقبل میں جنت میں داخل ہونا ہوگا، بعض عوارض کی بناء پر کچھ دیر اعراف میں رکھے جائیں گے، ان عوارض میں سے نیکیوں اور بدیوں کا برابر ہونا، یا نیکیوں کی وجہ سے پُل صراط سے گزر کر جہنم سے بچ جانا اور نیکیوں کی کمی کی وجہ سے فی الحال جنت میں داخل نہ ہوسکنا، یا والدین کی اجازت کے

بغیر جہاد فرض کفایہ میں شرکت کرنا وغیرہ ہوسکتا ہے۔

حدیث 37:- وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ رَفَعَهُ: "تُوضَعُ الْمَوَازِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتُوزَنُ الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ فَمَنْ رَجَحَتْ حَسَنَاتُهُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ رَجَحَتْ سَيِّئَاتُهُ عَلَى حَسَنَاتِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ دَخَلَ النَّارَ". قِيلَ: "فَمَنِ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُ وَسَيِّئَاتُهُ". قَالَ: "أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ". أَخْرَجَهُ خَيْثَمَةُ فِي فَوَائِدِهِ. وَعِنْدَ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ نَحْوُهُ مَوْقُوفًا.

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۱۳ ص ۵۳۹؛ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: الزهد والرقائق لابن المبارك. والزهد لنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ ج ۲ ص ۱۲۳)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں: قیامت کے دن میزان رکھی جائے گی، تو نیکیوں اور برائیوں کو تولا جائے گا۔ پھر جس کی نیکیوں کا پلڑا دانے کے برابر بھی بھاری ہو جائے گا تو وہ جنت میں جائے گا، اور جس کی برائیوں کا پلڑا دانے کے برابر بھی بھاری ہو گیا، تو وہ جہنم میں جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: ''جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہو جائیں گی؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی لوگ اعراف والے ہوں گے''۔

حدیث 38:- أَخْبَرَكُمْ أَبُو عُمَرَ بْنُ حَيَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، أَخْبَرَنَا الْخَفَّافُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ، فَلَمْ تَفْضُلْ حَسَنَاتُهُمْ عَلَى سَيِّئَاتِهِمْ، وَلَا سَيِّئَاتُهُمْ عَلَى حَسَنَاتِهِمْ".

(الزهد والرقائق لابن المبارك. والزهد لنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ، رقم 1372)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اعراف والے وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ اس طرح اُن کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ نہ ہوں گی، اور نہ ہی اُن کی برائیاں نیکیوں سے زیادہ''۔

دلیل وَاخْتَلَفُوا فِي الرِّجَالِ الَّذِينَ أَخْبَرَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ عَلَى الْأَعْرَافِ، فَقَالَ

حُذَيْفَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ: "هُمْ قَوْمٌ اسْتَوَتْ حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَقَصَّرَتْ بِهِمْ سَيِّئَاتُهُمْ عَنِ الْجَنَّةِ وَتَجَاوَزَتْ بِهِمْ حَسَنَاتُهُمْ عَنِ النَّارِ، فَوَقَفُوا هُنَاكَ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِيهِمْ مَا يَشَاءُ ثم يدخلون الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، وَهُمْ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ"...........

وَقَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ: "أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ قَوْمٌ خَرَجُوا فِي الْغَزْوِ بِغَيْرِ إذن آبائهم".

وَرَوَاهُ مُقَاتِلٌ فِي تَفْسِيرِهِ مَرْفُوعًا: "هُمْ رِجَالٌ غَزَوْا فِي سَبِيلِ اللهِ عُصَاةً لِآبَائِهِمْ فَقُتِلُوا، فَأُعْتِقُوا مِنَ النَّارِ بِقَتْلِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَحُبِسُوا عَنِ الْجَنَّةِ بِمَعْصِيَةِ آبَائِهِمْ، فَهُمْ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ".

وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ: "أَنَّهُمْ أَقْوَامٌ رَضِيَ عَنْهُمْ أَحَدُ الْأَبَوَيْنِ دُونَ الْآخَرِ، يُحْبَسُونَ عَلَى الْأَعْرَافِ إِلَى أَنْ يَقْضِيَ اللهُ بَيْنَ الْخَلْقِ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ".

(معالم التنزیل فی تفسیر القرآن=تفسیر البغوی. ج۲ ص ۱۹۴، ۱۹۵)

3 اعراف والے جنت میں داخل ہو جائیں گے

اصحاب الاعراف جنتیوں کو دیکھ کر ان کو سلام کریں گے، اور جنت میں جانے کی تمنا اور آرزو کریں گے، اور دوزخیوں کو دیکھ کر ان کے عذاب سے پناہ مانگیں گے، گویا بیک وقت جنت اور جہنم کے حالات کا مشاہدہ کریں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالی ان کو بھی اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔

آیت 97:۔وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ○ اَهٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ○

(الاعراف: ۴۸، ۴۹)

ترجمہ: پھر یہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو اُن کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے: ''دیکھ لیا تم نے، آج نہ تمہارے جتھے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ سازوسامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے۔ اور کیا یہ اہلِ جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے

متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے: اِن کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں، تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج"۔

4 اہل اعراف کا جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت سے ہوگا، نہ کہ شفاعت سے۔

حدیث39:۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَ يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ قَوْمٌ تَجَاوَزَتْ بِهِمْ حَسَنَاتُهُمُ النَّارَ، وَقَصُرَتْ بِهِمْ سَيِّئَاتُهُمْ عَنِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ، قَالُوا: رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذِ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ. قَالَ: "قُومُوا، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ"۔

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين رقم 3247؛ البعث والنشور، بیہقی، رقم 101، 102)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعراف والے وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیوں نے انھیں جہنم کی آگ سے چھٹکارا دلایا، اور اُن کی برائیوں نے انھیں جنت میں جانے سے روک دیا۔ پھر جب اُن کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے: "اے ربّ! ہمیں اِن ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو"۔ پھر وہ اسی حالت میں ہوں گے جب تیرا رب اُن کی طرف نگاہِ رحمت فرمائے گا، اور اُن سے ارشاد فرمائے گا: "کھڑے ہو جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ، میں نے تمہاری بخشش فرما دی"۔

حدیث40:۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ"۔ فَقَالَ: "هُمْ رِجَالٌ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُمْ عُصَاةٌ لِآبَائِهِمْ، فَمَنَعَتْهُمُ الشَّهَادَةُ أَنْ يَدْخُلُوا النَّارَ، وَمَنَعَتْهُمُ الْمَعْصِيَةُ أَنْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ، وَهُمْ عَلَى سُورٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى تَذْبُلَ

لُحُومُهُمْ وَشُحُومُهُمْ حَتّٰى يَفْرُغَ اللهُ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حِسَابِ خَلْقِهٖ فَلَمْ يَبْقَ غَيْرُهُمْ تَغَمَّدَهُمْ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ فَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ. وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُخَلَّدٍ الرُّعَيْنِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد رقم 11013؛ معجم اوسط طبرانی رقم 3053، 4644؛ معجم صغیر طبرانی رقم 666)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیے گئے ہوں گے، اس حالت میں کہ وہ اپنے والدین کے نافرمان تھے۔ اس طرح اُن کی شہادت نے انھیں دوزخ کی آگ میں جانے سے روک دیا، اور والدین کی نافرمانی نے انھیں جنت میں جانے سے روک دیا۔ وہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار پر ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے گوشت اور چربی کم ہونے لگے گی۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہوں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہوں گے، تو اب کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہے گا، تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیں گے، اور ان کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیں گے''۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: هُمْ أَهْلُ الْفَضْلِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَوْا عَلَى الْأَعْرَافِ فَيَطَّلِعُونَ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ جَمِيعًا، وَيُطَالِعُونَ أَحْوَالَ الْفَرِيقَيْنِ. قَوْلُهُ تَعَالَى: يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ، أَيْ: يَعْرِفُونَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِبَيَاضِ وُجُوهِهِمْ وَأَهْلَ النَّارِ بِسَوَادِ وُجُوهِهِمْ. وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، أَيْ: إِذَا رَأَوْا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالُوا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ. لَمْ يَدْخُلُوهَا، يَعْنِي: أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ، وَهُمْ يَطْمَعُونَ فِي دُخُولِهَا، قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: مَا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ الطمع فيهم إلا كرامة يريدها بِهِمْ. قَالَ الْحَسَنُ: الَّذِي جَعَلَ الطَّمَعَ فِي قُلُوبِهِمْ يُوصِلُهُمْ إِلَى ما يطمعون، وَأَشْبَاهِهِمْ. فَيَقُولُ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ لِأُولٰئِكَ الكفار. أَهٰؤُلَاءِ، يعني: هؤلاء الضعفاء، الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ، حَلَفْتُمْ، لَا ينالُهُمُ اللهُ

بِرَحْمَةٍ، أَيْ: حَلَفْتُمْ أَنَّهُمْ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ. ثُمَّ يُقَالُ لِأَهْلِ الْأَعْرَافِ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ، وفى قَوْلٍ آخَرَ: أَنَّ أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ إِذَا قَالُوا لِأَهْلِ النَّارِ مَا قَالُوا قَالَ لَهُمْ أَهْلُ النَّارِ إِن دخل أولئك الجنة فأنتم لَمْ تَدْخُلُوهَا فَيُعَيِّرُونَهُمْ بِذَلِكَ وَيُقْسِمُونَ أَنَّهُمْ يَدْخُلُونَ النَّارَ. فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ حَبَسُوا أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ عَلَى الصِّرَاطِ لِأَهْلِ النَّارِ: أَهؤُلاءِ، يَعْنِي أَصْحَابَ الْأَعْرَافِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ يَا أهل النار أنه لَا يَنَالُهُمُ اللهُ بِرَحْمَةٍ، ثُمَّ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لِأَصْحَابِ الْأَعْرَافِ: "ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ، فيدخلون الجنة".

(معالم التنزيل فى تفسير القرآن=تفسير البغوى، ج٢ ص١٩٥،١٩٦)

باب 7

جہنم

7.1:۔دوزخ اور اس کے عذاب کو بیان کرنے کا مقصد

جس طرح جنت کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اعلیٰ درجے کی ایسی لذتیں اور راحتیں ہیں، کہ دنیا کی بڑی لذتوں اور راحتوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں، اور پھر وہ سب ابدی اور غیر فانی ہیں، اسی طرح دوزخ کے متعلق قرآن وحدیث میں جو کچھ بتلایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ایسی تکلیفیں اور ایسے دکھ ہیں کہ دنیا کے بڑے سے بڑے دکھوں اور بڑی سے بڑی تکلیفوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے الفاظ سے جنت کے عیش وراحت اور دوزخ کے دُکھ اور عذاب کا جو تصور اور جو نقشہ ہمارے ذہنوں میں قائم ہوتا ہے۔ وہ بھی اصل حقیقت سے بہت ناقص اور کمتر ہے، اور یہ اس لیے کہ ہماری زبان کے سارے الفاظ ہماری اس دنیا کی چیزوں کے لیے وضع کئے گئے ہیں۔ مثلاً سیب یا انگور کے لفظوں سے ہمارا ذہن بس اسی قسم کے سیبوں یا انگوروں کی طرف جا سکتا ہے، جن کو ہم نے دیکھا اور چکھا ہے، ہم جنت کے ان سیبوں اور انگوروں کی اصل حقیقت اور کیفیت کا تصور کیسے کر سکتے ہیں؟ جو اپنی خوبیوں میں یہاں کے سیبوں اور انگوروں سے ہزاروں درجہ زیادہ ترقی یافتہ ہوں گے، اور جن کا کوئی نمونہ ہم نے یہاں نہیں دیکھا۔ اسی طرح مثلاً سانپ اور بچھو کے

لفظ سے ہمارا ذہن اسی قسم کے سانپوں اور بچھوؤں کی طرف جا سکتا ہے، جو ہم نے اس دنیا میں دیکھے ہیں، دوزخ کے ان سانپوں اور بچھوؤں کا پورا نقشہ ہمارے ذہنوں میں کیسے آسکتا ہے جو اپنی جسامت اور خوف ناکی اور زہریلے پن میں یہاں کے ان سانپوں اور بچھوؤں سے ہزاروں درجہ بڑھے ہوئے ہوں گے، اور کبھی ہم نے ان کی تصویر تک نہیں دیکھی ہے۔

بہر حال قرآن وحدیث کے الفاظ سے بھی جنت و دوزخ کی چیزوں کی اصل کیفیت، اور اصل حقیقت کو ہم یہاں پورے طور پر نہیں سمجھ سکتے۔ بس وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہوگا کہ جنت کے عیش وراحت کے بارے میں جو کچھ ہم نے جانا اور سمجھا تھا، ہمارا وہ علم بڑا ہی ناقص تھا، اور جنت میں تو اس سے ہزاروں درجہ عیش وراحت ہے، اور دوزخ کے دکھ اور عذاب کے بارے میں جو کچھ ہم نے سمجھا تھا اصل حقیقت کے مقابلے میں وہ بھی بہت ہی ناقص تھا، اور یہاں تو ہمارے سمجھے ہوئے سے ہزاروں گنا زیادہ دکھ اور عذاب ہے۔

دوزخ اور جنت کے متعلق جو کچھ قرآن وحدیث میں بیان فرمایا گیا ہے، اس کا یہ مقصد ہے ہی نہیں کہ جو کچھ وہاں پر پیش آنے والا ہے، اس کو ہم یہاں پوری طرح سمجھ لیں اور جان لیں۔ اور وہاں کے حالات کا صحیح نقشہ ہمارے سامنے آجائے، بلکہ اس بیان کا اصل مقصد تبشیر اور انذار ہے، یعنی جنت کا شوق اور دوزخ کا خوف دلا کر اللہ کی رضا والی اور دوزخ سے بچا کر جنت میں پہنچانے والی زندگی پر اللہ کے بندوں کو آمادہ کرنا، اور اس مقصد کے لیے جنت و دوزخ سے متعلق قرآن وحدیث کا یہ بیان بالکل کافی ہے، پس اس سلسلے کی آیات واحادیث پر غور کرتے وقت ہمیں اسی خاص مقصد کو سامنے رکھنا چاہیے۔

7.2:۔ جہنم کا اجمالی تذکرہ

دوزخ کے متعلق جو کچھ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے، اس میں غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جن دکھوں اور تکلیفوں سے انسان اس دنیا میں بچنا چاہتا ہے اور جن سے

بچنا اس کی فطرت کا تقاضا ہے۔ دوزخ میں وہ سارے دکھ اور تکلیفیں اس دنیا سے ہزاروں لاکھوں درجہ بڑے پیمانے پر جمع کر دی گئی ہیں۔

قرآن مجید کا مقصد دوزخ کے اس بیان سے یہی ہے کہ جو انسان اس دنیا میں ایک دن کے لیے بھی یہ دکھ اور تکلیفیں سہنے کے لیے تیار نہیں ہے، اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی بغاوت اور نافرمانی کے اس راستہ سے بچے جو اس کو دوزخ میں پہنچانے والا ہے، جہاں جانے والے ان دکھوں اور تکلیفوں میں ہمیشہ ہمیشہ مبتلا رہیں گے۔

جہنم میں مختلف قسم کا عذاب ہوگا، جو جو عذاب قرآن کریم یا احادیث متواترہ سے ثابت ہے، اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ مثلاً: جہنم میں آگ کا عذاب ہوگا، آگ کا لباس ہوگا، جہنمیوں کے سروں پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جائیگا، جس سے ان کے پیٹ اور کھالیں جھلس جائیں گی، وہ سخت عذاب کی وجہ سے جہنم سے نکلنا چاہیں گے مگر نہیں نکل سکیں گے، مرنا چاہیں گے، مر بھی نہیں سکیں گے، پینے کے لیے پیپ اور سینڈھ ہوگی، جہنمی جسے گھونٹ گھونٹ کر کے پیے گا، مگر پی نہیں سکے گا، ہر طرف موت کا سامان ہوگا، مگر موت نہیں آئے گی، گلے میں طوق پہنا کر زنجیروں میں جکڑا جائے گا، کھانے کے لیے زخموں کا دھوون ہوگا، جہنمیوں کے مال ومتاع کو جہنم کی آگ میں پگھلا کر ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا، جہنم میں گرمی کا عذاب الگ ہوگا اور سردی کا عذاب الگ ہوگا، جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھرا جائے گا، جہنم ایک بُرا اور بدترین ٹھکانہ ہوگا، جہنمیوں کو جہنم میں ذلیل وخوار کر کے داخل کیا جائے گا، جہنم کے دروازے بند ہوں گے، جہنمیوں کے آنے پر ہی کھولے جائیں گے، جیسے جیل کا دروازہ قیدیوں کے آنے پر کھلتا ہے۔ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ جہنم کی آگ جب بھی ہلکی ہوگی، اسے اور بھڑکا دیا جائے گا، جہنمی، جہنم میں نہ تو زندوں جیسا ہوگا اور نہ ہی مردوں جیسا، جہنم میں مشرکوں کے ساتھ ان کے معبودان باطلہ کو بھی ڈالا جائے گا۔ کافر لوگ جہنم کی آگ کے لیے بطور ایندھن بھی ہوں گے، منافقین جہنم کے نچلے درجے میں ہوں گے، جہنم میں عذاب کی وجہ سے کافروں کی خوب چیخ وپکار ہوگی۔ جہنمیوں کے جسم پر گندھک کا لباس ہوگا، جہنمیوں کو اُوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا

اوران کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہوگی، جہنمیوں کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے بھی آگ کے سائبان ہوں گے، ایسا کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا، جس سے ہونٹ جھلس جائیں گے، اور آنتیں کٹ جائیں گی، جہنم کی آگ اس قدر شدید ہوگی کہ دل پر براہ راست اثر کرے گی۔

جہنم کے یہ تمام عذاب قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں۔ ان پر اور ان کے علاوہ دیگر ان عذابوں پر ایمان لانا اور ان پر یقین کرنا فرض ہے جو بطریق تواتر ثابت ہیں، ان میں سے کسی ایک عذاب کے انکار سے یا اس میں شک کرنے سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

7.3:۔ جہنم کے دروازے اور طبقات

1 جہنم کے سات دروازے ہیں

آیت 1:۔ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۖ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ○ (الحجر: ۴۴)

ترجمہ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے اُن میں سے ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔

آیت 2:۔ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ (الزمر: ۷۱)

ترجمہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے، جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا؟" وہ جواب دیں گے "ہاں، آئے تھے مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا"۔

2 جہنم کے طبقات

آیت 3:۔ كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○

(الھمزۃ:۴تا۹)

ترجمہ ہرگز نہیں! وہ شخص تو چکنا چور کردینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کردینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی، جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کردی جائے گی (بے شک اس میں وہ موندھے ہوئے ہوں گے)۔ (اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔

آیت 4:۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○

(النازعات:۳۷تا۳۹)

ترجمہ تو جس نے سرکشی کی تھی، (اور آخرت کے بالمقابل) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی، جہیم (دوزخ) ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔

آیت 5:۔ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ ○ (القارعۃ:۸تا۱۱)

ترجمہ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے، اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ۔ (دہکتی ہوئی آگ)۔

آیت 6:۔ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○ (المدثر:۲۶تا۲۹)

ترجمہ عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دوزخ؟ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ کھال جھلس دینے والی۔

آیت 7:۔ اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ○ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ○

(المعارج:۱۵تا۱۸)

ترجمہ ہرگز نہیں۔ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی، جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی، پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اُس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری، اور مال جمع کیا اور سینت سینت (گن گن) کر رکھا۔

آیت 8:۔ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞ (الملک: ۱۰،۱۱)

ترجمہ اور کہیں گے: "کاش! ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے"۔ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کریں گے، لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔

آیت 9:۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۞ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۞ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۞ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۞ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞ (المرسلات: ۳۰ تا ۳۴)

ترجمہ چلو اُس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے، نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ آگ کی لپٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی (جو اُچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی) گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔ تباہی (خرابی) ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔

3 "زمہریر" جہنم کا ایک طبقہ ہے جس میں اہل جہنم کو شدید سردی کا عذاب دیا جائے گا

آیت 10:۔ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۞ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۞ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۞ (الدہر: ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ پس اللہ تعالیٰ اُنہیں اُس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا، اور اُن کے صبر کے بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کرے گا۔ وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ اُنہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھر۔

حدیث 1:۔حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيسَى الْحُلْوَانِيُّ ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ ثنا أَبُو صَالِحٍ ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْهَيْثَمِ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتْوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَوْ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَوْ أَحَدِهِمَا - حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمٌ حَارٌّ، فَقَالَ الرَّجُلُ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هَذَا الْيَوْمِ، اللَّهُمَّ! أَجِرْنِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ". قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجَهَنَّمَ: "إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي اسْتَجَارَ بِي مِنْ حَرِّكِ فَاشْهَدِي أَنِّي أَجَرْتُهُ. وَإِنْ كَانَ يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَا أَشَدَّ بَرْدَ هَذَا الْيَوْمِ، اللَّهُمَّ! أَجِرْنِي مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ". قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجَهَنَّمَ: "إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي قَدِ اسْتَجَارَنِي مِنْ زَمْهَرِيرِكِ، وَإِنِّي أُشْهِدُكِ أَنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ". قَالُوا: "مَا زَمْهَرِيرُ جَهَنَّمَ؟". قَالَ: "بَيْتٌ يُلْقَى فِيهِ الْكَافِرُ، فَيَتَمَيَّزُ مِنْ شِدَّةِ بَرْدِهَا بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ".

(عمل الیوم واللیلۃ۔ "ابن السُّنِّي"، ص ۲۶۵ رقم 306؛ الأسماء والصفات للبیہقی، ج ۱ ص ۴۵۹، ۴۶۰ رقم 387؛ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ۔ ج ۱۳ ص ۹۵۰ تا ۹۵۲ رقم 6428؛ ضعفہ السخاوی فی "المقاصد الحسنۃ" رقم 1283؛ ابن الدیبع فی "تمییز الطیب من الخبیث" ص 232-233؛ العجلونی فی "کشف الخفاء" 2/ 347-348؛ عُجَالَۃُ الرَّاغِبِ الْمُتَمَنِّي فی تخریج کِتَابِ: "عَمَلِ الیوم واللیلۃ" لابن السُّنِّي، ج ۱ ص ۴۵۹ رقم 307)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "گرمی کے موسم میں شدید گرمی کا دن ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنا کان اور اپنی آنکھ آسمان والوں اور زمین والوں کی طرف لگا دیتے ہیں۔ جب کوئی بندہ کہتا ہے: "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ! آج کے روز کتنی سخت گرمی ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے پناہ دے"۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: "میرے بندوں میں سے ایک

بندے نے تجھ سے پناہ طلب کی ہے، میں تجھے (یعنی جہنم کو) گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اسے پناہ دے دی ہے"۔

جب شدید سردی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا کان اور اپنی آنکھیں آسمان والوں اور زمین والوں کی طرف لگا دیتے ہیں۔ جب کوئی بندہ کہتا ہے: "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ! آج کے دن کتنی سخت سردی ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کے زمہریر طبقہ کی سردی سے پناہ دے"۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم سے فرماتے ہیں: "بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے مجھ سے تیرے (طبقہ) زمہریر سے پناہ طلب کی ہے۔ پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں۔ میں نے اسے پناہ دے دی ہے"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "(یا رسول اللہ!) جہنم کا طبقہ زمہریر کیا ہے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ جہنم میں ایک مقام ہے، جب اللہ تعالیٰ کافر کو اس میں ڈالے گا، تو اس کی شدید سردی سے ہی کافر اس کو پہچان لے گا (کہ یہ زمہریر کا عذاب ہے)۔ سردی اور گرمی دونوں جہنم کے عذاب ہیں"۔

حدیث2:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا. فَقَالَتْ: "رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَنَفِّسْنِي". فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ، فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ، مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 7722؛ 9955، 10538؛ مسلم رقم 185 – 617؛ بخاری رقم 3260؛ سنن دارمی 2887؛ سنن کبریٰ نسائی 11576؛ حدیث السراج رقم 1124، 1003؛ ابن حبان رقم 1510؛ "تفسیر عبد الرزاق" 337/2؛ الطبری 214/29؛ البیہقی فی "البعث" رقم 173)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جہنم کی آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: "اے میرے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے، مجھے سانس لینے کی اجازت دی جائے"۔ اللہ

تعالیٰ نے اس کو ہر سال دو سانس لینے کی اجازت دے دی۔ لہٰذا جو بھی سردی اور ٹھنڈک تم پاتے ہو، وہ جہنم کے زمہریر طبقہ کی سردی کی وجہ سے ہے، اور جو بھی تم گرمی پاتے ہو، وہ جہنم کی آتشِ سوزاں کی وجہ سے ہے"۔

4 جہنم میں منافقین کا طبقہ سب سے نیچے ہے

آیت 11:۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ۝
(النساء:۱۴۵)

ترجمہ یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے اور تم کسی کو اُن کا مددگار نہ پاؤ گے۔

آیت 12:۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ (النساء:۱۳۸)

ترجمہ اور جو منافق اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنا دو کہ اُن کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔

7.4:۔ قرآن مجید میں جہنم کے عذاب کی ہولناکی کا تذکرہ

1 کافروں کو دیکھتے ہی جہنم کی غیظ و غضب کی آوازیں

آیت 13:۔ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّزَفِیْرًا ۝ (الفرقان:۱۲)

ترجمہ وہ (جہنم) جب دور سے ان کو دیکھے گی، تو یہ اُس کے غضب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے۔

2 جب کافر جہنم میں ڈالے جائیں گے، تو جہنم شدتِ انتقام سے اونچی اونچی خوفناک آوازیں نکالے گی

آیت 14:۔ اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ
(الملک:۷،۸)

ترجمہ جب وہ اُس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور

وہ جوش کھارہی ہوگی، شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔

3 جہنم کافروں سے انتقام لینے کے انتظار میں ہے

آیت 15:۔ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ○ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ○ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ○

(النبا:۲۱ تا ۲۳)

ترجمہ درحقیقت جہنم گھات ہے۔ جو طاغین (سرکشوں) کا ٹھکانا، اِس (دوزخ) میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔

4 جہنم پر انیس فرشتے مقرر ہیں، جو نہایت تند خُو، بے رحم اور سخت گیر ہیں

آیت 16:۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (التحریم:۶)

ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔

آیت 17:۔ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ○ (المدثر:۳۰)

ترجمہ اُنیس کارکن اُس (جہنم) پر مقرر ہیں۔

5 جہنمیوں کے چہرے سیاہ ہوجائیں گے

آیت 18:۔ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (یونس:۲۷)

ترجمہ اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں ان کی بُرائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے، ذلت ان پر مسلط ہوگی، کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہوگا، ان کے چہروں پر ایسی

تاریکی چھائی ہوئی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں، وہ دوزخ کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

6 عذاب دینے کے لیے جہنمیوں کی کھال جل جانے پر نئی پیدا کردی جائے گی

آیت 19:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

(النساء:۵۶)

ترجمہ جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کردیا ہے انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں، اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔

7 جہنمی موت مانگیں گے مگر موت نہیں آئے گی

آیت 20:۔ وَاِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ (الفرقان: ۱۳، ۱۴)

ترجمہ اور جب یہ دست و پابستہ اُس (جہنم) میں ایک تنگ جگہ ٹھونسے جائیں گے، تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے۔ (اُس وقت اُن سے کہا جائے گا:) ''آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو''۔

8 فرشتے جہنم کی آگ کو بھڑکاتے ہی رہیں گے

آیت 21:۔ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۹۷)

ترجمہ جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانے والا ہے، اور جسے وہ گمراہی میں ڈال دے تو

ایسے لوگوں کے لیے تو اللہ کے سوا کوئی حامی وناصر (ولی) نہیں پا سکتا۔ اِن لوگوں کو ہم قیامت کے روز اوندھے منہ کھینچ لائیں گے، اندھے، گونگے اور بہرے۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ جب کبھی اس (دوزخ) کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

9 جہنم کے عذاب میں پل بھر کے لیے بھی کمی نہیں کی جائے گی

آیت 22:۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ (فاطر:۳۶)

ترجمہ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ نہ اُن کا قصہ پاک کر دیا جائے گا کہ مر جائیں اور نہ اُن کے لیے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔ اِس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں، ہر اُس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو۔

7.5:۔ جہنم کی آگ کی شدت

1 جہنم کی آگ کا پہلا شعلہ ہی کافر کا گوشت اور ہڈیاں الگ کر دے گا

آیت 23:۔ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ○ (المؤمنون:۱۰۴)

ترجمہ آگ اُن کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور اُن کے جبڑے باہر نکل آئیں گے (ان کے چہروں کو آگ جھلسے گی اور ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے)۔

آیت 24:۔ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○ (المعارج:۱۵،۱۶)

ترجمہ ہرگز نہیں۔ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی، جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی۔

2 جہنم کی آگ انسان کو نہ مارے گی، نہ زندہ رہنے دے گی

آیت 25:۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ○ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ○ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ○ (المدثر:۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دوزخ؟ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ کھال جھلس دینے والی۔

آیت 26:۔ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ○ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ

فِيهَا وَلَا يَحْيٰى ○ (الاعلیٰ: ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ اور اس نعمت سے گریز کرے گا، وہ انتہائی بدبخت۔ جو بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر نہ اس میں مرے گا نہ جیئے گا۔

3 جہنم کی آگ کی معمولی چنگاری بہت بڑے محل کے برابر ہوگی

آیت 27:۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ○ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ (المرسلات: ۳۰ تا ۳۳)

ترجمہ چلو اُس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے، نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ آگ کی لپٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی (جو اُچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی)، گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔

4 جہنم کی آگ مسلسل بھڑکنے والی آگ ہے

آیت 28:۔ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ○ (الیل: ۱۴)

ترجمہ پس! میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے! بھڑکتی ہوئی آگ سے۔

آیت 29:۔ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ○ (الغاشیۃ: ۴)

ترجمہ شدید آگ میں جھلس رہے ہوں گے۔

آیت 30:۔ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ○ نَارٌ حَامِيَةٌ ○ (القارعۃ: ۸ تا ۱۱)

ترجمہ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے، اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ (دہکتی ہوئی آگ)۔

5 جہنم کی آگ دھیمی ہونے پر اس کو بھڑکایا جاتا رہے گا

آیت 31:۔ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ○ (بنی اسرائیل: ۹۷)

ترجمہ جب کبھی اس (دوزخ) کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

6 جہنم کی آگ جہنمیوں کو چکنا چور کر دے گی

آیت32:۔ كَلَّا لَيُنۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○

(الهمزة: ۴ تا ۹)

ترجمہ: ہرگز نہیں! وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی، جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی (بے شک اس میں وہ موندھے ہوئے ہوں گے)۔

7 جہنم کی آگ کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں

آیت33:۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○

(البقرة: ۲۴)

ترجمہ: تو ڈرو اُس آگ سے، جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر، جو مہیا کی گئی ہے منکرینِ حق کے لیے۔

7.6:۔ جہنمیوں کے کھانے

1 جہنم کا زقوم (تھوہر)

آیت34:۔ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ○ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○ (الصّٰفّٰت: ۶۲ تا ۶۸)

ترجمہ: بولو، یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اُس درخت کو ظالموں کے لیے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اُس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنم کے لوگ اسے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے، پھر اس پر پینے کے لیے ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ اور اس کے بعد ان کی واپسی اِسی

آتشِ دوزخ کی طرف ہوگی۔

2 زقوم کا زہر

آیت 35:۔اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ○ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ○ (الدخان: ۴۳ تا ۴۶)

ترجمہ بے شک زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا۔ پیٹ میں وہ اِس طرح جوش کھائے گا ۔جیسے تیل کی تچھلٹ جیسا کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔

3 کانٹے دار گھاس اور جھاڑیاں

آیت 36:۔تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَةٍ ○ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ○ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ○ (الغاشیۃ: ۵ تا ۷)

ترجمہ کھولتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو دیا جائے گا، خار دار سوکھی گھاس کے سوا کوئی کھانا ان کے لیے نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے نہ بھوک مٹائے۔

4 غسلین (زخموں کی دھوون کی غلاظت)

آیت 37:۔خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ○ وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ○ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ○ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ○ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِــٴُـوْنَ ○ (الحاقۃ: ۳۰ تا ۳۷)

ترجمہ (حکم ہوگا:) پکڑو اِسے اور اِس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اِسے جہنم میں جھونک دو، پھر اِس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا۔ اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ لہٰذا، آج نہ یہاں اِس کا کوئی یارِ غم خوار ہے۔ اور نہ زخموں کے دھوون کے سوا اِس کے لیے کوئی کھانا، جسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔

5 حلق میں پھنسنے والا کھانا

آیت 38:۔ اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ○ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ○

(المزمل: ۱۲، ۱۳)

ترجمہ ہمارے پاس (اِن کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب۔

7.7:۔ جہنم کے مشروبات

1 جہنم کا کھولتا ہوا پانی

آیت 39:۔ فَاِنَّہُمۡ لَاٰکِلُوۡنَ مِنۡہَا فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡہَا الۡبُطُوۡنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَہُمۡ عَلَیۡہَا لَشَوۡبًا مِّنۡ حَمِیۡمٍ ○ (الصّٰفّٰت: ۶۶، ۶۷)

ترجمہ جہنّم کے لوگ اسے (تھوہر) کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے، پھر اس پر پینے کے لیے ان کو کھولتا ہوا پانی ملے گا۔

آیت 40:۔ ثُمَّ اِنَّکُمۡ اَیُّہَا الضَّآلُّوۡنَ الۡمُکَذِّبُوۡنَ ○ لَاٰکِلُوۡنَ مِنۡ شَجَرٍ مِّنۡ زَقُّوۡمٍ ○ فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡہَا الۡبُطُوۡنَ ○ فَشٰرِبُوۡنَ عَلَیۡہِ مِنَ الۡحَمِیۡمِ ○ فَشٰرِبُوۡنَ شُرۡبَ الۡہِیۡمِ ○ ہٰذَا نُزُلُہُمۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ○ (الواقعہ: ۵۱ تا ۵۶)

ترجمہ پھر اے گمراہو، اور جھٹلانے والو! تم زقوم کے درخت کی غذا کھانے والے ہو۔ اُسی سے تم پیٹ بھرو گے، اور اُوپر سے کھولتا ہوا پانی، تونس لگے ہوئے اُونٹ کی طرح پیو گے۔ یہ ہے (ان بائیں بازو والوں) کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں۔

آیت 41:۔ کَمَنۡ ہُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوۡا مَآءً حَمِیۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَہُمۡ ○ (محمد: ۱۵)

ترجمہ اُن لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنّم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟۔

آیت 42:۔ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ الَّتِیۡ یُکَذِّبُ بِہَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ○ یَطُوۡفُوۡنَ بَیۡنَہَا وَ بَیۡنَ حَمِیۡمٍ اٰنٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ (الرحمٰن: ۴۳ تا ۴۵)

ترجمہ (اُس وقت کہا جائے گا:) یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے

تھے۔اُسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے۔پھر اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟

آیت 43:۔خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ (الدخان:۴۷ تا ۵۰)

ترجمہ "پکڑو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ، اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔ چکھ اس کا مزہ، بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو۔ یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے"۔

آیت 44:۔هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ۝ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ (الحج:۱۹، ۲۰)

ترجمہ یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے۔ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں، اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے اُن کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔

2 مَآءٌ صَدِیْدٌ: زخموں سے بہنے والی پیپ اور خون

آیت 45:۔مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَیُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ۝ یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ۝

(ابراہیم:۱۶، ۱۷)

ترجمہ پھر اس کے بعد آگے اس کے لیے جہنم ہے۔ وہاں اسے کچ لہو کا سا پانی پینے کو دیا جائے گا۔ جسے وہ زبردستی حلق سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور مشکل ہی سے اتار سکے گا۔موت ہر طرف سے اس پر چھائی رہے گی مگر وہ مرنے نہ پائے گا اور آگے ایک سخت عذاب اس کی جان کا لاگو رہے گا۔

3 مَآءٍ کَالۡمُهۡلِ: تیل کی تلچھٹ جیسا کھولتا ہوا پانی

آیت 46:۔وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ‌ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡيُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡيَكۡفُرۡ ‌ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا ‌ وَاِنۡ يَّسۡتَغِيۡثُوۡا يُغَاثُوۡا بِمَآءٍ كَالۡمُهۡلِ يَشۡوِى الۡوُجُوۡهَ‌ بِئۡسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتۡ مُرۡتَفَقًا ○ (الکہف:۲۹)

ترجمہ صاف کہہ دیں کہ یہ (قرآن) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی، جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ !

4 غَسَّاقٌ: پیپ اور لہو، سیاہ، زہریلا، بدبودار مشروب

آیت 47:۔هٰذَا ۙ فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ حَمِيۡمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنۡ شَكۡلِهٖۤ اَزۡوَاجٌ ○ (ص ۵۷،۵۸)

ترجمہ یہ ہے اُن کے لیے، پس وہ مزہ چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ لہو اور اِسی قسم کی دوسری تلخیوں کا۔ (عذاب بھی ہوگا)۔

آیت 48:۔لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا بَرۡدًا وَّلَا شَرَابًا ○ اِلَّا حَمِيۡمًا وَّغَسَّاقًا ○ جَزَآءً وِّفَاقًا ○ (النبا: ۲۴ تا ۲۶)

ترجمہ اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ نہ چکھیں گے، کچھ ملے گا تو بس گرم پانی! اور زخموں کا دھوون (پیپ)! ان کے (کرتوتوں کا) بھرپور بدلہ۔

7.8:۔ جہنمیوں کا لباس

1 جہنمیوں کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا

آیت 49:۔ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ○ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ○ (الحج:۱۹،۲۰)

ترجمہ یہ دو فریق ہیں جن کے درمیان اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا ہے۔ ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں، اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے اُن کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔

2 بعض جہنمیوں کو تارکول کا لباس پہنایا جائے گا

آیت 50:۔ سَرَابِیْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ○ (ابراہیم:۵۰)

ترجمہ تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے اُن کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔

7.9:۔ جہنمیوں کے بستر

آیت 51:۔ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ (الاعراف:۴۱)

ترجمہ ان کے لیے تو جہنم کا بچھونا ہوگا اور جہنم ہی کا اوڑھنا۔ یہ ہے وہ جزا جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔

آیت 52:۔ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ○ (الزمر:۱۶)

ترجمہ اُن پر آگ کی چھتریاں اُوپر سے بھی چھائی ہوں گی اور نیچے سے بھی۔ یہ وہ انجام ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، پس اے میرے بندو، میرے غضب سے بچو۔

آیت 53:۔ یَوْمَ یَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَیَقُوْلُ

ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ (العنکبوت:۵۵)

ترجمہ (اور انہیں پتہ چلے گا) اُس روز جب کہ عذاب انہیں اُوپر سے بھی ڈھانک لے گا اور پاؤں کے نیچے سے بھی اور کہے گا: ''اب چکھو، مزا اُن کرتوتوں کا جو تم کرتے تھے''۔

7.10:۔ جہنمیوں کی چھتریاں اور قناتیں

آیت 54:۔ لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ○ (الزمر:۱۶)

ترجمہ اُن پر آگ کی چھتریاں اُوپر سے بھی چھائی ہوں گی اور نیچے سے بھی۔ یہ وہ انجام ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، پس اے میرے بندو، میرے غضب سے بچو۔

آیت 55:۔ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمۡ سُرَادِقُهَا ؕ (الکہف:۲۹)

ترجمہ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔

7.11:۔ جہنم میں ذلت اور رسوائی کا عذاب

آیت 56:۔ وَيَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَلَى النَّارِ ؕ اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَاتِكُمُ الدُّنۡيَا وَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهَا ۚ فَالۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡهُوۡنِ بِمَا كُنۡتُمۡ تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡسُقُوۡنَ ○

(الاحقاف:۲۰)

ترجمہ پھر جب یہ کافر آگ کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ''تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان کا لُطف تم نے اُٹھا لیا، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں ان کی پاداش میں آج تم کو ذِلت کا عذاب دیا جائے گا''۔

آیت 57:۔ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا لَا يَسۡمَعُوۡنَ ○ (الانبیاء:۱۰۰)

ترجمہ وہاں وہ پھنکارے ماریں گے اور حال یہ ہوگا کہ اس میں کان پڑی آواز نہ سنائی دے گی۔

آیت 58:۔سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○ (القلم:١٦)

ترجمہ عنقریب ہم اس کی سونڈ (ناک) پر داغ لگائیں گے۔

آیت 59:۔وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ (الزمر:٦٠)

ترجمہ آج جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنم میں متکبروں کے لیے کافی جگہ نہیں ہے؟

آیت 60:۔وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ○ (عبس:٤٠ تا ٤٢)

ترجمہ اور کچھ چہروں پر اُس روز خاک اڑ رہی ہوگی، اور سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی کافر و فاجر (نابکار) لوگ ہوں گے۔

7.12:۔جہنم میں آگ کے طوق، ہتھکڑیاں اور بیڑیاں

آیت 61:۔خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ (الحاقۃ:٣٠ تا ٣٤)

ترجمہ (حکم ہوگا) پکڑو اِسے اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو، پھر اسے جہنم میں جھونک دو، پھر اِس کو ستر ہاتھ (تقریباً 105 فٹ) لمبی زنجیر میں جکڑ دو۔ یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا، اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔

آیت 62:۔اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○ (الدھر:٤)

ترجمہ کفر کرنے والوں کے لیے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے۔

آیت 63:۔اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ○ (المزمل:١٢)

ترجمہ ہمارے پاس (اِن کے لیے) بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ۔

آیت 64:۔ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ○ فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ○ (المؤمن: ۷۱، ۷۲)

ترجمہ جب طوق اِن کی گردنوں میں ہوں گے، اور زنجیریں، جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

آیت 65:۔ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ○ (المؤمن: ۷۱)

ترجمہ جب طوق اِن کی گردنوں میں ہوں گے، اور زنجیریں، جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے۔

7.13:۔ جہنم میں چہروں کو آگ پر تپانے کا عذاب

آیت 66:۔ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاۗءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ○ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ○

(الاحزاب: ۶۶ تا ۶۸)

ترجمہ جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے: ”کاش! ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی“۔ اور کہیں گے: ”اے رب ہمارے! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے ربّ! ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔

آیت 67:۔ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ○ يَسْـَٔــلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ○ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ○ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ (الذاریات: ۱۰ تا ۱۴)

ترجمہ مارے گئے! قیاس وگمان سے حکم لگانے والے، جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں۔ پوچھتے ہیں! آخر وہ روزِ جزاء کب آئے گا؟ وہ اس روز آئے گا جب یہ

لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) اب چکھو مزا اپنے فتنے کا۔ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے۔

آیت 68:۔ سَرَابِيلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوهَهُمُ النَّارُ ○ (ابراہیم: ۵۰)

ترجمہ تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے اُن کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔

آیت 69:۔ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُّجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ○ (الانبیاء: ۳۹)

ترجمہ کاش اِن کافروں کو اس وقت کا کچھ علم ہوتا جب کہ یہ نہ اپنے منہ آگ سے بچا سکیں گے، نہ اپنی پیٹھیں، اور نہ ان کو کہیں سے مدد پہنچے گی۔

آیت 70:۔ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ (الزمر: ۲۴)

ترجمہ اب اس شخص کی بدحالی کا تم کیا اندازہ کر سکتے ہو جو قیامت کے روز عذاب کی سخت مار اپنے منہ پر لے گا؟ ایسے ظالموں سے تو کہہ دیا جائے گا کہ اب چکھو مزہ اس کمائی کا جو تم کرتے رہے تھے۔

7.14:۔ جہنم میں بعض دوسرے عذاب

1 جہنم میں آگ کے ستونوں سے باندھنے کا عذاب

آیت 71:۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ○ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ○ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ○ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ○

(الھمزۃ: ۴ تا ۹)

ترجمہ ہرگز نہیں! وہ شخص تو چکنا چُور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ چکنا چُور کر دینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ، خوب بھڑکائی ہوئی، جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کر دی جائے گی (بے شک اس میں وہ مونڈھے

ہوئے ہوں گے)۔(اس حالت میں کہ وہ) اونچے اونچے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔

آیت 72:۔فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ○ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ○
(الفجر:۲۵،۲۶)

ترجمہ پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں، اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔

2 جہنم میں لوہے کی ہتھوڑوں سے مارنے کا عذاب

آیت 73:۔وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ○ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ (الحج:۲۱،۲۲)

ترجمہ اور اُن کی خبر لینے کے لیے لوہے کے گرز اور ہتھوڑے ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر اسی میں دھکیل دیے جائیں گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ۔

3 جہنم میں بعض نامعلوم عذاب

آیت 74:۔وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ○ (ص:۵۸)

ترجمہ اور اِسی قسم کی دوسری تلخیوں کا (عذاب بھی ہوگا)۔

آیت 75:۔وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○ (الجاثیہ:۱۱)

ترجمہ اور اُن لوگوں کے لیے بلا کا دردناک عذاب ہے جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا۔

آیت 76:۔اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (المائدہ:۳۶)

ترجمہ خوب جان لو کہ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہے، اگر اُن کے قبضہ میں ساری زمین کی دولت ہو، اور اتنی ہی اور اس کے ساتھ، اور وہ چاہیں کہ اسے فدیہ میں دے

کر روزِ قیامت کے عذاب سے بچ جائیں، تب بھی وہ ان سے قبول نہ کی جائے گی اور انہیں دردناک سزا مل کر رہے گی۔

آیت 77:۔ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

(آل عمران:۱۷٦)

ترجمہ (اے پیغمبر ﷺ!) جو لوگ آج کفر کی راہ میں بڑی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ان کی سرگرمیاں تمہیں آزردہ نہ کریں، یہ اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اُن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے، اور بالآخر اُن کو سخت سزا ملنے والی ہے۔

آیت 78:۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ○ (آل عمران:۴)

ترجمہ اب جو لوگ اللہ کے فرامین کو قبول کرنے سے انکار کریں، ان کو یقیناً سخت سزا ملے گی۔ اللہ بے پناہ طاقت کا مالک ہے اور برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔

آیت 79:۔ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ○ (فاطر:۱۰)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو بیہودہ چال بازیاں کرتے ہیں، اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور اُن کا مکر خود ہی غارت ہونے والا ہے۔

7.15:۔ جہنمیوں پر قرآن مجید کے تبصرے

1 قیامت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو داروغۂ جہنم شدید کھولتے پانی کا عذاب دینے کے ساتھ ساتھ ''معزز شخصیت'' کے اعزاز سے بھی نوازیں گے۔

آیت 80:۔ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ○ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ○ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ○ (الدخان:۴۷تا۵۰)

ترجمہ ''پکڑو اِسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اِس کو جہنم کے بیچوں بیچ، اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔ چکھ اس کا مزہ، بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تو۔ یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے''۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر کہہ کر اسلام کی دعوت ٹھکرانے والوں کو جہنم میں لے جاتے ہوئے ایک طنزیہ سوال!: ''یہ آگ جادو ہے، یا آنجناب کو کچھ نظر نہیں آرہا''۔

آیت 81:۔ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ○ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ○ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (طور: ۱۳ تا ۱۶)

ترجمہ جس دن انہیں دھکے مار مار کر نارِ جہنم کی طرف لے چلا جائے گا۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا: ''یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اب بتاؤ! یہ جادُو ہے یا تمہیں سُوجھ نہیں رہا ہے؟۔ جاؤ اب جُھلسو! اِس کے اندر، تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے یکساں ہے، تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جارہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے''۔

3 کافروں کو آگ پر تپاتے ہوئے جہنم کے داروغوں کا بیان: ''اسی عذاب کو حضور دنیا میں طلب کرتے تھے، اب اسی کا خوب مزا لیجیے''۔

آیت 82:۔ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ○ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ○ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ○ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ (الذاریات: ۱۰ تا ۱۴)

ترجمہ مارے گئے! قیاس وگمان سے حکم لگانے والے، جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں۔ پوچھتے ہیں: ''آخر وہ روزِ جزاء کب آئے گا؟''۔ وہ اس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔ (ان سے کہا جائے گا:) ''اب چکھو مزا اپنے فتنے کا ۔ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے''۔

4 جہنم کی طرف جاتے ہوئے کافروں پر داروغۂ جہنم کی ایک لطیف طنز:
''آپ حضرات تو بڑے فرماں بردار لوگ ہیں''۔

آیت 83:- اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَ مَا کَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ○ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡجَحِیۡمِ ○ وَ قِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ○ مَا لَکُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ ○ بَلۡ هُمُ الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ ○ (الصّٰفّٰت: ۲۲ تا ۲۶)

ترجمہ (حکم ہوگا:) ''گھیر لاؤ سب ظالموں اور ان کے ساتھیوں اور اُن معبودوں کو جن کی وہ خدا کو چھوڑ کر بندگی کیا کرتے تھے، پھر ان سب کو جہنّم کا راستہ دکھاؤ۔ اور ذرا انہیں ٹھیراؤ، ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ کیا ہو گیا تمہیں، اب کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ ارے! آج تو یہ اپنے آپ کو (اور ایک دوسرے کو) حوالے کیے دے رہے ہیں!''۔

7.16:- جہنم میں گمراہ لیڈروں اور اُن کے پیروکاروں کے جھگڑے

1 گمراہ کرنے والے لیڈروں سے ان کے پیروکار جہنم میں کہیں گے:
''اب ہمارا کچھ تو عذاب کم کرو''۔ وہ جواب دیں گے: ''یہاں ہم سب ایک ہی جیسے ہیں، تمہارے کسی کام نہیں آسکتے''۔

آیت 84:- وَ اِذۡ یَتَحَآجُّوۡنَ فِی النَّارِ فَیَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا لَکُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِیۡبًا مِّنَ النَّارِ ○ قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُلٌّ فِیۡهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ حَکَمَ بَیۡنَ الۡعِبَادِ ○ (المؤمن: ۴۷، ۴۸)

ترجمہ پھر ذرا خیال کرو اس وقت کا جب یہ لوگ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے۔ دنیا میں جو لوگ کمزور تھے وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے: ''ہم تمہارے تابع تھے، اب کیا یہاں تم نارِ جہنم کی تکلیف کے کچھ حصے سے ہم کو بچا لو گے''۔ وہ بڑے بننے والے جواب دیں گے: ''ہم سب یہاں ایک حال میں ہیں اور

اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے"۔

2 لیڈر جہنم میں جاتے ہوئے اپنے مریدوں کو دیکھ کر کہیں گے: "بد بخت پیروکاروں کی یہ فوج بھی جہنم میں ہی جائے گی"۔ پیروکار اپنے لیڈروں کی گفتگو سُن کر نفرت سے جواب دیں گے: "بد بختو! تم بھی جہنم میں ہی جا رہے ہو"۔ "اے اللہ! ہمیں جہنم میں پہنچانے والوں کو خوب مزا چکھا"۔

آیت 85:۔ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۗ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۚ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○ (ص:۵۹ تا ۶۱)

ترجمہ (وہ جہنم کی طرف اپنے پیروؤں کو آتے دیکھ کر آپس میں کہیں گے) "یہ ایک لشکر تمہارے پاس گھسا چلا آرہا ہے، کوئی خوش آمدید ان کے لیے نہیں ہے، یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں"۔ وہ اُن کو جواب دیں گے: "نہیں بلکہ تم ہی جھلسے جا رہے ہو، کوئی خیر مقدم تمہارے لیے نہیں۔ تم ہی تو یہ انجام ہمارے آگے لائے ہو، کیسی بُری ہے یہ جائے قرار"۔ پھر وہ کہیں گے: "اے ہمارے رب! جس نے ہمیں اس انجام کو پہنچانے کا بندوبست کیا اُس کو دوزخ کا دوہرا عذاب دے"۔

3 گمراہ کرنے والے لیڈروں کے لیے جہنم میں ان کے پیروکاروں کی لعنت اور دوہرے عذاب کی درخواست۔

آیت 86:۔ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ○ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ○

(الاحزاب: ۶۶ تا ۶۸)

ترجمہ جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے اُس وقت وہ کہیں گے: "کاش! ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی"۔ اور کہیں گے: "اے رب ہمارے! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے

ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے ربّ! ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔

4 جہنم میں پہنچنے کے بعد گمراہ لیڈر اور گمراہ عوام کا جھگڑا۔

آیت 87:۔ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ○ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ○ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۤ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

(الصّٰفّٰت: ۲۷ تا ۳۳)

ترجمہ اس کے بعد یہ ایک دوسرے کی طرف مُڑیں گے اور باہم تکرار شروع کر دیں گے۔ (پیروی کرنے والے اپنے پیشواؤں سے) کہیں گے: ”تم ہمارے پاس سیدھے رُخ سے آتے تھے“۔ وہ جواب دیں گے: ”نہیں، بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے، ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا، تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔ آخر کار ہم اپنے رب کے اس فرمان کے مستحق ہو گئے کہ ہم عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں۔ سو ہم نے تم کو بہکایا، ہم خود بہکے ہوئے تھے۔ اس طرح وہ سب اُس روز عذاب میں مشترک ہوں گے۔

5 جہنم میں ماننے والے اپنے مذہبی پیشواؤں سے درخواست کریں گے: ”ہمیں اللہ کے عذاب سے بچاؤ“۔ وہ جواب میں کہیں گے: ”یہاں اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں“۔

آیت 88:۔ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ○

(ابراہیم: ۲۱)

ترجمہ اور یہ لوگ جب اکٹھے اللہ کے سامنے بے نقاب ہوں گے، تو اس وقت ان میں سے جو دنیا میں کمزور تھے، وہ ان لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے، کہیں گے: ”دنیا میں

ہم تمہارے تابع تھے، اب کیا تم اللہ کے عذاب سے ہم کو بچانے کے لیے بھی کچھ کر سکتے ہو؟''۔ وہ جواب دیں گے: ''اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم ضرور تمہیں دکھا دیتے، اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع فزع کریں، یا صبر، بہر حال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں''۔

6 جہنم میں مشرک اپنے ''استادوں'' کو مکاری کا طعنہ دیں گے، جب کہ ''استاذ'' اپنی براءت کا اظہار کریں گے

آیت 89:۔وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ۗ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۗ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (سبا: ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ یہ کافر کہتے ہیں: ''ہم ہرگز اِس قرآن کو نہ مانیں گے اور نہ اِس سے پہلے آئی ہوئی کسی کتاب کو تسلیم کریں گے''۔ کاش! تم دیکھو! اِن کا حال اُس وقت جب یہ ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اُس وقت یہ ایک دوسرے پر الزام دھریں گے۔ جو لوگ دنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے: ''اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے''۔ وہ بڑے بننے والے اِن دبے ہوئے لوگوں کو جواب دیں گے: کیا ہم نے تمہیں اُس ہدایت سے روکا تھا جو تمہارے پاس آئی تھی؟ نہیں، بلکہ تم خود مجرم تھے''۔ وہ دبے ہوئے لوگ اُن بڑے بننے والوں سے کہیں گے: ''نہیں، بلکہ شب و روز کی مکاری تھی جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم اللہ سے کفر کریں اور دوسروں کو اس کا ہمسر ٹھہرائیں''۔ آخر کار جب یہ لوگ عذاب دیکھیں گے تو اپنے دلوں میں پچھتائیں گے اور ہم اِن منکرین کے گلوں میں طوق ڈال دیں گے۔ کیا

لوگوں کو اِس کے سوا اور کوئی بدلہ دیا جاسکتا ہے کہ جیسے اعمال اُن کے تھے ویسی ہی جزا وہ پائیں؟۔

7.17:۔احادیث مبارکہ میں جہنم کا تذکرہ

حدیث3:۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ". قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً". قَالَ: "فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا". (بخاری رقم3265؛ مسلم رقم30-2843)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی؟''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں انہتر (٦٩) درجہ بڑھادی گئی ہے، اور ہر درجہ کی حرارت آتش دنیا کی حرارت کے برابر ہے"۔

تشریح اس دنیا کی آگ کی قسموں میں بھی درجہ حرارت میں بعض بعض سے بہت بڑھی ہوئی ہیں، مثلاً لکڑی کی آگ میں گھاس پھونس کی آگ سے زیادہ گرمی ہوتی ہے اور مثلاً پتھر کے کوئلے کی آگ میں لکڑی کی آگ کے مقابلے میں بہت زیادہ حرارت ہوتی ہے اور بعض بموں سے جو آگ پیدا ہوتی ہے، وہ درجہ حرارت میں ان سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور اب تو آلات سے معلوم کرنا بھی آسان ہوگیا ہے کہ ایک آگ دوسری آگ کے مقابلہ میں کتنے درجہ کم یا زیادہ گرم ہے۔پس اب حدیث کے اس مضمون کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہا، کہ "دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں ستر (70) درجہ زیادہ حرارت اپنے اندر رکھتی ہے"۔

عربی زبان میں ایسے موقعوں پر ستر (70) کا عدد کسی چیز کی صرف زیادتی اور کثرت ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔پس ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں بھی یہ

عدد اسی محاورے کے مطابق استعمال کیا گیا ہو، اس صورت میں حدیث کا حاصل یہ ہو گا کہ دوزخ کی آگ اپنی گرمی اور جلانے کی صفت میں دنیا کی آگ سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔

آگے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوزخ کی آگ کا یہ حال بیان فرمایا تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! دنیا کی آگ کی حرارت ہی کافی تھی''۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زیادہ واضح لفظوں میں پھر پہلے ہی مضمون کو دہرایا، اس کے علاوہ کوئی اور جواب نہیں دیا۔ غالباً اس طریق جواب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر متنبہ فرمایا کہ ہمیں اللہ کے افعال اور اس کے فیصلوں کے بارے میں ایسے سوالات نہیں کرنا چاہئیں، جو کچھ اس نے کیا ہے، اور جو کچھ وہ کرے گا، وہی ٹھیک ہے۔

حدیث 4:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِ الْمِرْجَلُ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا"۔ (مسلم رقم 364-213)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا، جس کی چپلیں اور ان چپلوں کے تسمے آگ کے ہوں گے، ان کی گرمی سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا اور جوش مارے گا، جس طرح چولہے پر دیگچی کھولتی ہے۔ اور اس میں جوش آتا ہے وہ نہیں خیال کرے گا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ سخت عذاب میں بھی ہے (یعنی وہ اپنے ہی کو سب سے زیادہ سخت عذاب میں سمجھے گا)، حالانکہ وہ دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا۔

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِأَنْعَمِ

أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: "يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟". فَيَقُولُ: "لَا، وَاللهِ! يَا رَبِّ!". وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ فِي الْجَنَّةِ صَبْغَةً فَيُقَالُ لَهُ: "يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟". فَيَقُولُ: "لَا، وَاللهِ! يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، رقم 13112، 13660؛ مسلم رقم 55-2807؛ ابن ماجه رقم 4321؛ ابن المبارك في "الزهد" رقم 622؛ البيهقي في "البعث والنشور" رقم 436؛ شرح السنة، البغوي، رقم 4404؛ عبد بن حميد رقم 1313؛ "الزهد" لأحمد رقم 129؛ مسند ابی یعلی رقم 3521)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن اہلِ دوزخ میں سے (یعنی ان لوگوں میں سے جو اپنے کفر وشرک کی وجہ سے یا فسق و فجور کی وجہ سے دوزخ میں جانے والے ہوں گے) ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش وآرام کے ساتھ گزاری ہوگی، اور پھر اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دلایا جائے گا (یعنی جس طرح کپڑے کو رنگتے وقت رنگ میں ڈال کر اور بس ایک ڈوب دے کر نکال لیتے ہیں، اسی طرح اس شخص کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر فوراً نکال لیا جائے گا)۔ پھر اس سے کہا جائے گا ''آدم کے فرزند! کیا تو نے کبھی خیریت اور اچھی حالت بھی دیکھی ہے، اور کیا کبھی عیش وآرام کا کوئی دور تجھ پر گزرا ہے؟''۔ وہ کہے گا: ''کبھی نہیں، قسم خدا کی! اے پروردگار!''۔ اور ایک شخص اہلِ جنت میں سے (یعنی ان خوش نصیب بندوں میں سے جو اپنی ایمان والی زندگی کی وجہ سے جنت کے مستحق ہوں گے) ایسا لایا جائے گا جس کی زندگی دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں اور دکھ میں گزری ہوگی، اور اس کو ایک غوطہ جنت میں دیا جائے گا (یعنی جنت کی فضاؤں اور ہواؤں میں پہنچا کر فوراً نکال لیا جائے گا)، اور اس سے کہا جائے گا: ''اے آدم کے فرزند! کیا کبھی تو نے کوئی دکھ دیکھا ہے، اور کیا تجھ پر

کوئی دور شدت اور تکلیف کا گزرا ہے"۔ پس وہ کہے گا: "نہیں، خدا کی قسم! اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں گزری، اور میں نے کبھی کسی تکلیف کا منہ نہیں دیکھا!"۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ دوزخ کا عذاب اتنا سخت ہے کہ اس کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش و راحت کو بھلا دے گا، اور جنت میں وہ راحت اور عیش ہے کہ اس میں قدم رکھتے ہی آدمی عمر بھر کے سارے دکھ اور ساری کلفتیں بھول جائے گا۔

حدیث 6:۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ، وَحُسَيْنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَسَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 20103، 20108، 20207؛ مسلم رقم 32 - 2845، 33 - 2845؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34179؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 855، 856؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 6889، 6969، 6970؛ مسند الشامیین رقم 2656؛ التوحید لابن خزیمہ رقم ج ۲ ص ۷۶۹؛ مستدرک حاکم رقم 8740؛ البیھقی فی "البعث والنشور" رقم 491؛ شعب الایمان رقم 312)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوزخیوں میں سے بعض وہ ہوں گے کہ جن کو پکڑے گی آگ ان کے ٹخنوں تک، اور بعض وہ ہوں گے کہ جن کو پکڑے گی آگ ان کے زانوؤں تک، اور بعض وہ ہوں گے کہ جن کو پکڑے گی آگ ان کے کمر تک، اور بعض وہ ہوں گے کہ جن کو پکڑے گی آگ ان کے ہنسلی تک"۔

تشریح حدیث کا مقصد یہ ہے کہ دوزخ میں سب ایک درجہ میں اور ایک ہی حال میں نہیں ہوں گے، بلکہ جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے ان کے عذاب میں کمی بیشی ہوگی، مثلاً کچھ لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ آگ ان کے صرف ٹخنوں تک پہنچے گی، اور کچھ لوگوں پر عذاب

ان سے زیادہ ہوگا، اور آگ ان کے زانوؤں تک پہنچے گی، اور کچھ لوگوں پر اس سے زیادہ ہوگا، اور آگ ان کی کمر تک پہنچا کرے گی۔ کچھ لوگ ان سے بھی سخت تر اور بدتر حالت میں رہیں گے، اور آگ ان کی گردن تک پہنچے گی۔ اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنَا

حدیث 7:۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ دَرَّاجٍ قَالَ مُوسَى: فِي حَدِيثِهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً".

(حسن: مسند أحمد رقم 17712؛ ابن حبان رقم 7471؛ الحاکم 593/4، والبیهقی فی "البعث والنشور" رقم 561؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ۔ وقال الذهبی ایضاً: صحیح: مستدرک حاکم رقم 8754؛ الاحادیث المختارۃ رقم 199، 200؛ الصَّحِيحَة: رقم 3429؛ صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: رقم 3676؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34142 عن مجاہد)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''جہنم میں سانپ ہیں، جو اپنی جسامت میں بختی اونٹوں کے برابر ہیں (جو جثہ میں عام اونٹوں سے بھی بڑے ہوتے ہیں)، اور وہ اس قدر زہریلے ہیں کہ ان میں کا کوئی سانپ جس دوزخی کو ایک دفعہ ڈسے گا، تو چالیس سال کی مدت تک وہ اس کے زہر کا اثر پائے گا (اور تڑپے گا)۔ اسی طرح دوزخ میں بچھو ہیں، جو (اپنی جسامت میں) پالان بندھے خچروں کی مانند ہیں (وہ بھی ایسے ہی زہریلے ہیں کہ) ان میں سے کوئی کسی دوزخی کو ایک دفعہ ڈنک مارے گا، تو چالیس سال تک وہ اس کے زہر کی تکلیف پائے گا۔

حدیث 8:۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ... "لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا".

(حسن لغیرہ:مسند أحمد رقم11230/ 2 ، 11786؛ أبو یعلی رقم1381؛ترمذی رقم 2584؛ شرح السنۃ بغوی رقم4407؛البیھقی فی "البعث والنشور" رقم604،566؛ابن المبارك فی "الزھد" فی زیادات نعیم بن حماد رقم316؛الحاکم فی "المستدرك" رقم 8779،3850. صحح الحاکم إسنادہ. ووافقه الذھبی؛الطبری فی "التفسیر" 178/23 تفسیر قوله تعالی: ھذا فلیذوقوہ حمیم وغساق. 30/14 تفسیر قوله تعالی:إلا حمیماً وغساقاً)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''غساق (یعنی وہ سڑی ہوئی پیپ جو جہنمیوں کے زخموں سے نکلے گی اور جس کے متعلق قرآن مجید میں بتلایا گیا ہے کہ وہی انتہائی بھوک میں ان کی غذا ہوگی، وہ اس قدر بدبودار ہو گی کہ) اگر اس کا ایک ڈول اس دنیا پر بہا دیا جائے، تو ساری دنیا (اس کی سڑاہند سے) بدبودار ہو جائے''۔

حدیث9:۔حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ، وَابْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ مَعَهُ مِحْجَنٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ [آل عمران: 102]، وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ، لَأَمَرَّتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ عَيْشَهُمْ، فَكَيْفَ مَنْ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا الزَّقُّومُ".

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد رقم2735،3136، موقوفاً رقم 3137؛مسند ابی داؤد طیالسی رقم2765؛ابن ماجه رقم4325؛الترمذی رقم5285؛ابن أبی حاتم فی تفسیر سورۃ آل عمران رقم1098؛ابن حبان رقم7470؛البیھقی فی "البعث والنشور" رقم543؛البغوی فی "شرح السنة" رقم4408؛ "معالم التنزیل" 333/1؛مستدرک حاکم رقم3158، 3686: قال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ. وأقرہ الذھبی؛ مسند البزار رقم4934؛سنن الکبریٰ نسائی رقم11004؛معجم الاوسط رقم7525؛معجم صغیر طبرانی رقم911؛معجم کبیر طبرانی رقم11068؛الاحادیث المختارۃ رقم106؛صحیح الجامع: رقم 5250؛ مشکوٰۃ:رقم5683)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 90:۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ (آل عمران: 102)

ترجمہ اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور فیصلہ کرلو کہ ہرگز نہ مروگے، مگر اس حال میں کہ تم مسلم (اللہ کے فرمانبردار بندے) ہوگے۔

(اللہ سے اس کے عذاب سے ڈرنے کے سلسلے میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''زَقُّوم'' (جس کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ وہ جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے، اور وہ دوزخیوں کی خوراک بنے گا) اگر اس کا ایک قطرہ اس دنیا میں ٹپک جائے، تو زمین پر بسنے والوں کے سارے سامانِ زندگی کو خراب کردے، پس کیا گزرے گی اس شخص پر جس کا کھانا وہی زقوم ہوگا''۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ زقوم اس قدر گندی اور زہریلی چیز ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ ہماری اس دنیا میں ٹپک جائے تو یہاں کی تمام چیزیں اس کی بدبو اور گندگی اور زہریلے پن سے متاثر ہوجائیں، اور ہمارے کھانے پینے کی ساری چیزیں خراب ہوجائیں۔ پس سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ زقوم جس کو کھانا پڑے گا اس پر کیا گزرے گی؟!!۔

حدیث 10:۔ أنا عِمْرَانُ بْنُ زَيْدٍ التَّغْلِبِيُّ، قَالَ: نا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ، فَتَقْرَحَ الْعُيُونَ، فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُجْرِيَتْ فِيهِ لَجَرَتْ"۔

(صحيح لغيره: الزهد والرقائق لابن المبارك، والزهد، لنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ ج ۲ ص ۸۵؛ مسند الإمام عبد الله بن المبارك رقم 125؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34130؛ مسند أبي يعلى، ج ۷ ص ۱۶۱ رقم 4134؛ البعث والنشور للبيهقي رقم 593؛ قُلْتُ: رَوَى ابْنُ مَاجَهُ بَعْضَهُ، رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَأَضْعَفُ مَنْ فِيهِ يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، وَقَدْ وُثِّقَ عَلَى ضَعْفِهِ: مجمع

الزوائد ومنبع الفوائد، ج١٠ ص٣٩١ رقم18604؛ شرح السنة،ج١٥ص٢٥٢، ٢٥٣رقم4418؛ مصابیح السنة رقم4413؛ ابن ماجہ رقم4324: قال الألبانی فی التعلیق علی ابن ماجه: ضعیف وصح مختصرا دون ذکر قوله ثم یبکون الدم إلی کهیئة الأخدود؛ مشکوۃ رقم5685؛ الحدیث بمجموع طریق عبد الله ابن قیس والرقاشی حسن إن شاء الله تعالی: سلسلة الأحادیث الصحیحة: رقم 1679؛ صحیح الجامع: 8083؛ سلسلة الأحادیث الضعیفة: رقم6889)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے ایک خطاب میں) فرمایا: ''اے لوگو! (اللہ اور اس کے عذاب کے خوف سے) خوب روؤ، اور اگر تم یہ نہ کر سکو، یعنی اگر حقیقی گریہ کی کیفیت تم پر طاری نہ ہو (کیوں کہ وہ ایسی اختیاری چیز نہیں ہے کہ آدمی جب چاہے اس کو اپنے اندر پیدا کر سکے)، تو پھر (اللہ کے قہر اور اس کے عذاب کا خیال کر کے) تکلف سے روؤ، اور رونے کی شکل بناؤ، کیوں کہ دوزخی دوزخ میں اتنا روئیں گے کہ ان کے چہروں پر ان کے آنسو ایسے بہیں گے کہ گویا وہ (بہتی ہوئی) نالیاں ہیں، یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے، اور پھر (آنسوؤں کی جگہ) خون بہے گا اور پھر (اس خون بہنے سے) آنکھوں میں زخم پڑ جائیں گے (اور پھر ان زخموں سے اور زیادہ خون جاری ہوگا، اور ان دوزخیوں کے ان آنسوؤں اور خونوں کی مجموعی مقدار اتنی ہوگی کہ اگر کشتیاں اس میں چلائی جائیں تو خوب چلیں''۔

تشریح حدیث کا مقصد یہ ہے کہ دوزخ میں اتنا دکھ اور ایسا عذاب ہوگا کہ آنکھیں آنسوؤں کا ذخیرہ ختم کر کے خون روئیں گی، اور اس مسلسل رونے سے ان میں زخم پڑ جائیں گے، پس وہاں کے اس دکھ اور عذاب سے، اور آنسوؤں کا اور خون کا دریا بہانے والے اس رونے سے بچنے کے لیے آدمیوں کو چاہئے کہ وہ یہاں اپنے اندر خدا کا خوف پیدا کریں، اور روئیں، دوسری ایک حدیث میں ہے:

حدیث 11:۔ حَدَّثَنَا یَزِیدُ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: یَزِیدُ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِیُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، مَوْلَی آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِیسَی بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ بَکَی مِنْ خَشْیَةِ اللهِ، حَتّٰی یَعُودَ

اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ۔ الحدیث.

(صحیح: مسند أحمد رقم 10560؛ عبد الله بن المبارك فی "الجهاد" رقم 30؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2565؛ الحمیدی رقم 1091؛ هناد بن السری فی "الزهد" رقم 465؛ ترمذی رقم 1633، 2311؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 4301؛ سنن نسائی رقم 3108؛ مستدرک حاکم رقم 7667؛ شعب الایمان رقم 779؛ شرح السنۃ رقم 4168؛ صَحِيحِ الْجَامِعِ: 7778؛ صَحِيحِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: 1269؛ وکیع فی "الزهد" رقم 23)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو یہاں اللہ کے خوف سے روئے گا، وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا''۔

بہرحال اللہ کے خوف سے رونا اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت ہی بنانا، اللہ کے رحم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا خاص ذریعہ ہے، اور دوزخ کے عذاب سے بچانے والے خاص اعمال میں سے ہے۔

حدیث 12: ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ يَقُولُ: "أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ، أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ" حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ بِالسُّوقِ، لَسَمِعَهُ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، قَالَ: حَتَّى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَى عَاتِقِهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ.

(حسن: مسند أحمد رقم 18398، 18360، 18399؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 829؛ سنن داری رقم 2854؛ مسند البزار رقم 3214؛ مستدرک حاکم رقم 1058: قال الحاکم: صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبی؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 5756؛ ابن حبان رقم 667؛ صححه الألبانی فی المشكوٰة: رقم 5687؛ هداية الرواة: رقم 5615؛ صَحِيحِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: رقم 3659)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں آتش دوزخ سے خبردار کر دیا ہے، میں نے تمہیں دوزخ کے عذاب سے آگاہ کر دیا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی کلمہ بار بار فرماتے تھے (آگے حدیث

کے راوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات اتنی بلند آواز سے فرماتے) کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ ہوتے جہاں پر اس وقت میں ہوں (اور یہاں سے فرماتے) تو بازار والے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کو سن لیتے، اور (اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود فراموشی کی ایک خاص کیفیت طاری تھی) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کملی جو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے پاس آگری۔

تشریح بعض خطابات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی خاص کیفیت ہوتی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی کوشش فرماتے تھے کہ ان خطابات کی روایت کے وقت اس خاص کیفیت کو بھی کسی طرح نقل کر دیں۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے بیان میں جو اتنی تفصیل کی تو اس سے ان کا مقصد یہی تھا کہ لوگوں کو یہ بات بتلا دیں کہ اس خطاب کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خاص حالت تھی، اور دوسروں کو دوزخ سے ڈراتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اتنے متاثر ہوتے تھے۔

7.18:۔ جہنم اور اس کے عذاب

1 جہنم میں عذاب کے درجات

حدیث 13:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ"۔ (مسلم رقم 32-2845)

ترجمہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک جلائے گی، بعض کو کمر تک جلائے گی، اور بعض لوگوں کو گردن تک جلائے گی"۔

حدیث14:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ"۔

(صحیح:سنن ابن ماجہ،ج ۳ ص ۷۶ ۳رقم4326؛بخاری رقم7437،6573،806؛مسلم رقم 299 - 182،300 - 182 ؛ مسند احمد رقم7927،7717؛ ابن حبان رقم7429؛سنن نسائی رقم1140)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آگ ابن آدم کے سارے جسم کو کھائے گی، لیکن سجدہ والی جگہ کو نہیں کھائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدہ والی جگہ کو کھانا حرام کر دیا ہے''۔

2 جہنم کی وسعت

حدیث15:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟"۔ قَالَ: قُلْنَا: "اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ"۔ قَالَ: "هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا"۔ (مسلم رقم31-2844)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک دھماکے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''جانتے ہو، یہ آواز کیسی ہے؟''۔ ہم نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ ایک پتھر تھا جو آج سے ستر (70) سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، اور وہ آگ میں گرتا چلا جا رہا تھا یہاں تک کہ اب جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے''۔

حدیث 16 :۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ، يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ"۔ (مسلم رقم 49-2988)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بندہ کوئی بات ایسی زبان سے کہہ دیتا ہے، جس کی وجہ سے وہ جہنم میں زمین وآسمان کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ نیچے چلا جاتا ہے''۔

حدیث 17 :۔حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: "هَلْ مِنْ مَزِيدٍ"، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَدَمَهُ فَتَقُولُ: "قَطْ قَطْ، وَعِزَّتِكَ" وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ"۔

(مسلم رقم 37-2848)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم مسلسل کہتی رہے گی۔ کچھ اور ہے، کچھ اور ہے؟''۔ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم مبارک جہنم میں ڈالیں گے، تب جہنم کہے گی: ''تیری عزت کی قسم! بس بس! اور جہنم سمٹ جائے گی''۔

3 جہنمیوں کی آنسو

حدیث 18 :۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، قَالَ: حَدَّثَ أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُونَ حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ، وَإِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ الدَّمَ يَعْنِي مَكَانَ الدَّمْعِ"۔

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. [التعليق - من تلخيص الذهبي] - صحيح

(صحیح: المستدرك على الصحيحين، ج۴ ص۶۴۸ رقم 8791؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34131؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج۱ ص۲۶۱؛ صحيح الجامع: رقم 2032؛ الصحيحة: رقم 1679؛ موسوعة الألباني في العقيدة ج۹ ص۴۳۲ رقم 1719)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں، تو چلنے لگیں (آنسو ختم ہو جائیں گے، تو) جہنمی خون کے آنسو بہائیں گے یعنی پانی کے آنسوؤں کی جگہ)۔

4 جہنم کا تھوہر

حدیث 19:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ". [آل عمران: 102]، وَلَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قَطَرَتْ فِي الْأَرْضِ، لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟".

(صحیح: سنن ابن ماجه، رقم 4325؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2765؛ مسند احمد رقم 3136؛ ترمذی رقم 2585؛ مسند بزار رقم 4934؛ ابن حبان رقم 7470؛ معجم اوسط رقم 7525؛ معجم صغیر رقم 911؛ معجم کبیر رقم 11068؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. قال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم: مستدرک حاکم رقم 3158، 3686؛ البعث والنشور بیہقی رقم 543؛ صحيح الجامع: رقم 5250؛ مشكوٰة: رقم 5683)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تلاوت فرمائی:

آیت 91:۔يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران: ۱۰۲)

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو

موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

اگر تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے، تو ساری دنیا کے جانداروں کے اسبابِ زندگی (یعنی خورد و نوش کی چیزیں) تباہ کر دے۔ پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی تھوہر ہو"۔

5 جہنم کا غساق

حدیث 20:۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسٰی، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ..... وَعَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا"۔

(حسن لغيره: مسند أحمد رقم 11230/ 2، 11786؛ أبو يعلى رقم 1381؛ ترمذى رقم 2584؛ شرح السنة بغوى رقم 4407؛ البيهقى فى "البعث والنشور" رقم 604،566؛ ابن المبارك فى "الزهد" فى زيادات نعيم بن حماد رقم 316؛ الحاكم فى "المستدرك" رقم 8779،3850۔ صحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبى؛ الطبرى فى "التفسير" 178/23 تفسير قوله تعالى: هذا فليذوقوه حميم وغساق، 14/30 تفسير قوله تعالى: إلا حميماً وغساقاً)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غساق جہنمیوں کے جسم سے بہنے والے مادہ کا ایک ڈول اگر دنیا میں ڈال دیا جائے، تو ساری دنیا کی مخلوق کو بدبودار کر دے"۔

6 جہنمیوں کا پسینہ

حدیث 21:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ..... قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ"۔ قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟"۔ قَالَ: "عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ" أَوْ "عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ"۔

(مسلم رقم 72-2002)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پیے گا، اسے (جہنم میں) ''طِينَةُ الْخَبَالِ'' پلائے گا''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! طِينَةُ الْخَبَالِ کیا ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ''۔

7 جہنم کا کھولتا ہوا پانی

حدیث 22:۔حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ، فَيَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُتَ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ".

(مسند أحمد، ج ١٤ ص ٥٢ ٤، رقم 8864؛ "الزهد" لابن المبارك بزوائد نعيم رقم 313؛ ترمذی رقم 2582؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. ووافقه الذهبی: مستدرک حاکم رقم 3458؛ البعث والنشور بیہقی رقم 527؛ شرح السنۃ رقم 4406؛ عبد الله بن أحمد فی زوائده علی "الزهد" ص 20؛ الطبری فی "تفسيره" 17/133-134، 17/134؛ البغوی فی "التفسير" 3/281؛ أبو نعيم فی "الحلية" 8/182؛ الصَّحِيحَة: 3470 ؛ صَحِيح التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيب: 3679)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کھولتا ہوا پانی سروں پر ڈالا جائے گا، جو سر کو چھید کر پیٹ تک پہنچے گا اور پیٹ میں جو کچھ ہوگا، اسے کاٹ ڈالے گا اور وہ سب کچھ (اس کی پیٹھ سے نکل کر) قدموں میں جا گرے گا''۔

8 جہنم کی آگ کی حرارت اور سیاہی

حدیث 22:۔مَالِكٌ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: "أَتُرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهِ؟ لَهِيَ أَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ". وَالْقَارُ الزِّفْتُ.

(الموطأ، ج ٥ ص ١٤٣٦، ١٤٣٧، رقم 3648؛ صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ رقم 3670؛)

وَسُئِلَ عَنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عن أبي هريرة، قال رسول الله صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهِ لَهِيَ أَشَدُّ سَوَادًا مِنَ الْقَارِ". فَقَالَ: يَرْوِيهِ مالك بن أنس، عن عمه أبي سهيل بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَرُوِيَ عَنْ مَعْنٍ وَابْنِ أَبِي بُكَيْرٍ مَرْفُوعًا. والصحيح موقوف. (العلل الواردة في الأحاديث النبوية. الدارقطني، (رقم 1882)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تم لوگ جہنم کی آگ کو دنیا کی آگ کی طرح سمجھتے ہو؟ (ہرگز نہیں) جہنم کی آگ تو تارکول سے زیادہ سیاہ ہے''۔

حدیث22A:۔حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ".

(سنن ابن ماجہ 4320؛ ترمذی رقم 2591؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34165؛ البعث والنشور رقم 505؛ المجالسة وجواهر العلم، الدينوري، رقم 16؛ مشکوٰۃ رقم 5673؛ سلسلة الأحاديث الضعيفة رقم 1305؛ صفة النار، لابن أبي الدنيا، رقم 156؛؛؛)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جہنم کی آگ کو ہزار (1000) سال تک جلایا گیا، تو وہ سفید رنگ کی ہوگئی۔ پھر اس کو ہزار (1000) سال تک جلایا گیا، تو وہ سرخ رنگ کی ہوگئی۔ پھر اس کو ہزار (1000) سال تک جلایا گیا، تو وہ سیاہ رنگ کی ہوگئی۔ پس وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے''۔

9 جہنم کے سانپ اور بچھو

حدیث24:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ دَرَّاجٍ، قَالَ مُوسَى: فِي حَدِيثِهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ فِي النَّارِ

حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ، فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً"۔

(حسن: مسند أحمد رقم 17712؛ ابن حبان رقم 7471؛ الحاکم 593/4، والبیہقی فی "البعث والنشور" رقم 561؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔ وقال الذہبی ایضاً: صحیح: مستدرک حاکم رقم 8754؛ الاحادیث المختارۃ رقم 199، 200؛ الصَّحِيحَة: رقم 3429؛ صَحِيحُ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ: رقم 3676؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34142 عن مجاہد)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہوں گے، ان میں سے ایک سانپ کے کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ جہنم میں بچھو خچروں کے برابر ہوں گے، ان میں سے ایک بچھو کے کاٹنے سے چالیس سال تک جہنمی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا''۔

10 جہنمی کے جسم کو بڑا کرنے کا عذاب

حدیث 25:۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضِرْسُ الْكَافِرِ، أَوْ نَابُ الْكَافِرِ، مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ"۔ (مسلم رقم 44-2851؛ ترمذی رقم 2579)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کافر کی داڑھ، یا اس کی کچلی، (جہنم میں) اُحد پہاڑ کے برابر ہو گی۔ اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی''۔

حدیث 26:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْكَافِرَ

لَيَعْظُمُ حَتّٰى إِنَّ ضِرْسَهُ لَأَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ". الحديث

(صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ ج۵ ص ۳۷۳ رقم 4322؛ مسند أحمد (11232))

"إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَيَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُونَ الضِّرْسُ مِنْ أَضْرَاسِهِ كَأُحُدٍ". عن زيد بن أرقم.

(صحیح: مسند احمد رقم 19266؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34154؛ صحيح الجامع: 1628؛ الصَّحِيحَة: 1601)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(جہنم میں) کافر کا جسم بہت بڑا بنا دیا جائے گا یہاں تک کہ اُس کی ایک داڑھ اُحد پہاڑ سے بھی بڑی ہوگی''۔

حدیث 27:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: "مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ، مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ". وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ: "فِي النَّارِ". (مسلم رقم 45-2852)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز رو سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا''۔

حدیث 28:۔حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَعَرْضُ جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مِثْلُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الرَّبَذَةِ".

(حسن: مسند أحمد رقم 8345، 8410، 10931؛ البیہقی فی "البعث" رقم 565، 568؛ مسلم رقم 44-2851؛ الحمیدی رقم 1177؛ ترمذی رقم 2577، 2578، 2579؛ ابن عدی فی "الکامل" 2587/7؛ ابن أبي عاصم فی "السنة" رقم 610، 611؛ ابن حبان رقم 7486، 7487، 7488؛ البیہقی فی "الأسماء والصفات" رقم 743؛ ابن المبارک فی "الزهد"-

زیادات نعیم۔ رقم303،304موقوفا؛ مسند بزار رقم8174،8713،9233،9646؛ معجم الاوسط رقم8073؛ مستدرک حاکم رقم8759، 8761موقوفا؛ شعب الایمان رقم388؛ شرح السنۃ رقم4413موقوفا)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے روز کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی، اس کی کھال کی موٹائی ستر ہاتھ (تقریباً 100 فٹ)، اس کا بازو بیضاء پہاڑ کے برابر، ران (تہامہ کے) ورقان پہاڑ کے برابر ہوگی۔ اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی، جتنی میرے اور ربذہ (گاؤں) کے درمیان فاصلہ ہے''۔

حدیث29:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ، فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا"۔

(صحیح: سنن ابن ماجہ، ج۵ ص ۳۷۴ رقم4323؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 34150؛ مسند احمد رقم17859،17859،22665؛ مسند عبد بن حمید رقم443؛ التوحید لابن خزیمہ ج ۲ ص ۷۴۷؛ معجم کبیر طبرانی رقم3359،3360،3361،3363-3366؛ المخلصيات وأجزاء أخرى لأبي طاهر المُخَلِّص رقم359؛ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. و سكت عنه الذهبي في التلخيص: مستدرک حاکم رقم8752؛ البعث والنشور بیہقی (الشاملی) رقم1153؛ البخاري في "التاريخ الكبير" 2/261؛ ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" رقم1055،1056)

ترجمہ حضرت حَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری اُمت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور میری اُمت میں سے بعض لوگ ایسے ہوں گے

جنھیں جہنم (میں ڈالنے) کے لیے اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ جہنم کا ایک کونہ ہوں گے (یعنی ایک کونہ میں سما جائیں گے)"۔

7.19: جہنم کی طرف مجرموں کی روانگی

آیت 92:۔ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ○ (الفرقان: ۳۴)

ترجمہ جو لوگ اوندھے منہ جہنم کی طرف دھکیلے جانے والے ہیں ان کا موقف بہت برا ہے اور ان کی راہ حد درجہ غلط۔

حدیث 30:۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: "يَا نَبِيَّ اللهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟"۔ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ، قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ"۔

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد رقم 13392، 12708؛ بخاری رقم 6523؛ مسلم رقم 54-2806؛ مسند عبد بن حمید رقم 1181؛ مسند ابی یعلی رقم 3046؛ ابن حبان رقم 7323، 7279؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج ۲ ص ۳۴۳؛ الاسماء والصفات رقم 1068؛ البعث والنشور بیہقی (الشوامی) 279؛ شرح السنۃ بغوی رقم 4315؛ ابن جریر فی "تفسیرہ" 12/19؛ البغوی فی "التفسیر" 138/3)۔

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی کہنے لگا: "اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر اپنے چہرے کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کیا وہ ذات جس نے دنیا میں اُسے ٹانگوں کے بل چلایا، اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اُسے چہرے کے بل چلائے"۔

حدیث 31:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ

يَوْمَ القِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا، وَ صِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ". قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ؟". قَالَ: "إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ".

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. (ترمذی رقم 3142)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب آدمی تین قسموں اور تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے: ایک قسم پیدل چلنے والے، ایک قسم سوار، اور ایک قسم منہ کے بل چلنے والے''۔ عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ! یہ (تیسرے گروہ والے) منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس اللہ نے انھیں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ اُن کو منہ کے بل چلائے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے ٹھیرے، اور ہر کانٹے سے بچیں گے''۔

7.20:۔ جہنم میں بعض گناہوں کے مخصوص عذاب

1 زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو زہریلے گنجے سانپ کے ڈسنے کا عذاب دیا جائے گا

حدیث 32:۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَمْنَعُ عَبْدٌ زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَتْبَعُهُ، يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ، فَيَقُولُ: "أَنَا كَنْزُكَ". ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ مِصْدَاقَهُ فِي كِتَابِ اللهِ: "سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". [آل عمران: 180]. قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: "يُطَوَّقُهُ فِي عُنُقِهِ".

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد، رقم 3577؛ ترمذی رقم 3012؛ نسائی رقم 2441؛ ابن ماجہ رقم 1784؛ الشافعی فی "مسندہ" (بترتیب السندی) رقم 610؛ الحمیدی رقم 93؛

ابن خزیمہ رقم 2256؛ مسند بزار رقم1744؛سنن کبریٰ نسائی رقم11018؛مستخرج ابی عوانہ رقم5973؛شرح مشکل الآثار رقم6147؛الطبری فی "تفسیرہ" رقم 8289؛سنن کبریٰ بیہقی رقم7224؛المعرفۃ السنن والآثار رقم7836؛الأموال لابن زنجویہ رقم1358؛السنن المأثورۃ للشافعی رقم386؛البعث والنشور رقم558 ، 559؛مصنف ابن ابی شیبہ رقم10698 موقوفاً؛ التفسیر من سنن سعید بن منصور رقم549 موقوفاً؛الأموال لابن زنجویہ رقم 1357 موقوفاً؛معجم کبیر طبرانی رقم9122،9123،9124،9125،9126؛(هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.وقال الذهبی ایضاً:علی شرط البخاری ومسلم:مستدرک حاکم رقم 3169 موقوفاً؛عبد الرزاق فی "تفسیرہ" 141/1، والطبری رقم8285،8288 موقوفاً)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے، تو وہ قیامت کے دن اُس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر اس کا پیچھا کرے گا، وہ بندہ اس سے بھاگتا پھرے گا، پھر وہ سانپ اس کو پکڑ لے گا، اور اس سے کہے گا: ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں''۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا مصداق بتاتے ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت93:۔وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۝ (آل عمران:۱۸۰)

ترجمہ جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے۔نہیں، یہ ان کے حق میں نہایت بُری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں، وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

حدیث33:۔حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ، يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: "أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ". ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ". [آل عمران: 180] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

(صحیح: مسند احمد، رقم 8661، 7756، 8185، 8933، 10344، 10855؛ موطا مالک رقم 887؛ بخاری رقم 1403، 4565، 4659، 6957، 6958؛ موطا امام محمد رقم 342؛ احادیث اسماعیل بن جعفر رقم 158؛ سنن ابن ماجہ رقم 1786؛ الشافعي في "مسنده" (بترتيب السندي) رقم 611؛ مسند الإمام الشافعي (ترتيب سنجر) رقم 682، 683؛ مسند ابن الجعد رقم 2833؛ سنن ابن ماجہ رقم 1786؛ سنن الکبریٰ للنسائی، رقم 2240، 2273، 11152؛ مسند البزار رقم 8978، 9240؛ سنن نسائی رقم 2448، 2482؛ مسند ابی یعلی رقم 6319؛ ابن خزیمہ رقم 2254؛ ابن حبان رقم 3254، 3258، 3261؛ مسند الشامیین رقم 3233؛ البعث والنشور رقم 557؛ السنن الصغیر بیہقی رقم 1166؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 7223، 13113؛ شعب الایمان رقم 3029، 3030؛ معرفۃ السنن والآثار رقم 7837؛ شرح السنۃ رقم 1560، 1562)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اس نے اس سے زکوٰۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اُس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے، اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

آیت 93:۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ (آل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کے لیے اچھی ہے۔ نہیں، یہ ان کے حق میں نہایت بُری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں، وہی قیامت کے روز ان کے گلے

کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

2 زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے مال سے اُن کی پیشانیوں، پیٹھوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا۔

حدیث 34:۔حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ، إِلَّا جُعِلَ صَفَائِحَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ".

وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ، فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ، كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ".

وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ، فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ". الحديث.

(صحيح: مسند أحمد رقم 7563، 7720، 8184، 8977، 10350؛ أبو داود رقم 1658، 1659؛ مسلم رقم 24 - 987، 25 - 987، 26 - 987؛ ابن خزيمة رقم 2252، 2253، 2291؛ البيهقي 81/4؛ ترمذی رقم 1636؛ نسائی رقم 2442، 2448، 3562،

3563؛ ابن ماجہ رقم 1786، 2788)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو، لیکن اُس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے، قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنا کر اُن کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان تختیوں سے اُن کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ داغے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لیے) آگ میں واپس لائی جائیں گی، تو دوبارہ (عذاب دینے کے لیے) لوٹائی جائیں گی۔ (اُن سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا، جس کا عرصہ پچاس ہزار (50,000) سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں گے، اور وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھ لے گا، یا دوزخ کی طرف۔

کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں ہوگا جو اُن کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے مگر قیامت کا دن ہوگا تو وہ ایک کھلی جگہ پر اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور ان گایوں اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہوگی (سب آئیں گی)، اور ان میں سے کوئی سینگ مُڑی نہ ہوگی، نہ بغیر سینگوں کے، اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آ جائے گی (یعنی لگاتار آتی رہیں گی)، دن بھر ایسا ہوتا رہے گا، جس کا عرصہ پچاس ہزار (50,000) سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں گے، اور وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھ لے گا، یا دوزخ کی طرف۔

جو شخص اونٹوں کا مالک ہو، اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے، وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا، اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے، ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا۔ وہ اس کو اپنے کھروں (پاؤں) سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا، تو دوسرا آ جائے گا۔ (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا، جس کا عرصہ پچاس ہزار (50,000) سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں گے، اور وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھ لے گا، یا دوزخ کی طرف''۔

3 روزہ خوروں کو جہنم میں اُلٹا لٹکا کر منہ چیرنے کی سزا دی جائے گی۔

حدیث35:۔نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ أَبِي يَحْيَى الْكَلَاعِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلَانِ، فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ، فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَا: "اصْعَدْ". فَقُلْتُ: "إِنِّي لَا أُطِيقُهُ". فَقَالَا: "إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ". فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، قُلْتُ: "مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟". قَالُوا: "هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ". ثُمَّ انْطُلِقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا، قَالَ: قُلْتُ: "مَنْ هٰؤُلَاءِ؟". قَالَ: "هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ". الحديث

(صحیح:صحیح ابن خُزَیمة.ج۲ص ۹۵۳، ۹۵۴رقم1986؛سنن کبریٰ نسائی رقم3273؛ابن حبان رقم7491؛معجم کبیر طبرانی رقم7667؛مسند الشامیین طبرانی رقم577؛هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.قال الذهبی ایضاً: علی شرط مسلم:مستدرک حاکم رقم1568، 2837؛إثبات عذاب القبر وسؤال الملکین، بیهقی، رقم98؛سنن کبریٰ بیہقی رقم8006؛ فضائل الأوقات، بیهقی، رقم140؛الصَّحِیحَة:رقم 3951؛صَحِیح التَّرْغِیبِ وَالتَّرْهِیب:رقم2393؛ الترغیب والترهیب، الأصبهانی، رقم1484؛سلسلة الأحادیث الصحیحة.ج۷ص۱۶۶۹ تا ۱۶۷۱رقم3951)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں سویا ہوا تھا، میرے پاس دو آدمی آئے، دونوں نے کہا: ''اس پہاڑ پر چڑھیں''۔ میں نے کہا: ''میں نہیں چڑھ سکتا''۔ انھوں نے کہا: ''ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے''۔ پس میں چڑھ گیا، یہاں تک کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا: ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟''۔ انھوں نے بتایا: ''یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے''۔ پھر وہ میرے ساتھ آگے

بڑھے، جہاں میں نے کچھ لوگ اُلٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ چیرے ہوئے ہیں، اوران سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟''۔ انھوں نے جواب دیا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے''۔

4 علم دین چھپانے والے کو جہنم میں آگ کی لگام پہنائی جائے گی

حدیث 36:۔حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، أُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

(صحیح: مسند أحمد، رقم 7571، 7943، 8049، 8533، 8638، 10420، 10487، 10597؛ ترمذی رقم 2649؛ أبو داود رقم 3658؛ ابن ماجه رقم 261، 266؛ الطبرانی فی "الأوسط" رقم 3529؛ "معجم الصغیر" رقم 160، 315، 452؛ ابن عبد البر 5/1، والبغوی (140)؛ مستدرک حاکم رقم 345؛ شعب الایمان رقم 1612؛ ابن حبان رقم 95؛ "جامع بیان العلم" 1/4-5 رقم 3؛ مشکوۃ رقم 223؛)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص سے دین کا مسئلہ پوچھا گیا، اوراس نے چھپایا۔ قیامت کے دن اُسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی''۔

5 دوغلہ پن اختیار کرنے والے کے منہ میں قیامت کے روز دو(2) زبانیں ڈالی جائیں گی۔

حدیث 37:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ"۔

(حسن: سنن ابن ماجه، رقم 4873؛ مسند ابن الجعد رقم 2322، 2323؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 431، 25463؛ سنن دارمی رقم 2806؛ ابوداود رقم 4873؛ مسند ابی یعلی رقم 1620، 1637 ؛

الدارمی رقم 2764؛ اعتلال القلوب للخرائطی رقم 389؛ مساوئ الأخلاق ومذمومها للخرائطی، رقم 279؛ ابن حبان رقم 5756؛ الآداب بیہقی رقم 304؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم 21157؛ شعب الایمان تحت رقم 4539؛ شرح السنۃ بغوی رقم 3568 موقوفاً؛ البخاری فی "الأدب المفرد" رقم 1310؛ الصَّحِیحَۃ: رقم 892؛ ابن أبی عاصم فی "الزهد" رقم 213؛ عبد الله بن أحمد فی "زوائده علی الزهد" ص 216؛ ابن أبی الدنیا فی "الصمت" رقم 276؛ أبو القاسم البغوی فی "الجعدیات" رقم 2414؛ الطیالسی فی "مسنده" رقم 644 ؛ ابن أبی عاصم فی "الزهد" رقم 214؛ موقوفاً أبو القاسم البغوی فی "الجعدیات" رقم 3568)

ترجمہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دنیا میں دو رُخا پن اختیار کیا، اس کے لیے قیامت کے روز آگ کی دو زبانیں ہوں گی''۔

6 قرآن کو بھلا دینے والے، جھوٹی افواہیں پھیلانے والے، زنا کرنے والے اور سود خوار کو جہنم میں عذاب

حدیث 38:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ الْفَزَارِيُّ، قَالَ:...... قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.... قَالَا لِي: "أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ: أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَاهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَاهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الْكَذِبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي بِنَاءٍ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ، وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا"۔ الحدیث

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 20094، 20095، 20101، 20165؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 30486؛ بخاری رقم 1143، 1386، 2085، 3354، 4674، 7047؛ مسند الحارث رقم 736؛ مسند البزار رقم 4513؛ مختصر قیام اللیل وقیام رمضان

و کتاب الوتر، المَرْوَزِی ص ۱۷۷؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 7611؛ مسند الرویانی رقم 836؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 10053 (الجامعہ اسلامیہ)؛ ابن حبان رقم 655؛ معجم کبیر طبرانی رقم 6984، 6985، 6987،6986؛ شعب الایمان رقم 1816؛ ابن خزیمۃ رقم 942)۔

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کا واقعہ بیان کیا، اس میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا:

1 "(جو مناظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے ہیں، ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا، اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص تھا جس نے دنیا میں قرآن (سیکھ کر) بھلا دیا تھا، اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔

2 وہ شخص جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جا رہی تھیں، وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تھا، جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں۔

3 وہ ننگے مرد اور عورتیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنور میں (جلتے) دیکھے، وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں۔

4 وہ شخص جو (خون کی) ندی میں غوطے کھا رہا تھا، اور جس کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جا رہے تھے، یہ وہ شخص تھا جو (دنیا میں) سود کھاتا تھا"۔

7 میت پر نوحہ اور بین کرنے والی کو جہنم میں عذاب

حدیث 39:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُتْرَكْنَ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ. وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ أَوْ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ"۔

(صحیح: مسند أحمد رقم 22903، 22904، 22912؛ مسلم رقم 29-934؛ ترمذی رقم 1001 عن ابی ہریرہ؛ أبو یعلی رقم 1577؛ ابن حبان رقم 3143؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم 3426،

3425،البغوی رقم1534؛ عبد الرزاق رقم6686، ابن ماجه رقم 1581؛المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم. لأبی نعیم. رقم2085: السنن الصغیر بیہقی، رقم1141؛السنن الکبیر. البیہقی.(تحقیق: التر کی) رقم7191؛صَحِیح الجَامِع: 875؛ صَحِیح التَّرْغِیبِ وَالتَّرْهِیب:3528)

ترجمہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''میری اُمت میں زمانۂ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنھیں لوگ نہیں چھوڑیں گے: اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب پر طعنہ زنی کرنا، تاروں سے بارش طلب کرنا، (مرنے والوں پر) بین کرنا''۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے دن کھڑا کر کے گندھک (سلفر) کی شلوار اور خارش کی قمیص پہنائی جائے گی''۔

8 دوسروں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین کرنے والے لیکن خود اس پر عمل نہ کرنے والے کو جہنم میں عذاب

حدیث40:۔حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ:..قَالَ أُسَامَةُ: سَمِعْتُهُ (رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ: "يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ بِهِ أَقْتَابُهُ، فَيَدُورُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: "يَا فُلَانُ! مَا لَكَ؟ مَا أَصَابَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟"۔ فَقَالَ: "كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین:مسند أحمد.رقم21784، 21794، 21800، 21819؛ بخاری رقم3267، 7098؛ مسلم رقم51-2989؛؛؛؛ الطبرانی فی "الکبیر" رقم402؛ الحمیدی رقم547؛ البغوی فی "شرح السنة" رقم4158؛ البغوی فی "تفسیرہ" 68/1؛ أبو القاسم البغوی فی "مسند أسامة" رقم53؛ الخطیب فی "اقتضاء العلم العمل" رقم74؛ سنن الکبریٰ بیہقی رقم20209؛ شعب الایمان رقم7161؛)

ترجمہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے۔

سنا ہے: ''قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا، اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں (پیٹ سے باہر) آگ میں ہوں گی، وہ اپنی انتڑیوں کو لیے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا (کولہو کی) چکی کے گرد گھومتا ہے۔ اہل جہنم اس کے اردگرد جمع ہوجائیں گے، اور پوچھیں گے: ''اے فلاں! تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کیا کرتے تھے؟''۔ وہ شخص جواب میں کہے گا: ''میں تمہیں نیکی کا حکم کرتا تھا، لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا، لیکن خود نہیں رکتا تھا''۔

9 خودکشی کرنے والے کو جہنم میں عذاب

حدیث 41:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "الَّذِي یَخْنُقُ نَفْسَهُ یَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي یَطْعُنُهَا یَطْعُنُهَا فِي النَّارِ".

(بخاری رقم 1365)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مرے، وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا، اور جو شخص تیر (خنجر، پستول، بندوق وغیرہ) سے اپنے آپ کو مارے، وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو مارتا رہے گا''۔

10 غیبت کرنے والے کو جہنم میں عذاب

حدیث 42:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِیرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَیْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ، یَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ". فَقُلْتُ: "مَنْ هَؤُلَاءِ یَا جِبْرِیلُ؟". قَالَ: "هَؤُلَاءِ الَّذِینَ یَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَیَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ".

(صحیح علی شرط مسلم: مسند أحمد رقم 13340؛ أبو داود رقم 4878، 4879؛ ابن أبي الدنیا فی "الصمت" رقم 577؛ الطبراني فی "الأوسط" رقم 8؛ "مسند الشامیین" رقم

932، البیہقی فی "الشعب" رقم 6290، "الآداب" بیہقی رقم 118، البغوی فی "التفسیر" 216/4، والضیاء رقم 2285، 2286؛ مساوئ الأخلاق ومذمومها الخرائطی رقم 187)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کے دن میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے، جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟''۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی اُن کی غیبت کرتے تھے)، اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے''۔

7:21:۔ جہنم میں عبرت انگیز مکالمے

1۔ داروغہ جہنم سے مکالمے

آیت 94:۔ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۗ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ (الزمر: ۷۱)

ترجمہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تھا جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے، تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے: ''کیا تمہارے پاس تمہارے اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے، جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا؟''۔ وہ جواب دیں گے: ''ہاں، آئے تھے مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا''۔

آیت 95:۔ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ○ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ○ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○ (الملک: ۸ تا ۱۱)

ترجمہ ہر بار جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا، اُس کے کارندے اُن لوگوں سے پوچھیں گے: ''کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا''۔ وہ جواب دیں گے: ''ہاں، خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے اُسے جھٹلا دیا اور کہا: اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور کہیں گے: ''کاش! ہم سنتے یا سمجھتے، تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے''۔ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کرلیں گے، لعنت ہے اِن دوزخیوں پر۔

آیت 96:۔ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ○ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ○ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ○ (المؤمن: ۷۱ تا ۷۴)

ترجمہ جب طوق اِن کی گردنوں میں ہوں گے، اور زنجیریں، جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف کھینچے جائیں گے، اور پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا: ''اب کہاں ہیں اللہ کے سوا وہ دوسرے معبود جن کو تم شریک کرتے تھے؟''۔ وہ جواب دیں گے: ''کھوئے گئے وہ ہم سے، بلکہ ہم اس سے پہلے کسی چیز کو نہ پکارتے تھے''۔ اس طرح اللہ کافروں کا گمراہ ہونا متحقق کر دے گا۔

2 کافروں کا اپنے اعضاء سے مکالمہ

آیت 97:۔ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (حٰم سجدہ: ۱۹ تا ۲۱)

ترجمہ اور ذرا اس وقت کا خیال کرو جب اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جانے کے لیے گھیر لائے جائیں گے۔ اُن کے اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک رکھا جائے گا۔ پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے، تو اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں ان پر گواہی دیں گی کہ وہ دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے: ''تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی''؟۔ وہ جواب دیں گی: ''ہمیں اُسی اللہ نے گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے''۔ اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور اب اُسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔

3, اہل جنت کا اہل جہنم سے مکالمہ

آیت98:۔وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ (الاعراف: ۴۴،۴۵)

ترجمہ پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے: ''ہم نے اُن سارے وعدوں کو ٹھیک پایا جو ہمارے ربّ نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے ربّ نے کیے تھے؟''۔ وہ جواب دیں گے: ''ہاں''۔ تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا: ''اللہ کی لعنت اُن ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے''۔

4, دنیا میں ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والے منافقوں اور مومنوں کا مکالمہ

آیت99:۔یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ (الحدید: ۱۳ تا ۱۵)

ترجمہ اُس روز منافق مَردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے: ''ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اُٹھائیں''۔ مگر اُن سے کہا جائے گا: ''پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو''۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اُس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے: ''کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟''۔ مومن جواب دیں گے: ''ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی، شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دیتا رہا۔ لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ اُن لوگوں سے جنہوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے، وہی تمہاری خبر گیری کرنے والی ہے۔ اور بدترین انجام ہے''۔

5 اللہ تعالیٰ کے براہِ راست کافروں سے جہنم میں مکالمے

آیت 100:۔ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ○ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي

الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ○ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ○
قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ (المؤمنون:۱۰۵تا۱۱۵)

ترجمہ (اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائیں گے:) ''کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟''۔ وہ کہیں گے: ''اے ہمارے ربّ! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی (ہم پر غالب تھی)۔ ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پرور دگار! اب ہمیں یہاں سے (ایک مرتبہ) نکال دے۔ پھر (دوبارہ) ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے''۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے: ''دور ہو (دفع ہوجاؤ!) میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ تم وہی لوگ تو ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے: ''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے! ہمیں معاف کر دے! ہم پر رحم کر! تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے!'' تو تم نے ان کا مذاق بنالیا۔ یہاں تک کہ اُن کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی کوئی ہوں، (میری یاد سے غافل رکھا)، اور تم اُن پر ہنستے رہے۔ (ہنسی اُڑاتے رہے)۔ آج اُن کے اُس صبر کا میں نے یہ پھل دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں''۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا: ''بتاؤ! زمین میں تم کتنے سال رہے''؟ وہ کہیں گے: ''ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں، شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے''۔ ارشاد ہوگا: ''تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو، نا۔ کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول (بے مقصد) ہی پیدا کیا ہے اور (کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ) تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے''؟۔

آیت 101 :- وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى
وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا
فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ○
(الانعام:۳۰،۳۱)

ترجمہ: کاش! وہ منظر تم دیکھ سکو، جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ اس وقت ان کا رب ان سے پوچھے گا: ''کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟''۔ یہ کہیں گے: ''ہاں، اے ہمارے رب! یہ حقیقت ہی ہے''۔ وہ فرمائے گا: ''اچھا، تو اب اپنے انکارِ حقیقت کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو''۔ نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع کو جھوٹ قرار دیا۔ جب اچانک وہ گھڑی آجائے گی، تو یہی لوگ کہیں گے: ''افسوس! ہم سے اس معاملہ میں کیسی تقصیر ہوئی''۔ اور ان کا حال یہ ہوگا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے۔ دیکھو! کیسا بُرا بوجھ ہے جو یہ اُٹھا رہے ہیں۔

6 اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان مکالمہ

آیت 102: ۔فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ○ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ○

(المدثر: ۴۰ تا ۴۷)

ترجمہ: جو جنتوں میں ہوں گے (وہ باغوں میں ہوں گے)، پوچھ گچھ کر رہے ہوں گے وہ مجرموں سے: ''تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟''۔ وہ کہیں گے: ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا۔

7 اللہ تعالیٰ اور اس کے ولیوں کے درمیان سبق آموز مکالمہ

آیت 103: ۔وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ○ (الفرقان: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ اور وہی دن ہوگا جب کہ (تمہارا رب) اِن لوگوں کو بھی گھیر لائے گا اور ان کے ان معبودوں کو بھی بلائے گا جنہیں آج یہ اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہیں، پھر وہ ان سے پوچھے گا: ''کیا تم نے میرے اِن بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود راہِ راست سے بھٹک گئے تھے؟''۔ وہ عرض کریں گے: ''پاک ہے آپ کی ذات، ہماری تو یہ بھی مجال نہ تھی کہ آپ کے سوا کسی کو اپنا مولیٰ بنائیں۔ مگر آپ نے اِن کو اور ان کے باپ دادا کو خوب سامانِ زندگی دیا حتی کہ یہ سبق بھول گئے اور شامت زدہ ہو کر رہے''۔

7.22:۔ جہنم میں ناکام حسرتیں

1 پانی کے چند قطروں کی حسرتِ نامراد

آیت 104:۔ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ (الاعراف: ۵۰، ۵۱)

ترجمہ اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے: ''کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو، یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے، اسی میں سے کچھ پھینک دو''۔ وہ جواب دیں گے: ''اللہ نے یہ دونوں چیزیں اُن منکرینِ حق پر حرام کر دی ہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اِس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے''۔

2 روشنی کی ایک کرن حاصل کرنے کی حسرتِ ناکام!

آیت 105:۔ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ (الحدید: ۱۳)

ترجمہ اُس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے: ''ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اُٹھائیں''۔ مگر اُن سے کہا جائے گا: ''پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو''۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اُس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔

3 جہنم کے عذاب میں صرف ایک دن کی تخفیف کی درخواست اور داروغۂ جہنم کی ڈانٹ!

آیت 106: ۔وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○ (المؤمن: ۴۹، ۵۰)

ترجمہ پھر یہ دوزخ میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے اہل کاروں سے کہیں گے: ''اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں بس ایک دن کی تخفیف کر دے''۔ وہ پوچھیں گے: ''کیا تمہارے پاس تمہارے رسول بینات لے کر نہیں آتے رہے تھے''۔ وہ کہیں گے: ''ہاں''۔ جہنم کے اہلِ کار بولیں گے: ''پھر تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا اکارت ہی جانے والی ہے''۔

4 موت کی تمنا اور اس میں ناکامی

آیت 107: ۔وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ○ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○ (الزخرف: ۷۷، ۷۸)

ترجمہ وہ پکاریں گے: ''اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، تو اچھا ہے''۔ وہ جواب دے گا: ''تم یونہی پڑے رہو گے۔ ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا''۔

5 جہنم کا عذاب دیکھ کر کافر کفِ افسوس ملے گا: ''کاش! میں نے اس

زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجا ہوتا!"

آیت108:۔وَجِایْٓءَ یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى○یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ○فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ○وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ○ (الفجر: ۲۳ تا ۲۶)

ترجمہ اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئے گی (مگر) اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟ وہ کہے گا: "کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا!"۔ پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں، اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔

6 گمراہ کرنے والوں کو جہنم میں اپنے پاؤں تلے روندنے کی حسرتِ ناکام!

آیت109:۔ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ○وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ○ (حم سجدہ: ۲۸، ۲۹)

ترجمہ وہ دوزخ ہے جو اللہ کے دشمنوں کو بدلے میں ملے گی۔ اُسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کا گھر ہوگا۔ یہ ہے سزا اس جرم کی کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے رہے۔ وہاں یہ کافر کہیں گے: "اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے اُن جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل و خوار ہوں"۔

7 آگ کو دیکھ کر دنیا کی زندگی میں عقل اور سوچ سمجھ سے کام لینے کی حسرت

آیت110:۔وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ○فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ○ (الملک: ۱۰، ۱۱)

ترجمہ اور کہیں گے: "کاش! ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے"۔ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کرلیں گے، لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔

8 کافر آگ کو دیکھ کر خواہش کرے گا: ''کاش! میں مٹی ہوتا!''

آیت 111:۔ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ○ (النبا:۴۰)

ترجمہ: ہم نے لوگوں کو اُس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب آ لگا ہے۔ جس روز آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے، اور کافر پکار اُٹھے گا: ''کاش! میں خاک ہوتا!''۔

9 کافر کہے گا: ''کاش! میں نے رسول کی بات مانی ہوتی۔ کاش! فلاں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا''۔

آیت 112:۔ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ (الفرقان:۲۷ تا ۲۹)

ترجمہ: ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا: ''کاش میں نے رسول () کا ساتھ دیا ہوتا! ہائے میری کم بختی! کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا! اُس کے بہکائے میں آ کر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی، شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا''۔

10 کافر خواہش کرے گا: ''کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی ہوتی''

آیت 113:۔ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ (الاحزاب:٦٦)

ترجمہ: جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے، اُس وقت وہ کہیں گے: ''کاش! ہم نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی ہوتی''۔

11 اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے کے بعد جہنم سے نکلنے کی ناکام حسرت

آیت 114:۔قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ○ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ○ (المؤمن:۱۱، ۱۲)

ترجمہ وہ کہیں گے: ''اے ہمارے رب! تو نے واقعی ہمیں دو (2) دفعہ موت اور دو (2) دفعہ زندگی دے دی، اب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا اب یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے؟''۔ (جواب ملے گا:) ''یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو، اس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا، تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے، اور جب اس کے ساتھ دوسروں کو ملایا جاتا، تو تم مان لیتے تھے۔ اب فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ ہے''۔

12 مجرم اپنی اولاد، بیوی، بھائی، خاندان، یہاں تک کہ روئے زمین کی ساری مخلوق کو جہنم میں ڈالنے کی خواہش کرے گا، مگر ناکام حسرت!

آیت 115:۔یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ○ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ○ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ ثُمَّ یُنْجِیْهِ ○ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○ (المعارج:۱۱ تا ۱۶)

ترجمہ مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے پناہ دینے والا تھا، اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے، اور یہ تدبیر اسے نجات دلا دے۔ ہرگز نہیں۔ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی، جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی۔

13 کافر زمین بھر سونے کے عوض رہائی چاہے گا مگر ناکام حسرت!

آیت 116:۔اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ

نّٰصِرِيۡنَ ۝ (آل عمران:۹۱)

ترجمہ یقین رکھو، جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں جان دی اُن میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اسے قبول نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

14 کافروں کی اپنے معبودوں کے بارے میں ناکام حسرت: ''کاش! دنیا میں جانا ہو، تو ہم بھی ان سے اسی طرح بیزاری کریں''

آیت 117:۔ اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِيۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا لَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنۡهُمۡ كَمَا تَبَرَّءُوۡا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيۡهِمُ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ حَسَرٰتٍ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَمَا هُمۡ بِخٰرِجِيۡنَ مِنَ النَّارِ ۝ (البقرہ:۱۶۶،۱۶۷)

ترجمہ جب وہ سزا دے گا اس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ وہی پیشوا اور رہنما، جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی، اپنے پیروؤں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے، مگر سزا پا کر رہیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا۔ اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کی پیروی کرتے تھے، کہیں گے: ''کاش! ہم کو پھر ایک موقع دیا جاتا، تو جس طرح آج یہ ہم سے بے زاری ظاہر کر رہے ہیں، ہم ان سے بیزار ہو کر دکھا دیتے''۔ یوں اللہ ان لوگوں کے وہ اعمال، جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں، ان کے سامنے اس طرح لائے گا کہ یہ حسرتوں اور پشیمانیوں کے ساتھ ہاتھ ملتے رہیں گے، مگر آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔

15 کافر کے دل حسرتیں ہی حسرتیں

آیت 118:۔ وَاتَّبِعُوۡۤا اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا
فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ
هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً
فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ (الزمر: ۵۵ تا ۵۹)

ترجمہ اور پیروی اختیار کرلو، اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے: ''افسوس! میری اُس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا، بلکہ میں تو اُلٹا مذاق اُڑانے والوں میں شامل تھا''۔ یا کہے: ''کاش! اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا''، یا عذاب دیکھ کر کہے: ''کاش! مجھے ایک موقع اور مل جائے۔ اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں''۔ (اور اس وقت اسے یہ جواب ملے:) ''کیوں نہیں، میری آیات تیرے پاس آچکی تھیں، پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبّر کیا اور تو کافروں میں سے تھا''۔

16 کافر کی حسرت: ''ہائے افسوس! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ دیا جاتا''

آیت 119:۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ○
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ○ (الحاقہ: ۲۵ تا ۲۷)

ترجمہ اور جس کا نامۂ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا: ''کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے''۔ ''کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کُن ہوتی۔

7.23:۔ جہنمیوں کا ایک اور موقع ملنے کی خواہش کرنا

1 کافر دنیا میں لوٹنے کی خواہش کریں گے

آیت 120 :۔هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا تَاۡوِيۡلَهٗ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ تَاۡوِيۡلُهٗ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ نَسُوۡهُ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَـقِّ‌ ۚ فَهَلۡ لَّنَا مِنۡ شُفَعَآءَ فَيَشۡفَعُوۡا لَنَاۤ اَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ‌ ؕ قَدۡ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ○ (الاعراف: ۵۳)

ترجمہ اب کیا یہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ وہ انجام سامنے آجائے جس کی یہ کتاب خبر دے رہی ہے؟ جس روز وہ انجام سامنے آگیا تو وہی لوگ جنہوں نے پہلے اسے نظر انداز کر دیا تھا کہیں گے: ”واقعی ہمارے ربّ کے رسول حق لے کر آئے تھے ، پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں؟ یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے بجائے اب دوسرے طریقے پر کام کر کے دکھائیں“۔ انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے تصنیف کر رکھے تھے آج ان سے گم ہو گئے۔

2 کافروں کا جہنم سے نکلنے اور آئندہ نیک عمل کرنے کی درخواست

آیت 121 :۔وَهُمۡ يَصۡطَرِخُوۡنَ فِيۡهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ اَوَلَمۡ نُعَمِّرۡكُمۡ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيۡهِ مَنۡ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ نَّصِيۡرٍ ○ (فاطر: ۳۷)

ترجمہ وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے: ”اے ہمارے ربّ! ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں اُن اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے“۔ (انہیں جواب دیا جائے گا:) ”کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا نہ آچکا تھا اب مزہ چکھو۔ ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہے“۔

3 جہنم میں کافروں کا اعترافِ جرم اور آئندہ مؤمن بن کر رہنے کی تمنا

آیت 122 :۔فَكُبۡكِبُوۡا فِيۡهَا هُمۡ وَالۡغَاوٗنَ ○ وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ○ قَالُوۡا وَهُمۡ فِيۡهَا يَخۡتَصِمُوۡنَ ○ تَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ○ اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ

الْعٰلَمِیْنَ ○وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ○ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ○ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ○فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

(الشعراء ۹۴ تا ۱۰۲)

ترجمہ پھر وہ معبود اور بہکے ہوئے لوگ، اور ابلیس کے لشکر بھی سب کے سب اوپر نیچے دھکیل دیے جائیں گے۔ وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور یہ بہکے ہوئے لوگ (اپنے معبودوں سے) کہیں گے: ''اللہ کی قسم! ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے جب کہ ہم تم کو ربّ العالمین کی برابری کا درجہ دے رہے تھے۔ او وہ مجرم لوگ ہی تھے جنہوں نے ہم کو اِس گمراہی میں ڈالا۔ اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے، اور نہ کوئی جگری دوست۔ کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہوں''۔

4 اللہ کے حضور ندامت اور دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی درخواست

آیت 123:۔وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ○وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ○ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○(السجدۃ: ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ کاش تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہوں گے (اُس وقت یہ کہہ رہے ہوں گے:) ''اے ہمارے ربّ! ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا، اب ہمیں واپس بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں، ہمیں اب یقین آ گیا ہے''۔ (جواب میں ارشاد ہوگا:) ''اگر ہم چاہتے تو پہلے ہی ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے۔ مگر میری وہ بات پوری ہوگئی جو میں نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے بھر دوں گا۔ پس اب چکھو، مزہ اپنی اس حرکت کا کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا، ہم نے بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔ چکھو، ہمیشگی کے عذاب کا مزہ اپنے کرتوتوں کی پاداش میں''۔

5 آگ کا عذاب دیکھ کر کافر نیکوکار بن کر رہنے کی خواہش کریں گے

آیت 124:۔اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ○ (الزمر:۵۸،۵۹)

ترجمہ یا عذاب دیکھ کر کہے: ''کاش! مجھے ایک موقع اور مل جائے۔ اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں''۔ (اور اس وقت اسے یہ جواب ملے:) ''کیوں نہیں، میری آیات تیرے پاس آ چکی تھیں، پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا''۔

6 جہنمیوں کا اللہ کے حضور ایمان لانے کے وعدہ پر جہنم سے نکالے جانے کی درخواست

آیت 125:۔قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ○ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ○ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ○ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ○ (المومنون:۱۰۶ تا ۱۱۰)

ترجمہ وہ کہیں گے: ''اے ہمارے ربّ! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی (ہم پر غالب تھی)۔ ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار! اب ہمیں یہاں سے (ایک مرتبہ) نکال دے۔ پھر (دوبارہ) ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے''۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا: ''دور ہو (دفع ہو!) میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ تم وہی لوگ تو ہو کہ میرے کچھ بندے جب کہتے تھے: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے! ہمیں معاف کر دے! ہم پر رحم کر! تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے! تو تم نے ان کا مذاق بنا لیا۔ یہاں تک کہ اُن کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی

کوئی ہوں، (میری یاد سے غافل رکھا) اور تم اُن پر ہنستے رہے۔ (ہنسی اُڑاتے رہے)۔

7 آگ کا عذاب دیکھ کر کافر ایمان لانے کی مہلت طلب کریں گے

آیت 126:۔ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ○ (ابراہیم: ۴۴)

ترجمہ اے نبی ﷺ! اُس دن سے تم انہیں ڈرا دو جب کہ عذاب انہیں آ لے گا۔ اس وقت یہ ظالم کہیں گے: ''اے ہمارے ربّ! ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے دے، ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے''۔ (مگر انہیں صاف جواب دیا جائے گا:) ''کیا تم وہی لوگ نہیں ہو، جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے؟''۔

8 جہنم کے کنارے کھڑے کافروں کی آرزو: ''کاش! دنیا میں واپس بھیج دیا جائے''

آیت 127:۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (الانعام: ۲۷)

ترجمہ کاش! تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے۔ اس وقت وہ کہیں گے: ''کاش! کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دُنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں''۔

9 جہنم کا عذاب دیکھ کر دوبارہ دنیا میں جانے کی خواہش

آیت 128:۔ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ○ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ

خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ○

(الشوریٰ: ۴۴، ۴۵)

ترجمہ: تم دیکھو گے کہ یہ ظالم جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے: ''اب پلٹنے کی بھی کوئی سبیل ہے؟''۔ اورتم دیکھو گے یہ جہنم کے سامنے جب لائے جائیں گے تو ذلت سے جھکے جا رہے ہوں گے اور اُس کی نظر بچا بچا کر کن انکھیوں سے دیکھیں گے اُس وقت وہ لوگ جو ایمان لائے تھے کہیں گے: ''واقعی، اصل زیاں کار وہی ہیں، جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو خسارے میں ڈال دیا''۔ خبردار رہو، ظالم لوگ مستقل عذاب میں ہوں گے۔

10 کافروں کی درخواست: ''اے رب! ایک دفعہ عذاب ہٹا لے، ہم ایمان لاتے ہیں''۔

آیت 129:۔ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ○ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ○ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ○ (الدخان: ۱۲ تا ۱۶)

ترجمہ: (اب کہتے ہیں:) ''پروردگار! ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے، ہم ایمان لاتے ہیں''۔ اِن کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ اِن کا حال تو یہ ہے کہ ان کے پاس رسولِ مبین آ گیا۔ پھر بھی یہ اُس کی طرف متوجہ نہ ہوئے (منہ پھیر لیا)، اور کہا: ''یہ تو سکھایا پڑھایا باؤلا (مجنون) ہے''۔ ہم ذرا عذاب ہٹائے دیتے ہیں، تم لوگ پھر وہی کچھ کرو گے جو پہلے کر رہے تھے۔ جس روز ہم بڑی ضرب لگائیں گے وہ دن ہوگا جب ہم تم سے انتقام لیں گے۔

7.24:۔ابلیس جہنم میں

1 جہنم میں داخل ہونے کے بعد ابلیس کا اپنے پیروکاروں سے خطاب

آیت130:۔وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (ابراہیم:۲۲)

ترجمہ اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا: ”حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کیے تھے، وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کیے، ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا۔ میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تم کو دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا۔ اب مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری۔ اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں، ایسے ظالموں کے لیے تو دردناک سزا یقینی ہے“۔

2 قیامت میں سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

حدیث43:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ إِبْلِيسُ، فَيَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ، وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ، وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَهُوَ يُنَادِي: "وَا ثُبُورَاهُ!"۔ وَيُنَادُونَ: "يَا ثُبُورَهُمْ!"۔ قَالَ: عَبْدُ الصَّمَدِ: قَالَهَا مَرَّتَيْنِ - حَتَّى يَقِفُوا عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: "يَا ثُبُورَهُ!، وَيَقُولُونَ: "يَا ثُبُورَهُمْ!"۔ فَيُقَالُ لَهُمْ: "لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا"۔ [الفرقان: 14]، قَالَ عَفَّانُ:

"وَذُرِّيَّتُهُ خَلْفَهُ، وَهُمْ يَقُولُونَ: يَا ثُبُورَهُمْ!". قَالَ عَفَّانُ: "حَاجِبَيْهِ".

(مسند أحمد رقم 12536، 12560، 13603؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 35907؛ مسند عبد بن حمید رقم 1225؛ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج٦ ص٢٥٥، ٢٥٦؛ ابن أبي عاصم في "الأوائل" رقم 119؛ البزار رقم 3495- كشف الأستار؛ الطبری فی "تفسیره" 188/18؛ الطبرانی فی "الأوائل" رقم 37؛ البیهقی فی "البعث والنشور" رقم 590؛ الخطیب فی "تاریخه" 253/11)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(قیامت کے روز) سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ وہ اسے پیشانی پر رکھ کر پیچھے سے گھسیٹتا پھرے گا۔ اس کی اولاد (یعنی اس کے پیروکار) اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔ ابلیس اپنی موت اور ہلاکت کو پکارتا پھر رہا ہوگا۔ اس کے پیروکار بھی موت اور ہلاکت کو پکاریں گے، یہاں تک کہ جب وہ آگ کے اوپر آ کھڑے ہوں گے، تو ابلیس کہے گا: ''ہائے موت!''۔ (اس کے ساتھ) اس کے پیروکار بھی کہیں گے: ''ہائے موت!''۔ اس وقت اُن سے کہا جائے گا:

آیت 131:۔ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ○ (الفرقان:١٤)

ترجمہ ''آج ایک موت کو نہیں بہت سی موتوں کو پکارو''۔

7.25:۔ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنے کی دعائیں

آیت 132:۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرہ:٢٠١)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

آیت 133:۔ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (آل عمران:١٦)

ترجمہ مالک! ہم ایمان لائے ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آتشِ دوزخ سے بچا لے۔

آیت 134:۔ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (الفرقان: ۶۵، ۶۶)

ترجمہ اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اُس کا عذاب تو چمٹ ہی جانے والا ہے۔ وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے۔

آیت 135:۔ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ أَخۡزَيۡتَهٗ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ أَنۡصَارٍ ۝ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيۡ لِلۡإِيۡمَانِ أَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡأَبۡرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۝

(آل عمران: ۱۹۱ تا ۱۹۴)

ترجمہ (وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں:) ”پروردگار! یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے، تو نے جسے دوزخ میں ڈالا، اسے درحقیقت بڑی ذلت و رسوائی میں ڈال دیا، اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ مالک! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا: ”اپنے رب کو مانو“۔ ہم نے اس کی دعوت قبول کرلی۔ پس اے ہمارے آقا! جو قصور ہم سے ہوئے ہیں، ان سے درگزر فرما، جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دور کردے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ خداوندا! جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوائی میں نہ ڈال۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں“۔

حدیث 44:۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَارِثِ، عَنۡ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ، عَنۡ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَكۡثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً، وَفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"۔

(بخاری رقم 6389؛ مسلم رقم 27-2690؛ مسند احمد رقم 11981، 13163)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر یہ دعا کیا کرتے تھے:

"أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ".

ترجمہ اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آتشِ دوزخ کے عذاب سے بچا۔

حدیث 45:-حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحِيرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثنا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

(المستدرک علی الصحیحین، ج ۱ ص ۷۰۶ رقم 1925 الدعوات الکبیر، رقم 237)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی ہے:

"أَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ".

ترجمہ "اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تیری رحمت کو واجب کر دینے والے، اور تیری مغفرت کو پکا کر دینے والے اعمال کا اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا اور ہر نیکی کی توفیق کا اور تجھ سے مانگتے ہیں جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات"۔

حدیث 46:-حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ".

هٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ مِنْ هٰذَا الوَجْهِ۔

(ترمذی رقم3599؛ ابن ماجہ رقم3833؛ عن انس: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ: المستدرك على الصحيحين، رقم 1879؛ سنن کبریٰ نسائی رقم7819؛ الدعاء طبرانی رقم1405؛ الدعوات الکبیر رقم241؛ الصَّحِیحَة: 3151)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

"أَللّٰهُمَّ! انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ"۔

ترجمہ اے اللہ! جو کچھ علم تو نے مجھے عطا فرمایا اس کو میرے لئے نفع مند بنادے (یعنی مجھے اس پر عمل کرنے کی توفیق دے) اور مجھے وہ علم عطا فرما جو میرے لئے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اللہ کے لئے حمد وستائش ہر حال میں، اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔

حدیث 47:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ -أَوْ تَجْمَعُ- عِبَادَكَ"۔

(مسلم رقم62-709)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم یہ چاہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی جانت کھڑے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ہماری طرف رخ فرماتے تھے تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کررہے تھے:

رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

ترجمہ اے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا، اس دن جس دن کہ تو بندوں کو اٹھائے اور دوبارہ ان کو زندہ کرے۔

حدیث 48:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ مَعْبَدٍ

بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: "أَللّٰهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ"، ثَلَاثَ مِرَارٍ.

(صحیح لغیرہ:سنن أبي داود،ج۷ ص۳۸۷رقم5045؛مسند أحمد رقم26462، 26465؛النسائی فی "الکبری" رقم10598،10529)

ترجمہ أمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے اور تین دفعہ یہ دعا کرتے:

"أَللّٰهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ".

ترجمہ اے میرے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا قیامت کے دن جب کہ سارے بندے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

حدیث 49:۔حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: "أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، أَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ، وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ".

(صحیح علی شرط الشیخین.:مسند أحمد، رقم24301)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے:

"أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ

فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ، وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ".

ترجمہ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے (جو آدمی کو بالکل ہی از کار رفتہ کر دے یعنی کسی کام کا نہ چھوڑے) اور قرضہ کے بوجھ سے، اور ہر گناہ سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنہ قبر سے، اور عذابِ قبر سے، اور دولت وثروت کے فتنہ کے شر سے، اور مفلسی ومحتاجی کے فتنہ کے شر سے اور فتنہ دجال کے شر سے۔ اے میرے اللہ! میرے گناہوں کے اثرات دھودے اولے اور برف کے پانی سے، اور میرے دل کو (گندے اعمال واخلاق کی گندگیوں سے) اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے۔

حدیث 50:۔حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو وَيَقُولُ: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ".

(بخاری رقم 1377)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں عذاب قبر سے، عذابِ جہنم سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"۔

حدیث 51:۔قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، كَانَ يُعَلِّمُهُمِ الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُهُمِ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: قُولُوا: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ".

(صحيح على شرط مسلم: مسند أحمد، رقم 2168، 2343، 2709، 2838؛ مؤطا مالک رقم 727 / 240؛ مسلم رقم 134 - 590؛ ابن ماجہ رقم 3840؛ ابوداؤد رقم 984، 1542؛ ترمذی رقم 3494؛ مسند بزار رقم 4893؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 7898؛ سنن نسائی رقم 5514؛ حدیث السراج رقم 630، 826؛ ابن حبان رقم 999؛ الدعاء طبرانی رقم 619، 1395؛ معجم کبیر طبرانی رقم 10939، 12159؛ المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، لأبي نعيم رقم 1308؛ السنن الواردة فی الفتن، للدانی، رقم 76، 643؛ إثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم 200، 201؛ الاعتقاد، بیہقی، ج ۱ ص ۲۲۵؛ الدعوات الکبیر رقم 336؛ شرح السنۃ بغوی، رقم 692، 1364؛ مشکوٰۃ رقم 941؛ البخاری فی "الأدب المفرد" رقم 694)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا ویسے ہی سکھاتے تھے، جیسا کہ لوگوں کو قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "اے لوگو! یوں دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

ترجمہ: "اے اللہ! میں عذابِ جہنم سے، عذابِ قبر سے، مسیح دجّال کے فتنے سے، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"۔

حدیث 52:۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُزَنِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ". (صحیح: نسائی رقم 5520)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا ہے:

"أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ".

ترجمہ ''اے اللہ! میں قبر کے فتنہ سے، دجال کے فتنہ سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور جہنم کی گرمی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں''۔

حدیث 53:۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ: "أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ".

(مسلم رقم 128-588)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے، تو اسے چاہئے کہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے:

"أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ".

ترجمہ (۱) جہنم کے عذاب سے، (۲) قبر کے عذاب سے، (۳) زندگی اور موت کی آزمائش سے اور (۴) دجال کے شر سے۔

حدیث 54:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: "أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، أَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ، وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ"۔

(صحیح علی شرط الشیخین: مسند أحمد رقم 24301، 24578، 24579، 25648، 25727، 26075، 26327؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 29135؛ مسلم رقم 49 - 589 (ص 2078.)؛ بخاری رقم 6368، 6376، 6377؛ ابن ماجه رقم 3838؛ عبدُ الرزاق رقم 19631؛ ابن راهويه رقم 789، 791، 792؛ عَبْد بن حُميد رقم 1492؛ أبو داود رقم 1543؛ ترمذی رقم 3495؛ النسائی فی "المجتبی" رقم 5466، 5477؛ "سنن الكبرى" نسائی رقم 7850؛ أبو يعلى رقم 4474؛ الطبرانی فی "الدعاء" رقم 1345، 1346؛ البيهقی فی "الدعوات الكبير" رقم 219، 305؛ "إثبات عذاب القبر" رقم 180؛ حدیث السراج رقم 646، 1907، 2397؛ مسند السراج رقم 833؛ الشریعۃ للآجری رقم 869؛ مستدرک حاکم رقم 1984)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کرتے تھے:

"أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، أَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ، وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. أَللّٰهُمَّ! فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ"۔

ترجمہ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی، کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے (جو آدمی کو بالکل ہی ازکارِ رفتہ کردے یعنی کسی کام کا نہ چھوڑے) اور قرضہ کے بوجھ

سے، اور ہر گناہ سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنہ قبر سے، اور عذاب قبر سے، اور دولت وثروت کے فتنہ کے شر سے، اور مفلسی ومحتاجی کے فتنہ کے شر سے اور فتنہ دجال کے شر سے۔ اے میرے اللہ! میرے گناہوں کے اثرات دھودے اولے اور برف کے پانی سے، اور میرے دل کو (گندے اعمال واخلاق کی گندگیوں سے) اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے۔

7.26:۔ جہنم حق ہے

جنت کی طرح جہنم بھی حق ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی جگہ ہے، یہاں ہر طرح کا اور شدید قسم کا عذاب تیار کیا گیا ہے۔ جہنم پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔

آیت 136:۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ (ہود:۱۰۶)

ترجمہ جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے (جہاں گرمی اور پیاس کی شدت سے) وہ ہانپیں گے اور پھنکارے ماریں گے۔

فَكُلٌّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَقٌّ ثَابِتٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ، وَكُلُّ مَا هُوَ كَذٰلِكَ، فَالْإِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ، وَاعْتِقَادُ وُجُوْدِهٖ حَقٌّ لَازِمٌ، وَالْمُرَادُ مِنَ الْجَنَّةِ دَارُ الثَّوَابِ، وَمِنَ النَّارِ دَارُ الْعِقَابِ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية فى عقد الفرقة المرضية. السفاريني، ج۲ ص۲۱۹)

ترجمہ جنت اور جہنم میں سے ہر ایک حق ہے۔ ان دونوں کا وجود کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اُمت سے ثابت ہے۔ جس کا ثبوت ان دلائل سے ثابت ہو، اس پر ایمان لانا واجب ہوتا ہے۔ اس پر اعتقاد رکھنا حق اور لازم ہوتا ہے۔ جنت سے مراد ثواب اور جزا کا گھر ہے، جہنم سے مراد عذاب اور عقاب کا گھر اور ٹھکانا ہے۔

والجنة حق والنار حق، لأن الآيات والاحاديث فی شانهما أشهر من أن تخفى، وا كثر ان تحصى.

(النبراس شرح: شرح العقائد النسفية، ص ٣٥٤۔ المؤلف: محمد عبد العزيز بن أحمد بن الحامد القرشي الفريهاري الملتانی أبو عبد الرحمن ﷫ (المتوفى: بعد ١٢٣٩ھ)۔ الناشر: مکتبة البشریٰ، کراچی۔ ١٤٣٦ھ)

ترجمہ جنت حق ہے، جہنم بھی حق ہے۔ اس لیئے کہ آیات اور احادیث مبارکہ ان دونوں کے بارے میں بہت ہی زیادہ مشہور اور ان کی تعداد کو شمار بھی نہیں کیا جا سکتا۔

7.27: جہنم اب بھی موجود ہے

جنت کی طرح جہنم بھی پیدا کی جا چکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔

آیت 137:۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ○ (الشعراء: ٩١)

ترجمہ اور دوزخ بھٹکے ہوئے لوگوں کے سامنے کھول دی جائے گی۔

آیت 138:۔ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ○ (آل عمران: ١٣١)

ترجمہ اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔

آیت 139:۔ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ○ (البقرہ: ٢٤)

ترجمہ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، اور یقینا کبھی نہیں کر سکتے، تو ڈرو اُس آگ سے، جس کا ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر، جو مہیا کی گئی ہے منکرینِ حق کے لیے۔

حدیث 55:۔ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ"۔ قَالُوا: "بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ!؟"۔ قَالَ: "بِكُفْرِهِنَّ"۔ قِيلَ: "يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟"۔ قَالَ: "يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"۔ (بخاری رقم 1052)۔

ترجمہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنت کو دیکھا۔ پھر میں نے اس میں سے انگور کو گچھے کو پکڑنا چاہا۔ اگر میں اس کو پکڑ لیتا، تو تم اس کو دنیا کے فنا ہونے (یعنی قیامت) تک کھاتے رہتے (تو وہ پھر بھی ختم نہ ہوتا)۔ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی۔ جو منظر میں نے آج جہنم کا دیکھا ہے، اس سے برا منظر میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا ہے۔ میں نے جہنم میں عورتوں کو بہت زیادہ دیکھا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہے؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے کفر کی وجہ سے''۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ''کیا وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ وہ احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر آپ ان سے ایک زمانہ احسان کرتے رہیں، پھر وہ آپ سے ایک بات بھی دیکھ لیں، تو کہہ دیتی ہیں: میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھی ہی نہیں''۔

"والجنة والنار مخلوقتان اليوم": اى موجودتان الآن قبل يوم القيامة۔ (شرح ملا علی القاری علی الفقہ، ص ۱۶۵)

ترجمہ جنت اور جہنم دونوں مخلوق ہیں، قیامت سے پہلے آج بھی موجود ہیں۔

7.28:۔ جہنم میں داخلہ قیامت کے بعد ہی ہے

جہنم میں اہل جہنم قیامت کے بعد ہی داخل ہوں گے، اس سے پہلے برزخ کا عذاب ہوگا۔

آیت 140:۔ قِيۡلَ ادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ○ (الزمر: ۷۲)

ترجمہ کہا جائے گا: ''داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں، یہاں اب تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، بڑا ہی برا ٹھکانا ہے یہ متکبروں کے لیے''۔

آیت 141:۔ اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۚ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ ○ (المؤمن: ۴۶)

ترجمہ دوزخ کی آگ ہے جس کے سامنے صبح و شام وہ پیش کیے جاتے ہیں، اور جب قیامت

کی گھڑی آجائے گی تو حکم ہوگا کہ آلِ فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کرو۔

آیت 142:۔وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ○یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ○وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ○ (الانفطار: ۱۴ تا ۱۶)

ترجمہ اور بے شک فُجّار (بدکار) لوگ جہنم میں جائیں گے۔ جزا کے دن وہ اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے ہرگز غائب نہ ہو سکیں گے۔

7.29:۔جہنم کا عذاب کافروں کے لیے دائمی ہے

جہنم کا عذاب کافروں کے لیے دائمی یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگا، گناہ گار مسلمانوں کے لیے عارضی عذاب ہوگا۔ وہ اگر اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئے تو ایک نہ ایک دن ضرور نکال لیے جائیں گے اور بالآخر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔

آیت 143:۔یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ○ (المائدہ: ۳۷)

ترجمہ وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں مگر نہ نکل سکیں گے اور انہیں قائم رہنے والا عذاب دیا جائے گا۔

7.30:۔اہل جنت جہنم میں کبھی نہیں جائیں گے

جہنم میں داخل ہونے والا، جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جا سکتا ہے، جیسے گناہ گار مسلمان، لیکن جنت میں داخل ہونے والے شخص کو نہ تو جنت سے نکالا جائے گا اور نہ ہی کبھی جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

آیت 144:۔وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ○ (ہود: ۱۰۸)

ترجمہ رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، اِلا یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ ایسی بخشش ان

کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

حدیث 56: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً".

(مسلم رقم 325-193؛ بخاری رقم 7410؛ ترمذی رقم 2593)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دوزخ میں سے وہ سب لوگ نکال لئے جائیں گے جنہوں نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہا، اور ان کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی بھلائی تھی، پھر وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنہوں نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہا اور ان کے دل میں گیہوں کے دانے برابر بھی بھلائی تھی اور اس کے بعد وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ'' کہا، اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی تھی''۔

حدیث 57: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً، أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً".

(صحيح على شرط الشيخين: مسند أحمد، رقم 12772، 13928، 13929؛ مسلم رقم 325

-193: البخاری رقم 44، 7410، 7509؛ مسند ابی داؤد طیالسی رقم 2078؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم 30385؛ مسند عبد بن حمید رقم 1172؛ الترمذی رقم 2593؛ ابن أبی عاصم فی "السنة" رقم 849، 850، 851؛ أبو یعلی رقم 2889، 2927، 2955، 2956، 2977، 2993، 3273؛ ابن خزیمة فی "التوحید" 2/700، 2/701، 702، 2/713؛ ابن منده فی "الإیمان" رقم 868، 869، 870، 871، 872؛ البیهقی فی "الاعتقاد" ص 194؛ ابن حبان رقم 7484؛ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم 1607، 2063؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 452؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 521 (الجامعہ اسلامیہ)؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم لأبی نعیم، رقم 481؛ البیهقی فی "الاعتقاد" ص 194؛ الحافظ ابن حجر فی "التغلیق" 2/49-50؛ البعث والنشور بیہقی (الشوامی) رقم 508، 509، 527؛ معجم ابن عساکر رقم 1009)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کو بھی جہنم سے نکال دو، جس نے کلمہ ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہا ہے اور اس کے دل میں جَو کے دانے کے وزن برابر بھی ایمان ہے۔ اس کو بھی دوزخ سے نکال دو، جس نے کلمہ ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہا ہے اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی موجود ہے۔ اس کو بھی جہنم سے نکال دو، جس نے کلمہ ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہا ہے اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی بھلائی موجود ہے''۔

7.31:۔ جہنم کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے

جہنم اور اس کا عذاب دراصل کافروں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اسی لیے کفار اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، مسلمان اگر داخل بھی ہوئے، تو نکال لیے جائیں گے۔

آیت 145:۔ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ (آل عمران: ۱۳۱)

ترجمہ: اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔

آیت 146:۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرہ: ۲۴)

ترجمہ: لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، اور یقینا کبھی نہیں کر سکتے، تو ڈرو اُس آگ سے، جس کا

ایندھن بنیں گے انسان اور پتھر، جو مہیا کی گئی ہے منکرینِ حق کے لیے۔۔

حدیث 58:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْمُوجِبَتَانِ؟". فَقَالَ: "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ". (مسلم رقم 151-93)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: ''یا رسول اللہ! واجب کرنے والی دو چیزیں کیا ہیں؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس شخص کو موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتا تھا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا''۔

7.32:۔یہود کا غلط نظریہ

یہود کا یہ نظریہ غلط ہے کہ ہم کچھ عرصے کے لیے جہنم میں داخل ہوں گے، پھر نکل جائیں گے۔اس کے رد میں قرآن کریم نے کہا ہے کہ وہ یعنی یہود و کفار جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت 147:۔وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرہ:۸۰،۸۱)

ترجمہ وہ کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہرگز چھونے والی نہیں، مگر یہ کہ چند روز کی سزا مل جائے تو مل جائے۔ان سے پوچھو، کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے، جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کر سکتا؟ یا بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ذمے ڈال کر ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ اس نے ان کا ذمہ لیا ہے؟ آخر تمہیں دوزخ

کی آگ کیوں نہ چھوئے گی؟ جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطا کاری کے چکر میں پڑا رہے گا، وہ دوزخی ہے اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

آیت 148 :۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ (آل عمران: ۲۴)

ترجمہ اُن کا یہ طرزِ عمل اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں: ''آتشِ دوزخ تو ہمیں مس تک نہ کرے گی اور اگر دوزخ کی سزا ہم کو ملے گی بھی تو بس چند روز۔'' ان کے خود ساختہ عقیدوں نے ان کو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے۔

7.33:۔ جہنم حقیقی ہے، خیالی نہیں

جہنم جنت کی طرح ایک حقیقی مقام اور عذاب کی جگہ ہے، جو شخص جہنم کو حقیقی جگہ نہیں سمجھتا بلکہ ایک تخیلاتی جہان یا کوئی غیر حقیقی چیز سمجھتا ہے، وہ درحقیقت جہنم کا منکر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

دلیل ان ما أخبر الله تعالى.... من الزقوم والحميم والسلاسل والأغلال لأهل النار حق خلافا للباطنية، والعدول عن ظواهر النصوص الى معانٍ يدّعيها أهل الباطن الحاد.

(شرح ملّا علی القاری علی الفقہ الأکبر، ص ۲۳۰)

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے عذابوں میں سے جہنم والوں کے لیے جن چیزوں کو بیان کیا ہے، جیسے زقوم، گرم پانی، بیڑیاں اور طوق وغیرہ، وہ حق ہیں۔ باطنی فرقہ کے گمراہ لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ نصوص کو ان کے ظاہری معنی سے پھیر کر دوسرے معانی مراد لینا، جیسے باطنی فرقہ کے لوگ مراد لیتے ہیں، یہ الحاد اور کفر ہے۔

دلیل والجنة حق والنار حق، لأن الآيات والاحاديث في شانهما أشهر من أن تخفى، واكثر ان تحصى.... تمسك المنكرون، هم الفلاسفة، زعموا أن كل ما جاء في النصوص من ذكر الجنة والنار، فهو مؤوّل باللذة والألم العارضين للروح من تصور كمالاتها ونقصاناتها۔ وهذا التأويل

يكفرهم؛ لأنه كإنكار النصوص.

(النبراس شرح: شرح العقائد النسفية. ص ۳۵۴۔ المؤلف: محمد عبد العزيز بن أحمد بن الحامد القرشي الفريهاري الملتاني أبو عبد الرحمن ﷫ (المتوفى: بعد ۱۲۳۹ھ)۔ الناشر: مكتبة البشرىٰ، کراچی۔ (۱۴۳۲ھ)

7.34:۔ جہنم کے فنا کا قائل ہونا گمراہی ہے

جنت کی طرح جہنم بھی دائمی اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، اس کے فنا کا قائل ہونا غلط نظریہ اور گمراہی ہے۔

آیت 149:۔ وَالَّذِیْنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (یونس:۲۷)

ترجمہ اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں ان کی بُرائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے، ذلت ان پر مسلط ہوگی، کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہوگا، ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں، وہ دوزخ کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آیت 150:۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ○ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ○ (ہود:۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمہ جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے (جہاں گرمی اور پیاس کی شدت سے) وہ ہانپیں گے اور پھنکارے ماریں گے۔ اور اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ زمین وآسمان قائم ہیں، مگر یہ کہ تیرا رب کچھ اور چاہے۔ بے شک تیرا رب پورا اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے کرے۔

آیت 151:۔ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ۚ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِیٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا

الَّذِیۡۤ اَجَّلۡتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثۡوٰىكُمۡ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ○ (الانعام:۱۲۸)

ترجمہ جس روز اللہ ان سب لوگوں کو گھیر جمع کرے گا، اس روز وہ جنوں سے خطاب کر کے فرمائے گا: ''اے گروہ جن! تم نے تو نوعِ انسانی پر خوب ہاتھ صاف کیا''۔ انسانوں میں سے جو اُن کے رفیق تھے، وہ عرض کریں گے: ''پروردگار! ہم میں سے ہر ایک نے دوسرے کو خوب استعمال کیا ہے، اور اب ہم اُس وقت پر آپہنچے ہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کر دیا تھا''۔ اللہ فرمائے گا: ''اچھا اب آگ تمہارا ٹھکانا ہے، اس میں تم ہمیشہ رہو گے''۔ اس سے بچیں گے صرف وہی جنہیں اللہ بچانا چاہے گا، بیشک تمہارا ربّ دانا اور علیم ہے۔

دلائل وفی هذا المقام فوائد مستطرفة:

الاولی: تحیّرت الافهام فی قوله تعالی: فَمِنۡهُمۡ شَقِیٌّ وَّسَعِیۡدٌ ○ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ شَقُوۡا فَفِی النَّارِ لَهُمۡ فِیۡهَا زَفِیۡرٌ وَّشَهِیۡقٌ ○ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ○ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ سُعِدُوۡا فَفِی الۡجَنَّةِ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیۡرَ مَجۡذُوۡذٍ ○ (ہود: ۱۰۵ تا ۱۰۸). وذكر المفسرون فيه وجوهاً.

احدها: ان المستثنى فى الموضعين. فساق الموحدين سعدوا بالايمان وشقوا بالعصيان. فيفارقون الجنة أيام عذابهم. والتأبيد من مبدأ معين، وهو دخول اهل الطاعة الجنة. والتقسيم لمنع الخلو فلا يمتنع اجتماع القسمين،

ثانيهما: ان المستثنى مدة توقفهم للحساب. أولبثهم فى الدنيا.

ثالثها: أن أهل النار يخرجون من النار احياناً الى الزمهرير. وأهل الجنة ينعمون بما يشغلهم عن الجنة وهو الرؤية.

رابعها: "الا" بمعنى "سوى"، و"ليس" "مادامت السموت والارض" كناية عن التابيد. بل المعنى سوى ماشاء من الزيادة الغير المتناهية على مدة

لقاء السموت و الارض۔

(النبراس شرح: شرح العقائد النسفیة، الفریھاری، ص ۳۶۰)

قال الامام الاعظم ؒ فی کتابہ الوصیۃ:

"والجنۃ والنار حق، وھما مخلوقتان، ولا فناء لھما ولا لأھلھما"۔

(شرح ملا علی القاری علی الفقہ الأکبر، ص ۱۶۸)

اجمع المسلمون علی خلود اھل الجنۃ فی الجنۃ وخلود الکفار فی النار۔

(شرح المقاصد: ج ۳ ص ۳۸۰)

7.35:۔اہل جہنم کے لیے ہر عذاب اس کا عدل ہے

اہل جنت کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہر نعمت وعطا اس کا فضل وکرم ہوگا اور اہل جہنم کے لیے ہر عقوبت وسزا اس کا عدل وانصاف ہوگا۔

آیت 152:۔لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ○ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ (الدخان: ۵۶، ۵۷)

ترجمہ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی۔اور اللہ اُن کو جہنم کے عذاب سے بچادے گا۔یہ خاص تیرے ربّ کے فضل سے ہوگا اور یہی درحقیقت بڑی کامیابی ہے۔

آیت 153:۔وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ○ (الشوریٰ: ۲۲)

ترجمہ جولوگ ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ جنت کے گلستانوں میں ہوں گے، جو کچھ بھی وہ چاہیں گے اپنے رب کے ہاں پائیں گے یہی بڑا فضل ہے۔

آیت 154:۔وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ○ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ○ (فاطر: ۳۴، ۳۵)

ترجمہ اور وہ کہیں گے: ''شکر ہے اُس خدا کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا، یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے، جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرادیا، اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ تکان لاحق ہوتی ہے''۔

آیت 155:۔اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ○ (المائدہ:۱۱۸)

ترجمہ اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔

آیت 156:۔ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ○
(آل عمران:۱۸۲)

ترجمہ یہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے، اللہ اپنے بندوں کے لیے ظالم نہیں ہے۔

وأن الله تعالى خلق الجنة والنار قبل الخلق وخلق لهما أهلا فمن شاء منهم إلى الجنة فضلا منه ومن شاء منهم إلى النار عدلا منه.

(العقيدة الطحاوية، ص ۷۳رقم 83)

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہی جنت اور جہنم کو پیدا کیا۔ ان دونوں کے لیے ان کے اہل (مؤمن وکافر) بھی پیدا کیے۔ پھر ان میں سے جس کے لیے چاہا، اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دیا، اور جس کے لیے چاہا، اپنے عدل سے جہنم میں داخل کر دیا۔

7.36:۔کافر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں کیوں ڈالا جائے گا؟

کافر نے اگر چہ تھوڑی مدت یعنی صرف دنیوی زندگی میں کفر کیا، اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ڈالنا بالکل صحیح اور عدل وانصاف کے عین مطابق ہے، اس لیے کہ یہ کوئی ضابطہ اور اصول نہیں کہ سزا کا وقت جرم کے وقت سے زیادہ نہ ہو، قاتل صرف پانچ سیکنڈ میں فائر کر کے کسی کو قتل کر دیتا ہے، تو کیا اس کی سزا بھی صرف پانچ سیکنڈ قید ہوتی ہے؟ اس کی سزا عمر قید ہوتی ہے، جو جرم کے وقت کے مقابلہ میں کہیں زیادہ

ہے۔ معلوم ہوا سزا کا وقت، وقت جرم سے زیادہ ہونا عدل وانصاف کے منافی نہیں۔
نیز کافر کی نیت ہمیشہ ہمیشہ کافر رہنے کی ہوتی ہے، جیسے مسلمان کی نیت ہمیشہ ہمیشہ مسلمان رہنے کی ہوتی ہے، مسلمان ہمیشہ ہمیشہ مسلمان رہنے کی نیت کی بناء پر ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہے گا، اور کافر ہمیشہ ہمیشہ کافر رہنے کی نیت اور عزم کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، کافر کو ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل کرنا کوئی ظلم نہیں بلکہ عین عدل وانصاف ہے۔

دلائل إن المعصية متناهية زمانا، وهو ظاهر وقدر ألما يوجد من معصية أشد منها۔ فجزاؤها يجب ان يكون متنا هيًا تحقيقا لقاعدة العدل بخلاف الكفر، فانه لايتناهى قدرا، وان تناهى زمانه۔ وأما التمسك بان الخلود في النار اشد العذاب، وقد جعل جزاء لأشد الجنايات، وهو الكفر۔ (شرح القاصد: ج ۳، ص ۳۸۲)

واما نفس الدخول فبالفضل المجرّد حيث لايجب عليه شيء، والخلود بالنيّة، كما ان دخول الكفّار في النار بمجرد العدل، والدركات، بحسب اختلاف ما لهم من الحالات، والخلود باعتبار النيّات۔ (شرح ملّا علی القاری علی الفقه الأكبر، ص ۲۶۱)

7.37:۔خبر واحد سے بیان کردہ جہنم کے عذاب کو ماننا بھی ضروری ہے

جہنم کے جو عذاب وسزا خبر واحد سے ثابت ہیں، ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، تاہم ان میں سے کسی کے انکار سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

وَلَا يُكَفَّرُ مُنْكِرُ خَبَرِ الْآحَادِ فِي الْأَصَحِّ.

(لوامع الأنوار البهية وسواطع الأسرار الأثرية لشرح الدرة المضية في عقد الفرقة المرضية، السفاريني، ج ۱ ص ۱۹)

تمت بالخیر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اسے ذریعۂ نجات اُخروی بنائے۔

آمین ثم آمین!

اعجاز احمد اشرفی

اتوار۔16 جمادی الثانی 1440ھ/24 فروری 2019ء

نظر ثانی جمعۃ المبارک 25 ذوالقعدۃ 1441ھ/17 جولائی 2020ء

حضرت ابن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۱۶ھ) کی عقیدہ کے بارے میں نظم

1	تَمَسَّكْ بِحَبْلِ اللهِ وَاتَّبِعِ الْهُدَىٰ		وَلَا تَكُ بِدْعِيًّا لَعَلَّكَ تُفْلِحُ

ترجمہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، ہدایت کی پیروی کرو، بدعتی نہ بنو۔ یقیناً تو کامیاب ہو جائے گا۔

2	وَدِنْ بِكِتَابِ اللهِ وَالسُّنَنِ الَّتِي		أَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ تَنْجُو وَتَرْبَحُ

ترجمہ دین میں کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر، تو نجات اور فلاح حاصل کر لے گا۔

3	وَقُلْ غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَلَامُ مَلِيكِنَا		بِذٰلِكَ دَانَ الْأَتْقِيَاءُ وَأَفْصَحُوا

ترجمہ تو کہہ دے: اللہ کا کلام (قرآن مجید) مخلوق نہیں ہے (بلکہ یہ اللہ کی صفت ہے)۔ یہی قول اہل علم اور متقین کا ہے۔ اسی کو انھوں نے بیان کیا ہے۔

4	وَلَا تَكُ فِي الْقُرْآنِ بِالْوَقْفِ قَائِلًا		كَمَا قَالَ أَتْبَاعٌ لِجَهْمٍ وَأَسْجَحُوا

ترجمہ تم قران کو (مخلوق نہ کہو اور) نہ اس کے بارے میں توقف کرنے والے بن جاؤ (یعنی یہ نہ کہو: ہم مخلوق بھی نہیں کہتے، اور نہ غیر مخلوق کہتے ہیں)، جیسا کہ اس بارے میں جہم بن صفوان کی پیروی میں لوگوں نے نرمی کرتے ہوئے کہی ہے۔

5	وَلَا تَقُلِ الْقُرْآنُ خَلْقٌ قَرَأْتُهُ		فَإِنَّ كَلَامَ اللهِ بِاللَّفْظِ يُوضَحُ

ترجمہ یہ بھی نہ کہہ کہ جس قرآن کو میں پڑھتا ہوں، وہ مخلوق ہے۔ اس لیے کہ قرآن تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کا بیان الفاظ سے ہے۔

أهل السنة يقولون: "الصوت صوت القارئ والكلام كلام الباري".

6	وَقُلْ يَتَجَلَّى اللهُ لِلْخَلْقِ جَهْرَةً		كَمَا الْبَدْرُ لَا يَخْفَى وَرَبُّكَ أَوْضَحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہہ دو: "(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ مخلوق (مومنین) کو ایسا واضح اور سامنے دیدار کرائیں گے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کا واضح دیدار ہوتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اس سے بھی زیادہ واضح اور نمایاں ہوگا۔

7	وَلَيْسَ بِمَوْلُودٍ وَلَيْسَ بِوَالِدٍ		وَلَيْسَ لَهُ شِبْهٌ تَعَالَى الْمُسَبَّحُ

ترجمہ نہ اللہ کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ (نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کسی کا بیٹا)، کائنات کی کوئی چیز اُس کے مشابہ نہیں۔ اللہ کی ذات بہت بلند ہے، وہ ہر عیب اور نقص سے منزہ اور پاک ہے۔

8	وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ هٰذَا وَعِنْدَنَا		بِمِصْدَاقِ مَا قُلْنَا حَدِيثٌ مُصَرِّحُ

ترجمہ رؤیتِ باری تعالیٰ کا انکار جہم بن صفوان نے کیا ہے حالانکہ ہمارے رؤیتِ باری کے قول کے بارے میں صریح حدیث وارد ہے۔

9	رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ مَقَالِ مُحَمَّدٍ		فَقُلْ مِثْلَ مَا قَدْ قَالَ فِي ذَاكَ تَنْجَحُ

ترجمہ حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے رؤیتِ باری کی حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔ پس تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق اپنا عقیدہ بیان کر۔ تو فوز وفلاح حاصل کر لے گا۔

10	وَقَدْ يُنْكِرُ الْجَهْمِيُّ أَيْضًا يَمِينَهُ		وَكِلْتَا يَدَيْهِ بِالْفَوَاضِلِ تَنْفَحُ

ترجمہ جہمی نے رؤیتِ باری تعالیٰ کی طرح صفتِ یمین کا بھی انکار کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ یمین ہی ہیں (وہ ناقص نہیں ہیں) وہ فضیلت والے ہی ہیں۔

11	وَقُلْ يَنْزِلُ الْجَبَّارُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ		بِلَا كَيْفَ جَلَّ الْوَاحِدُ الْمُتَمَدَّحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہو: ''اللہ تعالیٰ ہر رات (سحری کے وقت) بلا کیف (کسی قسم کی کیفیت کے بیان کے بغیر) نزول فرماتے ہیں۔ وہ بہت بلند، یکتا اور تمام صفات کمال کی ممدوح ہے۔

12	إِلَى طَبَقِ الدُّنْيَا يَمُنُّ بِفَضْلِهِ		فَتُفْرَجُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُفْتَحُ

ترجمہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر اپنی شان کے لائق نزول فرماتے ہیں تا کہ اپنے بندوں کو اپنے فضل ورحمت سے نوازے، ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

13	يَقُولُ أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَلْقَ غَافِرًا		وَمُسْتَمْنِحٌ خَيْرًا وَرِزْقًا فَيُمْنَحُ

ترجمہ اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرما کر ارشاد فرماتے ہیں: ''ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی بھلائی اور رزق کا طالب کہ اس کو عطا کیا جائے؟''۔

14	رَوَىٰ ذَاكَ قَوْمٌ لَا يُرَدُّ حَدِيثُهُمْ		أَلَا خَابَ قَوْمٌ كَذَّبُوهُمْ وَقُبِّحُوا

ترجمہ نزولِ باری کی حدیث کو ایک بہت بڑی جماعت (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ، تبع تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ حدیث رحمہم اللہ) نے روایت کیا ہے۔ ان کی احادیث کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ تباہ و برباد ہو جائے وہ قوم جس نے ان کی تکذیب و تشنیع کی۔

15	وَقُلْ: إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ		وَزِيرَاهُ قِدْمًا ثُمَّ عُثْمَانُ الْأَرْجَحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہو: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل و اعلیٰ ان کے دونوں وزیر، ایمان لانے میں سبقت کرنے والے، (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) ہیں۔ پھر ان کے بعد راجح قول کے مطابق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

16	وَرَابِعُهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَهُمْ		عَلِيٌّ حَلِيفُ الْخَيْرِ بِالْخَيْرِ مُنْجِحُ

ترجمہ ان کے بعد چوتھے نمبر پر (نبیوں کے بعد) سب انسانوں سے افضل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو خیر و فلاح کے حلیف اور کامیاب و کامران ہیں۔

17	وَإِنَّهُمْ لَلرَّهْطُ لَا رَيْبَ فِيهِمْ		عَلَىٰ نُجُبِ الْفِرْدَوْسِ بِالنُّورِ تَسْرَحُ

ترجمہ یہ چاروں اس جماعت کے افراد ہیں، جو اپنے نورِ (ایمان) سے جنت الفردوس کی نعمتوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔

18	سَعِيدٌ وَسَعْدٌ وَابْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةٌ		وَعَامِرُ فِهْرٍ وَالزُّبَيْرُ الْمُمَدَّحُ

ترجمہ (چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ سب کے سب لائق مدح و ستائش ہیں۔

19	وَقُلْ خَيْرَ قَوْلٍ فِي الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ		وَلَا تَكُ طَعَّانًا تَعِيبُ وَتَجْرَحُ

ترجمہ تم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں خیر و بھلائی کے کلمات ہی کہو، تم ان کے بارے میں طعنہ زنی، عیب جوئی اور جرح کے الفاظ زبان پر کبھی بھی مت لانا۔

20	فَقَدْ نَطَقَ الْوَحْيُ المبِينُ بِفَضْلِهِمْ		وَفِي الْفَتْحِ آيٌ للصَّحَابَةِ تَمْدَحُ

ترجمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے بارے میں وحی مبین (قرآن وحدیث) صاف اور واضح زبان میں نازل ہوئی ہے، خصوصاً سورت فتح میں کئی آیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح میں نازل ہوئی ہیں۔ (الفتح: ۵، ۱۸، ۲۹)

21	وَبِالْقَدَرِ المقْدُورِ أَيْقِنْ فَإِنَّهُ		دِعَامَةُ عَقْدِ الدِّينِ، والدِّينُ أَفْيَحُ

ترجمہ اور تقدیر پر بھی ایمان لے آ، کیونکہ یہ بھی دین کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ دین میں کشادگی ہی کشادگی ہے۔

والإيمان بالقدر: هو الإيمان بعلم الله تعالى وبتقديره للأمور قبل حدوثها وبأفعال الله تعالى وإرادته ومشيئته وخلقه وإيجاده.

22	ولا تُنْكِرَنْ جَهْلًا نَكِيرًا وَمُنْكَرًا		ولا الحوْضَ وَالْمِيزَانَ إِنَّكَ تُنْصَحُ

ترجمہ جہالت کی وجہ سے (قبر میں دونوں فرشتوں) منکر اور نکیر، حوضِ کوثر اور میزان کا انکار نہ کرنا۔ تمہیں اس کی نصیحت کی جاتی ہے۔

23	وقُلْ: يُخْرِجُ اللهُ الْعَظِيمُ بِفَضْلِهِ		مِنَ النَّارِ أَجْسَادًا مِنَ الفَحْمِ تُطْرَحُ

ترجمہ تم یہ بھی کہو: اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جہنم میں سے کوئلے کی طرح جلے ہوئے گنہگار مؤمنین کے اجسام کو نکالیں گے۔

24	عَلَى النَّهْرِ فِي الفِرْدَوْسِ تَحْيَا بِمَائِهِ		كَحِبِّ حَمِيلِ السَّيْلِ إِذْ جَاءَ يَطْفَحُ

ترجمہ پھر ان اجسام کو جنت الفردوس سے نکلی ہوئی نہر کے پانی میں ڈالیں گے، تو وہ ایسے پرورش پائیں گے جیسے سیلاب کے پانی سے لائی ہوئی مٹی میں کھیتی پرورش پاتی ہے۔

25	وإِنَّ رَسُولَ الله للخَلْقِ شَافِعٌ		وقُلْ فِي عَذابِ القَبْرِ حَقٌّ مُوَضَّحُ

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن مخلوق کی شفاعت فرمائیں گے۔ تم یہ بھی کہو: "عذاب قبر حق ہے"، جس کی وضاحت (قرآن وحدیث میں) کی گئی ہے۔

26	ولاَ تُكْفِرَنْ أَهلَ الصَّلاةِ وإِنْ عَصَوْا		فَكُلُّهُمْ يَعْصِي وذُو العَرْشِ يَصْفَحُ

ترجمہ مسلمانوں میں سے کسی بھی تکفیر نہ کرنا چاہیے وہ کتنے ہی گنہگار کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ سب

ہی گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اللہ جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، معاف کرنے والا ہے۔

27	ولَا تَعْتَقِدْ رَأْيَ الخَوارِجِ إِنَّهُ		مَقَالٌ لِمَنْ يَهْوَاهُ يُرْدِي ويَفْضَحُ	

ترجمہ خوارج کی رائے والا عقیدہ کبھی نہ اختیار کرنا، اس لیے کہ وہ ایسی بات ہے جو خواہشِ نفس سے کہی ہوئی ہے، وہ رسوا کر دینے والی بات ہے۔

28	ولا تَكُ مُرْجِيًّا لَعُوبًا بِدِينِهِ		أَلَا إِنَّمَا الْمُرْجِيُّ بِالدِّينِ يَمْزَحُ

ترجمہ۔ مرجی کبھی نہ بنا جو اپنے دین کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! مُرجی دین کے ساتھ مزاح کرتے ہیں۔

29	وَقُلْ: إِنَّمَا الإِيمَانُ: قَوْلٌ وَنِيَّةٌ		وَفِعْلٌ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ مُصَرَّحُ

ترجمہ یہ بھی کہو: ایمان: قول، نیت اور عمل کا نام ہے، جس کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول میں موجود ہے۔

30	وَيَنْقُصُ طَوْرًا بِالمَعَاصِي وتَارَةً		بِطَاعَتِهِ يَنْمِي وَفِي الْوَزْنِ يَرْجَحُ

ترجمہ ایمان معاصی سے کمزور ہو جاتا ہے، اور اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے۔ وزنِ اعمال میں بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

31	وَدَعْ عَنْكَ آرَاءَ الرِّجَالِ وَقَوْلَهُمْ		فَقَوْلُ رَسُولِ اللهِ أَزْكَى وَأَشْرَحُ

ترجمہ اس بارے میں لوگوں کی آراء اور ان کے اقوال کو چھوڑ دے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہی سب سے زیادہ پاکیزہ اور صاف ہے۔

32	وَلَا تَكُ مِنْ قَوْمٍ تَلَهَّوْا بِدِينِهِمْ		فَتَطْعَنَ فِي أَهْلِ الحَدِيثِ وَتَقْدَحُ

ترجمہ اس قوم میں سے نہ ہو جانا جنھوں نے اپنے دین کو ہنسی اور کھیل بنا لیا ہے کہ تم محدثین (اہل السنت والجماعت) پر طعن وتشنیع کرنے لگو۔

33	إِذَا مَا اعْتَقَدْتَ الدَّهْرَ يَا صَاحِ هٰذِهِ		فَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ تَبِيتُ وتُصْبِحُ

ترجمہ جب تم عمر بھر اس عقیدہ کو قائم رکھو گے، تو تم صبح وشام خیر وبھلائی پر رہو گے۔

(نثر الورود شرح حائية ابن أبي داود ص۹، ۱۰۔ المؤلف: د. عبد الرحمن بن عبد العزيز العقل۔ الناشر: مركز النخب العلمية۔ الطبعة: الرابعة 1439ھ-2018م)

تمت بالخير

1 صفاتِ باری تعالیٰ اور عقائد کے بارے میں مفید کتابیں

1 إِيْضَاحُ الدَّلِيْلِ فِيْ بَيَانِ صِفَاتِ الرَّبِّ الْجَلِيْلِ
(صفاتِ باری تعالیٰ اور مسلکِ اہل السنت والجماعت)

2 صفاتِ باری تعالیٰ اور اکابر علمائے اُمت کے عقائد

3 أَلتَّنْزِيْهُ فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ التَّشْبِيْهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالَى: أَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى "استواء علی العرش"

4 أَحْسَنُ الْبَيَانِ فِيْ تَنْزِيْهِ اللهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ
"اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں"

5 أَلتَّنْزِيْهُ فِي الرَّدِّ عَلٰى عَقَائِدِ أَهْلِ التَّجْسِيْمِ وَالتَّشْبِيْهِ
(صفاتِ متشابہات اور صحیح اسلامی عقیدہ)

6 روشن حقائق اردو ترجمہ: أَلْحَقَائِقُ الْجَلِيَّةُ فِي الرَّدِّ عَلَى ابْنِ تَيْمِيَّةَ فِيْ مَا أَوْرَدَهٗ فِي الْفَتْوَى الْحَمَوِيَّةِ (مصنف علامہ ابن جہبل رحمۃ اللہ علیہ)

7 عِقْدُ الْجِيْدِ فِيْ عَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ ("لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ" کا مفہوم و مطلب)

8 أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائد اہل السنت والجماعت (1): توحید و صفاتِ باری تعالیٰ

9 أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائد اہل السنت والجماعت (2): رسالت

10 أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائد اہل السنت والجماعت (3): علاماتِ قیامت

11 أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائد اہل السنت والجماعت (4): عالمِ برزخ

12 أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائد اہل السنت والجماعت (5): قیامت

13 أَزْهَارُ الْقَلَائِدِ فِيْ تَوْضِيْحِ الْعَقَائِدِ:
عقائد اہل السنت والجماعت (6): مسئلہ تقدیر

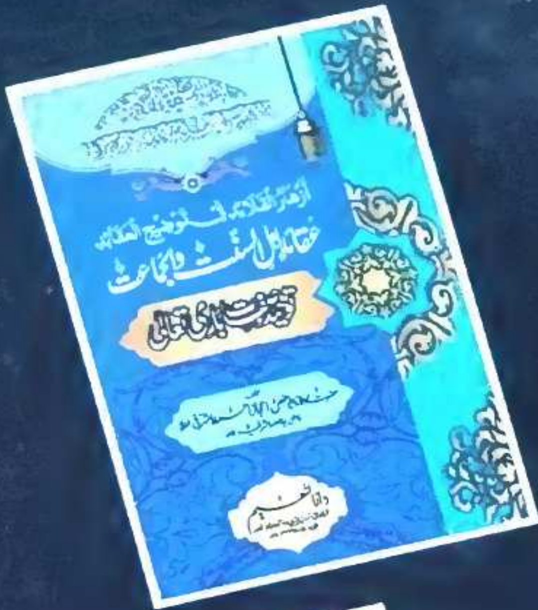
2 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مفید کتابیں

1 شانِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم
2 فضائلِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
3 فضائلِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
4 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصۂ اول: اہلِ بیت اور ان کی محبت وعظمت
5 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ دوم: فضائلِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن
6 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ سوم: فضائلِ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
7 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ چہارم: فضائلِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
8 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ پنجم: فضائلِ ذریتِ طاہرہ نبویہ رضی اللہ عنہم
9 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ششم: فضائلِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
10 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ہفتم: فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
11 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم، حصۂ ہشتم: فضائلِ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

3 نماز کے بارے میں چند مفید کتابیں

1 اِیْضَاحُ الْمَرَامِ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ (ترکِ قراءتِ مقتدی)
2 رَاحَةُ الْعَيْنَيْنِ فِيْ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (ترکِ رفع یدین)
3 اَلدُّرُّ الثَّمِيْنُ فِي الْإِخْفَاءِ بِآمِيْنَ (اخفاءِ آمین)
4 خواتین کا مسنون طریقۂ نماز
5 أَلسُّنَّةُ الْغُرَّةُ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ
(نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ)
6 أَلْحَبْلُ الْمَتِيْنُ فِيْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ
(رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز)
7 أَنْوَارُ الْمَصَابِيْحِ فِيْ صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ (نمازِ تراویح)













دار النعیم

DARULNAEEM

PUBLISHER & PRINTER OF AUTHENTIC ISLAMIC LITERATURE

Cell: 0301-4441805